اللہ جل جلالہ

پیامِ مُنتہیٰ

قرآنِ حکیم کی ۱۱۴ سورتیں

سوالاً جواباً

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اساتذہ کرام اور طلباء کیلئے خاص طور پر کارآمد

مرتب
اُمِّ حمزہ

نظرِ ثانی
محمد سرفراز نعیم



ادبستان

Omar-1
6-4-23

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، اور نہایت رحم والا ہے۔

In the Name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.

حدیث قُدسی

مفہوم

اے ابن آدم! ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے۔ ہوگا تو وہی جو میری چاہت ہے۔ پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے کو اس کے جو میری چاہت ہے تو وہ بھی تجھے دے دوں گا جو تیری چاہت ہے۔ اگر تو نے مخالفت کی اس کی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔ پھر وہی ہوگا جو میری چاہت ہے۔

پیامِ منتہیٰ

قرآنِ حکیم کی ۱۱۴ سورتیں

سوالاً جواباً

اساتذہ کرام اور طلباء کیلئے خاص طور پر کارآمد

مرتبہ
اُمِّ حمزہ

نظرثانی
محمد سرفراز نعیم

ادبستان ۔ لاہور

بیادِ بانیٔ ادارہ محمد رفیق ملکؒ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	پیامِ منتہٰی
مرتبہ	:	امّ حمزہ
نظر ثانی	:	محمد سرفراز نعیم
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2009ء
طابع		ایم۔عثمان پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر	:	ادبستان، لاہور
قیمت	:	

اہتمام
متین رفیق ملکؒ

ادبستان
۴۳۔ریٹی گن روڈ
لاہور

042-37212348 - 36121856 / 0300-4140207

انتساب

میں اپنی کتاب (پیامِ منتہٰی) کو اپنے پیرِ محترم
حضرت علامہ پیر محمد عنایت احمد نقشبندی، قادری، چشتی
کے اسم گرامی سے منسوب کرتی ہوں۔

اُمِّ حمزہ

تصدیق

میں نے محترمہ امّ حمزہ کی کتاب "پیامِ منتہٰی" کے مسودے کا مطالعہ کیا ہے۔
میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کتاب میں قرآن پاک کی آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ بالکل صحیح ہے۔

ماشا اللہ! لکھنے کا طریقہ بہت اچھا ہے ہر ایک کو مسائل سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

رب العزت آپ کو سعادتِ دارین عطا فرمائیں (آمین)

دستخط .... محمد عنایت احمد نقشبندی

حضرت مولانا محمد عنایت احمد نقشبندی، قادری، چشتی

خطیب مسجد طہٰ

کبوتر پورہ، گلبرگ III، لاہور

نظرِ ثانی

محترمہ امّ حمزہ کی یہ کتاب میں نے بغور پڑھی ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب اُن تمام غلطیوں سے حتی المقدور پاک ہے۔ جنہیں بحوالہ زبان، متن، قرآن کریم کی آیات، ترجمہ اور تفسیر کے پرکھا جا سکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ محترمہ کی یہ کاوش ان ذہنوں کو تسکین اور تشفی مہیا کرنے میں معاون ہو گی، جنہیں مضامینِ قرآن کے علم اور فہم کی طلب ہے۔

محمد سرفراز نعیم
رکن مجلسِ شوریٰ
قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ)
اور مہتمم قرآن سکول سسٹم

عرضِ ناشر

قرآن حکیم، کائنات کی ایک سند ہے اور یہ سند کائنات کے امام محمد الرسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی۔ قرآنِ حکیم میں کائنات کے ان تمام اسرار و رموز کا ذکر ہے جو سائنسی تحقیق سے وقتاً فوقتاً ہمارے سامنے ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

قرآنِ حکیم کا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اس کے مضامین سے انسانی زندگی کے ہر پہلو اور کائنات کے ہر مسئلہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں دین و دنیا کے ہر قسم کے مسائل جامع الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں۔

قرآن کو قرآن کیوں کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

1- قرآن کے لفظی معنی پڑھنے کے بھی ہیں اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا کر جمع کرنے کے بھی ہیں، ایک حرف کا دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر تلفظ کیا جائے تو اس کو قرآ کہتے ہیں۔

2- یہ آیات اور سورتوں کا مجموعہ ہے۔

3- اس میں قصص و واقعات، حالات و حوادث اور فیصلہ جات کو مناسب انداز سے جمع کیا گیا ہے۔

4- قرآن، علوم و معارف کا عمدہ ترین مجموعہ ہے۔ بقول قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ، قرآنِ حکیم میں ستر ہزار علوم ہیں۔

5- اصطلاحی معنی میں قرآن، اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو وحی کے ذریعے محمد الرسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔

قرآن کا نام سب سے پہلے سورۃ مزمل میں آیا ہے جو ترتیب نزول کے اعتبار سے تیسری سورت ہے۔ یاد رہے اس سورۃ کے بارے میں محمد الرسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ مزمل میری ذاتی سورۃ ہے۔

قرآن حکیم میں لفظ قرآن 66 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

قارئین کرام! قرآنِ حکیم بائیس سال پانچ ماہ اور چودہ دن میں نازل ہوا اور یہ سات منازل پر مشتمل ہے۔منازل کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

پہلی منزل: سورۃ فاتحہ تا سورۃ النساء

(اس میں 4 سورتیں، 85 رکوع اور 670 آیات ہیں)

دوسری منزل: سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ

(اس میں 5 سورتیں' 86 رکوع اور 696 آیات ہیں)

تیسری منزل: سورۃ یونس تا سورۃ نحل

(اس میں 7 سورتیں، 68 رکوع اور 665 آیات ہیں)

چوتھی منزل: سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ فرقان

(اس میں 9 سورتیں، 7 رکوع اور 903 آیات ہیں)

پانچویں منزل: سورۃ الشعراء تا سورۃ یسٰین

(اس میں 11 سورتیں، 720 رکوع اور 856 آیات ہیں)

چھٹی منزل: سورۃ الصفت تا سورۃ حجرات

(اس میں 13 سورتیں، 66 رکوع اور 842 آیات ہیں)

ساتویں منزل: سورۃ ق تا سورۃ الناس

(اس میں 65 سورتیں، 105 رکوع اور 1606 آیات ہیں)

اوراس طرح قرآن کریم کی کل سورتیں 114، کل رکوع 1137، اورکل آیات 6238 ہیں۔قرآن کریم کی صرف ایک سورۃ ایسی ہے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہیں ہوتی وہ سورۃ توبہ ہے۔

قارئین محترم! قرآنِ کریم کے بارے میں چند ایک ابتدائی اور بنیادی باتیں میں نے عرض کیں اور بہت ساری معلومات آپ کو اس کتاب میں مل جائیں گی۔جیسا کہ اس کتاب کی مرتبہ نے بتایا ہے کہ انہوں نے تین مختلف تفاسیر کو سامنے رکھ کر یہ کتاب تیار کی ہے اور جوابات میں ترجمہ کے علاوہ احادیث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔سورۂ نمل میں اللہ تبارک تعالٰی نے فرمایا کہ: ''قرآن کی جو آیتیں ایسی ہوں کہ ان میں تفصیل کی ضرورت ہو تو تم اے نبی ﷺ اللہ کی اُن آیتوں کی تفصیل قول

سے، عمل سے اچھی طرح امت کے لوگوں کو سمجھا دو۔ تا کہ وہ لوگ قرآن کی آیتوں کے معنی میں فکر اور غور کر سکیں۔''

لہٰذا ارکانِ دین کے اکثر مسئلے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختصر طور پر ذکر فرما کر ان کا تفصیلی بیان اپنے رسول کے سپرد کیا اور اس طرح قرآنِ حکیم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں ہمیں ہر طرح کی راہنمائی با آسانی ملتی ہے۔ قرآن کریم کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

''تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ وہ ہر مرض کے لیے کامل شفاء ہیں۔
شہد اور قرآن۔''

طب کی تمام معجونوں میں شہد پڑتا ہے اور جسمانی مرضوں کو اس طرح رفع کرتا ہے جس طرح قرآن کی نصیحت دل کے امراض، شرک و کفر اور نفاق کو رفع کرتی ہیں۔

ہم بہت کم نصیب قوم ہیں اس لیے کہ بیماری، بھوک اور جہالت ہماری اہم ترین میراث ہے۔ ہم اپنی تعلیم و تربیت کے لیے صرف اسکول، کالج پر اکتفاء کر بیٹھے ہیں جب کہ قرآن کریم ایسی کتاب کو فراموش کر رکھا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے ہماری تمام ضروریات زندگی کو برملا بیان کر دیا ہے اور تمام آدابِ حیات کو واضح طور پر ظاہر کر دیا ہے تا کہ مسلمان کسی بات میں جاہل نہ رہیں۔

پیامِ منتہٰی ایک ایسا کامل پیغام ہے جو سوال و جواب کی صورت میں پہلی مرتبہ مرتب ہوا ہے، قرآن کریم کی تفسیر کو سوال و جواب کی صورت میں پڑھنا ایک عام فہم انداز ہے اور مرتبہ نے قارئین کی دلچسپی کے لیے یہ ایک اچھا خیال اپنایا ہے۔

پیامِ منتہٰی کی مرتبہ محترمہ امّ حمزہ صاحبہ کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا اور اہلِ علم وفنون سے خراجِ تحسین وصول کرتا رہے گا۔

پیامِ منتہٰی پر نظر ثانی فرمانے والے میرے محترم و محتشم محمد سرفراز نعیم صاحب نے جس عرق ریزی سے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے۔ ربّ کریم اس سعادت پر ضرور اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے۔

آپ جس عزم کے ساتھ دینِ اسلام کی ترویج میں ہمہ وقت اور بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ ہم سب کے لیے باعثِ رحمت ہے۔ آپ بہت شفیق، خوش اخلاق اور خوش طبع شخصیت کے مالک ہیں اور میں ان کے وسعت مطالعہ سے سرفراز ہو رہا ہوں اور اس کتاب کے سلسلہ

میں نہایت ادب کے ساتھ شکرگزار بھی ہوں۔

پیامِ منتہٰی کی پروف ریڈنگ میں شمائلہ ملک بھی پیش پیش رہیں۔انہوں نے نہ صرف پروف ریڈنگ کی بلکہ مسودہ کی عبارتیں بھی درست کیں۔میں ان کی محنت شاقہ پر فخر محسوس کرتا ہوں اس لیے کہ یہ قلم وقرطاس کی وادی میں نو وارد ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

رب کریم ان کو کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے۔

میں ایک اور خراجِ تحسین ادا کیے بغیر اپنے پبلشرز نوٹ کو ادھورا سمجھوں گا کہ جب تک عزیزم عمران علی کا شکریہ ادا نہ کروں۔عمران علی، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں اردو ٹائپسٹ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔میری درخواست پر انہوں نے پیامِ منتہٰی کی کمپوزنگ جس خلوص سے اور اپنی فنی و تکنیکی مہارت سے کی ہے، میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ربّ کریم ان کو بلند اقبالی عطا فرمائے۔

قارئین کرام! پیشِ نظر کتاب میں آپ بہت سارے علوم اور معلومات سے مستفید ہوں گے اور اس کتاب کے مطالعے سے آپ کی زندگی میں ایک انقلابی اور احسن تبدیلی رونما ہوگی۔اس کتاب کو ہر گھر میں اور مدارس میں ضرور ہونا چاہیے کہ اسی میں ہماری فلاح اور بقاء ہے۔

آپ کا خیر طلب
متین رفیق ملک

ستمبر 2009ء

پیش لفظ

اللہ اور اس کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی رضا کے لیے میں نے یہ کتاب لکھی، اس کو لکھنے میں میرا کوئی کمال نہیں۔ یہ خاص عطائے ربّ کریم ہے جس نے مجھ جیسی ناچیز کو یہ کارِ خیر کرنے کی توفیق دی۔

1977ء میں قرآن مجید کا ترجمہ بہت محنت سے پڑھا اور کچھ عرصے بعد ہی مجھے محسوس ہوا کہ میں اسے بھولتی جا رہی ہوں۔ اسی عرصہ میں کئی اور کتابیں بھی زیرِ مطالعہ رہیں۔ پس انہی وجوہات نے قرآن کریم کو دوبارہ پڑھنے اور سمجھنے کا شوق پیدا کیا۔ لہٰذا 2004ء میں قران کا مطالعہ بمعہ ترجمہ و تفسیر شروع کیا۔ جس سے کئی سوالات ذہن میں ابھرے۔ انہی سوالات میں ایک اہم سوال یہ تھا کہ قرآن مجید کو کیوں نازل فرمایا گیا؟ کیا اسے صرف تلاوت کے لیے ضروری سمجھا گیا یا اسے مکمل طور پر سمجھنے اور اس میں موجود ضابطۂ حیات پر عمل کرنے کے لیے؟ چونکہ بچپن سے ہی یہ بات مشاہدے میں رہی کہ قرآن مجید کی تلاوت پر زیادہ زور دیا جاتا رہا ہے لیکن کہیں بھی یہ بات محسوس نہ کی گئی کہ اس کے مفہوم کو سمجھا جائے۔ یہی سوچ اس کتاب کو لکھنے کا محرک بنی۔

پس 6 جون 2005ء کو پیامِ منتہٰی کے عنوان سے کتاب لکھنا شروع کی جو کہ بالآخر جون 2008ء کے لمبے عرصے پر محیط رہتے ہوئے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس کتاب کے لکھنے کے دوران ربّ العزت نے مجھے عمرے کی سعادت سے بھی نوازا۔ جسے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے لیے ایک خوبصورت تحفہ سمجھتی ہوں۔

قرآن مجید صرف تلاوت کے لیے نازل نہیں ہوا بلکہ اسے سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے مسلمان کو یہ کتاب عطا کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ بات میں نے شدت سے محسوس کی کہ عربی تلفظ نہ سمجھنے کے باعث ہم قرآن کے مفہوم کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پائے اسی لیے ہم اپنے کردار کو اس سے ہم آہنگ نہیں کر سکے اور نہ ہی اسے اپنے ذہنوں میں مکمل طور پر اتار سکے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم اسے اپنی زبان میں انتہائی آسان لفظوں اور مفہوم میں پڑھ اور سمجھ سکیں۔ لہٰذا روزمرہ معاملات اور

واقعات کے حوالے سے ذہنوں میں ابھرنے والے چھوٹے مگر اہم سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے جوابات کو قرآن کریم کی آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اسے باآسانی سمجھا بھی جائے اور یہ ذہنوں میں محفوظ بھی رہے ممکن ہے کہ بعض محترم حضرات کو میرے ان سوالات سے اتفاق نہ ہو تو برائے کرم یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ میری اس تحریر میں کہیں بھی یہ گمان نہیں ہے کہ کسی کی دل آزاری کی جائے اور نہ ہی کسی دینی مسائل پر بحث کرنا یا کوئی نیا نظریہ پیش کرنا ہے۔ میں نے جو بھی کوشش کی ہے وہ قرآن کریم کے حوالے سے ہی کی ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں کسی بھی قسم کے سوالات کے بارے میں شک وشبہات ہوں تو وہ ان کا جواب قرآن کی روشنی میں ڈھونڈے کیونکہ قرآن مجید سے بڑھ کر ہمارے لیے کوئی مشعل راہ نہیں۔ یہ کتاب لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور قرآنی تعلیمات کو انتہائی آسان زبان میں بیان کر سکوں تاکہ ہر خاص وعام، بڑے چھوٹے کو اسے پڑھنے میں آسانی رہے اور وہ اسے سمجھ کر اس پر عمل بھی کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُراٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ٥

(سورۃ القمر: آیت نمبر 17)

ترجمہ: ''اور بلاشبہ آسان بنا دیا ہے، ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے، تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟''

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فیوضِ یزدانی'' میں فرمایا ہے:

''اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے سایہ تلے چل کر یقیناً فلاح پائے گا۔''

اپنے خیالات کو سمیٹتے ہوئے میں محترم سید منور شاہ (امام مسجد طہٰ)، محترم نسیم اقبال طاہر صاحب، محترم جمشید اقبال مزمل صاحب اور مسز عروج ناصر صاحبہ کی تہہ دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا اور اپنی قیمتی آرا سے میری اصلاح فرمائی۔

میں ان تمام رفقاء کی بھی شکر گزار ہوں جن کی ہمہ وقت توجہ اور راہنمائی نے پیام منتہٰی کو قارئین کرام کے مطالعے کے قابل بنایا۔

ان میں محمد سرفراز نعیم صاحب کا نام سرِ فہرست ہے جنہوں نے میری ہر طرح سے راہنمائی فرمائی اور اس کتاب کا گہری دلچسپی سے مطالعہ فرما کر تمام ضروری امور کی نشاندہی فرمائی اور اس کتاب کی خوبصورتی میں چار چاند لگانے میں میری ہر طرح سے راہنمائی کی۔

مزید برآں میں اپنے شوہر محترم عباس خان صاحب کی بھی بے حد مشکور ہوں جن کی حوصلہ افزائی نے مجھے مزید تقویت بخشی تاکہ میں اس خوبصورت کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکوں۔ میں مزید دعا گو ہوں کہ اس کتاب کی برکت سے اللہ تعالیٰ میری اولاد حیدر اور حمزہ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور خصوصی طور پر میرے والدین، ساس، سسر اور تمام اہلِ خانہ و عزیز و اقارب پر بھی دنیا و آخرت میں اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب تمام مردوں اور عورتوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے اور ان کے دل و دماغ قرآنی آیات کی نورانیت سے منور ہوں۔ (آمین ثم آمین)

اس کتاب کو ترتیب دینے کے لیے میں نے تفسیر ابن کثیر، کنز الایمان اور تفہیم القرآن سے استفادہ کیا ہے۔

میری اس کاوش میں کہیں بھی کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو میں اس سلسلے میں قارئین سے معافی کی خواہاں ہوں اور اپنے ربّ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ سے اپنی تمام تر خطاؤں، غلطیوں اور لغزشوں پر عفو و درگزر کی طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

اُمِّ حمزہ

تاثرات

(1) محترمہ امّ حمزہ کو میں گذشتہ آٹھ سال سے جانتا ہوں۔ان کا دین سے گہرا لگاؤ ہے اور وہ اکثر مذہبی تحقیق کی جستجو میں رہتی ہیں تا کہ ان کے علم میں اضافہ ہو اور اسے آگے پھیلا سکیں۔میں نے ان کی کتاب ''پیامِ منتہیٰ'' کے مسودے کا مطالعہ کیا ہے اور یہ کہنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ آسان زبان میں قرآنِ حکیم کی آیاتِ مبارکہ کو سمجھنا مشکل ہے۔

اُمّ حمزہ کی یہ تصنیف ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔یہ بیش قیمت تحفہ صرف عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ان کے لیے بھی پیش کیا ہے جو اسلام کی اصل روح کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ایسی کتابیں وقت گزرنے کے بعد بھی زندہ جاوید رہتی ہیں۔میں انہیں اس کارِ خیر پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔(آمین)

نسیم اقبال طاہر

مینجر ایڈمنسٹریشن

الائیڈ انجینئرنگ اینڈ سروسز لمیٹڈ، ملتان روڈ، لاہور

❁ ❁ ❁

(2) میں نے محترمہ اُمِ حمزہ صاحبہ کی تالیف کو ایک نظر دیکھا، میری رائے میں ایسا بیش قیمت علمی و دینی مواد جو کہ قرآنِ حکیم کی آیاتِ مبارکہ کو سوال اور جواب کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔غالباً اس سے پہلے اس انداز میں نہیں لکھا گیا۔

یہ کثرتِ معلومات کے لحاظ سے نادر المثال تالیف ہے۔اللہ تعالیٰ اُمِ حمزہ صاحبہ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔

جمشید اقبال مزمل

سروس اسسٹنٹ

الائیڈ انجینئرنگ اینڈ سروسز لمیٹڈ، لاہور

❁ ❁ ❁

(3) میں نے محترمہ اُمِ حمزہ کی کتاب ''پیامِ منتہٰی'' کے مسودے کا بغور مطالعہ کیا اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کتاب میں قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ بالکل صحیح ہے۔ میرے نزدیک محترمہ کی یہ ایک بہترین کاوش ہے۔

ماشاالله! بہت خوبصورت انداز اور عام فہم الفاظ میں قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ پروردگاران کی تمام دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اوران کے علم وعرفان میں برکت پیدا فرمائے۔ (آمین)

علامہ سید منور حسین شاہ صاحب
درسِ نظامی (ایم۔اے عربی)
امام مسجد طٰہٰ، کبوتر پورہ گلبرگ نمبر III، لاہور

❀ ❀ ❀

(4) مجھے بچپن سے ہی اسلامی کتب پڑھنے کا شوق رہا ہے، اِسی شوق کے پیشِ نظر میں نے بہت سی اسلامی کتب پڑھیں۔ اب اُمِ حمزہ صاحبہ کی کتاب ''پیامِ منتہٰی'' پڑھی جو مجھے بہت پسند آئی کیونکہ اس کتاب میں قرآنی آیات کو سمجھانے کے لیے بڑی خوبصورتی سے اُن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور انہیں بہت مختصر مگر جامع صورت میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح بہت سے ایسے مسائل پوری طرح واضح ہوئے ہیں جن سے لوگوں کو پہلے آگاہی حاصل نہ تھی۔ چنانچہ یہ کتاب درحقیقت ہمارے اسلامی کتب کے مطالعے میں ایک اہم اضافہ ہے اور یہ کتاب قرآنی مضامین کے سمجھنے میں بہت مدد ومعاون ثابت ہوسکتی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمِ حمزہ صاحبہ کو آئندہ بھی اسی طرح کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ وہ اپنے قلم کے ذریعے اسی طرح روشنی بکھیرتی رہیں۔ آمین!

عروج ناصر علی
ٹیچر شعبۂ اسلامیات
خالد سیکنڈری سکول، اکیڈمی روڈ، والٹن، لاہور

❀ ❀ ❀

حُسنِ ترتیب

سُورَةُ الفَاتِحَةِ

(۱)

سوال1: سورہ فاتحہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ فاتحہ مکی ہے اس میں سات (7) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ فاتحہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورہ فاتحہ ایک دعا ہے بندے کی جانب سے اور قرآن اس کا جواب ہے خدا کی جانب سے۔ بندہ دعا کرتا ہے، کہ ''اے پروردگار! میری رہنمائی کر۔'' جواب میں پروردگار، پورا قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ ''یہ ہے وہ ہدایت و رہنمائی جس کی درخواست تو نے مجھ سے کی ہے۔''

سوال3: قرآنِ پاک کی وہ کون سی سورہ ہے جس کا نماز میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: سب سے پہلی مکمل سورہ جو رسولِ پاک ﷺ پر نازل ہوئی۔ وہ سورہ فاتحہ ہے۔ اس کا نماز میں پڑھنا واجب ہے۔ یہ سورہ ہر مرض کی شفاء ہے۔

سوال4: مالکِ حقیقی نے انسان کو کس طرح دعا کرنے کی تعلیم فرمائی؟

جواب: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔ (آیت نمبر 1 تا 7)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ

(۲)

سوال 1: سورہ بقرہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں۔

جواب: سورہ بقرہ مدنی ہے اس میں دوسو چھیاسی (286) آیات اور چالیس (40) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ بقرہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی فضیلت، طلاق، ایلاء (میاں بیوی کے تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو چار مہینے کی مہلت ہے۔ اس دوران تعلقات درست کرلیں۔ ورنہ ازدواج کا رشتہ منقطع کر دیں)، حیض اور جہاد کے احکام، سود، صدقہ وخیرات اور انبیائے کرام کے بارے میں واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

سوال 3: قرآن کی سب سے طویل سورہ کونسی ہے؟

جواب: قرآن کی سب سے طویل سورہ ''سورہ بقرہ'' ہے۔

سوال 4: قرآن کن کے لئے ہدایت ہے؟

جواب: یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے اُن پرہیزگار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (آیات نمبر 2 تا 5)

سوال 5: منافقت کی ابتداء اور اس کی اقسام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ درحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا، اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں، اس کی پاداش میں

ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

جب کبھی اُن سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو، تو انہوں نے یہی کیا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے، اور جب ان سے کہا گیا کہ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لاتے ہیں اُسی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو انہوں نے یہی جواب دیا۔ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ خبردار! حقیقت میں تو یہ خود بیوقوف ہیں، مگر یہ جانتے نہیں ہیں۔ (آیات نمبر 8 تا 13)

سوال 6: غرض و مصلحت کی بنا پر مسلمان ہونے والے منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا مثال دی؟

جواب: جب یہ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں، اور جب علیٰحدگی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ اصل میں تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ان لوگوں سے محض مذاق کر رہے ہیں۔ اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے، وہ ان کی رسی دراز کیے جاتا ہے، اور یہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹکتے چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے، مگر یہ سودا ان کے لیے نفع بخش نہیں ہے اور یہ ہرگز صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ (آیات نمبر 14 تا 16)

سوال 7: شکی اور ضعف ایمان میں مبتلا منافق مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا مثال دی؟

جواب: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی اور جب اُس نے سارے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور بصارت سلب کر لیا اور انہیں اس حال میں چھوڑ دیا کہ تاریکیوں میں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، یہ اب نہ پلٹیں گے۔

یا پھر ان کی مثال یوں سمجھو کہ آسمان سے زور کی بارش ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ اندھیری گھٹا اور کڑک اور چمک بھی ہے، یہ بجلی کے کڑاکے سن کر اپنی جانوں کے خوف سے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور اللہ ان منکرین حق کو ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوتا ہے۔ چمک سے ان کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ گویا عنقریب بجلی ان کی بصارت اُچک لے جائے گی، جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل ہی سلب کر لیتا، یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(آیات نمبر 17 تا 20)

سوال 8: قرآن میں مسلمانوں کو کس کی بندگی کرنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اُس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں اُن سب کا خالق ہے، تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے، وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، آسمان کی چھت بنائی، اوپر سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لیے رزق بہم پہنچایا، پس جب تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مدمقابل نہ ٹھہراؤ۔ (آیات نمبر 21 تا 22)

سوال 9: قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو کیا چیلنج دیا؟

جواب: اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، یہ ہماری ہے یا نہیں، تو اس کے مانند ایک ہی سورت بنالاؤ، اپنے سارے ہم نواؤں کو بلالو، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس جس کی چاہو، مدد لے لو، اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے، تو ڈرو اس آگ سے، جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر، جو مہیا کی گئی ہے منکرینِ حق کے لیے۔ (آیات نمبر 23 تا 24)

سوال 10: قرآن پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوشخبری دی؟

جواب: اور اے پیغمبر، جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) اپنے اعمال درست کر لیں، انہیں خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا، تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے۔ ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (آیت نمبر 25)

سوال 11: انسان کی تخلیق پر فرشتوں نے اللہ سے کیا کہا؟

جواب: پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں'' انہوں نے عرض کیا! ''کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں'' فرمایا: ''میں جانتا ہوں، جو کچھ تم نہیں جانتے''۔

(آیت نمبر 30)

سوال12: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو کیا چیز سکھائی؟

جواب: اس کے بعد اللہ نے آدم علیہ السلام کو ساری چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا "اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ" انہوں نے عرض کیا، "نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے، ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں" پھر اللہ نے آدم علیہ السلام سے کہا: "تم انہیں ان چیزوں کے نام بتاؤ" جب اس نے ان کو اُن سب کے نام بتا دیے، تو اللہ نے فرمایا: "میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں جو تم سے مخفی ہیں، جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، وہ بھی مجھے معلوم ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، اُسے بھی میں جانتا ہوں۔ (آیات نمبر 31 تا 33)

سوال13: ابلیس کو کس بات کی سزا ملی؟

جواب: پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے آگے جھک جاؤ، تو سب جھک گئے، مگر ابلیس نے انکار کیا۔ پھر وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔ (آیت نمبر 34)

سوال14: ابلیس کون تھا؟

جواب: ابلیس کے لفظ معنی ہیں "انتہائی مایوس" یہ اُس جن کا نام ہے جس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کر کے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا نیز ابلیس نے اللہ سے قیامت تک کے لیے مہلت مانگی کہ اسے نسل انسانی کو بہکانے اور گمراہیوں کی طرف ترغیب دینے کا موقع دیا جائے۔ اسی کو الشیطان بھی کہا جاتا ہے۔ (تفہیم القران)

سوال15: حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیوں نکالے گئے؟

جواب: پھر ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ "تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو اور یہاں جو چاہو کھاؤ، مگر اس درخت کا رخ نہ کرنا، ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے" آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا اور انہیں اُس حالت سے نکلوا کر چھوڑا، جس میں وہ تھے۔ ہم نے حکم دیا کہ "اب تم سب یہاں سے اُتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے"۔ (آیات نمبر 35 تا 36)

سوال16: جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے قصور کا احساس ہوا تو اُنہوں نے کیا کہا؟
جواب: اُس وقت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی، جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا، کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیت نمبر 37)

سوال17: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنے کے بعد کیا حکم فرمایا؟
جواب: ہم نے کہا کہ "تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے، تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے، ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا، اور جو اس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے، وہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے"۔ (آیات نمبر 38 تا 39)

سوال18: یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز پر ایمان لانے کا حکم فرمایا؟
جواب: اے بنی اسرائیل! ذرا خیال کرو میری اس نعمت کا جو میں نے تم کو عطا کی تھی، میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا اُسے تم پورا کرو، تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ تھا اُسے میں پورا کروں۔ اور مجھ ہی سے تم ڈرو اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ۔ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ، تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو، باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو۔ (آیات نمبر 40 تا 42)

سوال 19: نماز کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟
جواب: نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟

صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے، مگر ان فرمانبردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔
(آیات نمبر 43 تا 46)

سوال20: نماز کب فرض ہوئی؟
جواب: پنج وقتہ نماز بعثت کے کئی سال بعد فرض ہوئی لیکن نماز بجائے خود اول روز ہی سے فرض تھی

اسلام کی کوئی ساعت کبھی ایسی نہیں گزری ہے جس میں نماز فرض نہ ہو۔ (تفہیم القرآن جلد اوّل)

سوال 21: کون سے پیغمبر نے کون سی نماز بطور شکر ادا کی؟

جواب: (1) نماز فجر: حضرت آدم علیہ السلام نے صبح ہونے کے شکر میں ادا کی کیونکہ انہوں نے جنت میں رات نہ دیکھی تھی۔

(2) نماز ظہر: نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند حضرت اسماعیلؑ کی جان محفوظ رہنے اور دنبہ کے قربانی کے لیے آنے پر شکریہ کے طور پر ادا کی۔

(3) نماز عصر: نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اظہار تشکر کے طور پر پڑھی۔

(4) نماز مغرب: نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ قبول ہونے کی خوشی میں پڑھی۔ کیونکہ اُن کی توبہ نماز مغرب کے وقت قبول ہوئی تھی۔

(5) نماز عشاء: نماز عشاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی تھی۔ یہ نماز پنجگانہ بھی ہر حال میں ادا کرنی چاہیے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق پیدا کرتی ہے۔

(کتاب الصلوٰۃ مصنف حضرت مولانا عنایت احمد قادری)

سوال 22: بنی اسرائیل کے آباؤ اجداد پر اللہ تعالیٰ نے کیا انعامات کیے؟

جواب: اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔ اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔

یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے۔ اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کیا۔ (آیات نمبر 47 تا 50)

سوال 23: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن کے لیے کوہِ طور پر گئے تو اُن کی قوم نے کیا کیا؟

جواب: یاد کرو، جب ہم نے موسیٰ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اُس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو۔

یاد کرو کہ (ٹھیک اُس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے) ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تا کہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پا سکو۔ یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام (یہ نعمت لیے ہوئے پلٹا، تو اس) نے اپنی قوم سے کہا کہ ''لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو (یعنی اپنے اُن آدمیوں کو ہلاک کرو جنہوں نے گوسالے کو معبود بنایا، اور اس کی پرستش کی)، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے'' اُس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(آیات نمبر 51 تا 54)

سوال 24: بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے کیا کیا شرائط لگائیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: یاد کرو جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو (تم سے کلام کرتے) نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست صاعقے نے تم کو آ لیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جلا اُٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ (آیات نمبر 55 تا 56)

سوال 25: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے کھانے کی کیا نعمت عطا فرمائی؟

جواب: ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا، اور تم پر من و سلویٰ اُتارا، کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ اورانہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا، ہاں اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ (آیت نمبر 57)

سوال 26: من و سلویٰ کیا ہے؟

جواب: من اور سلویٰ وہ قدرتی غذائیں تھیں جو بنی اسرائیل کو مہاجرت کے زمانے میں چالیس برس تک مسلسل ملتی رہیں۔

من: دھنیے کے بیج جیسی ایک چیز تھی جواوس کی طرح گرتی اور زمین پر جم جاتی تھی۔

سلویٰ: بیٹر کی قسم کے پرندے تھے۔

سوال 27: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا، ''اس پتھر پر اپنا عصا مارو''، فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ہوا، اور زمین میں فساد اُٹھاتے نہ پھرو۔ (آیت نمبر 60)

سوال 28: بنی اسرائیل نے من وسلویٰ کے بدلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا مانگا؟

جواب: یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ ''اے موسیٰ علیہ السلام، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے، اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار، ساگ، ترکاری، کھیرا، ککڑی، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کرے''۔ (آیت نمبر 61 حصہ اوّل)

سوال 29: بنی اسرائیل کو اپنی نافرمانیوں کی کیا سزا ملی؟

جواب: تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''کیا ایک بہتر چیز کے بجائے تم ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو؟ اچھا، کسی شہری آبادی میں جا رہو۔ جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا''۔ آخرکار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت وخواری اور پستی وبدحالی اُن پر مسلط ہوگئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے۔ یہ نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور اس بات کا کہ وہ حدودِ شرع سے نکل نکل جاتے تھے۔ (آیت نمبر 61 حصہ دوم)

سوال 30: یہود کو سبت کا قانون توڑنے پر کیا سزا ملی؟

جواب: پھر تمہیں اپنی قوم کے اُن لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑا تھا۔ ہم نے انہیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔ اس طرح ہم نے اُن کے انجام کو اُس زمانے کے لوگوں اور بعد کی آنے والی نسلوں کے لیے عبرت اور ڈرنے والوں کے لیے نصیحت بنا کر چھوڑا۔ (آیت نمبر 61 حصہ دوم)

سوال 31: کس پیغمبر پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟

جواب: (1) حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس (50)۔

(2) حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس (30)۔

(3) حضرت آدم علیہ السلام پر دس (10)۔

(4) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس (10)۔ (کنزالایمان)

سوال 32: بنی اسرائیل نے گائے کیوں ذبح کی؟

جواب: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا، ''خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔'' بولے کہ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہو نہ بوڑھی اور نہ بچھیا (بلکہ) اوسط عمر کی۔ بڑھاپے اور جوانی کے درمیان تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے۔ (آیات نمبر 67 تا 68)

نوٹ: بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار شخص تھا۔ اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا۔ خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بنا۔ وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے۔ اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کو ماریں۔ زندہ ہو کر قتل کے بارے میں بتادے گا اور ایسا ہی ہوا اور اصل قاتل پکڑا گیا۔ (کنزالایمان)

سوال 33: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے گائے کہ رنگ و نسل کے بارے میں کیا سوال کیے؟

جواب: پھر کہنے لگے اپنے رب سے یہ اور پوچھ دو کہ اُس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''وہ فرماتا ہے زرد رنگ کی گائے ہونی چاہئے، جس کا رنگ ایسا شوخ ہو کہ دیکھنے والوں کا جی خوش ہو جائے، پھر بولے اپنے رب سے صاف صاف پوچھ کر بتاؤ کیسی گائے مطلوب ہے، ہمیں اس کی تعیین میں اشتباہ ہو گیا ہے۔ اللہ نے چاہا، تو ہم اس کا پتہ پالیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اللہ کہتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی، نہ زمین جوتتی ہے نہ پانی کھینچتی ہے، صحیح سالم اور بے داغ ہے۔ اس پر وہ پکار اُٹھے کہ ہاں، اب تم نے ٹھیک پتہ بتایا ہے۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کیا، ورنہ وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (آیات نمبر 69 تا 71)

سوال34: بنی اسرائیل کی سخت دلی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور تمہیں یاد ہے وہ واقعہ جب تم نے ایک شخص کی جان لی تھی، پھر اس کے بارے میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر قتل کا الزام تھوپنے لگے تھے۔ اور اللہ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو، اسے کھول کر رکھ دے گا۔ اُس وقت ہم نے حکم دیا کہ مقتول کی لاش کو اس کے حصے سے ضرب لگاؤ۔ دیکھو، اس طرح اللہ مردوں کو زندگی بخشتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ مگر ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی آخر کار تمہارے دل سخت ہو گئے، پتھروں کی طرح سخت، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے، کیونکہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں، کوئی پھٹتا ہے اور اس میں سے پانی نکل آتا ہے، اور کوئی خدا کے خوف سے لرز کر گر بھی پڑتا ہے، اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔ (آیات نمبر 72 تا 74)

سوال35: جن قوموں نے کتاب الٰہی میں تبدیلی کی اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پس ہلاکت اور تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں۔ پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں۔ ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا بھی ان کے لیے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لیے موجب ہلاکت۔ وہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں اِلّا یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے۔ ان سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے، جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا؟ یا بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ذمے ڈال کر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ اُس نے ان کا ذمہ لیا ہے؟ آخر تمہیں دوزخ کی آگ کیوں نہ چھوئے گی؟ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑا رہے گا، وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(آیات نمبر 79 تا 82)

سوال36: کیا رسول پاک ﷺ کی آمد سے پہلے یہودی اُن کے آنے کی دعائیں مانگا کرتے تھے؟

جواب: اب جو ایک کتاب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے، اس کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے؟ باوجودیکہ وہ اُس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھی، اور اس کی آمد

سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح ونصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، مگر جب وہ چیز آ گئی، جسے وہ پہچان بھی گئے، تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ (آیت نمبر 89)

سوال 37: یہودی رسول پاک ﷺ پر کیوں ایمان نہیں لانا چاہتے تھے؟

جواب: جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ، تو وہ کہتے ہیں ''ہم تو صرف اُس چیز پر ایمان لاتے ہیں، جو ہمارے ہاں (یعنی نسلِ اسرائیل میں) اُتری ہے'' اس دائرے کے باہر جو کچھ آیا ہے، اسے ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں، حالانکہ وہ حق ہے اور اُس تعلیم کی تصدیق وتائید کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی۔ اچھا، ان سے کہو: اگر تم اُس تعلیم ہی پر ایمان رکھنے والے ہو جو تمہارے ہاں آئی تھی، تو اس سے پہلے اللہ کے اُن پیغمبروں کو (جو خود بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے) کیوں قتل کرتے رہے؟ (آیت نمبر 91)

سوال 38: جولوگ حضرت جبریل علیہ السلام سے عداوت رکھتے تھے اُنہیں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ان سے کہو کہ جو کوئی جبریل سے عداوت رکھتا ہو، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ جبریل نے اللہ ہی کے اِذن سے یہ قرآن تمہارے قلب پر نازل کیا ہے، جو پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق وتائید کرتا ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور کامیابی کی بشارت بن کر آیا ہے۔ (اگر جبریل سے ان کی عداوت کا سبب یہی ہے، تو کہہ دو کہ) جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کے دشمن ہیں، اللہ ان کافروں کا دشمن ہے۔ (آیات نمبر 97 تا 98)

سوال 39: ہاروت اور ماروت کون تھے؟ نیز جادو کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: اور لگے اُن چیزوں کی پیروی کرنے، جو شیاطین، سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اُس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی، حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے، تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ ''دیکھ، ہم محض ایک آزمائش ہیں، تو کفر میں مبتلا نہ ہو''۔ پھر بھی یہ لوگ اُن سے وہ چیز سیکھتے تھے، جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذنِ الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں،

بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش انہیں معلوم ہوتا۔
(آیت نمبر 102)

سوال 40: حضور ﷺ کی شان میں راعِنا کالفظ بولنا کیوں منع فرمایا؟

جواب: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو راعِنا نہ کہا کرو بلکہ اُنظرنا کہو اور توجہ سے بات کو سنو۔
(آیت نمبر 104 حصہ اوّل)

نوٹ: راعِنا ایک ذومعنی لفظ ہے، اور ذرا زبان کو لچکا دیکر راعِنا کہا جائے تو اس کے معنی ہیں ''اے ہمارے چرواہے'' شانِ نزول اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ جب حضور اقدس صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے تھے ''راعنا یارسول اللہ'' اس کے معنی یہ تھی کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءادب کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے اس نسبت سے یہ لفظ کہنا شروع کیا، حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا۔ ''اے دشمنانِ خدا، تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا'' یہود نے کہا ''ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں''۔ اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی تھی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''اُنظرنا'' کہنے کا حکم ہوا۔ (تفسیر کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

سوال 41: کیا اللہ تعالیٰ قرآن کی کسی آیت کو منسوخ بھی فرمادیتے ہیں؟

جواب: ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟ (آیت نمبر 106)

سوال 42: جن قوموں کو یہ غرور تھا کہ صرف ہم ہی جنت میں جائیں گے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا (عیسائیوں کے

خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو۔ یہ اُن کی تمنائیں ہیں۔ ان سے کہو، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے، نہ کسی اور کی۔ حق یہ ہے کہ جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور عملاً نیک روش پر چلے، اس کے لیے اس کے رب کے پاس اُس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کے لیے کسی خوف یا رنج کا کوئی موقع نہیں۔ یہودی کہتے ہیں: عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں۔ عیسائی کہتے ہیں: یہودیوں کے پاس کچھ نہیں۔ حالانکہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اسی قسم کے دعوے ان لوگوں کے بھی ہیں، جن کے پاس کتاب کا علم نہیں ہے۔ یہ اختلافات جن میں یہ لوگ مبتلا ہیں ان کا فیصلہ اللہ قیامت کے روز کر دے گا۔ (آیات نمبر 111 تا 113)

سوال 43: حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اللہ کی آزمائش میں پورے اُترے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کیا انعام عطا فرمایا؟

جواب: یاد کرو کہ جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ اُن سب میں پورا اُتر گیا، تو اللہ نے فرمایا "میں تجھے سب لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں"۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: "اور کیا میری اولاد سے بھی یہی وعدہ ہے"۔ اُس نے فرمایا: "میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے"۔
(آیت نمبر 124)

سوال 44: اللہ تعالیٰ نے کس گھر کو امن کا مرکز قرار دیا؟

جواب: اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور (لوگوں کو حکم دیا تھا کہ) ابراہیم علیہ السلام جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو، اور ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو تاکید کی تھی کہ میرے اس گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ (آیت نمبر 125)

سوال 45: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُس کا کیا جواب دیا؟

جواب: اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: "اے میرے رب، اس شہر کو امن کا شہر بنا دے، اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آخرت کو مانیں، انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے"۔ جواب میں اس کے رب نے فرمایا: "اور جو نہ مانے گا، دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان تو میں اُسے بھی دوں گا، مگر آخر کار اُسے عذابِ جہنم کی طرف گھسیٹوں گا، اور وہ بدترین ٹھکانا ہے"۔ (آیت نمبر 126)

سوال 46: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل نے جب خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی تو اللہ کے حضور کیا دعا فرمائی؟

جواب: اور یاد کرو ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام جب اس گھر کی دیواریں اُٹھا رہے تھے، تو دعا کرتے جاتے تھے: "اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، تو سب کچھ سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (فرمانبردار) بنا، اور ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اُٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور اے رب، ان لوگوں میں خود اُنہی کی قوم سے ایک ایسا رسول اُٹھائیو، جو انہیں تیری آیات سنائے، اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور پاک کرے ان (کے دلوں اور زندگیوں) کو۔ بیشک تُو ہی تو ہے ہر چیز پر غالب اور کامل حکمت والا۔

(آیات نمبر 127 تا 129)

سوال 47: یہودی اور عیسائی رسول پاک ﷺ کو کیا کہتے تھے؟

جواب: یہودی کہتے ہیں: یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں: عیسائی ہو، تو ہدایت ملے گی۔ ان سے کہو: "نہیں، بلکہ طریقہ ابراہیم علیہ السلام کا جو سب کو چھوڑ کر اللہ کا ہو گیا تھا۔ اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے"۔ (آیت نمبر 135)

سوال 48: مسلمان پہلے کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے؟

جواب: قیامِ مکہ کے دوران رسول پاک ﷺ خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ تقریباً 17 مہینے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی پھر خانہ کعبہ کی طرف چہرہ مبارک کرنے کا حکم ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 49: تبدیلیٔ قبلہ پر اعتراض کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے انہیں کیا ہوا کہ پہلے جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، اس سے یکا یک پھر گئے؟ اے نبی ﷺ، ان سے کہو: "مشرق اور مغرب سب اللہ کیلئے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے، سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (آیت نمبر 142)

سوال 50: اللہ تعالیٰ نے پہلے بیت المقدس اور پھر کعبے کو قبلہ کیوں بنایا؟

جواب: (اے محمد ﷺ)! پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے، اس کو تو ہم نے صرف یہ دیکھنے کے لیے

قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹا پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تھا تو بڑا سخت، مگر ان لوگوں کے لیے کچھ بھی سخت نہ ثابت ہوا، جو اللہ کی ہدایت سے فیضیاب تھے۔ اللہ تمہارے اس ایمان کو ہرگز ضائع نہ کرے گا، یقین جانو کہ اللہ لوگوں کے حق میں نہایت شفیق و رحیم ہے۔ (آیت نمبر 143)

نوٹ: اللہ نے اُن بت پرستوں کو سچے حق پرستوں سے الگ چھانٹ دینے کے لیے پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کیا تاکہ جو لوگ عربیت کے بت کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ الگ ہو جائیں، پھر اس قبلے کو چھوڑ کر کعبے کو قبلہ بنایا تاکہ جو اسرائیلیت کے پرستار ہیں وہ بھی الگ ہو جائیں۔ اس طرح صرف وہ لوگ رسول ﷺ کے ساتھ رہ گئے جو کسی بت کے پرستار نہ تھے محض خدا کے پرستار تھے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 57: تبدیلی کعبہ کا حکم کب نازل ہوا؟

جواب: یہ آیت مبارکہ حالت نماز میں نازل ہوئی۔

یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو، ہم اُسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں، جسے تم پسند کرتے ہو۔ مسجد حرام کی طرف رخ پھیر دو۔ اب جہاں کہیں تم ہو، اُسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔ (آیت نمبر 144)

سوال 52: مسجد حرام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مسجد حرام کے معنی ہیں حرمت اور عزت والی مسجد۔ اس سے مراد وہ عبادت گاہ ہے جس کے وسط میں خانہ کعبہ واقع ہے۔

سوال 53: مصیبت کے وقت بہترین وسیلہ کیا ہے؟

جواب: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سوال 54: شہداء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔ (آیت نمبر 154)

سوال 55: کیا دین میں آزمائش شرط ہے؟ اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطرہ، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے

میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے، تو کہیں کہ "ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے"۔ انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔ (آیات نمبر 155 تا 157)

سوال 56: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: "ہم اللہ کے مال ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹنا ہے"۔

سوال 57: صفا اور مروہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔ (آیت نمبر 158)

سوال 58: علمائے یہود جو حق بات کو چھپاتے تھے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جو لوگ ہماری اُتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کریں اور بیان کر دیں (تو) میں ان کی توبہ قبول کر لیا کرتا ہوں اور میں تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔ جو کفار اپنے کفر میں ہی مر جائیں، ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔ (آیات نمبر 159 تا 162)

سوال 59: اللہ تعالیٰ نے کس حالت میں مردار کھانے کی اجازت دی؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو تو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں اُنہیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ، خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو، اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو، ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر

کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (آیات نمبر 172 تا 173)

سوال 60: نیکی کیا ہے؟

جواب: نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کرے۔ یہ ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔
(آیت نمبر 177)

سوال 61: قِصَاص کیا ہے؟

جواب: قِصَاص سے مراد خون کا بدلہ ہے۔ اس کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! تمہارے لیے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے۔ آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے، اور عورت اس جرم کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا (مقتول) بھائی کچھ نرمی کرنے کے لیے تیار ہو، تو معروف طریقے کے مطابق خوں بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے۔ اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خون بہا ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ اس پر بھی جو زیادتی کرے، اس کے لیے دردناک سزا ہے۔ عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ اُمید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔ (آیات نمبر 178 تا 179)

سوال 62: وصیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو، تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے سے وصیت کرے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ پھر جنہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اُسے بدل ڈالا، تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہوگا۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ البتہ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے نادانستہ یا قصداً حق تلفی کی ہے، اور پھر معاملے سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان وہ اصلاح کرے، تو ان پر کچھ گناہ نہیں ہے، اللہ

بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیات نمبر 180 تا 182)

سوال 63: روزے کے بارے میں قرآن میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلی اُمتوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تا کہ تم پرہیزگار بنو۔ (آیت نمبر 183)

سوال 64: فدیہ کیا ہے؟

جواب: چند مقرر دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو، تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے، تو یہ اسی کے لیے بہتر ہے۔ لیکن اگر تم سمجھو، تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔

(آیت نمبر 184)

سوال 65: قرآن کب نازل ہوا، نیز روزے کی فرضیت کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تا کہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔ (آیت نمبر 185)

سوال 66: کیا روزے کی فرضیت بتدریج عائد کی گئی تھی؟

جواب: اسلام کے اکثر احکام کی طرح روزے کی فرضیت بھی بتدریج عائد کی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں مسلمانوں کو ہر مہینے میں صرف تین دن کے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی، مگر یہ روزے فرض نہ تھے۔ پھر (2) ہجری میں رمضان کے روزوں کا یہ حکم قرآن میں نازل ہوا، مگر اس میں اتنی رعایت رکھی گئی کہ جو لوگ روزے کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور پھر بھی روزہ نہ

رکھیں وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

بعد میں دوسرا حکم نازل ہوا اور یہ عام رعایت منسوخ کر دی گئی، لیکن مریض اور مسافر اور حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اور ایسے بڈھے لوگوں کے لیے، جن میں روزے کی طاقت نہ ہو، اس رعایت کو بدستور باقی رہنے دیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ بعد میں جب عذر باقی نہ رہے تو قضا کے اتنے روزے رکھ لیں جتنے رمضان میں اُن سے چھوٹ گئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر+کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال 67: ایامِ صوم میں عورت سے رجوع کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے۔ اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا، اب اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لیے جائز کر دیا ہے، اُسے حاصل کرو۔ نیز راتوں کو کھاؤ پیو۔ یہاں تک کہ تم کو سیاہیٔ شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے۔ تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ پھٹکنا۔ اس طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے بصراحت بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ غلط رویے سے بچیں گے۔ (آیت نمبر 187)

سوال 68: چاند کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: لوگ تم سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں کہو: یہ لوگوں کے لیے تاریخوں کی تعیین کی اور حج کی علامتیں ہیں۔ (آیت نمبر 189 حصہ اوّل)

سوال 69: عرب کے لوگ کن ایام میں گھر کے پیچھے سے داخل ہوتے تھے؟

جواب: یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضی سے بچے، لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو۔ البتہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (آیت نمبر 189 حصہ دوم)

نوٹ: توہم پرستانہ رسمیں، جو عرب میں رائج تھیں اُن میں ایک یہ بھی تھی کہ جب حج کے لیے احرام باندھ لیتے تو اپنے گھروں میں دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے، بلکہ پیچھے سے دیوار

توڑ کر یا دیوار میں کھڑکی بنا کر داخل ہوتے تھے۔ نیز سفر سے واپس آ کر بھی گھروں میں پیچھے سے داخل ہوتے تھے۔ اس آیت میں اس رسم کی تردید کر دی گئی اور کہا گیا کہ نیکی دراصل اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی سے بچنے کا نام ہے۔ اُن بے معنی رسموں کو نیکی سے کوئی واسطہ نہیں جو محض باپ دادا کی اندھی تقلید میں برتی جا رہی ہیں۔ (تفسیر از کنز الایمان+ابن کثیر)

سوال 70: حرمت والے مہینوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی ہے اور تمام حرمتوں کا لحاظ برابری کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا جو تم پر دست درازی کرے، تم بھی اسی طرح اس پر دست درازی کرو۔ البتہ اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان رکھو کہ اللہ انہیں لوگوں کے ساتھ ہے، جو اس کی حدود توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 194)

سوال 71: حرمت والے مہینے کون سے ہیں؟

جواب: اہل عرب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یہ قاعدہ چلا آ رہا تھا کہ ذی القعد، ذی الحجہ اور محرم کے تین مہینے حج کے لیے مختص تھے اور رجب کا مہینہ عمرے کے لیے خاص کیا گیا تھا اور ان چار مہینوں میں جنگ اور قتل غارت گری ممنوع تھی تا کہ زائرینِ کعبہ امن وامان کے ساتھ خدا کے گھر تک جائیں اور اپنے گھروں کو واپس ہو سکیں۔ اس بنا پر ان مہینوں کو حرام مہینے کہا جاتا تھا یعنی حرمت والے مہینے۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو یہ ہی بتایا کہ ماہ حرام کی حرمت کا لحاظ کفار کریں تو مسلمان بھی کریں اور اگر وہ اس حرمت کو نظر انداز کر کے کسی حرام مہینے میں مسلمانوں پر دست اندازی کر گزریں تو پھر مسلمان بھی ماہ حرام میں بدلہ لینے کے مجاز ہیں۔ (تفسیر کنز الایمان)

سوال 72: مناسکِ حج کیا ہیں؟

جواب: اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج اور عمرے کی نیت کرو، تو اُسے پورا کرو، اور اگر کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی میسر آئے، اللہ کی جناب میں پیش کرو اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور اس بنا پر اپنا سر منڈ والے، تو اسے چاہئے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے پہلے مکے پہنچ جاؤ)، تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ

اُٹھائے، وہ حسبِ مقدور قربانی دے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو، تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر، اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔ یہ رعایت اُن لوگوں کے لیے ہے، جن کے گھر بار مسجدِ حرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔ جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اُسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو، اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ سفرِ حج کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زادِ راہ پرہیز گاری ہے۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔

(آیات نمبر 196 تا 197)

نوٹ: عرب جاہلیت میں یہ خیال کیا جاتا تھا، کہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں ادا کرنا گناہِ عظیم ہے ان کی خود ساختہ شریعت میں عمرے کے لیے الگ اور حج کے لیے الگ سفر کرنا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قید کو ختم کر دیا اور باہر سے آنے والوں کے ساتھ یہ رعایت فرمائی کہ وہ ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج دونوں کر لیں۔ البتہ جو لوگ مکہ کے آس پاس میقاتوں کی حدود کے اندر رہتے ہوں۔ اُنہیں اس رعایت سے مستثنیٰ کر دیا کیونکہ ان کے لیے عمرے کا سفر الگ کرنا کچھ مشکل نہیں۔

(تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 73: حج کی کتنی اقسام ہیں؟

(1) حجِ افراد: افراد کے لغوی معنی اکیلا یا تنہا ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کے افعال اور مناسک حج ادا کرنا اور عمرہ ساتھ نہ ملانا حجِ افراد، کہلاتا ہے۔ حجِ افراد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔ مفرد پر قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ حجِ بدل کرنے والے حجِ افراد کرتے ہیں۔ حجِ بدل اگر کسی شخص پر حجِ فرض ہو لیکن وہ کسی وجہ سے ادا کرنے سے قاصر ہو تو وہ کسی دوسرے شخص سے حجِ بدل کروا سکتا ہے۔

(2) حجِ قران:

قرآن کے لغوی معنی دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں عمرہ اور حج دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ احرام باندھنا اور ایک ہی احرام کے ساتھ عمرہ اور حج ادا کرنا حج قران کہلاتا ہے۔

(3) حج تمتع: تمتع کے لغوی معنی نفع اُٹھانا کے ہیں:

شرعی اصطلاح میں میقات سے عازم حج پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھے عمرہ ادا کرے اور احرام کھول دے۔ اس کے بعد 8 ذوالحجہ کو حج کی نیت سے دوبارہ احرام باندھے اور مناسک حج ادا کرے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔ تمتع کرنے والا عمرہ کر کے احرام کھول دیتا ہے اور حج تمتع کے درمیانی عرصہ میں ان چیزوں سے جو احرام کی حالت میں منع ہیں فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ (تفسیر کنز الایمان)

سوال 74: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دعا کرنے کا کیا طریقہ فرمایا؟

جواب: جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب، ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ دیدے۔ ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصہ پائیں گے اور اللہ کو حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ (آیات نمبر 200 تا 202)

سوال 75: حج و عمرے کے لیے خانہ کعبہ میں زیادہ دیر رہنا بہتر ہے یا کم؟

جواب: یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔ (آیت نمبر 203)

سوال 76: کن لوگوں پر اپنا مال خرچ کرنا چاہیے؟

جواب: لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور جو بھلائی بھی تم کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 215) (آیت نمبر 219 حصہ دوم) میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں۔

پوچھتے ہیں ہم راہِ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو: جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے، شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔

سوال 77: ہمارے لیے کیا بہتر ہے کیا نہیں۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو۔ اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز

تمہیں پسند ہواور وہی تمہارے لیے بری ہو۔اللہ جانتا ہے،تم نہیں جانتے۔
(آیت نمبر 216 حصہ دوم)

سوال 78: مرتد کے لیے کیا احکام ہیں؟
جواب: اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے، تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا، دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔
(آیت نمبر 217 حصہ دوم)

سوال 79: مرتد کسے کہتے ہیں؟
جواب: اسلام لانے کے بعد پھر جانے والے کو مرتد کہتے ہیں، شریعت میں مرتد کے قتل کا حکم ہے۔ اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا، مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح وثناء وامداد جائز نہیں۔ (کنزالایمان)

سوال 80: شراب اور جوئے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟
جواب: پوچھتے ہیں! شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو! ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہے، مگر ان کا گناہ اُن کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔
(آیت نمبر 219 حصہ اوّل)

سوال 81: کیا یتیموں کے مال کو کیا اپنے مال میں شامل کرنا جائز ہے؟
جواب: پوچھتے ہیں: یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ کہو: جس طرزِ عمل میں ان کے لیے بھلائی ہو، وہی اختیار کرنا بہتر ہے، اگر تم اپنا اور اُن کا خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ آخر وہ تمہارے بھائی بند ہی تو ہیں۔ برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔ اللہ چاہتا تو اس معاملے میں تم پر سختی کرتا، مگر وہ صاحبِ اختیار ہونے کے ساتھ صاحبِ حکمت بھی ہے۔ (آیت نمبر 220)

سوال 82: کیا مشرک عورت یا مرد سے نکاح جائز ہے؟
جواب: تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک

مردوں سے کبھی نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ (آیت نمبر 221 حصہ اوّل)

سوال 83: کن کاموں میں انشاء اللہ کہنا چاہیے؟

جواب: ہر نیک کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب وباعثِ برکت ہے۔

سوال 84: حیض کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: پوچھتے ہیں: حیض کا کیا حکم ہے کہو: وہ ایک گندگی کی حالت ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں، تو اُن کے پاس جاؤ۔ اُس طرح جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے، جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔ (آیت نمبر 227)

سوال 85: قسم کھانے کی ممانعت کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لیے استعمال نہ کرو، جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور بندگانِ خدا کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو۔ اللہ تمہاری ساری باتیں سن رہا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو بے معنی قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو، اُن پر اللہ گرفت نہیں کرتا، مگر جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو، اُن کی باز پرس وہ ضرور کرے گا۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

(آیت نمبر 224 تا 225)

سوال 86: عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے والوں کے بارے میں کیا ارشاد ربانی نازل ہوا؟

جواب: جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں، اُن کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اگر انہوں نے رجوع کر لیا، تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ اور اگر اُنہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو جانتے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (آیات نمبر 226 تا 227)

سوال 87: طلاق بائن اور طلاق رجعی میں کیا فرق ہے؟

جواب: (1) طلاق بائن: اس میں دوبارہ رجوع نہیں کیا جا سکتا یعنی اگر مرد تین طلاقیں دے دے تو اس کے بعد رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

(2) طلاق رجعی: وہ طلاق ہے جس میں دوبارہ رجوع کیا جا سکتا ہے۔ اگر مرد نے ایک یا دو

طلاقیں دی ہیں۔لیکن تیسری نہیں دی،تو اب دوبارہ رجوع کیا جا سکتا ہے اسے طلاق رجعی کہتے ہیں۔

سوال 88: طلاق والی عورتوں کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو، وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور اُن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے اُن کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہو، اُسے چھپائیں۔اُنہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے، اگر وہ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتی ہیں۔اُن کے شوہر تعلقات درست کر لینے پر آمادہ ہوں، تو وہ اس عدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حق دار ہیں۔

عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں، جیسے مردوں کے حقوق اُن پر ہیں۔البتہ مردوں کو اُن پر ایک درجہ حاصل ہے۔اور سب پر اللہ غالب اور اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔ (آیت نمبر 228)

سوال 89: اگر کوئی مرد طلاق دینے کے بعد دوبارہ اُسی عورت سے رجوع کرنا چاہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے کیا احکام ہیں؟

جواب: پھر اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی، تو وہ عورت پھر اس کے لیے حلال نہ ہوگی، الا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے، تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ خیال کریں کہ حدودِ الٰہی پر قائم رہیں گے، تو ان کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جنہیں وہ اُن لوگوں کی ہدایت کے لیے واضح کر رہا ہے، جو (اس کی حدوں کو توڑنے کا انجام) جانتے ہیں۔

(آیت نمبر 230)

سوال 90: اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے والے مرد کو عورت کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اور جب تم عورتوں کو طلاق دیدو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آجائے، تو یا بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا کہ یہ زیادتی ہوگی اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت آپ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔اللہ کی آیات کا کھیل نہ بناؤ۔بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمتِ عظمیٰ سے تمہیں سرفراز کیا ہے۔وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اُس نے تم پر نازل کی ہے، اس کا احترام ملحوظ رکھو۔اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہر بات

کی خبر ہے۔ (آیت نمبر 231)

سوال 91: قرآن پاک میں بچے کو کتنے عرصے تک دودھ پلانے کا حکم ہے؟

جواب: جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدتِ رضاعت تک دودھ پیے، تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔ اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بار نہ ڈالنا چاہئے۔ نہ تو ماں کو اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اس کا ہے، اور نہ باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اس کا ہے۔ دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے، ویسا ہی اس کے وارث پر بھی ہے۔ لیکن اگر فریقین باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلوانے کا ہو، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا جو کچھ معاوضہ طے کرو، وہ معروف طریقے پر ادا کر دو۔ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، سب اللہ کی نظر میں ہے۔ (آیت نمبر 233)

سوال 92: عدت کی معینہ مدت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: تم میں سے جو لوگ مر جائیں، اُن کے پیچھے اگر اُن کی بیویاں زندہ ہوں، تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن روکے رکھیں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے، تو انہیں اختیار ہے، اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں، کریں۔ تم پر اس کی کوئی ذمے داری نہیں۔ اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 234)

سوال 93: کیا اسلام کے مطابق بیوہ اور طلاق شدہ عورت کو پیام نکاح بھیجنا جائز ہے؟

جواب: زمانۂ عدت میں خواہ تم اُن بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنایے میں ظاہر کر دو، خواہ دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ اُن کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی۔ مگر دیکھو! خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا۔ اگر کوئی بات کرنی ہے، تو معروف طریقے سے کرو۔ اور عقدِ نکاح باندھنے کا فیصلہ اُس وقت تک نہ کرو، جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے۔ لہٰذا اس سے ڈرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بردبار ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (آیت نمبر 235)

سوال 94: پابندی نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا؟
جواب: حفاظت کرو سب نمازوں کی، بالخصوص بیچ والی نماز کی اور کھڑے رہو۔ اللہ کے حضور ادب و نیاز سے۔ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو، تو پیدل چلتے ہوئے، یا سوار، (نماز ادا کرلو)۔ پھر جب امن میسر آ جائے، تو یاد کرو اللہ کو، (یعنی نماز ادا کرو) جس طرح سکھایا ہے اس نے تم کو، جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ (آیات نمبر 238 تا 239)

سوال 95: قرضِ حسنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟
جواب: تم میں کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے تا کہ اللہ اُسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی، اور اُسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔
(آیت نمبر 245)

نوٹ: راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر کرنے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا اور وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ جس کی چاہئے روزی تنگ کرے جس کے لئے چاہے وسیع فرمائے۔ تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ فرماتا ہے۔
(تفسیر کنز الایمان)

سوال 96: طالوت اور جالوت کون تھے؟
جواب: طالوت ایک نیک بادشاہ تھا جس نے بنی اسرائیل کو جالوت جیسے ظالم بادشاہ سے نجات دلائی تھی۔

سوال 97: اللہ کے نبی نے جب بنی اسرائیل کو بتایا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہے تو اُن کی قوم نے کیا کہا؟
جواب: پھر تم نے اُس معاملے پر بھی غور کیا، جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد سردارانِ بنی اسرائیل کو پیش آیا تھا؟ اُنہوں نے اپنے نبی سے کہا: ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ نبی نے پوچھا: کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ تم کو لڑائی کا حکم دیا جائے اور پھر تم نہ لڑو۔ وہ کہنے لگے: بھلا

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم راہ خدا میں نہ لڑیں، جبکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے اور ہمارے بال بچے ہم سے جدا کر دیے گئے ہیں۔ مگر جب ان کو جنگ کا حکم دیا گیا، تو ایک قلیل تعداد کے سوا وہ سب پیٹھ موڑ گئے، اور اللہ ان میں سے ایک ایک ظالم کو جانتا ہے۔

اُن کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ یہ سن کر وہ بولے: ''ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حقدار ہوگیا؟ اُس کے مقابلے میں بادشاہی کے ہم زیادہ مستحق ہیں۔ وہ تو کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں ہے'' نبی نے جواب دیا: ''اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسی کو منتخب کیا ہے اور اس کو دماغی وجسمانی دونوں قسم کی اہلیتیں فراوانی کے ساتھ عطا فرمائی ہیں اور اللہ کو اختیار ہے کہ اپنا ملک جسے چاہے دے، اللہ بڑی وسعت رکھتا ہے اور سب کچھ اُس کے علم میں ہے'' اس کے ساتھ اُن کے نبی نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ ''خدا کی طرف سے اُس کے بادشاہ مقرر ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے عہد میں وہ صندوق تمہیں واپس مل جائے گا، جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون قلب کا سامان ہے، جس میں آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں، اور جس کو اس وقت فرشتے سنبھالے ہوئے ہیں۔ اگر تم مومن ہو، تو یہ تمہارے لیے بہت بڑی نشانی ہے۔ (آیات نمبر 246 تا 248)

سوال 98: تابوت سکینہ کیا ہے؟

جواب: یہ صندوق حضرت آدم پر نازل ہوا تھا۔ یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے چھوڑے ہوئے تبرکات رکھے ہوئے تھے۔ کپڑے اور نعلین شریفین تھیں، ایک بوتل میں من بھی بھر کر رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا۔ جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض ومصائب میں مبتلا ہوئے۔ ان کی پانچ بستیاں ہلاک

ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا ہی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا۔
(تفسیر ابن کثیر تفسیر کنز الایمان تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 99: لشکرِ طالوت کی کیا آزمائش تھی؟

جواب: پھر جب طالوت لشکر لے کر چلا، تو اُس نے کہا: ''ایک دریا پر اللہ کی طرف سے تمہاری آزمائش ہونے والی ہے۔ جو اس کا پانی پیے گا، وہ میرا ساتھی نہیں۔ میرا ساتھی صرف وہ ہے جو اس سے پیاس نہ بجھائے، ہاں ایک آدھ چلو کوئی پی لے، تو پی لے'' مگر ایک گروہ قلیل کے سوا وہ سب اس دریا سے سیراب ہوئے۔

پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ مسلمان دریا پار کر کے آگے بڑھے، تو انہوں نے طالوت سے کہہ دیا کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں ایک دن اللہ سے ملنا ہے، انہوں نے کہا: ''بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے''۔
(آیت نمبر 249)

سوال 100: لشکر طالوت نے کیا دعا کی؟

جواب: اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ پر نکلے، تو انہوں نے دعا کی: ''اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر''۔
(آیت نمبر 250)

سوال 101: جالوت کو کس نے قتل کیا؟

جواب: آخر کار اللہ کے اذن سے اُنہوں نے کافروں کو مار بھگایا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے اُسے سلطنت اور حکمت سے نواز اور جن جن چیزوں کا چاہا، اس کو علم دیا۔ گر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے سے ہٹاتا نہ رہتا، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا، لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح دفعِ فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے)۔ (آیت نمبر 251)

سوال 102: آیت الکرسی کے معانی کیا ہیں؟

جواب: اللہ وہ زندۂ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اُونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے۔ کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اُس کی معلومات میں سے کوئی چیز اُن کی گرفتِ ادراک میں نہیں آ سکتی۔ اِلاّ یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اُس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔ (آیت نمبر 255)

سوال 103: نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کس بات پر جھگڑا کیا؟

جواب: کیا تم نے اُس شخص کے حال پر غور نہیں کیا، جس نے ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیم علیہ السلام کا رب کون ہے، اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ ''میرا رب وہ ہے، جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے، تو اُس نے جواب دیا: ''زندگی اور موت میرے اختیار میں ہے'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ''اچھا، اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو ذرا اُسے مغرب سے نکال لا'' یہ سن کر وہ منکرِ حق ششدر رہ گیا، مگر اللہ ظالموں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا۔ (آیت نمبر 258)

سوال 104: اللہ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو حیات بعدِ موت کا عینی مشاہدہ کس طرح کروایا؟

جواب: یا پھر مثال کے طور پر اُس شخص کو دیکھو، جس کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا، جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی۔ اُس نے کہا: ''یہ آبادی، جو ہلاک ہو چکی ہے، اسے اللہ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟'' اس پر اللہ نے اس کی روح قبض کر لی اور وہ سو (100) برس تک مردہ پڑا رہا۔ پھر اللہ نے اسے دوبارہ زندگی بخشی اور اس سے پوچھا: ''بتاؤ، کتنی مدت پڑے رہے ہو''؟ اُس نے کہا: ''ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہوں گا'' فرمایا: تم پر سو (100) برس اسی حالت میں گزر چکے ہیں۔ اب ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ اس میں ذرا تغیّر نہیں آیا ہے۔ دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھو (کہ اس کا پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے) اور یہ ہم نے اس لیے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے ایک نشانی بنانا

چاہتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ہم کس طرح اٹھا کر گوشت پوشت اس پر چڑھاتے ہیں''۔اس طرح جب حقیقت اس کے سامنے بالکل نمایاں ہوگئی، تو اس نے کہا: ''میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔ (آیت نمبر 259)

سوال 105: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم الیقین سے عین الیقین کا مشاہدہ کس طرح کروایا؟

جواب: اور وہ واقعہ بھی پیش نظر رہے، جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ ''میرے مالک! مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے'' فرمایا: ''کیا تو ایمان نہیں رکھتا''؟ اُس نے عرض کیا ''ایمان تو رکھتا ہوں۔مگر دل کا اطمینان درکار ہے'' فرمایا: ''اچھا، تو چار پرندے لے اور اُن کو اپنے سے مانوس کر لے۔ پھر ان کا ایک ایک جزو ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے۔پھر ان کو پکار، وہ تیرے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے''۔ (آیت نمبر 260)

نوٹ: مور، مرغ، کبوتر، کوا، یہ وہ چار پرندے تھے جو حضرت ابراہیم نے ذبح کئے۔ جب کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا، تمہارا رب مردہ کو زندہ کیسے کرے گا تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خداوندی سے ان چار پرندوں کو ذبح کیا اور پھر اُن کا قیمہ بنا کر آپس میں ملایا اور پھر اس کو پہاڑوں کے اوپر رکھ دیا لیکن سر سب کے اپنے پاس رکھے اور پھر فرمایا'' چلے آؤ حکمِ الٰہی سے۔'' یہ فرماتے ہی وہ گوشت علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور اپنے پاؤں سے دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور اپنے سروں سے مل کر پہلے کی طرح مکمل ہو کر اُڑ گئے۔(سبحان اللہ)
(تفسیر ابن کثیر+کنز الایمان)

سوال 106: کس خیرات سے اچھی بات بہتر ہے؟

جواب: اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے، جسکے بعد ستانا ہو اور اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اُس کی صفت ہے۔ (آیت نمبر 263)

سوال 107: اللہ تعالیٰ کس کمائی کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ہے، اُس میں سے بہتر حصہ راہِ خدا میں خرچ کرو۔ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے، تو تم ہرگز اُسے لینا گوارا نہ کرو گے

اِلّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض برت جاؤ۔ تمہیں جان لینا چاہئے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بہترین صفات سے متصف ہے۔ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے، جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جس کو حکمت ملی، اُسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی، ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں، جو دانشمند ہیں۔ (آیات نمبر 267 تا 269)

سوال 108: صدقہ ادا کرنے کے آداب کیا ہے؟

جواب: اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو، تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری بہت سی برائیاں اس طرزِ عمل سے محو ہو جاتی ہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو بہرحال اُس کی خبر ہے۔ (آیت نمبر 271)

سوال 109: اصحاب صفہ کون تھے اور اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی کسب معاش کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ اُن کی اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ (آیت نمبر 273)

نوٹ: اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینے آ گئے تھے یہ تین چار سو آدمی تھے، جو ہمہ وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ ہر خدمت کے لیے ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم جس مہم پر چاہتے اُنہیں بھیج دیتے تھے اور جب مدینے سے باہر کوئی کام نہ ہوتا اس وقت یہ مدینے ہی میں رہ کر دین کا علم حاصل کرتے اور دوسرے بندگانِ خدا کو اُس کی تعلیم دیتے رہتے تھے۔ (تفسیر کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 110: خیرات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اُن کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔

نوٹ: قرآن پاک میں دو چیزوں کا سب سے زیادہ ذکر ہے ایک نماز، دوسرا راہِ خدا میں اپنا مال دینا۔ اس کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ بہت سی سورتوں میں کئی کئی بار اللہ تعالیٰ اس چیز کا

ذکر فرماتے ہیں۔کبھی زکوٰۃ کی صورت میں کبھی صدقہ وخیرات کی صورت میں۔پس راہِ خدا میں خرچ کرنے کی بہت ہی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ (آیت نمبر 274)

سوال 111: سُود کے متعلق قرآن پاک میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے، وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا ''تجارت بھی تو سُود ہی کے مانند ہے'' اور اللہ نے حلال کیا تجارت کو اور حرام کیا سُود، تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ہے، اور اس کا کام خدا کے سُپرد ہے۔اور جواب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے، وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔ہاں، جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اُن کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔

(آیات نمبر 275 تا 279)

سوال 112: قرضدار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: تمہارا قرض دار تنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اُسے مہلت دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔ (آیت نمبر 280)

سوال 113: کیا قرض کا لین دین کرتے وقت تحریر اور گواہی لازمی قرار دی ہے؟

جواب: اے ایمان والو! جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو، تو اسے لکھ لیا کرو۔فریقین کے درمیان انصاف کے ساتھ ایک شخص دستاویز تحریر کرے۔جسے اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت بخشی ہو، اُسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہئے وہ لکھے اور املا وہ شخص کرائے جس پر حق آتا ہے (یعنی قرض لینے والا)، اور اُسے اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرنا چاہئے کہ جو معاملہ طے ہوا ہو۔اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے۔لیکن اگر قرض لینے والا خود نادان یا ضعیف ہو، یا املا نہ کرا سکتا ہو، تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے۔پھر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرا لو، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تا کہ ایک بھول جائے، تو دوسری اسے یاد دلا دے، یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہئیں، جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو، گواہوں کو جب گواہ بننے کے لیے کہا جائے، تو انہیں انکار نہ کرنا چاہئے۔معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، میعاد کی تعیین کے ساتھ اس کی

دستاویز لکھوا لینے میں کاہلی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ طریقہ تمہارے لیے زیادہ مبنی برانصاف ہے، اس سے شہادت قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے، اور تمہارے شکوک وشبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے۔

ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ آپس میں کرتے ہو، اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کرلیا کرو۔ کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے، ایسا کرو گے، تو گناہ کا ارتکاب کرو گے۔ اللہ کے غضب سے بچو۔ وہ تم کو صحیح طریقِ عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ (آیت نمبر 282)

سوال 114: دورانِ سفر لین دین کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور دستاویز لکھنے کے لیے کوئی کاتب نہ ملے، تو رہن بالقبض پر معاملہ کرو۔ (آیت نمبر 283 حصہ اوّل)

سوال 115: گواہی دینے کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو شہادت چھپاتا ہے، اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے، اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ (آیت نمبر 283 حصہ دوم)

سوال 116: کیا اللہ تعالیٰ ہماری قوتِ برداشت سے زیادہ ہم پر بوجھ ڈالتے ہیں؟

جواب: اللہ کسی متنفس پر اُس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اُسی پر ہے۔

(آیت نمبر 286 حصہ اوّل)

سوال 117: سورۃ البقرہ کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا کونسا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: (اے ایمان والو! تم یوں دُعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب، ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کو اُٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

(آیت نمبر 286 حصہ دوم)

سُورَۃُ آلِ عِمْرَانَ

(۳)

سوال 1: سورہ آلِ عمران میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ آلِ عمران مدنی ہے اس میں دوسو(200) آیات اور بیس(20) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ آلِ عمران کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے اجمالاً چند درج ذیل ہیں

1- اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا۔

2- کتب سابقہ توریت وانجیل وغیرہ کی تصدیق۔

3- آئمہ معصومین علیہ السلام کا تمام علوم خصوصاً علم القرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا۔

4- جنگ بدر کا قصہ۔

5- انسان کا حریص الطبع ہونا۔

6- خداوندِ عالم کا عدل۔

7- اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان۔

8- قتلِ انبیاء کی سزا۔

9- خدا ہی کا اصل مالک ہونا، وہ جسے چاہے سلطنت دے چاہے فقیر بنائے۔

10- رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا واجب ہونا۔

11- حضرت مریم علیہ السلام کا قصہ۔

12- حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قصہ۔

13- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور ان کی نبوت کی تصدیق۔

14- نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ۔

15- یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت۔

16- خیرات کی ترغیب۔

17- خانہ کعبہ کی فضیلت۔

18- قیامت ۔ کے تذکرے۔

19- اس اُمت کی تعریف۔

20- کفار کے ساتھ برتاؤ۔

21- جنگ اُحد کا واقعہ۔

22- موت کی حقیقت اور اس کی یاد دہی۔

23- مومنین کی تعریف بیان فرمائی گئی ہے۔

سوال3: قرآن میں کتنی قسم کی آیات ہیں؟

جواب: قرآن میں دو قسم کی آیات ہیں۔

محکمات: ایسی آیات جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔

متشابہات: دوسری قسم کی آیات متشابہات کہلاتی ہیں یعنی وہ آیات جن کے مفہوم میں اشتباہ کی گنجائش ہو۔

اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہیں: ایک محکمات، جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات۔ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور اُن کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں، حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بخلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں، وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا اُن پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہیں"۔ (آیت نمبر 7)

سوال4: دانش مند لوگ اللہ سے کس طرح دعا کرتے ہیں؟

جواب: اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانشمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ "پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔ ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاضِ حقیقی ہے۔

پروردگار! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ تو ہرگز اپنے وعدہ سے ٹلنے والا نہیں ہے"۔ (آیات نمبر حصہ آخر 7 تا 9)

سوال 5: جن لوگوں نے رسول پاک ﷺ کی دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا، انہیں اللہ کے مقابلے میں نہ اُن کا مال کچھ کام دے گا، نہ اولاد، وہ دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے۔ اُن کا انجام ویسا ہی ہوگا، جیسا فرعون کے ساتھیوں اور اُن سے پہلے کے نافرمانوں کا ہو چکا ہے کہ اُنہوں نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلایا، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور حق یہ ہے کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

پس اے محمد ﷺ! جن لوگوں نے تمہاری دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، اُن سے کہہ دو کہ قریب ہے وہ وقت، جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور جہنم بڑا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ تمہارے لیے اُن دو گروہوں میں ایک نشانِ عبرت تھا، جو (بدر میں) ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے۔ ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا۔ دیکھنے والے بچشم ہوش وحواس دیکھ رہے تھے کہ کافر گروہ مومن گروہ سے دو چند ہے۔ مگر (نتیجے نے ثابت کر دیا کہ) اللہ اپنی فتح ونصرت سے جس کو چاہتا ہے، مدد دیتا ہے۔ دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لیے اس میں بڑا سبق پوشیدہ ہے۔

(آیات نمبر 10 تا 13)

سوال 6: انسان کو کن چیزوں سے محبت ہے؟

جواب: لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی چیزوں کو زینت دی گئی ہے۔ جیسے عورتیں، اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے۔ خزانے سونے اور چاندی کے، اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ (آیت نمبر 14)

سوال 7: پرہیزگاروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: کہو: میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں، اُن کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ، بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو کہتے ہیں کہ "مالک! ہم ایمان لائے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچا لے" یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں، راست

باز ہیں، فرماں بردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ (آیات نمبر 15 تا 17)

سوال 8: جو احکام خداوندی سے انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں، جو خلقِ خدا میں سے عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اُٹھیں، ان کو دردناک سزا کی خوش خبری سنا دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو گئے، اور ان کا مددگار کوئی نہیں ہے۔ (آیات نمبر 21 تا 22)

سوال 9: حکومت اور عزت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے، حکومت دے اور جس سے چاہے، چھین لے۔ جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (آیت نمبر 26)

سوال 10: اطاعت رسول پاک ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے" اُن سے کہو کہ "اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کر لو" پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں، تو یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے، جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے انکار کرتے ہوں۔ (آیات نمبر 31 تا 32)

سوال 11: اللہ نے اپنی رسالت کے لیے کن لوگوں کو چن لیا؟

جواب: اللہ نے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر (اپنی رسالت کے لیے) منتخب کیا تھا؟ یہ ایک سلسلے کے لوگ تھے، جو ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (آیات نمبر 33 تا 34)

سوال 12: عمران کی بیوی نے اللہ سے کیا دعا کی؟

جواب: (وہ اُس وقت سن رہا تھا) جب عمران کی عورت کہہ رہی تھی کہ "میرے پروردگار! میں اس

بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا۔ میری اس پیشکش کو قبول فرما۔ تو سننے اور جاننے والا ہے"۔ (آیت نمبر 35)

سوال 13: جب حضرت مریم علیہ السلام پیدا ہوئیں تو اُن کی والدہ نے کیا کہا؟

جواب: پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا "مالک! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگئی ہے۔" حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی۔ اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا۔ خیر، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں"۔ (آیت نمبر 36)

سوال 14: حضرت مریم علیہ السلام کو پیدائش کے بعد کس کے سپرد کر دیا گیا تھا؟

جواب: تو اُسے اُس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا، اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا علیہ السلام کی نگہبانی میں دیا۔ (آیت نمبر 37 حصہ اوّل)

حضرت زکریا علیہ السلام اور عمران دونوں ہمزلف تھے، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام کے والد ہیں، اور حضرت مریم علیہ السلام کے خالو ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر+کنز الایمان)

سوال 15: حضرت زکریا علیہ السلام نے جب نیا پھل حضرت مریم علیہ السلام کے پاس دیکھا تو کیا پوچھا؟

جواب: جب زکریا علیہ السلام اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ پوچھتے اے مریم علیہ السلام! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتی اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آیت نمبر 37 حصہ دوم)

سوال 16: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ سے کیا دعا کی؟

جواب: اس موقعہ پر دعا کی زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے، کہا "اے میرے مالک! عطا کر مجھے اپنی قدرتِ خاص سے اولاد پاکیزہ۔ بے شک تو ہے ہر ایک دعا سننے والا"۔ (آیت نمبر 38)

سوال 17: فرشتوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو کیا خوشخبری دی؟

جواب: تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، "بے شک اللہ آپ کو خوشخبری دیتا ہے یحیٰ کی، جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا۔ اور سردار اور ہمیشہ کیلئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی، ہمارے خاصوں میں سے ہوگا۔" (آیت نمبر 39)

سوال 18: حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت مریم علیہ السلام کی نانی کا نام فاقوذا تھا اُن کی دو لڑکیاں تھیں۔ ایشاع بڑی بیٹی تھی اُن کی شادی حضرت زکریا علیہ السلام سے ہوئی جن سے حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ دوسری بیٹی حنّہ تھیں جن کی شادی عمران سے ہوئی جن سے حضرت مریم علیہ السلام پیدا ہوئیں۔ (کنزالایمان)

سوال 19: جب حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی خوشخبری پائی تو اللہ تعالیٰ کو کیا کہا اور اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: زکریا علیہ السلام نے کہا "پروردگار! بھلا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا، میں تو بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے" جواب ملا "ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے" عرض کیا "مالک! پھر کوئی نشانی میرے لیے مقرر فرما دے" کہا "نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوا کوئی بات چیت نہ کرو گے، اس دوران میں اپنے رب کو بہت یاد کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہنا"۔ (آیات نمبر 40 تا 41)

سوال 20: حضرت مریم علیہ السلام کو فرشتوں نے کیا خوشخبری دی؟

جواب: اور جب فرشتوں نے کہا "اے مریم علیہ السلام! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا، اے مریم علیہ السلام! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"۔

(آیات نمبر 42 تا 43)

سوال 21: حضرت مریم علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اور جب فرشتوں نے کہا "اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوشخبری دیتا ہے۔ اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا، اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، اور وہ ایک مردِ صالح ہوگا"۔

(آیات نمبر 45 تا 46)

سوال 22: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ سن کر مریم بولی "پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ تک

نہیں لگایا'' جواب ملا'' ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہوجا اور وہ ہوجاتا ہے'' اور اللہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا، تورات اور انجیل کا علم سکھائے گا اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا''۔ (آیات نمبر 47 تا 48)

سوال 23: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کون سے معجزے عطا فرمائے؟

جواب: ''میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مُردے کو زندہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے رکھتے ہو۔ اس میں تمہارے لیے کافی نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

اور تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تورات میں سے۔ اور اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے بعض اُن چیزوں کو حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں۔ دیکھو، میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، لہٰذا تم اُسی کی بندگی اختیار کرو، یہی سیدھا راستہ ہے''۔
(آیات نمبر 49 تا 51)

سوال 24: حوارین سے کیا مراد ہے؟

جواب: حوارین کا واحد حواری ہے۔ حوارین سے مراد وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اوّل ایمان لائے۔ یہ بارہ اشخاص تھے۔ بائبل میں بالعموم حواریوں کے بجائے ''شاگردوں'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 25: حوارین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا کہا؟

جواب: جب عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا'' کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے''؟۔

حوارین نے جواب دیا'' ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔ اے مالک! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا

نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے"۔ (آیات نمبر 52 تا 53)

سوال 26: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بارے میں قرآن میں کیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: پھر بنی اسرائیل (مسیح کے خلاف) خفیہ تدبیریں کرنے لگے۔ جواب میں اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (وہ اللہ کی خفیہ تدبیر ہی تھی) جب اُس نے کہا کہ "اے عیسیٰ! اب میں تجھے واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اُٹھالوں گا اور جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے اُن سے (یعنی اُن کی معیت سے اور اُن کے گندے ماحول میں اُن کے ساتھ رہنے سے) تجھے پاک کردوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں پر بالادست رکھوں گا جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو آخرکار میرے پاس آنا ہے، اُس وقت میں اُن باتوں کا فیصلہ کردوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی ہے، انہیں دُنیا اور آخرت دونوں میں سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مددگار نہ پائیں گے، اور جنہوں نے ایمان اور نیک عملی کا رویہ اختیار کیا ہے انہیں اُن کے اجر پورے پورے دے دیے جائیں گے۔ اور خوب جان لے کہ ظالموں سے اللہ ہرگز محبت نہیں کرتا"۔ (آیات نمبر 54 تا 57)

سوال 27: وفد نجران نے جب رسول پاک ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں سوال جواب کیے تو اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہوجا اور وہ ہوگیا۔ یہ اصل حقیقت ہے جو تمہارے رب کی طرف سے بتائی جارہی ہے۔ اور تم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو اس میں شک کرتے ہیں۔

پھر اے محمد ﷺ! جو تم سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو "آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں"۔

یہ بالکل صحیح واقعات ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خداوند نہیں ہے، اور وہ اللہ ہی

کی ہستی ہے جس کی طاقت سب سے بالا اور جس کی حکمت نظام عالم میں کارفرما ہے۔ پس اگر یہ لوگ (اس شرط پر مقابلہ میں آنے سے) منہ موڑیں تو (اُن کا مفسد ہونا صاف کھل جائے گا) اور اللہ تو مفسدوں کے حال سے واقف ہی ہے۔ (آیات نمبر 58 تا 63)

سوال 28: سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 61 میں رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں کے ساتھ مباہلے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اس آیت مبارکہ کا شان نزول یہ ہے کہ نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور ﷺ سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں۔ فرمایا ہاں، اس کے بندے اور اس کے رسول، جو کنواری مریم کی طرف القا کئے گئے۔ نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد ﷺ کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ)۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے۔ تو جب اُنہیں اللہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی مخلوق اور بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے۔ اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑ دو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تو امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور دست مبارک میں امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا،

تو کہنے لگا اے جماعت نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصاریٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ تو ہماری رائے نہیں ہے۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا۔ مگر مباہلہ کیلئے تیار نہ ہوئے اور کہا ''اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر۔ لیکن آپ لوگ ہماری نظروں میں بہت ہی پسندیدہ ہیں۔ اس لیے آپ کسی ایسے شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے جن سے آپ بہت خوش ہوں وہ ہمارے مالی جھگڑوں کا ہم میں فیصلہ کر دیں۔ چنانچہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اُن کے ساتھ بھیج دیا۔

(تفسیر ابنِ کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 29: حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے یا نصرانی؟

جواب: ''ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھا نہ عیسائی، بلکہ وہ تو ایک مسلم یکسو تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا''۔ (آیت نمبر 67)

سوال 30: یہودیوں کی بدخصلتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: (اے ایمان والو) اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ راست سے ہٹا دے، حالانکہ درحقیقت وہ اپنے سوا کسی کو گمراہی میں نہیں ڈال رہے ہیں۔ مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ اے اہل کتاب! کیوں اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود ان کا مشاہدہ کر رہے ہو؟ اے اہل کتاب! کیوں حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو؟ کیوں جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو؟

اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کر دو، شاید اس ترکیب سے یہ لوگ اپنے ایمان سے پھر جائیں۔ نیز یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ اے نبی! ان سے کہہ دو کہ ''اصل میں ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور یہ اُسی کی دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ دے دیا جائے جو کبھی تم کو دیا گیا تھا، یا یہ کہ دوسروں کو تمہارے رب کے حضور پیش کرنے کے لیے تمہارے خلاف قوی

حجت مل جائے'' اے نبی ﷺ! ان سے کہو کہ ''فضل وشرف اللہ کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عطا فرمائے۔ وہ وسیع النظر ہے اور سب کچھ جانتا ہے، اپنی رحمت کے لیے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور اس کا فضل بہت بڑا ہے''۔ (آیات نمبر 69 تا 74)

سوال 31: کیا یہودیوں میں بھی کچھ لوگ خائن اور کچھ امانت دار تھے؟

جواب: اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملہ میں بھی اس پر بھروسہ کرو تو وہ ادا نہ کرے گا، اِلّا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔ اُن کی اس اخلاقی حالت کا سبب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ''اُمیوں (غیر یہودی لوگوں) کے معاملہ میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے'' اور یہ بات وہ محض جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی ہے۔ آخر کیوں اُن سے باز پرس نہ ہوگی؟ جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور برائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیونکہ پرہیزگار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔ رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، تو ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ اُن سے بات کرے گا نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا، بلکہ اُن کے لیے تو سخت دردناک سزا ہے۔
(آیات نمبر 75 تا 77)

سوال 32: کیا یہودیوں نے کلام الٰہی میں تبدیلی کی تھی؟

جواب: اُن میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا اُلٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبارت ہے، حالانکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی، وہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا، وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ (آیت نمبر 78)

سوال 33: کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی کوئی فرشتہ اپنی بندگی کی دعوت دے سکتا ہے۔ اس بارے میں کیا ارشاد ربانی نازل ہوا؟

جواب: کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔ تمہارے کتاب سکھانے

کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے کے سبب۔ نہ (یہ ہوسکتا ہے) وہ تم کو فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لینے کا حکم کرے، کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد تم کو کفر کا حکم دے گا۔ (آیات نمبر 79 تا 80)

نوٹ: یہ اُن تمام غلط باتوں کی ایک جامع تردید ہے جو دنیا کی مختلف قوموں نے خدا کی طرف سے آئے ہوئے پیغمبروں کی طرف منسوب کر کے اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کر دی ہیں اور جن کی رو سے کوئی پیغمبر یا فرشتہ کسی نہ کسی طرح خدا اور معبود قرار دیا تا ہے۔ ان آیات میں یہ قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ ایسی کوئی تعلیم جو اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی و پرستش سکھاتی ہو اور کسی بندے کو بندگی کی حد سے بڑھا کر خدائی کے مقام تک لے جاتی ہو، ہرگز کسی پیغمبر کی دی ہوئی تعلیم نہیں ہوسکتی۔ جہاں کسی مذہبی کتاب میں یہ چیز نظر آئے، سمجھ لو کہ یہ گمراہ لوگوں کی تحریفات کا نتیجہ ہے۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 34: کیا ہر نبی کو اپنے بعد والے نبی اور رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا تھا؟

جواب: یاد کرو، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ ''آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اُسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی'' یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا ''کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اُٹھاتے ہو؟'' اُنہوں نے کہا ''ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔'' اللہ نے فرمایا ''اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے، وہی فاسق ہے۔ (آیات نمبر 81 تا 82)

نوٹ: اس ارشاد سے مقصود اہل کتاب کو متنبہ کرنا ہے کہ تم اللہ کے عہد کو توڑ رہے ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ان کی مخالفت کر کے اُس میثاق کی خلاف ورزی کر رہے ہو جو تمہارے انبیاء سے لیا گیا تھا۔ لہٰذا اب تم فاسق ہو چکے ہو، یعنی اللہ کی اطاعت سے نکل گئے ہو۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمائیں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال35: کیا مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ ان پر تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں گے، نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
(آیات نمبر 86 تا 89)

سوال36: کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی؟

جواب: بیشک جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کفر کریں پھر کفر میں بڑھ جائیں ان کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہ کی جائے گی، یہی گمراہ لوگ ہیں۔ ہاں جو لوگ کفر کریں اور مرتے دم تک کافر رہیں ان میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا دے، گو فدیے میں ہی ہو تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں۔ (آیات نمبر 90 تا 91)

سوال37: راہ خدا میں کیسی چیز خرچ کرنے کا حکم ہے؟

جواب: جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔ تم جو خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اُس بخوبی جانتا ہے۔ (آیت نمبر 92)

سوال38: دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ کون سی مقرر ہوئی؟

جواب: بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی، وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہاں والوں کے لیے مرکزِ ہدایت بنایا گیا تھا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کا مقامِ عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کر لے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہئے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔ (آیات نمبر 96 تا 97)

سوال39: مقام ابراہیم علیہ السلام کیا ہے؟

جواب: یہ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔

سوال 40: کس چیز کو اللہ کی رسی سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: (قرآن پاک کو اللہ کی رسی سے تشبیہ دی گئی ہے)۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ نہ کرو۔ (آیت نمبر 103)

سوال 41: اللہ کے نزدیک سب سے بہترین اُمت کونسی ہے؟

جواب: تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین اُمت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں (کی رہنمائی) کے لیے حکم دیتے ہو، تم اچھے کاموں کا، اور منع کرتے ہو برے کاموں سے۔ اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اگر کہیں ایمان لے آتے اہل کتاب بھی (قرآن و رسول ﷺ پر) تو ہوتا بہت بہتر اُن کے حق میں، ان میں سے تھوڑے ہیں جو مومن ہیں اور زیادہ ان میں سے فاسق ہیں۔ (آیت نمبر 110)

سوال 42: جنگِ اُحد کا ذکر قرآن کی کس سورہ میں ہے؟

جواب: جنگِ اُحد کا ذکر سورہ آلِ عمران میں ہے۔

(اے پیغمبر! مسلمانوں کے سامنے جنگِ اُحد کے موقع کا ذکر کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (اُحد کے میدان میں) مسلمانوں کو جنگ کے لیے جا بجا مامور کر رہے تھے۔ اللہ ساری باتیں سنتا ہے اور وہ نہایت باخبر ہے۔

یاد کرو جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے، حالانکہ اللہ ان کی مدد پر موجود تھا اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ آخر اس سے پہلے جنگ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ اس وقت تم بہت کمزور تھے۔ لہٰذا تم کو چاہیے کہ اللہ کی ناشکری سے بچو، اُمید ہے کہ اب تم شکر گزار بنو گے۔ (آیات نمبر 121 تا 123)

سوال 43: جنگ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور کفار کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: جنگ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ جس میں سے (300) عین وقت پر میدان جنگ میں الگ ہو گئے وہ منافق تھے۔ باقی (700) لوگ رہے جبکہ مشرکین کی تعداد (3,000) تین ہزار تھی۔ (ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 44: کس جنگ میں رسول پاک ﷺ کے دانت شہید ہوئے؟

جواب: جنگ اُحد میں رسول پاک ﷺ کے دندان اقدس شہید ہوئے اور چہرہ اقدس پر زخم آیا۔

(کنز الایمان)

سوال 45: جنگ اُحد میں فرشتوں کی تعداد کتنی تھی جنہوں نے رسول پاک ﷺ کی مدد کی؟

جواب: یاد کرو جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے "کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے"؟ بے شک، اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو تو جس آن دشمن تمہارے اوپر چڑھ آئیں گے اُسی آن تمہارا رب (تین ہزار نہیں) پانچ ہزار صاحبِ نشان فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ یہ بات اللہ نے تمہیں اس لیے بتا دی ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ فتح و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ کی طرف سے ہے، جو بڑی قوت والا اور دانا و بینا ہے۔ (اور یہ مدد وہ تمہیں اس لیے دے گا) تاکہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے، یا ان کو ایسی ذلیل شکست دے کہ وہ نامرادی کے ساتھ پسپا ہو جائیں۔ (آیات نمبر 124 تا 127)

سوال 46: سُود خوری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے ایمان والو، یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو، اُمید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے اور اللہ اور رسول کا حکم مان لو، توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ (آیات نمبر 130 تا 132)

سوال 47: اللہ کے محبوب لوگ کون سے ہیں؟

جواب: وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں، اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کو محبوب ہیں۔ جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں پر استغفار کرنے لگتے ہیں۔ فی الواقعہ اللہ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش بھی نہیں سکتا ہے۔ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔ انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب بہت ہی اچھا ہے۔

(آیات نمبر 134 تا 136)

سوال 48: مرتدین کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرتدین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جو اسلام لانے کے بعد پھر گئے اور کافر ہو گئے۔

(تفہیم القرآن)

سوال 49: توکل کے کیا معنی ہیں؟

جواب: توکل کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور تمام کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ (تفہیم القرآن)

سوال 50: فاسق کسے کہتے ہیں؟

جواب: فاسق، نافرمان کو کہتے ہیں۔ اور اطاعت کی حد سے نکل جانے والا فاسق کہلاتا ہے۔
(بحوالہ تفہیم القرآن)

سوال 51: جنگ اُحد میں مسلمانوں کو جب بھاری نقصان ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کیا فرمایا؟

جواب: دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اس وقت اگر تمہیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے۔ یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں۔ اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں۔ کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ اور وہ اس آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سرکوبی کر دینا چاہتا تھا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔ تم تو موت کی تمنائیں کر رہے تھے! مگر یہ اُس وقت کی بات تھی جب موت سامنے نہ آئی تھی، لو اب وہ تمہارے سامنے آ گئی اور تم نے اُسے آنکھوں دیکھ لیا۔
(آیات نمبر 140 تا 143)

سوال 52: رسول خدا ﷺ کے وصال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔
(آیت نمبر 144)

سوال 53: کیا موت کا وقت مقرر ہے؟

جواب: کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا۔ موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔
(آیت نمبر 145 حصہ اوّل)

سوال 54: جولوگ ثوابِ دنیا کے ارادہ سے کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو شخص ثوابِ دنیا کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا ہی میں سے دیں گے، اور جو ثوابِ آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا اور شکر کرنے والوں کو ہم اُن کی جزا ضرور عطا کریں گے۔ (آیت نمبر 145 حصہ دوم)

سوال 55: اللہ تعالیٰ نے جنگِ اُحد کی شکست کی کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

جواب: اللہ نے (تائید و نصرت کا) جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اُس نے پورا کر دیا۔ ابتداء میں اُس کے حکم سے تم ہی اُن کو قتل کر رہے تھے۔ مگر جب تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے کام میں باہم اختلاف کیا، اور جونہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے (یعنی مالِ غنیمت) تم اپنے سردار کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے۔ اس لیے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے۔ تب اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلہ میں پسپا کر دیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے۔ اور حق یہ ہے کہ اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف ہی کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ بڑی نظرِ عنایت رکھتا ہے۔ یاد کرو جب تم بھاگے چلے جا رہے تھے، کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے تک کا ہوش تمہیں نہ تھا، اور رسول تمہارے پیچھے تم کو پکار رہا تھا۔ اُس وقت تمہاری اس روش کا بدلہ اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ تم کو رنج پر رنج دیے تا کہ آئندہ کے لیے تمہیں یہ سبق ملے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو۔ اس پر ملول نہ ہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ (آیات نمبر 152 تا 153)

سوال 56: جنگِ اُحد میں جولوگ میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو معاف فرما دیا تھا؟

جواب: تم میں سے جولوگ مقابلہ کے دن پیٹھ پھر گئے تھے اُن کی لغزش کا سبب یہ تھا کہ ان کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے شیطان نے اُن کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ اللہ نے اُنہیں معاف کر دیا، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔ (آیت نمبر 155)

سوال 57: جولوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اگر ہم جہاد میں گئے تو مر جائیں گے اُن کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے ایمان والو! کافروں کی سی باتیں نہ کرو جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں (اور وہاں کسی حادثہ سے دوچار ہو جاتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دلوں میں

حسرت واندوہ کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگران ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ، تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی وہ اُن ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور خواہ تم مرو یا مارے جاؤ بہر حال تم سب کو سمٹ کر جانا اللہ ہی کی طرف ہے۔ (آیات نمبر 156 تا 158)

سوال 58: اللہ تعالیٰ نے شہادت کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب: جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں اُنہیں مردہ نہ سمجھو، وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں، جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اُس پر خوش وخرم ہیں، اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں وفرحاں ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ (آیت نمبر 169 تا 171)

سوال 59: بخل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے۔ نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت بری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 180)

سوال 60: اہل کتاب سے اللہ تعالیٰ نے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا، انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اُسے بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ تم اُن لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو۔ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف اُنہیں حاصل ہو جو فی الواقع انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ حقیقت میں اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہے اور اس کی قدرت سب پر حاوی ہے۔ (آیات نمبر 187 تا 188)

سوال 61: عورت اور مرد کے اعمال کے اجر میں کیا کوئی فرق ہے؟

جواب: ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ مرد

ہو خواہ عورت، میں ہرگز ضائع نہیں کرتا،تم آپس میں ایک ہی (جنس کے) ہو، پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھر سے نکال دیئے گئے، اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی، اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے، میں ضرور بہ ضرور اُن کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔ (آیت نمبر195)

سوال62: صبر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: صبر کے لغوی معنی روکنے اور باندھنے کے ہیں۔ صبر، نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے۔

اے ایمان والو! صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (آیت نمبر200)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ النِّسَاءِ

(۴)

سوال 1: سورۃ النساء میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ النساء مدنی ہے اس میں ایک سو چھہتر (176) آیات اور چوبیس (24) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورۃ النساء کے مضامین کیا ہے؟

جواب: یہ سورہ اسلام کے پورے مذہبی، تمدنی اور سیاسی نظام کی بنیاد اور اسلامی ریاست کے دستور کی اوّلین دفعہ ہے۔

یہ سورہ متعدد خطبات پر مشتمل ہے۔ اس سورۃ میں خاندان کی تنظیم کے اصول بتائے گئے ہیں، نکاح پر پابندیاں عائد کی گئیں، یتیموں کے حقوق متعین کئے گئے، وراثت کی تقسیم کا ضابطہ مقرر کیا گیا، خانگی جھگڑوں کی اصلاح کا طریقہ سکھایا گیا، شراب نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی، طہارت اور پاکیزگی کے احکام نازل کئے گئے۔ نیز مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ایک صالح انسان کا طرزِ عمل خدا اور بندوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہئے۔

سوال 3: مالکِ حقیقی نے انسان کو کس سے ڈرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے۔ اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (آیت نمبر 1)

سوال 4: یتیموں کے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا؟

جواب: یتیموں کے مال اُن کو واپس دو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو، اور اُن کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (آیت نمبر 2)

سوال 5: اسلام میں کتنی شادیوں کی اجازت ہے؟

جواب: اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن

میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو لیکن تمہیں اندیشہ ہو کہ اُن کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو، یا وہ کنیزیں جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں، بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ زیادہ قرین صواب ہے۔ (آیت نمبر 3)

سوال 6: عورت کے مہر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اور عورتوں کے مہر خوشدلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو، البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کردیں تو اُسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔ (آیت نمبر 4)

سوال 7: یتیموں کے مال کی کب تک حفاظت کرنی چاہیے؟

جواب: اور ان کے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لیے قیامِ زندگی کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالہ نہ کرو، البتہ انہیں کھانے اور پہننے کے لیے دو اور انہیں نیک ہدایت کرو۔ اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر اُن کے اندر اہلیت پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو۔ ایسا کبھی نہ کرنا کہ حدِ انصاف سے تجاوز کرکے اس خوف سے اُن کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ یتیم کا جو سرپرست مال دار ہو وہ پرہیزگاری سے کام لے۔ اور جو غریب ہو وہ معروف طریقہ سے کھائے۔ پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالو، اور حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔ مردوں کے لیے اُس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو یا بہت، اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔ اور جب تقسیم کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ دو اور اُن کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو۔ (آیات نمبر 5 تا 8)

سوال 8: جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے ڈرایا؟

جواب: لوگوں کو اس بات کا خیال کرکے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے لاحق ہوتے۔ پس چاہیے کہ وہ خدا کا خوف کریں اور راستی کی بات کریں۔ جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔
(آیات نمبر 9 تا 10)

سوال 9: اِسلام میں ورثہ کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ:

مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اگر (میت کی وارث) دو سے زائد (یا صرف دو ہی) لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

اور اگر میت کے اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہئے۔

اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے۔

اور اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصہ کی حق دار ہوگی۔ یہ سب حصے اُس وقت نکالے جائیں گے، جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو، پوری کر دی جائے اور قرض جو اُس پر ہو ادا کر دیا جائے۔

تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں۔ ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکہ کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے جبکہ وصیت جو انہوں نے کی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو اُنہوں نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے اور وہ تمہارے ترکہ میں سے چوتھائی کی حق دار ہوں گی اگر تم بے اولاد ہو، ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں اُن کا حصہ آٹھواں ہوگا۔ بعد اس کے کہ جو وصیت تم نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور جو قرض تم نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے۔

اگر وہ مرد یا عورت (جس کی میراث تقسیم طلب ہے) بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہو، مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے، جبکہ وصیت جو کی گئی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے، بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔

یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا و بینا اور نرم خو ہے۔ (آیات نمبر 11 تا 12)

سوال 10: وصیت میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور توڑنے پر کیا جزا و سزا ہوگی؟

جواب: یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اُسے اللہ ایسے

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اوران باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اُسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔

(آیات نمبر 13 تا 14)

سوال 11: اسلام میں بدکار عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں اُن پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو، اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راستہ نکال دے، اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں اُن دونوں کو تکلیف دو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیات نمبر 15 تا 16)

سوال 12: توبہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: توبہ کے معنی پلٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔یعنی گناہ کے بعد بندے کا خدا سے توبہ کرنا۔

سوال 13: کن لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے اور کن کی نہیں۔اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: ہاں یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق اُنہی لوگوں کے لیے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظرِ عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔مگر توبہ اُن لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے اُس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ اُن کے لیے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر ہیں ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ (آیات نمبر 17 تا 18)

سوال 14: بیواؤں کے وارثوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اُس مہر کا کچھ حصہ اُڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں (تو ضرور تمہیں تنگ کرنے کا حق ہے)۔

(آیت نمبر 19 حصہ اوّل)

سوال15: جو آدمی اپنی بیوی کو پسند نہیں کرتا اور دوسری شادی کرنا چاہتا ہے اُن کو اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا؟

جواب: ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اُسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری لے آنے کا ارادہ ہی کر لو تو خواہ تم نے اُسے ڈھیروں مال ہی کیوں نہ دیا ہو، اس میں سے کچھ واپس نہ لینا۔ کیا تم اُسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟ اور آخر تم اُسے کس طرح لے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں؟ (آیت نمبر 19 حصہ دوم)

سوال16: زمانہ جاہلیت میں نکاح کے بارے میں کیا رواج تھا؟

جواب: (زمانہ جاہلیت میں اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورتوں کو بیٹا بیاہ لیتا تھا۔)

"اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں اُن سے ہرگز نکاح نہ کرو، مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ درحقیقت یہ ایک بے حیائی کا فعل ہے، ناپسندیدہ ہے اور برا چلن ہے۔" (آیت نمبر 22)

سوال17: اسلام میں کون سی عورتیں حرام قرار دی گئی ہیں؟

جواب: تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہے۔ اُن بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلقِ زن وشو ہو چکا ہو، ورنہ اگر (صرف نکاح ہوا ہو اور) تعلقِ زن وشو نہ ہوا ہو تو (انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اور تمہارے اُن بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری صلب سے ہوں۔ اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو، مگر جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں۔

البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو (جنگ میں) تمہارے ہاتھ آئیں۔ یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ (آیات نمبر 23 تا 24 حصہ اوّل)

سوال18: کفار کی قیدی عورتوں کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے حاصل کرنا تمہارے لیے

حلال کر دیا گیا ہے، بشرطیکہ حصارِ نکاح میں اُن کو محفوظ کرو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اُٹھاؤ اس کے بدلے اُن کے مَہر بطور فرض کے ادا کرو، البتہ مَہر کی قرارداد ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اللہ علیم اور دانا ہے۔ (آیات نمبر 24 حصہ دوم)

سوال 19: **کیا اسلام میں کنیزوں سے نکاح جائز ہے؟**

جواب: اور جو نہ رکھتا ہو تم میں سے قدرت اس بات کی کہ نکاح کر سکے آزاد مومن عورتوں سے تو (وہ نکاح کرے) ان سے جو تمہاری ملک میں ہوں، کنیزیں ایمان والی اور اللہ والی اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کا حال، تم سب ایک دوسرے میں سے ہو، سو نکاح کرو ان کنیزوں سے، اجازت سے اُن کے مالکوں کی۔ اور ادا کرو انہیں اُن کے مہر دستور کے مطابق (تاکہ وہ) قیدِ نکاح میں محفوظ رہنے والیاں ہوں۔ نہ بدکاری کرنے والیاں اور نہ چوری چھپے یارانہ گانٹھنے والیاں۔ پھر جب وہ قیدِ نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر ارتکاب کریں بدکاری کا تو ان کے لیے ہے نصف اس سزا کا جو ہے۔ آزاد عورتوں کے لیے مقررہ سزا۔ یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کے لیے ہے جسے ڈر ہو بدکاری میں مبتلا ہونے کا تم میں سے۔ اور یہ کہ صبر سے کام لو تو، یہ بہتر ہے تمہارے لیے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ (آیت نمبر 25)

سوال 20: **اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اخلاقی پابندیاں کیوں عائد کیں؟**

جواب: اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اُن طریقوں کو واضح کرے اور اُنہی طریقوں پر تمہیں چلائے جن کی پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے صلحاء کرتے تھے۔ وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ علیم بھی ہے اور دانا بھی۔ ہاں، اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ خود اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر دور نکل جاؤ۔ اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

(آیات نمبر 26 تا 28)

سوال 21: **دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے اپنے مال میں شامل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟**

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ،

لین دین ہونا چاہئے آپس کی رضامندی سے۔اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اُس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ (آیات نمبر 29 تا 30)

سوال 22: جو لوگ خود کو بڑے بڑے گناہوں سے بچاتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر تم اُن بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔
(آیت نمبر 31)

سوال 23: جو لوگ دوسرں کو اپنے سے برتر پا کر بے چین ہو جاتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اُس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق اُن کا حصہ۔ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو، یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔
(آیت نمبر 32)

سوال 24: کیا منہ بولے رشتوں کا بھی وراثت میں حصہ ہے؟

جواب: اور ہم نے ہر اُس ترکے کے حق دار مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں۔اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصہ انہیں دو، یقیناً اللہ ہر چیز پر نگراں ہے۔
(آیت نمبر 33)

سوال 25: کیا مرد کو عورت پر فضیلت دی گئی ہے؟

جواب: مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے، اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال۔ (آیت نمبر 34 حصہ اوّل)

سوال 26: نافرمان بیوی کو سمجھانے کے لیے کون سے تین طریقے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے؟

جواب: پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ،

خواب گاہوں میں اُن سے علیحدہ رہو اور مارو، پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لیے بہانے تلاش نہ کرو، یقین رکھو کہ اُوپر اللہ موجود ہے جو بڑا اور بالاتر ہے۔

(آیت نمبر 34 حصہ دوم)

سوال 27: قرآن پاک میں میاں بیوی کی صلح کا کیا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے؟

جواب: اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حَکَم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو، وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ اُن کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔

(آیت نمبر 35)

سوال 28: کن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حسنِ سلوک کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے، اور اُن لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو، یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

(آیت نمبر 36)

سوال 29: اللہ تعالیٰ نے بخیلی اور ریا کاری کی مذمت کن الفاظ میں فرمائی؟

جواب: (اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں) جو بخل کرتے ہیں اور ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو بخل کی، اور چھپاتے ہیں اس کو جو دیا ہے اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے۔ اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے رسوا کن عذاب اور (نہیں پسند کرتا) ان لوگوں کو بھی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال، لوگوں کے دکھاوے کی خاطر اور نہیں ایمان رکھتے اللہ پر اور نہ روزِ آخرت پر۔ (اُن کا ساتھی شیطان ہے) اور وہ شخص کہ ہو گیا شیطان جس کا ساتھی، تو وہ تو بہت ہی برا ساتھی ہے اور کیا آفت ٹوٹ پڑتی ان پر اگر ایمان لے آتے وہ اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور خرچ کرتے اس میں سے جو دیا ہے اُنہیں اللہ ہی نے۔ اور ہے اللہ ان کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔

(آیات نمبر 37 تا 39)

سوال 30: کیا اللہ تعالیٰ ہر نیکی کا دوگنا اجر دیتے ہیں؟

جواب: بے شک اللہ نہیں ظلم کرتا ذرہ برابر، اور اگر ہو نیکی تو دوگنا چوگنا کرتا ہے اس کو اور دیتا ہے اپنے پاس سے بھی اجر عظیم، پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ) ان پر بطور گواہ۔ اس دم آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور نافرمانی کی رسول کی کہ اے کاش! (وہ زمین میں سما جائیں اور) برابر کردی جائے اُن پر زمین اور نہ چھپا سکیں گے وہ اللہ سے کوئی بات۔ (آیات نمبر 40 تا 42)

سوال 31: کن حالتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اُس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرلو، اِلّا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو۔ اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو، اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔ (آیت نمبر 43)

سوال 32: اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو شرک سے باز رکھنے کے لیے کن الفاظ میں تنبیہ کی؟

جواب: اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی! مان لو اِس کتاب کو جو ہم نے اب نازل کی ہے اور جو اُس کتاب کی تصدیق و تائید کرتی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی۔ اس پر ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ کر پیچھے پھیر دیں یا ان کو اسی طرح لعنت زدہ کردیں جس طرح سبت والوں کے ساتھ ہم نے کیا تھا، اور یاد رکھو کہ اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔ اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اُس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔

(آیات نمبر 47 تا 48)

سوال 33: منہ پر تعریف کرنے اور خود پسندی کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جو بہت اپنی پاکیزگیٔ نفس کا دم بھرتے ہیں؟ حالانکہ پاکیزگی

تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور (انہیں جو پاکیزگی نہیں ملتی تو درحقیقت) ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جاتا۔ دیکھو تو سہی، یہ اللہ پر بھی جھوٹے افترا گھڑنے سے نہیں چوکتے اور ان کے صریحاً گناہ گار ہونے کے لیے یہی ایک گناہ کافی ہے۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اور اُن کا حال یہ ہے کہ ایمان رکھتے ہیں وہ جادو ٹونے اور شیطانی قوتوں پر اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے پھر تم اُس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔
(آیات نمبر 49 تا 52)

سوال 34: یہود و نصاریٰ کے بُخل اور حسد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: کیا حکومت میں اُن کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔ پھر کیا یہ دوسروں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا؟ اگر یہ بات ہے تو انہیں معلوم ہو کہ ہم نے تو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ملک عظیم بخش دیا، مگر ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے منہ موڑ گیا، اور منہ موڑنے والوں کے لیے تو بس جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ (آیات نمبر 53 تا 55)

سوال 35: امانت اور عدل کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔
(آیت نمبر 58)

سوال 36: اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ کن لوگوں کی اطاعت کا حکم فرمایا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریقہ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ (آیت نمبر 59)

نوٹ: اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت واجب جبکہ علماء و امراء کی اطاعت مشروط ہے۔
(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن)

سوال 37: کیا قرآن وحدیث سے ہٹ کے کسی اور سے فیصلہ کرانے کو منع فرمایا گیا ہے؟

جواب: اے نبی ﷺ! تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے کتراتے ہیں۔ پھر اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی مصیبت ان پر آپڑتی ہے۔ اُس وقت یہ تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے اور ہماری نیت تو یہ تھی کہ فریقین میں کسی طرح موافقت ہو جائے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، ان سے تعرض مت کرو، انہیں سمجھاؤ اور ایسی نصیحت کرو جو ان کے دلوں میں اُتر جائے۔ (آیات نمبر 60 تا 63)

سوال 38: رسول پاک ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کے فیصلوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔ اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے، اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا، تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ نہیں، اے محمد ﷺ، تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔ (آیات نمبر 64 تا 65)

سوال 39: جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں اُنہیں کن دوستوں کا ساتھ نصیب ہوگا؟

جواب: جو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔
(آیات نمبر 69 تا 70)

سوال 40: کیا کفار سے جنگ کرنے کے لیے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مقابلہ کے لیے ہر وقت تیار رہو، پھر جیسا موقع ہوا الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔ ہاں، تم میں کوئی کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو لڑائی سے جی چراتا ہے، اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتا ہے اللہ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نہ گیا، اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو تو کہتا ہے.......... اور اس طرح کہتا ہے کہ گویا تمہارے اور اس کے درمیان محبت کا تو کوئی تعلق تھا ہی نہیں.......... کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑا کام بن جاتا۔ (ایسے لوگوں کو معلوم ہو کہ) اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے اُن لوگوں کو جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو فروخت کر دیں، پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اُسے ضرور ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔ (آیات نمبر 71 تا 74)

سوال 41: کیا مظلوم مسلمانوں کی مدد کیلئے جہاد فرض ہے؟

جواب: آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اُن بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال، جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔ جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا، وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔
(آیات نمبر 75 تا 76)

سوال 42: ہمیں بھلائی اور برائی کس کی طرف سے پہنچتی ہے؟

جواب: اے انسان! تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے، اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے کسب وعمل کی بدولت ہے۔ (آیت نمبر 79 حصہ اوّل)

سوال 43: سلام کرنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ سے جواب دو یا کم از کم اُسی طرح، اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (آیت نمبر 86)

سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے والے

کے سلام پر کچھ بڑھائے۔ مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا، تو یہ برکاتہٗ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں کوئی اور اضافہ نہیں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر+کنز الایمان)

سوال 44: اگر کوئی مومن کسی دوسرے مومن کا قتل نادانستہ طور پر کر بیٹھے تو اُس کا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے، اِلّا یہ کہ اُس سے چوک ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے اِلّا یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں۔ لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے۔ (آیات نمبر 91 تا 92)

سوال 45: اگر کوئی کسی کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اُس کے لیے کیا احکام ہیں؟

جواب: رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔
(آیت نمبر 93)

سوال 46: بلاوجہ لوگوں پر شک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہاری طرف سلام سے تقدیم کرلے اُسے فوراً نہ کہدو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اگر تم دنیوی فائدہ چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لیے بہت سے اموالِ غنیمت ہیں۔ آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو، پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تحقیق سے کام لو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 94)

سوال 47: اللہ نے کن لوگوں کا درجہ بلند فرمایا ہے؟

جواب: مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں

جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔اگر چہ ہر ایک کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے،مگر اُس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے،اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے،اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیات نمبر95تا96)

سوال48: راہِ خدا میں ہجرت نہ کرنے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے،اُن کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ یہ تم کس حال میں مبتلا تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔فرشتوں نے کہا،کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔ہاں جو مرد،عورتیں اور بچے واقعی بے بس ہیں اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے،بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے،اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور بسر اوقات کے لیے بڑی گنجائش پائے گا،اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے،پھر راستہ ہی میں اُسے موت آ جائے اُس کا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا،اللہ بہت بخشش فرمانے والا اور رحیم ہے۔
(آیات نمبر97تا100)

سوال49: قصر نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: اپنے گھر سے 48 میل یا ساڑھے 77 کلو میٹر کی مسافت کے بعد قصر نماز پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اگر کسی مقام پر 15 دن سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کرنا ہوگی۔ (تفہیم القرآن)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں،(خصوصاً) اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔کیونکہ کافر تو تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (آیت نمبر101)

سوال50: نمازِ خوف کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور اے نبی ﷺ! جب تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور (حالت جنگ میں) انہیں نماز

پڑھانے کھڑے ہوتو چاہئے کہ ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اسلحہ لیے رہے، پھر جب وہ سجدہ کر لے تو پیچھے چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آ کر تمہارے ساتھ پڑھے اور وہ بھی چوکنا رہے اور اپنے اسلحہ لیے رہے۔ کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ البتہ اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو اسلحہ رکھ دینے میں مضائقہ نہیں، مگر پھر بھی چوکنے رہو۔ یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 102)

سوال 51: حالت امن میں نماز کو کس طرح ادا کرنے کے احکام نازل ہوئے؟

جواب: پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو۔ اور جب اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔ (آیت نمبر 103)

سوال 52: گناہ کے بعد توبہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص برا فعل کر گزرے یا اپنے نفس پر ظلم کر جائے اور اس کے بعد اللہ سے درگزر کی درخواست کرے تو اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحیم پائے گا۔ مگر جو برائی کما لے تو اس کی یہ کمائی اُسی کے لیے وبال ہوگی، اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے اور وہ حکیم و دانا ہے۔ پھر جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا اُس نے تو بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔

(آیات نمبر 110 تا 112)

سوال 53: اصلاح بین الناس کی کیا فضیلت بیان فرمائی گئی ہے؟

جواب: لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے، اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اُسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔ (آیت نمبر 114)

سوال 54: کن لوگوں کی ہرگز بخشش نہ ہوگی؟

جواب: اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے۔

جسے وہ معاف کرنا چاہے، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں۔ وہ اُس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں۔ جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اُس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ "میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا میں انہیں آرزوؤں میں اُلجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں اُنہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردو بدل کریں گے" اس شیطان کو جس نے اللہ کی بجائے اپنا ولی و سرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور اُنہیں اُمیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، تو انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا۔ (آیات نمبر 116 تا 122)

سوال 55: ایمان و عمل صالح کے بغیر کیا صرف آرزوؤں سے نجات ممکن ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: انجامِ کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی ومددگار نہ پا سکے گا۔ اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ اُس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہوسکتا ہے، جس نے اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کی، اُس ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر محیط ہے۔

سوال 56: یتیم لڑکیوں کے بارے میں کیا ہدایات بیان فرمائی گئی ہیں؟

جواب: لوگ تم سے عورتوں کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو اللہ تمہیں اُن کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے، اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جارہے ہیں۔ یعنی

وہ احکام جو اُن یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو (یا لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کر لینا چاہتے ہو)، اور وہ احکام جو اُن بچوں کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو، اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کے علم سے چھپی نہ رہ جائے گی۔ (آیت نمبر 127)

سوال 57: کیا میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کی غلطی معاف کرنی چاہئے اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرزِ عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ (آیت نمبر 128)

سوال 58: خاوند کو اپنی متعدد بیویوں سے انصاف کرنے کی تاکید کن الفاظ میں فرمائی گئی ہے؟

جواب: بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا (قانون الٰہی کا منشا پورا کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ) ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو اُدھر لٹکتا چھوڑ دو۔ اگر تم اپنا طرزِ عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ لیکن اگر زوجین ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا ہی سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔ لیکن اگر تم نہیں مانتے تو نہ مانو، آسمان و زمین کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے اور وہ بے نیاز ہے، ہر تعریف کا مستحق۔ (آیات نمبر 129 تا 131)

سوال 59: گواہی دینے والے کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو، اگر چہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ

پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے۔ لٰہذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ (آیت نمبر 135)

سوال 60: کیا مسلمان ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں اور نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اُس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روزِ آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔ (آیت نمبر 136)

سوال 61: کفار کی مجلس میں بیٹھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: رہے وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی اُن کو راہ راست دکھائے گا۔ اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ خوشخبری سنا دو کہ اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں اُن کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے وہاں نہ بیٹھو۔ جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو۔ یقین جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔ (آیات نمبر 137 تا 140)

سوال 62: منافق کی نماز اور اُن کی چال بازیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ منافق تمہارے مقابلہ میں انتظار کر رہے ہیں (کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)۔ اگر اللہ کی طرف سے فتح تمہاری ہوئی تو آ کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اگر کافروں کا پلہ بھاری رہا تو اُن سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور پھر بھی ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا؟ بس اللہ ہی تمہارے اور ان کے معاملہ کا فیصلہ قیامت کے روز کرے گا اور (اس فیصلہ میں) اللہ نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ

دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ در حقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ جب یہ نماز کے لیے اُٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اُٹھتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں۔ نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ (آیات نمبر 141 تا 143)

سوال 63: اسلام میں کافروں سے دوستی منع ہے نیز اگر منافق تائب ہو جائے تو اُن کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو؟ یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو اُن کا مددگار نہ پاؤ گے۔ البتہ جو اُن میں تائب ہو جائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں اور اللہ کا دامن تھام لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر دیں، ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو ضرور اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ آخر اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ سزا دے اگر تم شکر گزار بندے بنے رہو اور ایمان کی روش پر چلو۔ اللہ بڑا قدر دان ہے اور سب کے حال سے واقف ہے۔

(آیات نمبر 144 تا 147)

سوال 64: کیا ظالم کے ظلم کو بیان کرنا جائز ہے؟

جواب: اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے، مگر مظلوم کو اجازت ہے، اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ لیکن اگر تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کئے جاؤ، یا کم از کم برائی سے درگزر کرو، تو اللہ کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے حالانکہ سزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(آیات نمبر 148 تا 149)

سوال 65: کیا ایمان باللہ کے ساتھ تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں، اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے، اور کفر و ایمان کے بیچ میں ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے وہ سزا مہیا کر رکھی ہے جو انہیں ذلیل و خوار کر دینے والی ہوگی۔ بخلاف اس کے جو لوگ اللہ اور اس کے تمام

رسولوں کو مانیں، اور اُن کے درمیان تفریق نہ کریں، اُن کو ہم ضرور اُن کے اجر عطا کریں گے، اور اللہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (آیات نمبر 150 تا 152)

سوال 66: یہودیوں نے رسول پاک ﷺ سے کیا مطالبہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی سرکشی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: یہ اہل کتاب اگر آج تم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ تم آسمان سے کوئی تحریر اُن پر نازل کراؤ تو اس سے بڑھ چڑھ کر مجرمانہ مطالبے یہ پہلے موسیٰ علیہ السلام سے کر چکے ہیں۔ اُس سے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں خدا علانیہ دکھا دو اور اسی سرکشی کی وجہ سے یکا یک ان پر بجلی ٹوٹ پڑی تھی۔ پھر انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، حالانکہ یہ کھلی کھلی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ اس پر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو صریح فرمان عطا کیا اور ان لوگوں پر طور کو اٹھا کر ان سے (اُس فرمان کی اطاعت کا) عہد لیا۔

ہم نے ان کو حکم دیا کہ دروازہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہوں۔ ہم نے ان سے کہا کہ سبت کا قانون نہ توڑو اور اس پر ان سے پختہ عہد لیا۔ آخر کار ان کی عہد شکنی کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور متعدد پیغمبروں کو ناحق قتل کیا، اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں۔ حالانکہ درحقیقت ان کی باطل پرستی کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا ہے اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ (آیات نمبر 153 تا 155)

سوال 67: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا یا آسمان پر اُٹھایا گیا اس بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پھر اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا، اور خود کہا کہ ہم نے مسیح، عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں، ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمان ہی کی پیروی ہے، انہوں نے مسیح کو یقین کے ساتھ قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اُٹھا لیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔ اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے

پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔ (آیات نمبر 156 تا 158)

سوال 68: یہودیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: غرض ان یہودی بن جانے والوں کے اسی ظالمانہ رویہ کی بنا پر، اور اس بنا پر کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور سود لیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں، اور جو لوگ ان میں سے کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ مگر ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایماندار ہیں وہ سب اُس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی۔ اس طرح کے ایمان لانے والے اور نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجرِ عظیم عطا کریں گے۔
(آیات نمبر 160 تا 162)

سوال 69: کیا تمام انبیاء کی تعلیم کا ایک ہی مقصود تھا؟

جواب: اے محمد ﷺ! ہم نے تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور اولادِ یعقوب علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یونس علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔ ہم نے اُن رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا ذکر ہم اس سے پہلے تم سے کر چکے ہیں اور اُن رسولوں پر بھی جن کا ذکر تم سے نہیں کیا۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے۔ یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اُن کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ (آیات نمبر 163 تا 165)

سوال 70: مشرکین نے جب رسول پاک ﷺ کی رسالت کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: (لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں) مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے تم پر نازل کیا ہے اپنے

علم سے نازل کیا ہے، اور اس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں اگر چہ اللہ کا گواہ ہونا بالکل کفایت کرتا ہے۔ جو لوگ اس کو ماننے سے خود انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو خدا کے راستہ سے روکتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں حق سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ اس طرح جن لوگوں نے کفر و بغاوت کا طریقہ اختیار کیا اور ظلم و ستم پر اُتر آئے اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور انہیں کوئی راستہ بجز جہنم کے راستہ کے نہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ گیا ہے، ایمان لے آؤ، تمہارے ہی لیے بہتر ہے، اور اگر انکار کرتے ہو تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی۔

(آیات نمبر 166 تا 170)

سوال 71: عیسائیوں کو اپنے دین میں حد سے آگے بڑھ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح روکا؟

جواب: اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح عیسٰی علیہ السلام ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچہ کی شکل اختیار کی) پس تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ ''تین'' ہیں۔ باز آ جاؤ، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے۔ وہ بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اس کی مِلک ہیں، اور ان کی کفالت و خبر گیری کے لیے بس وہی کافی ہے۔

سوال 72: زمین و آسمان کی موجودات میں سے کسی کے ساتھ بھی خدا کا تعلق باپ بیٹے کا نہیں بلکہ محض مالک اور مملوک کا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: مسیح نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ ہو، اور نہ مقرب ترین فرشتے اس کو اپنے لیے عار سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی اللہ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ اُس وقت وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر نیک طرزِ عمل اختیار کیا ہے اپنے اجر پورے پورے پائیں گے اور اللہ اپنے فضل سے ان کو مزید اجر عطا فرمائے گا، اور جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ہے اُن کو اللہ دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا جن جن کی سرپرستی و مددگاری پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔

(آیات نمبر 172 تا 173)

سوال 73: کلالہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کلالہ کے معنی ہیں اختلاف ہے بعض کی رائے میں کلالہ وہ شخص ہے جو لاولد بھی ہو اور جس کے باپ اور دادا بھی زندہ نہ ہوں۔ بعض کے نزدیک محض لاولد مرنے والے کو کلالہ کہا جاتا ہے۔
(تفہیم القرآن)

سوال 74: کلالہ کے لیے کیا فتویٰ صادر ہوا؟

جواب: لوگ تم سے کلالہ کے معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں نصف پائے گی، اور اگر بہن بے اولاد مرے تو بھائی اس کا وارث ہوگا۔ اگر میت کی وارث دو بہنیں ہو تو وہ ترکے میں سے دو تہائی کی حقدار ہوں گی، اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصہ ہوگا۔ اللہ تمہارے لیے احکام کی توضیح کرتا ہے تا کہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 176)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ

(۵)

سوال 1: سورہ مائدہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ مائدہ مدنی ہے اس میں ایک سو بیس (120) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مائدہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں مسلمانوں کی مذہبی، تمدنی اور سیاسی زندگی کے متعلق کچھ احکام و ہدایات دی گئیں۔ مسلمانوں کو بار بار نصیحت کی گئی، کہ عدل پر قائم رہیں۔ سفرِ حج کے آداب مقرر کیے گئے، شعائرِ اللہ کے احترام اور زائرینِ کعبہ سے عدم تعرض کا حکم دیا گیا، کھانے پینے کی چیزوں میں حرام و حلال کی قطعی حدود قائم کی گئیں اور دورِ جاہلیت کی خود ساختہ بندشوں کو توڑ دیا گیا۔ اہل کتاب کے ساتھ کھانے پینے اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی۔ وضو، غسل اور تیمم کے قواعد مقرر کیے گئے، بغاوت، فساد اور سرقہ کی سزائیں متعین کی گئیں نیز شراب اور جوئے کو قطعی حرام ٹھہرایا گیا۔ قسم توڑنے کا کفارہ مقرر کیا گیا اور قانونِ شہادت میں مزید چند دفعات کا اضافہ بھی کیا گیا۔

سوال 3: عربی زبان میں "انعام" کسے کہتے ہیں؟

جواب: عربی زبان میں "انعام" "مویشی" کو کہتے ہیں اس مفہوم کے تحت اونٹ گائے، بھیڑ اور بکری کے لیے لفظ انعام کا استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال 4: شعائرِ اللہ کے احترام کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بندشوں کی پوری پابندی کرو، تمہارے لیے مویشی قسم کے سب جانور حلال کیے گئے، سوائے اُن کے جو آگے چل کر تم کو بتائے جائیں گے۔ لیکن احرام کی حالت میں شکار کو اپنے لیے حلال نہ کر لو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا پرستی کی نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو۔ نہ حرام مہینوں میں سے کسی کو حلال کر لو، نہ قربانی کے جانوروں پر دست درازی کرو، نہ اُن جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کی گردنوں میں نذرِ خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہوں، نہ اُن لوگوں کو چھیڑو جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں

مکانِ محترم (کعبہ) کی طرف جا رہے ہوں۔ ہاں جب احرام کی حالت ختم ہو جائے تو شکار تم کر سکتے ہو۔ اور دیکھو، ایک گروہ نے جو تمہارے لیے مسجد حرام کا راستہ بند کر دیا تو اس پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم بھی ان کے مقابلہ میں ناروا زیادتیاں کرنے لگو، نہیں! جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو، اس کی سزا بہت سخت ہے۔ (آیات نمبر 1 تا 2)

سوال 5: احرام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اُس فقیرانہ لباس کو کہتے ہیں جو زیارتِ کعبہ کے لیے پہنا جاتا ہے۔ کعبہ کے گرد کئی کئی منزل کے فاصلہ پر ایک حد مقرر کر دی گئی ہے جس سے آگے بڑھنے کی کسی زائر کو اجازت نہیں، جب تک وہ اپنا معمولی لباس اُتار کر احرام کا لباس نہ پہن لے، اس لباس میں صرف ایک تہبند ہوتا ہے اور ایک چادر جو اوپر سے اوڑھی جاتی ہے۔ اسے ''احرام'' اس لئے کہتے ہیں کہ اسے باندھنے کے بعد آدمی پر بہت سی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں، جو معمولی حالت میں حلال ہیں مثلاً حجامت، خوشبو کا استعمال، ہر قسم کی زینت و آرائش اور قضاءِ شہوت وغیرہ۔ نیز شکار کرنا اور کسی جاندار کو ہلاک کرنا بھی منع ہے۔

سوال 6: کون سی چیزوں کا کھانا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؟

جواب: تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور جو پرستش گاہوں پر چڑھایا گیا ہو تم پر حرام کیا جاتا ہے۔ (آیت نمبر 3)

سوال 7: اسلام میں جوئے کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے قسمت معلوم کرو۔ یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ (آیت نمبر 3 درمیان کا حصہ)

سوال 8: کن حالات میں انسان کو حرام چیز کھانے کی اجازت دی گئی؟

جواب: البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر اُن میں سے کوئی چیز کھا لے، بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیت نمبر 3 آخری حصہ)

سوال 9: جانور کو ذبح کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

جواب: ذبح کرنے کی صورت میں دماغ کے ساتھ جسم کا تعلق دیر تک باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے رگ رگ کا خون کھینچ کر باہر آجاتا ہے۔ اور اس طرح پورے جسم کا گوشت خون سے صاف ہو جاتا ہے۔ خون کیونکہ حرام ہے لہٰذا گوشت کے پاک اور حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ خون اس سے جدا ہو جائے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 10: کیا شکاری جانوروں کا کیا ہوا شکار حلال ہے؟

جواب: تم سے پوچھتے ہیں (اے رسول ﷺ) کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے، کہو تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو۔ جن کو خدا کے دیئے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو۔ وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو، البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

(آیت نمبر 4)

نوٹ: شکاری جانوروں سے مراد کتے، چیتے، باز، شکرے اور تمام وہ درندے اور پرندے ہیں جن سے انسان شکار کی خدمت لیتا ہے۔ سدھائے ہوئے جانور کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جس کا شکار کرتا ہے، اُسے عام درندوں کی طرح پھاڑ نہیں کھاتا بلکہ اپنے مالک کے لیے پکڑے رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے عام درندوں کا پھاڑا ہوا جانور حرام ہے اور سدھائے ہوئے درندوں کا شکار حلال ہے۔

(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن)

سوال 11: شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: شکار کے لیے جانور کو چھوڑتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔ اس کے بعد اگر شکار زندہ ملے تو پھر خدا کا نام لے کر اُسے ذبح کر لینا چاہئے اور اگر زندہ نہ ملے تو اس کے بغیر ہی حلال ہوگا، یہی حکم تیر کا بھی ہے۔ (کنز الایمان + تفہیم القرآن + ابن کثیر)

سوال 12: کیا اہل کتاب کے ساتھ کھانا جائز ہے؟

جواب: آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں، اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے۔ (آیت نمبر 5 حصہ اوّل)

سوال 13: کیا اہل کتاب کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

جواب: اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا اُن قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، بشرطیکہ تم اُن کے مہر ادا کر کے نکاح میں اُن کے محافظ بنو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔ اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامہِ زندگی ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔

(آیت نمبر 5 حصہ دوم)

نوٹ: اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دینے کے بعد یہ فقرہ اس لیے تنبیہ کے طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اس اجازت سے فائدہ اُٹھائے وہ اپنے ایمان و اخلاق کی طرف سے ہوشیار رہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کافر بیوی کے عشق میں مبتلا ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے، یا اسی روش پر چل پڑے جو ایمان کے منافی ہو۔ (تفہیم القرآن)

سوال 14: وضو اور مسح کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو چاہئے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو۔ (آیت نمبر 6)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کیا عہد لیا؟

جواب: اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں بارہ سردار قائم کئے۔ اور اللہ نے فرمایا بیشک "میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کی مدد کی اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے تو یقین رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، مگر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کی روش اختیار کی تو درحقیقت اُس نے سیدھی راہ گم کر دی"۔ (آیات نمبر 12)

سوال 16: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو بنی اسرائیل کی بدعہدی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: پھر یہ اُن کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ الفاظ کا الٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، جو تعلیم انہیں دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھول چکے ہیں، اور آئے دن تمہیں ان کی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔ لہٰذا انہیں معاف کرو اور ان کی حرکات سے چشم پوشی کرتے رہو، اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کی روش رکھتے ہیں۔

(آیت نمبر 13)

سوال 17: رسول پاک ﷺ کی شان اور اہل کتاب کی علمی بددیانتی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ آ چکا۔ جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی اکثر وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے، اور اکثر درگزر کرتا رہتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے جویا ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔ (آیات نمبر 15 تا 16)

سوال 18: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ مسیح علیہ السلام ابن مریم ہی خدا ہے۔ اے محمد ﷺ! ان سے کہو کہ اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اُس کو اس ارادے سے باز رکھ سکے؟ اللہ تو زمین و آسمانوں کا اور اُن سب چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمانوں کے درمیان پائی جاتی ہیں، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔ (آیت نمبر 17)

سوال 19: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جب فلسطین میں داخل ہونے کو کہا تو اُنہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی اُس

نعمت کا خیال کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تھی۔ اُس نے تم میں نبی پیدا کیے، تم کو فرماں روا بنایا، اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا۔ اے برادرانِ قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، پیچھے نہ ہٹو ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے" انہوں نے جواب دیا "اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں، ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہاں اگر وہ نکل گئے تو ہم داخل ہونے کے لیے تیار ہیں"۔ اُن ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے جن کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ "ان جباروں کے مقابلہ میں دروازے کے اندر گھس جاؤ، جب تم اندر پہنچ جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو" لیکن اُنہوں نے پھر یہی کہا کہ "اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں موجود ہیں۔ بس تم اور تمہارا رب، دونوں جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں"۔ (آیات نمبر 20 تا 24)

سوال 20: بنی اسرائیل نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات نہ مانی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیا سزا دی؟

جواب: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا "اے میرے رب، میرے اختیار میں کوئی نہیں مگر یا میری اپنی ذات یا میرا بھائی، پس تو ہمیں ان نافرمان لوگوں سے الگ کر دے"۔ اللہ نے جواب دیا "اچھا تو وہ ملک چالیس (40) سال تک ان پر حرام ہے، یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے، ان نافرمانوں کی حالت پر ہرگز ترس نہ کھاؤ"۔ (آیات نمبر 25 تا 26)

سوال 21: حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کی قربانی جب قبول نہ ہوئی تو اُس نے اپنے بھائی ہابیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر، جب اُن دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی نہ کی گئی۔ اُس نے کہا "میں تجھے مار ڈالوں گا"۔ اس نے جواب دیا "اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اُٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے۔ ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے"۔ آخرکار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ (آیات نمبر 27 تا 30)

سوال 22: قتل کرنے کے بعد قابیل نے اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپایا؟

جواب: پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اُسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ یہ دیکھ کر وہ بولا افسوس مجھ پر! میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا۔ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر بہت پچھتایا۔ (آیت نمبر 31)

سوال 23: دنیا میں سب سے پہلا قتل کس نے اور کیوں کیا؟

جواب: حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کیساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جو ساتھ پیدا ہوتے تھے وہ بہن بھائی ہوتے تھے۔ یعنی اُن کی آپس میں شادی نہیں ہو سکتی تھی، ہابیل اور قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ ہابیل کی بہن تو خوبصورت نہ تھی، اور قابیل کی بہن خوبصورت تھی، تو قابیل نے چاہا کہ اپنی ہی بہن سے اپنا نکاح کر لے، حضرت آدم علیہ السلام نے اس سے منع کیا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ تم دونوں اللہ کے نام پر کچھ نکالو جس کی خیرات قبول ہو جائے اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ ہابیل کی خیرات قبول ہو گئی، جس پر حسد و بغض میں آ کر قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال 24: حضرت آدم علیہ السلام کو کس طرح دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت کی مرکب خوشبو اور جنتی جوڑے کا کفن اور جنتی بیری کے کچھ پتے اپنے ساتھ لائے۔ اُن کو خود غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور ملائکہ ان کا جسم مبارک کعبہ میں لائے۔ پھر سارے فرشتوں نے نماز جنازہ ادا کی جس کی امامت کے فرائض حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ادا کیے۔ نماز میں چار تکبیریں کہی گئیں، پھر مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر مقام منیٰ میں لے گئے جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں وہاں مسجد خفیف کے قریب بغلی قبر کھود کر ان کو دفن کر کے ان کی قبر کو اونٹ کے کوہان کی ڈھلوان بنایا۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے بیٹوں کو کہا جس طرح ہم تمہارے باپ کا کفن و دفن کریں گے اس طرح تم فوت ہونے والے لوگوں کا کفن و دفن کرنا۔

(تذکرۃ الانبیاء)

سوال 25: اسلام میں چوری کی کیا سزا ہے؟

جواب: اور چور، خواہ عورت ہو یا مرد، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اُن کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی

طرف سے عبرتناک سزا، اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا وبینا ہے۔ پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ کی نظرِ عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (آیات نمبر 38 تا 39)

نوٹ: دونوں ہاتھ نہیں بلکہ ایک ہاتھ اور پہلی چوری پر سیدھا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ رسول پاک ﷺ نے یہ ہدایت بھی فرمائی ہے کہ ایک ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اُن کے زمانے میں ایک ڈھال کی قیمت دس (10) درہم تھی۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ترکاری یا پھل، گوشت، پکا ہوا کھانا، غلہ جس کا ابھی کھلیان نہ کیا گیا، کھیل اور گانے بجانے کے آلات وہ چیزیں ہیں جن میں قطع ید کی سزا نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ان چوریوں پر سرے سے کوئی سزا ہی نہ دی جائے گی۔

(تفسیر ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 26: تورات میں قصاص کا کیا حکم ہے؟

جواب: تورات میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کے لیے برابر کا بدلہ۔ پھر جو قصاص کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ (آیت نمبر 45)

سوال 27: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کی دوستی سے منع فرمایا؟

جواب: اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (آیت نمبر 51)

سوال 28: دینِ اسلام سے پھر جانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) عنقریب اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُن کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے۔ جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے

نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔
(آیت نمبر 54)

سوال 29: کن لوگوں کو مسلمانوں کا رفیق بنایا گیا ہے؟

جواب: تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اُسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔
(آیات نمبر 55 تا 56)

سوال 30: اذان کے وقت کفار کیا کیا کرتے تھے؟

جواب: اذان کی آواز سن کر اُس کی نقلیں اُتارتے تھے تمسخر کے لیے اس کے الفاظ بدلتے اور مسخ کرتے تھے اور اس پر آوازیں کستے تھے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ فاسق کہہ کر پکارتا ہے۔

اے ایمان والو! تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ہے، اُنہیں اور دوسرے کافروں کا اپنا دوست اور رفیق نہ بناؤ۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ جب تم نماز کے لیے منادی کرتے ہو تو وہ اس کا مذاق اُڑاتے اور اس سے کھیلتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔ ان سے کہو" اے اہل کتاب! تم جس بات پر ہم سے بگڑے ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور دین کی اُس تعلیم پر ایمان لے آئے ہیں۔ جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور ہم سے پہلے بھی نازل ہوئی تھی، اور تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں"؟ پھر کہو" کیا میں اُن لوگوں کی نشان دہی کروں جن کا انجام خدا کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے؟ وہ جن پر خدا نے لعنت کی، جن پر اُس کا غضب ٹوٹا، جن میں سے بندر اور سؤر بنائے گئے، جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی۔ ان کا درجہ اور بھی زیادہ برا ہے وہ سیدھے راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں"۔
(آیات نمبر 57 تا 60)

سوال 31: حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے اللہ کی وحدانیت کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح علیہ السلام نے کہا تھا کہ" اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی"۔ جس نے اللہ

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (آیت نمبر 72)

سوال 32: اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کے تین خداؤں کے غلط عقیدے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں ایک ہے، حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس جس نے کفر کیا ہے اُس کو دردناک سزا دی جائے گی۔ پھر کیا یہ اللہ سے توبہ نہ کریں گے اور اس سے معافی نہ مانگیں گے؟ اللہ بہت درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مسیح علیہ السلام ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا، اُس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے، اس کی ماں ایک راستباز عورت تھی، اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر اُلٹے پھیرے جاتے ہیں۔

ان سے کہو، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُس کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان کا اختیار رکھتا ہے نہ نفع کا؟ حالانکہ سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا تو اللہ ہی ہے۔ کہو، اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور اُن لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سواء السبیل (سیدھی راہ) سے بھٹک گئے۔ (آیات نمبر 73 تا 77)

سوال 33: حلال چیزوں کو خود پر حرام کرنے کی ممانعت کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: اے ایمان والو، جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں۔ جو کچھ حلال وطیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اُسے کھاؤ پیو اور اُس خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

(آیات نمبر 87 تا 88)

نوٹ: ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بعض صحابیوں نے عہد کیا ہے کہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے، راتوں کو بستر پر نہ سوئیں گے، بلکہ جاگ جاگ کر عبادت کرتے رہیں گے، گوشت اور چکنائی استعمال نہ کریں گے، عورتوں سے واسطہ نہ رکھیں گے، اس پر آپ نے ایک خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ تمہارے نفس کے بھی تم پر حقوق ہیں۔ روزہ بھی رکھو، اور کھاؤ پیو بھی، راتوں کا

قیام بھی کرو اور سوؤ بھی، مجھے دیکھو، میں سوتا بھی ہوں، قیام بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا بھی ہوں، اور نہیں بھی رکھتا۔ گوشت بھی کھاتا ہوں، پھر تم کو کیا ہو گیا کہ اچھے کھانے کو، خوشبو، نیند اور دنیا کی لذتوں کو اپنے اُوپر حرام کر لیا ہے۔ میں نے تو تمہیں یہ تعلیم نہیں دی ہے کہ تم راہب اور پادری بن جاؤ۔
(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن + کنز الایمان)

سوال 34: قسم کا کیا کفارہ ہے؟

جواب: تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو اُن پر اللہ گرفت نہیں کرتا، مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو اُن پر ضرور تم سے مواخذاہ کرے گا۔ (ایسی قسم توڑنے کا) کفارہ یہ ہے کہ دس (10) مسکینوں کو وہ اوسط درجہ کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد کرو، اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ تم شکر ادا کرو۔ (آیت نمبر 89)

نوٹ: کفارہ میں ان چار باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے، خواہ کپڑے، خواہ غلام آزاد کرے، یا تین روزے رکھے۔ (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال 35: شراب اور جوا کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟ اللہ اور اُس کے رسول کی بات مانو اور باز آ جاؤ، لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔ (آیات نمبر 90 تا 92)

نوٹ: شراب کی حرمت کے سلسلہ میں اس سے پہلے دو حکم آ چکے تھے۔ پہلا حکم سورہ بقرہ آیت نمبر 219 اور دوسرا سورہ نساء آیت نمبر 43 میں۔ اب اس آخری حکم کے بعد شراب اسلام میں مکمل طور پر حرام قرار دے دی گئی۔ رسول پاک ﷺ نے اُس دستر خوان پر کھانا کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب پی جا رہی ہو۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 36: اسلام میں شراب نوشی کی کیا سزا ہے؟

جواب: رسول پاک ﷺ کے زمانہ میں شراب پینے والے کے لئے کوئی خاص سزا مقرر نہ تھی۔ جو شخص اس جرم میں گرفتار ہوکر آتا تھا اُسے جوتے لات، مکے، بل دی ہوئی چادروں کے سونٹے اور کھجور کے سٹے مارے جاتے تھے۔ جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس (40) ضربیں تھیں جو رسول پاک ﷺ کے زمانہ میں اس جرم پر لگائی گئی ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب اُنہوں نے دیکھا کہ لوگ اس جرم سے باز نہیں آتے تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اسی (80) کوڑے سزا مقرر کی۔

سوال 37: جو لوگ پہلے شراب نوشی کرتے تھے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ آئندہ اُن چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اُسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

(آیت نمبر 93)

سوال 38: حالت احرام میں شکار کا کیا کفارہ ہے؟

جواب: اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو، اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اُس کے ہم پلہ ایک جانور اُسے مویشیوں سے نذر دینا ہوگا، جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے، اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا (اگر ایسا نہ ہو) تو اس گناہ کے کفارہ میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا، یا اس کے بعد روزے رکھنے ہوں گے تاکہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا اُسے اللہ نے معاف کر دیا، لیکن اب اگر کسی نے اس حرکت کا ارادہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا، اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 95)

سوال 39: حالت احرام میں کون سے جانور مارنے کی اجازت ہے؟

جواب: مچھر، پسو، چیونٹی، مکھی، اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں مثلاً کتا، بھیڑیا، سانپ، چوہا، چیل، بچھو، وغیرہ کا مارنا معاف ہے۔ (تفسیر ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 40: کیا حالت احرام میں دریا کا شکار حلال ہے؟

جواب: تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا، جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اُسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو۔ البتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو، تم پر حرام کیا گیا ہے۔ پس بچو اُس خدا کی نافرمانی سے جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا۔

سوال 41: وصیت کرتے وقت کتنے گواہ ہونے چاہئیں؟

جواب: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کے لئے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں۔ (آیت نمبر 106)

سوال 42: کیا غیر مسلم کو گواہ بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آ جائے تو غیر مسلموں میں سے دو گواہ لے لئے جائیں۔ (آیت نمبر 106 حصہ دوم)

سوال 43: اگر گواہ کی شہادت پر شک واقعہ ہو تو اُسے کیسے دور کرنا چاہئے؟

جواب: پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو (مسجد میں) روک لیا جائے اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں، اور خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور نہ خدا واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں، اگر ہم نے ایسا کیا" "تو گناہ گاروں میں شمار ہوں گے" لیکن اگر پتہ چل جائے کہ ان دونوں نے اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص جو ان کی بہ نسبت شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں اور ان لوگوں کی طرف سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو، اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہماری شہادت اُن کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے" اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جا سکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادت دیں گے، یا کم از کم اس بات ہی کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے۔ اللہ سے ڈرو اور سنو، اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (آیت نمبر 106 آخری حصہ تا 108)

سوال 44: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کس نعمتوں سے نوازا؟

جواب: پھر تصور کر اس موقع کا جب اللہ فرمائے گا کہ "اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھی، میں نے روح پاک سے تیری مدد کی، تو گہوارے میں بھی لوگوں سے بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی، تو میرے حکم سے مٹی کا پتلا پرندے کی شکل کا بناتا اور اس میں پھونکتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا، تو مردوں کو میرے حکم سے نکالتا تھا، پھر جب تو بنی اسرائیل کے پاس صریح نشانیاں لے کر پہنچا اور جو لوگ ان میں سے منکرِ حق تھے انہوں نے کہا کہ یہ نشانیاں جادوگری کے سوا اور کچھ نہیں ہیں تو میں نے ہی تجھے اُن سے بچایا۔

(آیت نمبر 110)

سوال 45: حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا معجزہ دکھانے کی درخواست کی؟

جواب: اور جب میں نے حواریوں کو اشارہ کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تب اُنہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں"۔ یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم! کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے؟ تو عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ اُنہوں نے کہا ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ ہوں۔ (آیات نمبر 111 تا 113)

سوال 46: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیا جواب دیا؟

جواب: اس پر عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے دعا کی "خدایا! ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو، ہم کو رزق دے اور تو بہترین رازق ہے" اللہ نے جواب دیا "میں اُس کو تم پر نازل کرنے والا ہوں، مگر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا اسے میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگی"۔ (آیات نمبر 114 تا 115)

سوال 47: روز قیامت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا جواب طلبی فرمائیں گے؟

جواب: اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے

لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنالو''؟ تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ ''سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے، آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔ میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اُسی وقت تک ان کا نگراں تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا۔ جب آپ نے مجھے واپس بلالیا تو آپ ان پر نگراں تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگراں ہیں۔ اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کردیں تو آپ غالب اور دانا ہیں''۔ (آیات نمبر 116 تا 118)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ

(٦)

سوال1: سورہ انعام میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ انعام مکی ہے اس میں ایک سو پینسٹھ (165) آیات اور بیس (20) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ انعام کتنے عرصے میں نازل ہوئی؟

جواب: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ پوری سورہ مکہ میں بیک وقت نازل ہوئی تھی۔ جس رات یہ نازل ہوئی اسی رات کو آپ نے اسے قلم بند کرادیا۔ (ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال3: سورہ انعام کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ ایک خطبہ ہے اور اس کے مضامین کو سات بڑے عنوانات پر تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1- شرک کا ابطال اور عقیدہ توحید کی طرف دعوت،

2- عقیدۂ آخرت کی تبلیغ اور غلط خیال کی تردید کہ زندگی جو کچھ ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے،

3- جاہلیت کے اُن توہمات کی تردید جن میں لوگ مبتلا تھے،

4- اُن بڑے بڑے اخلاقی اصولوں کی تلقین جن پر اسلام سوسائٹی کی تعمیر چاہتا تھا،

5- نبی ﷺ اور آپ کی دعوت کے خلاف لوگوں کے اعتراضات کا جواب،

6- طویل جدوجہد کے باوجود دعوت کے نتیجہ خیز نہ ہونے پر آنحضرت ﷺ اور عام مسلمانوں کے اندر اضطراب اور دل شکستگی کی جو کیفیت پیدا ہورہی تھی اس پر تسلی،

7- منکرین اور مخالفین کو ان کی غفلت وسرشاری اور نادانستہ خودکشی پر نصیحت، تنبیہ اور تہدید۔

لیکن خطبہ کا انداز یہ نہیں ہے کہ ایک ایک عنوان پر الگ الگ یکجا گفتگو کی گئی ہو۔ بلکہ خطبہ ایک دریا کی سی روانی کے ساتھ چلتا جاتا ہے اور اس کے دوران میں یہ عنوانات مختلف طریقوں سے بار بار چھڑتے ہیں اور ہر بار ایک نئے انداز سے ان پر گفتگو کی جاتی ہے۔

سوال4: اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کردی، اور

ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے۔ مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو۔
(آیت نمبر 2)

نوٹ: اس آیات مبارک میں جس دوسری مدت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ قیامت کی گھڑی ہے جب کہ تمام اگلے پچھلے انسان ازسرِ نو زندہ کیے جائیں گے اور حساب دینے کے لیے اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں گے۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 5: کفار نے رسول پاک ﷺ پر ایمان لانے کی کیا شرط رکھی؟

جواب: اے پیغمبر ﷺ! اگر ہم تمہارے اوپر کوئی کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی جنھوں نے حق کا انکار کیا ہے وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اگر کہیں ہم نے فرشتہ اُتار دیا ہوتا تو اب تک کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، پھر انہیں کوئی مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم فرشتے کو اتارتے تب بھی اسے انسانی شکل ہی میں اتارتے اور اس طرح انہیں اس شبہ میں مبتلا کر دیتے جس میں اب یہ مبتلا ہیں۔
(آیت نمبر 7 تا 9)

سوال 6: نبیوں کا مذاق اڑانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے محمد ﷺ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخرکار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ان سے کہو، ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو، جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ (آیت نمبر 10 تا 11)

سوال 7: انسانوں کو بھلائی کس کی طرف سے پہنچتی ہے؟

جواب: اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اپنے بندوں پر کامل اختیارات رکھتا ہے اور دانا اور باخبر ہے۔ (آیت نمبر 17 تا 18)

سوال 8: دُنیا کی زندگی کس قسم کی ہے؟

جواب: دُنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے، حقیقت میں آخرت ہی کا مقام اُن لوگوں کے لیے بہتر ہے جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں، پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے؟ (آیت نمبر 32)

سوال 9: اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو کن الفاظ میں صبر کی تلقین فرمائی؟

جواب: اے محمدﷺ! ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں، تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے اور انہوں نے صبر کیا، اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی۔ اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں۔ (آیت نمبر 33 تا 34)

سوال 10: اللہ تعالیٰ کا ''بندوں کو بھٹکانا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگا دیتا ہے۔

(آیت نمبر 39، حصہ دوم)

نوٹ: خدا کا بھٹکانا یہ ہے کہ ایک جہالت پسند انسان کو آیاتِ الٰہی کے مطالعہ کی توفیق نہ بخشی جائے اور ایک متعصب غیر حقیقت پسند طالب علم اگر آیاتِ الٰہی کا مشاہدہ کرے بھی تو حقیقت رسی کے نشانات اس کی آنکھ سے اوجھل رہیں گے اور غلط فہمیوں میں الجھانے والی چیزیں اُسے حق سے دور اور دور تک کھینچتی چلی جائیں۔ مثلاً بکثرت انسان ایسے ہیں جن کے سامنے آفاق اور انفس میں اللہ کی بے شمار نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں مگر وہ جانوروں کی طرح انہیں دیکھتے ہیں اور کوئی سبق حاصل نہیں کرتے اور بہت سے انسان ایسے ہیں جو حیوانات، نباتات، حیاتیات، ارضیات، فلکیات، عضویات، علم التشریح اور سائنس کی دوسری شاخوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ایسی ایسی نشانیاں اُن کے علم میں آتی ہیں جو قلب کو ایمان سے لبریز کر دینے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ مطالعہ کا آغاز ہی تعصب کے ساتھ کرتے ہیں اور ان کے پیشِ نظر دُنیا اور اس کے فوائد و منافع کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس لیے اس مشاہدہ کے دوران میں ان کو صداقت تک پہنچانے والی کوئی نشانی نہیں ملتی۔ بلکہ جو نشانی بھی سامنے آتی ہے وہ انہیں الٹی دہریت، الحاد، مادہ پرستی، اور نیچیریت ہی کی طرف کھینچ لے جاتی ہے، ان کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی ناپید نہیں ہیں جو آنکھیں کھول کر اس کارگاہِ عالم کو دیکھتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

سوال 11: اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو کن لوگوں کے پاس بیٹھنے سے منع فرمایا؟

جواب: اور اے محمدﷺ! جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس

سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ اُن کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری پرہیز گار لوگوں پر نہیں ہے، البتہ نصیحت کرنا اُن کا فرض ہے شاید کہ وہ غلط روی سے بچ جائیں۔ (آیت نمبر 68 تا 69)

سوال 12: کن لوگوں کو آخرت میں پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا؟

جواب: چھوڑ دو اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کے لیے نہ ہو، اور اگر وہ ہر ممکن چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے، کیونکہ ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جائیں گے، ان کو تو اپنے انکارِ حق کے معاوضہ میں کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب بھگتنے کو ملے گا۔

(آیت نمبر 70)

سوال 13: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو کن الفاظ میں تنبیہ کی؟

جواب: ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ یاد کرو جب کہ اس نے اپنے باپ آذر سے کہا تھا "کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔" (آیت نمبر 74)

سوال 14: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی علمی وسعت کیا تھی؟

جواب: ابراہیم (علیہ السلام) کو ہم اسی طرح زمین اور آسمانوں کا نظامِ سلطنت دکھاتے تھے اور اس لیے دکھاتے تھے کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ (آیت نمبر 75)

سوال 15: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب سورج، چاند، ستارے کو دیکھا تو کیا فرمایا؟

جواب: چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا۔ کہا یہ میرا رب ہے، مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے والوں کا تو میں گرویدہ نہیں ہوں۔ پھر جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ میرا ربّ ہے۔ مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اگر میرے رب نے میری راہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا ہوتا۔ پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا

ہے۔مگر جب وہ بھی ڈوبا تو ابراہیم (علیہ السلام) پکار اٹھا۔ (آیت نمبر 76 تا 79)

''اے برادرانِ قوم! میں اُن سب سے بے زار ہوں جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔ میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رُخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور میں ہر گز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

سوال 16: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا فرمایا؟

جواب: اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی تو اس نے قوم سے کہا ''کیا تم لوگ اللہ کے معاملہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اُس نے مجھے راہِ راست دکھا دی ہے۔ اور میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا، ہاں! اگر میرا رب کچھ چاہے تو وہ ضرور ہو سکتا ہے۔ میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟ اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جب کہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی و اطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔ حقیقت میں امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔'' (آیت نمبر 80 تا 82)

سوال 17: اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں اولادِ ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی؟

جواب: پھر ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو، اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) جیسی اولاد دی۔ اور ہر ایک کو راہِ راست دکھائی۔ (وہی راہِ راست جو) اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کو دکھائی تھی۔ اور اُسی کی نسل سے ہم نے داؤد (علیہ السلام)، سلیمان (علیہ السلام)، ایوب (علیہ السلام)، یوسف (علیہ السلام)، موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو (ہدایت بخشی)۔ اس طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (اُسی کی اولاد سے) زکریا (علیہ السلام)، یحییٰ (علیہ السلام) اور الیاس (علیہ السلام) کو (راہ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔ (اسی کے خاندان سے) اسماعیل (علیہ السلام)، الیسع (علیہ السلام) اور یونس (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو (راستہ دکھایا)۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دُنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ نیز ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو ہم نے نوازا، انہیں اپنی خدمت کے لیے چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کی، یہ اللہ کی ہدایت ہے

جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا۔ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی۔ (آیت نمبر 84 تا 89)

سوال 18: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو کس راستے پر چلنے کی ہدایت فرمائی؟

جواب: اے محمد ﷺ! وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ تھے، انہی کے راستہ پر تم چلو، اور کہہ دو کہ میں (اس تبلیغ و ہدایت کے) کام پر تم سے کچھ اجر کا طالب نہیں ہوں، یہ تو ایک عام نصیحت ہے تمام دُنیا والوں کے لیے۔ (آیت نمبر 90)

سوال 19: کون سی کتاب خیر و برکت والی ہے؟

جواب: یہ ایک کتاب (قرآن) ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ بڑی خیر و برکت والی ہے۔ اُس چیز کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی تھی۔ اور اس لیے نازل کی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم بستیوں کے اس مرکز (یعنی مکہ) اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کرو۔ جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا حال یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 92)

سوال 20: سب سے بڑا ظالم کون ہے اور اُن کے ظلم کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: اور اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑ لے، یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے۔ جب کہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو، جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلہ میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر کے دکھا دوں گا؟ کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو کہ جب وہ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ "لاؤ، نکالو اپنی جان، آج تمہیں اُن باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اس کی آیات کا مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے۔" (اور اللہ فرمائے گا) "لو اب تم ویسے تنِ تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمہیں دُنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو، اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے اُن سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہارے آپس کے

سب رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم زعم رکھتے تھے۔" (آیت نمبر 93 تا 94)

سوال 21: اللہ تعالیٰ نے ستارے کیوں بنائے؟

جواب: اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کے لیے۔ (آیت نمبر 97)

سوال 22: انسان کی پیدائش کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر ہر ایک کے لیے ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ، یہ نشانیاں ہم نے واضح کر دی ہیں اُن لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ (آیت نمبر 98)

سوال 23: پانی اور اُس سے پیدا شدہ نباتات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اُگائی، پھر اس سے ہرے بھرے کھیت اور درخت پیدا کیے، پھر ان سے تہ بہ تہ چڑھتے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں، اور انگور، زیتون اور انار کے باغ لگائے جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور پھر ہر ایک کی خصوصیات جُدا جُدا بھی ہیں۔ یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان پھل آنے اور ان کے پکنے کی کیفیت ذرا غور کی نظر سے دیکھو، ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

(آیت نمبر 99)

سوال 24: اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ ہے اللہ تمہارا رب، کوئی خدا اس کے سوا نہیں ہے، ہر چیز کا خالق، لہٰذا تم اسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے۔ وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔ (آیت نمبر 102 تا 103)

سوال 25: قرآنِ پاک میں کچھ آیات بار بار نازل کی گئیں ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: اسی طرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں اور اس لیے کرتے

ہیں کہ یہ لوگ کہیں۔تم کسی سے پڑھ کر آئے ہو، اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں۔ اے محمد ﷺ! اُس وحی کی پیروی کیے جاؤ جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے کیونکہ اس ایک رب کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اور ان مشرکین کے پیچھے نہ پڑو۔
(آیت نمبر 105 تا 106)

سوال 26: کیا بتوں کو گالی دینی چاہیے؟
جواب: اور انہیں گالی نہ دو، جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے۔ زیادتی اور جہالت سے یونہی ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیئے ہیں، پھر انہیں اپنے ربّ کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے۔ (آیت نمبر 108)

سوال 27: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو کس راستے پر چلنے سے منع فرمایا؟
جواب: اور اے محمد ﷺ! اگر تم اُن لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ درحقیقت تمہارا رب زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور کون سیدھی راہ پر ہے۔
(آیت نمبر 116 تا 117)

نوٹ: اس لیے کسی طالبِ حق کو یہ نہ دیکھنا چاہیے کہ دُنیا کے بیشتر انسان کس راستہ پر جا رہے ہیں بلکہ اسے پوری ثابت قدمی کے ساتھ اس راہ پر چلنا چاہیے۔ جو اللہ نے بتائی ہے چاہے اس راستہ پر چلنے کے لیے وہ دُنیا میں اکیلا ہی رہ جائے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 28: گمراہ کن باتیں کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟
جواب: بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے کہ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں، ان حد سے گزرنے والوں کو تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ تم کھلے گناہوں سے بھی بچو اور چھپے گناہوں سے بھی، جو لوگ گناہ کا اکتساب کرتے ہیں وہ اپنی اس کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔
(آیت نمبر 119 تا 120)

سوال 29: اللہ تعالیٰ جسے سیدھا راستہ دکھانا چاہے اس کے لیے کیا کرتے ہیں؟
جواب: اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہے

اس کا سینہ تنگ خوب رُکا ہوا کر دیتا ہے۔ (آیت نمبر 125، حصہ اول)

سوال 30: جو لوگ اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں۔ احمقانہ جہالت سے، اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو۔ بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی۔

آیت نمبر 151 کے درمیان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

(آیت نمبر 140)

سوال 31: یہودیوں پر کون سے جانور حرام تھے؟

جواب: اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔ (آیت نمبر 146)

نوٹ: یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے، بکری کی چربی اور اونٹ اور شتر مرغ حلال ہیں، اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔

لیکن فقہاء حنفیہ میں درندہ جانوروں اور شکاری پرندوں اور مردار خور حیوانات اور تمام حشرت الارض حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ (ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 31: اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو امیر اور کچھ کو غریب کیوں بنایا؟

جواب: وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا، اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں زیادہ بلند درجے دیئے تا کہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا رب سزا دینے میں تیز ہے اور بہت درگزر کرنے اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔ (آیت نمبر 165)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

(۷)

سوال 1: **سورۃ اعراف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟**

جواب: سورۃ اعراف مکی ہے اس میں دوسو چھ (206) آیات اور چوبیس (24) رکوع ہیں۔

سوال 2: **سورہ اعراف کے مضامین کیا ہیں؟**

جواب: اس میں اصحاب اعراف کا ذکر ہے اس سورہ کی تقریر کا مرکز دعوتِ رسالت ہے۔ ساری گفتگو کا مدعا یہ ہے، کہ مخاطبوں کو خدا کے پیغمبر کی پیروی اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے، لیکن اس دعوت میں اندازِ تنبیہ اور ڈرانے کا رنگ زیادہ نمایاں پایا جاتا ہے۔

اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو دُنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے جس ہدایت و رہنمائی کی ضرورت ہے، ان سب کے لیے اُسے صرف اللہ رب العالمین کو اپنا رہنما تسلیم کرنا چاہیے۔ اس سورہ میں بہت سے انبیاء کا ذکر ہے آخر میں رسول پاک ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکمتِ تبلیغ کے متعلق چند اہم آیات دی گئی ہیں۔

سوال 3: **پہلی امتوں پر عذاب کس وقت نازل کیا گیا؟**

جواب: کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔ اُن پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا، یا دن دہاڑے ایسے وقت آیا جب کہ وہ آرام کر رہے تھے، اور جب ہمارا عذاب اُن پر آ گیا تو ان کی زبان پر اس کے سوا کوئی صدا نہ تھی کہ واقعی ہم ظالم تھے۔ (آیت نمبر 4 تا 5)

سوال 4: **میزانِ خدا کیا ہے؟**

جواب: اور اُس دن تول ضرور ہونی ہے، تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی اور زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے۔ (آیت نمبر 8 تا 9)

سوال 5: **ابلیس (شیطان) نے اللہ تعالیٰ سے کیا کہا؟**

جواب: بولا، ''اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں بتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان

انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔" (آیت نمبر 16 تا 17)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کیا کہا؟

جواب: فرمایا، "نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ یقین رکھ کہ ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے، تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔" (آیت نمبر 18)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کی بیوی کو کس چیز سے منع فرمایا؟

جواب: اور اے آدم علیہ السلام! اور تیری بیوی، دونوں اس جنت میں رہو، جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔" (آیت نمبر 19)

سوال 8: شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام کو کس طرح بہکایا؟

جواب: پھر شیطان نے اُن کو بہکایا تا کہ ان کی شرم گاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔ اس نے ان سے کہا "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ، یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔" اور اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا، آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔

(آیت نمبر 20 تا 22، حصہ اول)

سوال 9: حضرت آدم علیہ السلام وحوا علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی تو انہیں نے کیا فرمایا؟

جواب: تب ان کے ربّ نے انہیں پکارا "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

دونوں بول اٹھے "اے رب، ہم نے اپنے اوپر ستم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

فرمایا، "اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمہارے لیے ایک خاص مدت تک زمین ہی میں جائے قرار اور سامانِ زیست ہے۔" اور فرمایا "وہیں تم کو جینا اور مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو

آخر کار نکالا جائے گا۔" (آیت نمبر 22 تا 25، حصہ دوم)

سوال 10: سب سے بہتر لباس کون سا ہے؟

جواب: اے اولادِ آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔" (آیت نمبر 26)

سوال 11: زمانہ جاہلیت میں لوگ حج کے موقع پر کس طرح طواف کیا کرتے تھے؟

جواب: زمانۂ جاہلیت میں بکثرت لوگ حج کے موقع پر کعبہ کے گرد برہنہ طواف کرتے تھے۔ اور اس معاملہ میں ان کی عورتیں ان کے مردوں سے بھی کچھ زیادہ بے حیا تھیں۔ ان کی نگاہ میں یہ ایک مذہبی فعل تھا، دن میں مرد اور رات کو عورتیں کپڑے اتار کر طواف کرتی تھیں۔
(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن + کنز الایمان)

سوال 12: مسجد میں کس طرح جانا چاہیے؟

جواب: اے اولادِ آدم علیہ السلام تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنی زینت سے آراستہ رہو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا حد سے نکل جانے والوں کو۔
(آیت نمبر 31)

سوال 13: وہ کون سے کام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؟

جواب: اے محمد ﷺ! ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام۔ خواہ کھلے ہوں یا چھپے۔ اور گناہ اور حق کے خلاف سرکشی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کے لیے اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے۔ (آیت نمبر 33)

سوال 14: آگ کا بچھونا کن لوگوں کے لیے ہے؟

جواب: یقین جانو، جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کے لیے تو جہنم کا

بچھونا ہوگا اور جہنم ہی اوڑھنا۔ یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 40 تا 41)

سوال 15: اصحاب الاعراف کون تھے؟

جواب: یہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی زندگی کا نہ تو مثبت پہلو ہی اتنا قوی ہوگا کہ جنت میں داخل ہو سکیں اور نہ منفی پہلو ہی اتنا خراب ہوگا کہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں۔ اس لیے وہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک سرحد پر رہیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر+ کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال 16: اصحابِ الاعراف لوگوں کو کیا کہیں گے؟

جواب: ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ''سلامتی ہو تم پر۔'' یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے۔ ''اے رب! ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو۔'' پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ ''دیکھ لیا تم نے، آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ ہی وہ ساز و سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ بھی نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج۔'' (آیت نمبر 46 تا 49)

سوال 17: دوزخ والے جنت والوں سے کیا کہیں گے؟

جواب: اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اُسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ ''اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ) آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔''

(آیت نمبر 50 تا 51)

سوال 18: اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو کتنے دن میں بنایا؟

جواب: درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر

اپنے تختِ سلطان پر جلوہ فرما ہوا۔ جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے۔ جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کیے۔ سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! اُسی کی خلق ہے اور اُسی کا امر ہے، بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔
(آیت نمبر 54)

سوال 19: اللہ تعالیٰ سے کس طرح دعا کرنی چاہیے؟
جواب: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور چپکے چپکے، بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔
(آیت نمبر 55)

سوال 20: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟
جواب: ہم نے نوح علیہ السلام کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا "اے برادرانِ قوم! اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"
(آیت نمبر 59)

سوال 21: قومِ نوح علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟
جواب: اس قوم کے سرداروں نے جواب دیا "ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔"
(آیت نمبر 60)

سوال 22: اللہ تعالیٰ نے قومِ نوح علیہ السلام کے نافرمان لوگوں کے ساتھ کیا کیا؟
جواب: "آخرکار ہم نے اُسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی اور ان لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا، یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔
(آیت نمبر 64)

سوال 23: حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟
جواب: اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا، اس نے کہا "اے برادرانِ قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ پھر کیا تم غلط روی سے پرہیز نہ کرو گے۔؟"
(آیت نمبر 65)

سوال 24: قومِ ہود علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟
جواب: اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اس کی بات ماننے سے انکار کر رہے تھے، جواب میں کہا

''ہم تو تمہیں بے عقلی میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو۔'' (آیت نمبر 66)

سوال 25: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کی جڑ کاٹ دی؟

جواب: آخرکار ہم نے اپنی مہربانی سے ہود علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلا چکے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے۔ (آیت نمبر 72)

سوال 26: حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا ''اے برادرانِ قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے۔ اس کو کسی بُرے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب تمہیں آ لے گا۔''

(آیت نمبر 73)

سوال 27: اللہ نے قومِ ثمود کو کیا تنبیہ کی؟

جواب: ''یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قومِ عاد کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تم کو زمین میں یہ منزلت بخشی کہ آج تم اس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے اور اس کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو۔ پس اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔''

(آیت نمبر 74)

سوال 28: قومِ ثمود نے کیا سرکشی کی؟

جواب: پھر انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا، اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی، اور بولے ''اے صالح علیہ السلام'' لے آ ہم پر وہ (عذاب) جس کی دھمکی تو ہمیں دیتا ہے اگر تو واقعی پیغمبروں میں سے ہے۔'' تو ان کو زلزلہ نے آ لیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(آیت نمبر 77 تا 78)

سوال 29: اللہ کی اونٹنی اور قومِ ثمود کا کیا تعلق تھا؟

جواب: ثمود والوں نے خود ایک نشانی کا حضرت صالح علیہ السلام سے مطالبہ کیا تھا جو ان کے مامورِ من اللہ ہونے پر کھلی دلیل ہو اور اسی کے جواب میں حضرت صالح علیہ السلام نے اونٹنی کو پیش کیا تھا۔

کیونکہ اونٹنی کا ظہور معجزے کے طور پر ہوا تھا۔ یہ پہاڑ کے ایک پتھر سے پیدا ہوئی، پھر وہ ایک دن پانی پیتی اور قبیلہ ثمود والے ایک دن پانی لیتے اور تمام جانور بھی۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ ایک اونٹنی ایک قبیلے کے برابر پانی پی جائے۔ اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو۔ تمام حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اُن لوگوں کو منع فرمایا تھا کہ اللہ کی اونٹنی کو نقصان مت پہنچانا، ورنہ تم پر عذاب نازل ہو جائے گا، لیکن قومِ ثمود نے اپنے پیغمبر کی بات سے سرکشی کی اور اونٹنی کو مار دیا پھر اُن پر عذاب زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا اور وہ ساری قوم ہلاک ہوگئی۔ (کنزالایمان+ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 30: حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور لوط علیہ السلام کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اُس نے اپنی قوم سے کہا" کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دُنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔" مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ "نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے، بڑے پاک باز بنتے ہیں یہ۔" آخرکار ہم نے لوط علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کو نجات دی۔ مگر اس کی بیوی وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی اور اس قوم پر برسائی ایک بارش پھر دیکھو کہ ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔
(آیت نمبر 80 تا 84)

سوال 31: حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کیسی عورت تھی؟

جواب: وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی اسی وجہ سے اُس پر بھی عذاب نازل ہوا۔
(تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 32: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو کن باتوں سے روکا؟

جواب: اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا" اے برادرانِ قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف رہنمائی آ گئی ہے۔ لہٰذا وزن اور پیمانے پورے کرو۔ لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو، اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن

ہو۔ اور (زندگی کے لیے) ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو خدا کے راستے سے روکنے لگو اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ۔ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں بہت کر دیا، اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ دنیا میں مفسدوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ اگر تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، ایمان لاتا ہے اور دوسرا ایمان نہیں لاتا، تو صبر کے ساتھ دیکھتے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔" (آیت نمبر 85 تا 87)

سوال 33: حضرت شعیب علیہ السلام اور اُن کی قوم کے سرداروں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا تھے، اس سے کہا کہ "اے شعیب علیہ السلام، ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے ورنہ تم لوگوں کو ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا۔"

شعیب علیہ السلام نے جواب دیا "کیا زبردستی ہمیں پھیرا جائے گا خواہ ہم راضی نہ ہوں؟ ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر تمہاری ملت میں پلٹ آئیں جب کہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے۔ ہمارے لیے تو اس کی طرف پلٹنا اب کسی طرح ممکن نہیں اِلاّ یہ خدا ہمارا رب ہی ایسا چاہے۔

ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے، اُسی پر ہم نے اعتماد کر لیا۔ اے رب، ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

(آیت نمبر 88 تا 89)

سوال 34: حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو کیا عذاب دیا گیا؟

جواب: تو انہیں زلزلہ نے آ لیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا وہ ایسے مٹے کہ گویا ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے۔ شعیب علیہ السلام کے جھٹلانے والے ہی آخر کار برباد ہو کر رہے۔ (آیت نمبر 91 تا 92)

سوال 35: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پھر اُن کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور درباریوں کی طرف

بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا۔ (آیت نمبر 103)

سوال 36: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: موسیٰ علیہ السلام نے کہا "اے فرعون، میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میرا منصب یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں، میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل ماموریت لے کر آیا ہوں، تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔"

فرعون نے کہا "اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو اسے پیش کر۔" (آیت نمبر 104 تا 106)

سوال 37: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی عطا فرمائی؟

جواب: تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدھا ہو گیا، اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا۔ (آیت نمبر 107 تا 108)

سوال 38: قوم کے سرداروں نے فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا کہ "یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے، تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کرنا چاہتا ہے، اب کہو کیا کہتے ہو؟" پھر اُن سب نے فرعون کو مشورہ دیا کہ اسے اور اس کے بھائی کو انتظار میں رکھیے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجیے کہ ہر ماہرِ فن جادوگر کو آپ کے پاس لے آئیں۔ (آیت نمبر 109 تا 112)

سوال 39: فرعون کے جادوگروں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کیا مقابلہ ہوا؟

جواب: پھر انہوں (جادوگروں) نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا "تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں؟" موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا "تم ہی پھینکو۔" انہوں نے جو اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو زبردست جادو بنا لائے۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ (آیت نمبر 115 تا 118)

سوال 40: فرعون کے جادوگر جب ہار گئے تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب: اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے۔ بولے "ہم ایمان لائے جہان کے ربّ پر جو ربّ ہے

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا۔" (آیت نمبر 120 تا 122)

سوال 41: فرعون نے جادوگروں کو کیا کہا؟

جواب: فرعون بولا "تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ یہ تو بڑا جعل (فریب) ہے جو تم سب نے شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو۔ تو اب جان جاؤ گے۔ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا۔" (آیت نمبر 123 تا 124)

سوال 42: جادوگروں نے فرعون کو کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا "بہر حال ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔ تو جس بات پر ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے سامنے آ گئیں تو ہم نے انہیں مان لیا۔ اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دُنیا سے اٹھا تو اس حال میں کہ ہم تیرے فرماں بردار ہوں۔" (آیت نمبر 125 تا 126)

سوال 43: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا فرمایا؟

جواب: موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا "اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو، بے شک زمین کا مالک اللہ ہے، اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے، اور آخر میدان پرہیز گاروں کے ہاتھ ہے۔"
(آیت نمبر 128)

سوال 44: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو صبر کی تلقین کی تو اُن کی قوم نے کیا شکوہ کیا؟

جواب: اس کی قوم کے لوگوں نے کہا "تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب تیرے آنے پر بھی ستائے جا رہے ہیں۔" اس نے جواب دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) "قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تم کو زمین میں خلیفہ بنائے، پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔" (آیت نمبر 129)

سوال 45: قومِ فرعون پر اللہ تعالیٰ کیوں بار بار عذاب نازل کرتے رہے؟

جواب: ہم نے فرعون کے لوگوں کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا رکھا کہ شاید ان کو ہوش آئے۔ مگر ان کا حال یہ تھا کہ جب اچھا زمانہ آتا تو کہتے کہ ہم اسی کے مستحق ہیں، اور جب بُرا زمانہ آتا

تو موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو اپنے لیے فال بد ٹھہراتے، حالانکہ درحقیقت ان کی فالِ بد تو اللہ کے پاس تھی، مگر ان میں سے اکثر بے علم تھے۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ "تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے خواہ کوئی نشانی لے آئے، ہم تیری بات ماننے والے نہیں ہیں۔"
(آیت نمبر 130 تا 132)

سوال 46: قومِ فرعون پر اللہ تعالیٰ نے کیا عذاب کیا؟

جواب: آخر کار ہم نے ان پر طوفان بھیجا، ٹڈی دل چھوڑے، سُرسُریاں پھیلائیں، مینڈک نکالے، اور خون برسایا۔ یہ سب نشانیاں الگ الگ کر کے دکھائیں، مگر وہ سرکشی کیے چلے گئے اور وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔ (آیت نمبر 133)

سوال 47: قومِ فرعون پر جب کوئی عذاب نازل ہوتا تو وہ کیا کہتے تھے؟

جواب: جب کبھی اُن پر بلا نازل ہو جاتی تو کہتے "اے موسیٰ علیہ السلام" تجھے اپنے رب کی طرف سے جو منصب حاصل ہے اس کی بناء پر ہمارے حق میں دعا کر، اگر اب کے تو ہم پر سے یہ بلا ٹلوا دے تو ہم تیری بات مان لیں گے۔ اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔" مگر جب ہم ان پر سے اپنا عذاب ایک وقت مقرر تک کے لیے، جس کو وہ بہرحال پہنچنے والے تھے، ہٹا لیتے تو وہ یکلخت اپنے عہد سے پھر جاتے۔ (آیت نمبر 134 تا 135)

سوال 48: قومِ فرعون کا اللہ تعالیٰ نے کیا انجام کیا؟

جواب: تب ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور ان سے بے پرواہ ہو گئے تھے۔ (آیت نمبر 136)

سوال 49: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے اللہ تعالیٰ نے کیا کہا؟

جواب: "وہ وقت یاد کرو جب ہم نے فرعون والوں سے تمہیں نجات دی جن کا حال یہ تھا کہ تمہیں سخت عذاب میں مبتلا رکھتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔" (آیت نمبر 141)

سوال 50: حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ سینا (طور) پر کتنے عرصے کے لیے گئے؟

جواب: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تیس شب و روز کے لیے (کوہ سینا پر) طلب کیا اور بعد میں دس دن

کا اور اضافہ کر دیا، اس طرح اُس کے رب کی مقررہ کردہ مدت پورے چالیس دن ہوگئی۔
(آیت نمبر 142، حصہ اول)

سوال 51: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر جانے سے پہلے اپنے بھائی سے کیا کہا؟

جواب: اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا "میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا۔" (آیت نمبر 142، حصہ دوم)

سوال 52: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جب وہ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے التجا کی کہ "اے رب، مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھوں۔" فرمایا "تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔" چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو بولا "پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں۔" فرمایا "اے موسیٰ علیہ السلام، میں نے تمام لوگوں پر ترجیح دے کر تجھے منتخب کیا کہ میری پیغمبری کرے اور مجھ سے ہم کلام ہو۔ پس جو کچھ میں تجھے دوں اسے لے اور شکر بجالا۔" اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی اور فرمایا "ان ہدایات کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھال اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں۔ اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا مقام دکھلاتا ہوں۔" (آیت نمبر 143 تا 145)

سوال 53: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر گئے تو ان کی قوم نے کس چیز کی پوجا شروع کر دی؟

جواب: موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے اس کی قوم کے لوگوں نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑے کا پتلا بنا لیا جس میں سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی۔ کیا انہیں نظر نہ آتا تھا کہ وہ نہ ان سے بولتا ہے نہ کسی معاملہ میں ان کی رہنمائی کرتا ہے؟ مگر پھر بھی انہوں نے اسے معبود بنالیا اور وہ سخت ظالم تھے۔
(آیت نمبر 148)

سوال 54: کوہِ طور کے کتنے نام ہیں؟

جواب: اس کا قدیم نام کوہِ سینا ہے اسی کا نام طور بھی ہے اور اسی کی وادی کو مقدس طویٰ کہا گیا ہے اور

آج کل جبلِ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں۔اس کی بلندی 7359 فٹ ہے۔ (حوالہ: تفہیم القرآن)

سوال 55: طور سے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے اپنی ناراضگی کا کس طرح اظہار کیا؟

جواب: ۔ اُدھر سے موسیٰ علیہ السلام غصے اور رنج میں بھرا ہوا اپنی قوم کی طرف پلٹا۔آتے ہی اس نے کہا ''بہت بُری جانشینی کی تم لوگوں نے میرے بعد! کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے؟'' اور تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر کے بال پکڑ کر اسے کھینچا۔ہارون علیہ السلام نے کہا ''اے میری ماں کے بیٹے،ان لوگوں نے مجھے دبا لیا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے۔پس تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اور اس ظالم گروہ کے ساتھ مجھے نہ شامل کر۔''
(آیت نمبر 150)

سوال 56: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

جواب: تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اے رب، مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہمیں رحمت میں داخل فرما۔تو سب سے بڑھ کر رحیم ہے۔'' (آیت نمبر 151)

سوال 57: جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے رب کے غضب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے۔جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں،اور جو لوگ بُرے عمل کریں پھر توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً اس توبہ و ایمان کے بعد تیرا رب درگزر اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (آیت نمبر 152 تا 153)

سوال 58: بچھڑے کی پوجا کے جرم کی معافی مانگنے کے لیے جب بنی اسرائیل کے 70 آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہِ طور پر گئے تو وہاں کیا ہوا؟

جواب: پھر جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے وہ تختیاں اٹھالیں جن کی تحریر میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں' اور اس نے اپنی قوم کے ستر (70) آدمیوں کو منتخب کیا تا کہ وہ (اُس کے ساتھ) ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر حاضر ہوں۔جب ان لوگوں کو ایک سخت زلزلے نے آ پکڑا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''اے میرے سرکار،آپ چاہتے

تو پہلے ہی ان کو اور مجھے ہلاک کر سکتے تھے۔کیا آپ اس قصور میں، جو ہم میں سے چند نادانوں نے کیا تھا ہم سب کو ہلاک کر دیں گے؟ یہ تو آپ کی ڈالی ہوئی ایک آزمائش تھی جس کے ذریعہ سے آپ جسے چاہتے ہیں گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ہدایت بخش دیتے ہیں۔ ہمارے سرپرست تو آپ ہی ہیں۔پس ہمیں معاف کر دیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے، آپ سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔اور ہمارے لیے اس دُنیا کی بھلائی بھی لکھ دیجیے اور آخرت کی بھی، ہم نے آپ کی طرف رجوع کر لیا۔'' جواب میں ارشاد ہوا۔''سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں، مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔'' (آیت نمبر 154 تا 156)

سوال 59: اللہ تعالیٰ کی رحمت کن لوگوں کا حصہ ہے؟

جواب: (پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی اُمی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (آیت نمبر 157)

سوال 60: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا احسانات کیے؟

جواب: موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حق کے مطابق ہدایت کرتا اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا تھا۔اور ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کر کے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی۔اور جب موسیٰ علیہ السلام سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس چٹان سے یکا یک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کر لی۔ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر منّ وسلویٰ اتارا۔کھاؤ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشی ہیں، مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔ (آیت نمبر 159 تا 160)

سوال 61: سَبت کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور ذرا ان سے اُس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ انہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ سَبت (ہفتہ) کے دن احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن اُبھر اُبھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں اور سبت کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں۔ یہ اس لیے ہوتا تھا کہ ہم ان نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے۔
(آیت نمبر 163)

سوال 62: سَبت کا دن کون سا تھا؟

جواب: ''سَبت'' (ہفتہ) کے دن کو کہتے ہیں۔ یہ دن بنی اسرائیل کے لیے مقدس قرار دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اور اولادِ اسرائیل کے درمیان پشت در پشت تک دائمی عہد کا نشان قرار دیتے ہوئے تاکید کی تھی کہ اس روز کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، لیکن بنی اسرائیل نے آگے چل کر اس قانون کی علانیہ خلاف ورزی شروع کر دی۔ (تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن+کنزالایمان)

سوال 63: بنی اسرائیل کو اُن کی نافرمانی کی کیا سزا ملی؟

جواب: پھر جب وہ پوری سرکشی کے ساتھ وہی کام کیے چلے گئے جس سے انہیں روکا گیا تھا، تو ہم نے کہا کہ بندر ہو جاؤ ذلیل اور خوار۔ اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ ''وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو ان کو بدترین عذاب دیں گے۔'' یقیناً تمہارا رب سزا دینے میں تیز دست ہے اور یقیناً وہ درگزر اور رحم سے بھی کام لینے والا ہے۔ (آیت نمبر 166 تا 167)

سوال 64: عالمِ ارواح میں اولادِ آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: اور اے نبی ﷺ، لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا گیا ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' انہوں نے کہا ''ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔'' یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ''ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔'' یا یہ نہ کہنے لگو کہ ''شرک کی ابتداء تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے، پھر کیا آپ ہمیں اس قصور میں پکڑتے ہیں جو غلط کار لوگوں نے کیا تھا۔'' (آیت نمبر 172 تا 173)

نوٹ: یہ معاملہ تخلیق آدم کے موقع پر پیش آیا تھا اس وقت جس طرح فرشتوں کو جمع کر کے انسانِ اول کو سجدہ کرایا گیا تھا اور زمین پر انسان کی خلافت کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی طرح پوری نسلِ آدم کو بھی جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت وجود اور شعور بخش کر اپنے سامنے حاضر کیا تھا اور ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت لی تھی۔ (ابن کثیر+کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال65: اللہ تعالیٰ کو کن ناموں سے پکارنا چاہیے؟

جواب: اور اچھے اچھے نام اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، سوان ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کیے کی ضرور سزا ملے گی۔ (آیت نمبر 180)

سوال66: قیامت کب آئے گی؟

جواب: یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہو گی؟ کہو "اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔ اُسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔ آسمانوں اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہو گا۔ وہ تم پر اچانک آ جائے گا۔" یہ لوگ اس کے متعلق تم سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ تم اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہو۔ کہو "اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔"

(آیت نمبر 187)

سوال 67: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کس طریقہ سے بات کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: اے نبی ﷺ، نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ، اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو، وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

(آیت نمبر 199 تا 200)

سوال68: متقی لوگوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں۔ ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی بُرا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لیے صحیح طریق کار کیا ہے۔ رہے ان کے (یعنی شیاطین کے) بھائی بند، تو وہ انہیں ان کی کج روی میں کھینچے لیے چلے جاتے ہیں اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ (آیت نمبر 201 تا 202)

سوال 69: تلاوتِ قرآن کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ''جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔'' (آیت نمبر 204)

سوال 70: اللہ تعالیٰ کو کس وقت یاد کرنا چاہیے؟

جواب: اے نبی ﷺ، اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔
(آیت نمبر 205)

سوال 71: فرشتوں کی اللہ تعالیٰ نے کیا تعریف کی؟

جواب: جو فرشتے تمہارے رب کے حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آ کر اس کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے، اور اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور اس کے آگے جھکے رہتے ہیں۔
(آیت نمبر 206)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ

(٨)

سوال1: سورہ انفال میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ انفال مدنی ہے اس میں پچھتر (75) آیات اور دس (10) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ انفال کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ سورہ 2 ہجری میں جنگِ بدر کے بعد نازل ہوئی ہے اس میں اسلام وکفر کی اس پہلی جنگ پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ پھر اُن کو بتایا گیا کہ اس فتح میں تائیدالٰہی کا کتنا بڑا حصہ تھا۔ اُن اموال کے متعلق جو جنگ میں ہاتھ آئے تھے مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے۔ پھر قانونِ جنگ وصلح کے متعلق وہ اخلاقی ہدایات دی گئی ہیں جن کی توضیح اس مرحلے میں دعوتِ اسلامی کے عمل پذیر ہو جانے کے بعد ضروری تھی تاکہ مسلمان اپنی صلح وجنگ میں جاہلیت کے طریقوں سے بچیں۔

سوال3: انفال کسے کہتے ہیں؟

جواب: انفال وہ مالِ غنیمت ہوتا ہے جو میدانِ جنگ میں دشمن کے لشکر کی شکست کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔

سوال4: انفال کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: تم سے انفال کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہو "یہ انفال تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہیں پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپ کے تعلقات درست کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔" (آیت نمبر 1)

سوال5: وہ کون لوگ ہیں جن کے دل اللہ کے ذکر سے لرز جاتے ہیں؟

جواب: سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے

درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔ (آیت نمبر 2 تا 4)

سوال 6: رسولِ پاک ﷺ نے اپنے ربّ سے کیا دعا کی؟

جواب: جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلے میں بہت کم تھی تب رسول پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی۔

"خدایا یہ ہیں قریش، اپنے سامان غرور کے ساتھ آئے ہیں تا کہ تیرے رسول ﷺ کو جھوٹا ثابت کریں۔ یا اللہ، بس اب آ جائے تیری وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ اے خدا، اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر پھر تیری عبادت نہ ہوگی۔" (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کی دعا کا کیا جواب عطا فرمایا؟

جواب: اور وہ موقع جب کہ تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے۔ جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتا دی کہ تمہیں خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔" (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 8: جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کس طرح مدد کی؟

جواب: اور وہ وقت جب کہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تا کہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دُور کرے اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے قدم جما دے۔

(آیت نمبر 11)

نوٹ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

یہ اُس رات کا واقعہ ہے جس کی صبح کو بدر کی لڑائی پیش آئی اس بارش کے تین فائدے مسلمانوں کو ہوئے:

1- مسلمانوں کو پانی کی کافی مقدار مل گئی۔

2- مسلمان چونکہ وادی کے بالائی حصے پر تھے اس لیے بارش کی وجہ سے ریت جم گئی اور زمین

اتنی مضبوط ہوگئی کہ قدم اچھی طرح جم سکیں۔

3- لشکرِ کفار نشیب کی جانب تھا اس لیے وہاں اس بارش کی وجہ سے کیچڑ ہوگئی اور اُن کے پاؤں دھنسنے لگے۔ (تفسیر ابن کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 9: کافروں کو کس طرح مارنے کا حکم ہے؟

جواب: ''پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ۔'' یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرے۔ اللہ اس کے لیے نہایت سخت گیر ہے۔ یہ ہے تم لوگوں کی سزا، اب اس کا مزا چکھو، اور تمہیں معلوم ہو کہ حق کا انکار کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ (آیت نمبر 12 تا 13)

سوال 10: میدانِ جنگ میں پیٹھ پھیرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے ایمان لانے والو، جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دو چار ہو تو ان کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیرو۔ جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری۔ الّا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا کسی دوسری فوج سے جا ملنے کے لیے۔ تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا، اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، اور وہ بہت بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (آیت نمبر 15 تا 16)

سوال 11: جنگِ بدر میں جو خاک رسولِ پاک ﷺ نے لشکرِ کفار کی طرف پھینکی اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: سو تم نے ان کو قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا، اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تا کہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ ایک بات تو یہ ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنا تھا۔ (آیت نمبر 17 تا 18)

نوٹ: معرکۂ بدر میں جب مسلمانوں اور کفار کے لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے اور عام مرنے مارنے کا موقع آ گیا تو حضور ﷺ نے مٹھی بھر ریت ہاتھ میں لے کر کفار کی طرف پھینکی اور اس کے ساتھ ہی آپ کے اشارے میں مسلمان یکبارگی کفار پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 12: اللہ تعالیٰ نے کن کے ساتھ دغا کرنے کو منع فرمایا ہے؟

جواب: اے ایمان والو، اللہ اور رسول ﷺ سے دغا نہ کرو، اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت کرو، اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

(آیت نمبر 27 تا 28)

سوال 13: خدا ترسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے ایمان لانے والو، اگر تم خدا ترسی اختیار کرو گے تو اللہ تمہارے لیے کسوٹی بہم پہنچا دے گا۔ اور تمہاری برائیوں کو تم سے دُور کر دے گا، اور تمہارے قصور معاف کرے گا۔ اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

(آیت نمبر 29)

سوال 14: ہجرتِ رسول ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ منکرینِ حق تیرے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلا وطن کر دیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔ (آیت نمبر 30)

نوٹ: ہجرت مکہ سے پہلے یہ اس موقع کا ذکر ہے جب کہ قریش کا یہ اندیشہ یقین کی حد کو پہنچ چکا تھا کہ اب محمد ﷺ بھی مدینے چلے جائیں گے اس وقت وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر یہ شخص مکہ سے نکل گیا تو پھر خطرہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائے گا۔ آخر کار ابو جہل نے یہ رائے پیش کی کہ ہم اپنے تمام قبیلوں میں سے ایک ایک جوان منتخب کریں اور یہ سب مل کر محمد ﷺ پر ٹوٹ پڑیں اور اس قتل کر ڈالیں۔ اس طرح محمد ﷺ تمام قبیلوں میں تقسیم ہو جائے گا اور بنو عبد مناف کے لیے ناممکن ہو جائے گا کہ سب سے لڑسکیں۔ اس لیے مجبوراً خون بہا پر فیصلہ کرنے کے لیے راضی ہو جائیں گے اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ قتل کے لیے آدمی اور وقت بھی مقرر کر دیا گیا۔ لیکن ان کا ہاتھ پڑنے سے پہلے نبی ﷺ اُن کی آنکھوں میں خاک جھونک کر نکل گئے اور ان کی بنی بنائی تدبیر عین وقت پر ناکام ہو کر رہ گئی اور اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال کی اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔

(ابن کثیر + تفہیم القرآن + کنز الایمان)

سوال 15: کافروں سے کب تک جنگ کرنے کا حکم ہے؟

جواب: اے ایمان لانے والو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا

کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ فتنہ سے رُک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے، اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سر پرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔
(آیت نمبر 39 تا 40)

سوال 16: مالِ غنیمت کی تقسیم کے کیا قوانین ہیں؟

جواب: اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز پر جو فیصلے کے روز، یعنی دونوں فوجوں کی مڈ بھیڑ کے دن، ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تھی، (تو یہ حصہ بخوشی ادا کرو)۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آیت نمبر 41)

سوال 17: جنگِ بدر میں فرشتوں نے کافروں کے ساتھ کیا کیا؟

جواب: کاش تم اُس حالت کو دیکھ سکتے جب کہ فرشتے مقتول کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے۔ وہ ان کے چہروں اور ان کے کولھوں پر ضربیں لگاتے جاتے اور کہتے جاتے تھے "لو اب جلنے کی سزا بھگتو، یہ وہ جزا ہے جس کا سامان تمہارے اپنے ہاتھوں نے پیشگی مہیا کر رکھا تھا، ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔" (آیت نمبر 50 تا 51)

سوال 18: اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی نعمت کب واپس لیتے ہیں؟

جواب: اللہ کسی قوم سے جو نعمت انہیں دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ (قوم) خود نہ بدل جائے اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ (آیت نمبر 53)

سوال 19: اللہ کے نزدیک سب سے بدتر کون ہے؟

جواب: یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ (آیت نمبر 55)

سوال 20: کیا سامانِ جنگ ہمیشہ تیار رکھنا چاہیے؟

جواب: اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے دشمنوں کو خوف زدہ کر دو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ (آیت نمبر 60، حصہ اول)

سوال 21: دشمن سے صلح کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور اے نبی ﷺ، اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو تمہارے لیے اللہ کافی ہے۔ وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی اور مومنوں کے دل ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیئے۔ (آیت نمبر 61 تا 62)

سوال 22: جنگی قیدیوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نبی ﷺ کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے۔ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو، اور اللہ آخرت چاہتا ہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔
(آیت نمبر 67)

نوٹ: مسلم شریف کی احادیث میں ہے کہ جنگِ بدر میں ستر (70) کافر قید کر کے رسولِ پاک ﷺ کے حضور میں لائے گئے۔ رسولِ پاک ﷺ نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔"

آخرکار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب یہ فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ خطاب مومنین کو ہے کہ مال سے فدیہ مراد ہے، یعنی تمہارے لیے آخرت کے ثواب کا انحصار قتلِ کفار اور اعزازِ اسلام پر ہے۔

نوٹ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یہ حکم بدر میں تھا جب کہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضل الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں، چاہے انہیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں، چاہے آزاد کریں۔" (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 23: قرآن پاک میں انصار اور مہاجرین کی اللہ تعالیٰ نے کیا تعریف فرمائی؟

جواب: وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی، وہی سچے ایمان والے ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے اور بہترین رزق ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان

لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدو جہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں۔
(آیت نمبر 74 تا 75، حصہ اول)

سوال 24: **بعض لوگوں کا خیال تھا کہ مہاجرین کیا انصار کے وارث بھی ہوں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟**

جواب: مگر اللہ کی کتاب میں خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (آیت نمبر 75، حصہ دوم)

۞ ۞ ۞

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

(۹)

سوال 1: سورہ توبہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ توبہ مدنی ہے اس میں ایک سو انتیس (129) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ توبہ کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: مشرکینِ عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا۔ ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ اس عرصے میں انہیں موقعہ ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل۔

یہ سورہ 9 ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی۔ رسولِ پاک ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو مجمع حجاج میں یہ سورہ سنانے کے لیے بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی کہ میں تمہاری طرف رسولِ کریم ﷺ کا بھیجا ہوا پیام لایا ہوں تو آپ نے تیس (30) یا چالیس (40) آیات اس سورہ مبارکہ کی تلاوت فرمائیں۔ پھر فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ کے پاس نہ آئے۔ کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے۔ جس کا رسول پاک ﷺ کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا۔ اور جس کی مدت متعین نہیں ہے اس کی معیاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی۔ مشرکین نے یہ سن کر کہا اے علی رضی اللہ عنہ! اپنے چچا کے فرزند (یعنی رسول پاک ﷺ) کو خبر دے دیجیے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا۔ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی عہد نہیں، بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔ (ابن کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ توبہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اہلِ ایمان کو جہاد کرنے پر اکسایا گیا ہے اور ان لوگوں کو سختی کے ساتھ ملامت کی گئی ہے جو نفاق یا ضعفِ ایمان، سستی یا کاہلی کی وجہ سے راہِ خدا میں جان و مال کا زیاں برداشت کرنے

سے جی چرا رہے تھے۔ مشرکین سے سخت بے زاری کا اعلان کیا گیا ہے۔

سوال 4: سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں لکھی گئی؟

جواب: اس سورہ کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی جاتی۔ اس کے متعدد وجوہ مفسرین نے بیان کیے ہیں جن میں بہت کچھ اختلاف ہے مگر صحیح بات وہی ہے جو امام رازی نے لکھی ہے کہ نبی ﷺ نے خود اس کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی۔ اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی نہیں لکھی اور بعد کے لوگ بھی اس کی پیروی کرتے رہے۔ (تفہیم القرآن + کنز الایمان)

سوال 5: اللہ تعالیٰ جب مشرکین سے بے زار ہو گئے تو انہیں کتنا عرصہ ملک میں رہنے کی اجازت دی؟

جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بے زاری کا اعلان ہے ان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا۔ پس (اے مشرکو) تم ملک میں چار مہینے تک تو چل پھر لو، جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

(آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 6: کس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اپنی بے زاری کا حکم سنایا؟

جواب: اطلاعِ عام ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے سب لوگوں کو بڑے حج کے دن کہ اللہ بے زار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول، تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ۔ دردناک عذاب کی۔ (آیت نمبر 3)

نوٹ: فتح مکہ کے بعد دورِ اسلامی کا پہلا حج 8 ہجری میں قدیم طریقے پر ہوا۔ پھر 9 ہجری میں دوسرا مسلمانوں نے اپنے طریقے پر کیا اور مشرکین نے اپنے طریقے پر۔ تیسرا حج 10 ہجری میں خالص اسلامی طریقہ پر ہوا اور یہی وہ مشہور حج ہے جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ پہلے دو سال حج کے لیے تشریف نہ لے گئے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 7: جن مشرکین میں معاہدہ ہوا تھا اُن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی، تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو، بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 4)

سوال 8: حرمت والے مہینے گزر جانے کے بعد مشرکین سے کیسا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا؟
جواب: پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑ و اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت نمبر 5)

سوال 9: مسجد کی صفائی کا کام کن لوگوں سے نہیں لینا چاہیے؟
جواب: مشرکین کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کے مجاور و خادم بنیں وہ تو خود اپنے کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ ان کے تو سارے اعمال ضائع ہو گئے اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔
(آیت نمبر 17)

سوال 10: کون لوگ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں؟
جواب: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔
(آیت نمبر 18)

سوال 11: کیا کافر باپ اور بھائی ایمان والے کے رفیق ہیں؟
جواب: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ (آیت نمبر 23)

سوال 12: جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں لڑنے سے انکار کیا، اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
جواب: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں، اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال، اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں سُجھاتا۔ (آیت نمبر 24)

سوال 13: وہ کون سا غزوہ تھا جس میں مسلمانوں نے اپنی کثرتِ تعداد پر غرور کیا اور اُس کا کیا انجام ہوا؟
جواب: اللہ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے۔ ابھی غزوہ حنین کے روز (اس کی

دستگیری کی شان تم دیکھ چکے ہو)۔ اس روز تمہیں اپنی کثرتِ تعداد کا غرور تھا مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول ﷺ پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور وہ منکرینِ حق کو سزا دی کہ یہی بدلہ ہے ان لوگوں کے لیے جو حق کا انکار کریں۔ پھر اس طرح سزا دینے کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق بھی بخش دیتا ہے، اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔
(آیت نمبر 25 تا 27)

سوال 14: کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف میں آنے سے منع فرمایا؟

جواب: اے ایمان والو، مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا۔ اپنے فضل سے اگر چاہے، بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (آیت نمبر 28)

سوال 15: کن لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کا حکم نازل ہوا ہے؟

جواب: جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، اسے حرام نہیں کرتے اور دینِ حق کو اپنا دین نہیں بناتے (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔
(آیت نمبر 29)

سوال 16: سونا اور چاندی جمع کرنے والوں کے لیے کیا حکم نازل ہوا؟

جواب: دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔ (آیت نمبر 34 تا 35، حصہ دوم)

سوال 17: اللہ تعالیٰ نے مہینوں کی تعداد کتنی رکھی ہے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں۔ یہی ٹھیک ضابطہ ہے۔ لہٰذا ان چار مہینوں

میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو، اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (آیت نمبر 36)

نوٹ: اس آیت مبارکہ میں حکم دیا ہے کہ اگر مشرکین ان مہینوں میں بھی لڑنے سے باز نہ آئیں جو حرمت والے ہیں تو تم بھی متفق ہو کر ان سے لڑو۔ (تفہیم القرآن + ابن کثیر)

سوال 18: نَسی کیا ہے؟

جواب: عرب میں نَسی دو طرح کی تھی۔ ایک صورت تو یہ تھی کہ جنگ کرنے کے لیے یہ حرام مہینے کو حلال قرار دیتے تھے۔ اور اس کے بدلے میں کسی حلال مہینے کو حرام کر کے حرام مہینوں کی تعداد پوری کر دیتے تھے۔

دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لیے اُس میں کبیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے، تا کہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اور وہ ان زحمتوں سے بچ جائیں، جو قمری حساب کے مطابق مختلف موسموں میں حج کے گردش کرتے رہنے سے پیش آتی ہیں۔ اسی طرح 33 سال تک حج اپنے اصلی وقت کے خلاف دوسری تاریخوں میں ہوتا رہتا تھا اور صرف چونتیسویں 34 سال ایک مرتبہ اصل ذی الحجہ کی 9-10 تاریخ کو ادا ہوتا تھا۔ یہی وہ بات ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاک ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمائی تھی۔ یعنی اس سال حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی تاریخ پر آ گیا ہے جو قدرتی حساب سے اس کی اصل تاریخ ہے۔ (ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 19: اللہ تعالیٰ نے نَسی کے بارے میں کیا حکم نازل فرمایا؟

جواب: نَسی تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔ کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں، تا کہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد بھی پوری کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔ ان کے بُرے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیئے گئے ہیں اور اللہ منکرینِ حق کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (آیت نمبر 37)

سوال 20: اسلام میں کون سے چار مہینے حرام قرار دیئے گئے ہیں؟

جواب: (1) ذیعقد (2) ذی الحج (3) محرم (4) رجب۔

(ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 21: غارِ ثور کا ذکر قرآن کی کس سورہ میں ہے؟

جواب: غارِ ثور کا ذکر سورہ توبہ میں ہے۔تم نے اگر نبی ﷺ کی مدد نہ کی تو کچھ پرواہ نہیں، اللہ اس کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا، جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ کر رہا تھا کہ "غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکونِ قلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کا بول نیچا کر دیا۔اور اللہ کا بول تو اُونچا ہی ہے، اللہ زبردست اور دانا و بینا ہے۔ (آیت نمبر 40)

سوال 22: جنگ تبوک میں جن لوگوں نے شرکت کرنے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے نبی ﷺ، اگر فائدہ سہل الحصول ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلنے پر آمادہ ہو جاتے، مگر ان پر تو یہ راستہ بہت کٹھن ہو گیا۔اب وہ خدا کی قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم چل سکتے تو یقیناً تمہارے ساتھ چلتے۔وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ (آیت نمبر 42)

آگے چل کر جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول پاک ﷺ سے مزید فرماتے ہیں۔

اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نمازِ جنازہ بھی ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔ (آیت نمبر 84)

سوال 23: زکوٰۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ زکوٰۃ تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہے اور اُن لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور اُن کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہے۔ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔ (آیت نمبر 60)

سوال 24: منافق مرداور منافق عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: منافق مرداور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں۔ ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے آتشِ دوزخ کا وعدہ کیا ہے، جس میں ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے موزوں ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اوران کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔ (آیت نمبر 67 تا 68)

سوال 25: مومن مرداور مومن عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: مومن مرداور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہوکر رہے گی، یقیناً اللہ سب سے غالب اور حکیم ودانا ہے۔ (آیت نمبر 71)

سوال 26: اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو کن لوگوں کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آنے کے لیے کہا؟

جواب: اے نبی ﷺ، کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اوران کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔ (آیت نمبر 73)

سوال 27: وہ کون لوگ ہیں جن کے لیے رسولِ پاک ﷺ اگر ستر دفعہ بھی معافی مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائیں گے؟

جواب: اے نبی ﷺ، تم خواہ ایسے لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو، اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے، اور اللہ فاسق لوگوں کو راہِ نجات نہیں دکھاتا۔

(آیت نمبر 80)

سوال 28: کون سے لوگ جہاد سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے؟

جواب: ضعیف اور بیمار لوگ اور وہ لوگ جو شرکتِ جہاد کے لیے راہ نہیں پاتے، اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ وہ خلوصِ دل کے ساتھ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے وفادار ہوں۔ ایسے محسنین پر

اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اللہ درگزر کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔

اسی طرح اُن لوگوں پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے جنہوں نے خود آ کر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لیے سواریاں بہم پہنچائی جائیں' اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس گئے۔ اور حال یہ تھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریکِ جہاد ہونے کی مقدرت نہیں رکھتے۔

(آیت نمبر 91 تا 92)

سوال 29: کن لوگوں سے اللہ کا مؤاخذہ ہے؟

جواب: مؤاخذہ تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں۔ انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی، تو وہ کچھ نہیں جانتے۔

(آیت نمبر 93)

سوال 30: بدوی سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدوی، سے مراد وہ دیہاتی وصحرائی عرب ہیں جو مدینہ کے اطراف میں آباد تھے۔

سوال 31: بدویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: تمہارے گرد وپیش جو بدوی رہتے ہیں ان میں بہت سے منافق ہیں اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں جو نفاق میں طاق ہو گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔ قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے، پھر وہ زیادہ بڑی سزا کے لیے واپس لائے جائیں گے۔ (آیت نمبر 101)

سوال 32: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو کن لوگوں کے لیے دُعا فرمانے کا حکم دیا؟

جواب: کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ان کا عمل مخلوط ہے، کچھ نیک ہے اور کچھ بد۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر پھر مہربان ہو جائے کیونکہ وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اے نبی ﷺ، تم ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو، اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

(آیت نمبر 102 تا 103)

سوال 33: کیا اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے؟

جواب: کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور اُن کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر 104)

سوال 34: اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل اور قرآنِ پاک میں مومنوں سے کس چیز کا وعدہ فرمایا؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔ توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکالیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (آیت نمبر 111)

سوال 35: بڑی بڑی کامیابیاں کن لوگوں کے لیے ہیں؟

جواب: توبہ والے، عبادت والے، سراہنے والے، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، رکوع والے، سجدہ والے، بھلائی کے بتانے والے اور بُرائی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدیں نگاہ میں رکھنے والے، اے نبی ﷺ، ان مومنوں کو خوشخبری دے دو۔ (آیت نمبر 112)

سوال 36: کیا نبی ﷺ اپنے مشرک رشتہ داروں کے لیے مغفرت کی دعا کرسکتا ہے؟

جواب: نبی ﷺ اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی وہ تو اس وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا، مگر جب اس پر یہ بات کھل گئی کہ اس کا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے زار ہوگیا، حق یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑا رقیق القلب، خداترس اور بردبار آدمی تھا۔ (آیت نمبر 113 تا 114)

سوال 37: نئی سورت نازل ہونے پر کافروں کا کیا ردِعمل ہوتا تھا؟

جواب: جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی تو ان میں سے بعض لوگ (مذاق کے طور پر مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ "کہو، تم میں سے کس کے ایمان میں اس سے اضافہ ہوا؟" (اس کا جواب یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں تو فی الواقع (ہر نازل ہونے والی سورت نے) اضافہ ہی کیا ہے اور وہ

اس سے دلشاد ہیں، البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا تھا۔ ان کی سابق نجاست پر (ہر نئی سورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا اور وہ مرتے دم تک کفر ہی میں مبتلا رہے۔

(آیت نمبر 124 تا 125)

سوال 38: قرآن کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی دو آیات کون سی ہیں؟

جواب: سورہ توبہ کی آخری دو آیات قرآنِ پاک کی وہ آیات ہیں جو سب سے آخر میں نازل ہوئیں۔

(کنزالایمان+تفسیر ابن کثیر)

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی ﷺ، ان سے کہہ دو کہ "میرے لیے اللہ بس کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا، اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔"

(آیت نمبر 128 تا 129)

❁ ❁ ❁

سُورَۃُ یُونُس

(۱۰)

سوال 1: سورۃ یونس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ یونس مکی ہے اور اس میں ایک سونو (109) آیات اور گیارہ (11) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ یونس کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بہت خوبصورتی سے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دنیا میں آنا اور اس قرآن کے ذریعہ تم کو علمِ حقیقت سے آشنا کرنا ایک بہترین موقع ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے تو بعد کی ابدی زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ پچھتاؤ گے۔

اور ان کھلی کھلی جہالتوں اور ضلالتوں پر اشارہ کیا ہے جو لوگوں کی زندگی میں صرف اس وجہ سے پائی جا رہی تھیں کہ وہ خدائی ہدایت کے بغیر جی رہے تھے۔

اسی سلسلہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ مختصراً اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذرا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

آخر میں اعلان کیا گیا کہ یہ عقیدہ اور یہ مسلک ہے جس پر چلنے کی اللہ نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی ہے۔ اس میں قطعاً کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ جو اسے قبول کرے گا وہ اپنا بھلا کرے گا اور جو اس کو چھوڑ کر غلط راہوں میں بھٹکے گا وہ اپنا ہی کچھ بگاڑے گا۔

سوال 3: ہم سب کو کس کی طرف پلٹ کر جانا ہے؟

جواب: اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے۔ بے شک پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ان کو پورے انصاف کے ساتھ جزا دے، اور جنہوں نے کفر کا طریقہ اختیار کیا وہ کھولتا ہوا پانی پئیں اور دردناک سزا بھگتیں اس انکارِ حق کی پاداش میں جو وہ کرتے رہے۔ (آیت نمبر 4)

سوال 4: جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خواہش نہیں کرتے ان کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور

مطمئن ہو گئے ہیں اور جولوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہوگا ان برائیوں کی پاداش میں جو وہ کرتے رہے۔

سورہ یونس میں آگے آیت نمبر 15 میں اللہ تعالیٰ پھر ایسے ہی لوگوں کا ذکر دوبارہ فرماتے ہیں کہ:

جب انہیں ہماری صاف صاف باتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ "اُس کے بجائے کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو۔" ان سے کہو "میرا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تبدیلی کرلوں۔ میں تو بس اُس وحی کا پیرو ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔"

(آیت نمبر 7 تا 8)

سوال 5: جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے انہیں اُن کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے سیدھی راہ پر چلائے گا، نعمت بھری جنتوں میں، ان کے نیچے نہریں بہیں گی، وہاں ان کی صدا یہ ہوگی کہ "پاک ہے تو اے خدا"، ان کی دعا یہ ہوگی کہ "سلامتی ہو" اور ان کی ہر دعا کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ "ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔" (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 6: جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟

جواب: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں (تو وہ ایسے) چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

(آیت نمبر 12، حصہ اول)

اللہ تعالیٰ آیت نمبر 21 میں مزید اس طرح فرماتے ہیں:

لوگوں کا حال یہ ہے کہ مصیبت کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو فوراً ہی وہ ہماری نشانیوں کے معاملہ میں چال بازیاں شروع کر دیتے ہیں۔ ان سے کہو "اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے، اس کے فرشتے تمہاری سب مکاریوں کو قلمبند کر رہے ہیں۔"

سوال 7: عقیدے اور مسلک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ابتداً سارے انسان ایک ہی امت تھے، بعد میں انہوں نے مختلف عقیدے اور مسلک

بنائے، اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ کر لی گئی ہوتی تو جس چیز میں وہ باہم اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ (آیت نمبر 19)

سوال 8: دوزخی اور جنتی لوگوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

جواب: جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید فضل۔ ان کے چہروں پر رُوسیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔ وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے، ذلت ان پر مسلط ہوگی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہوگا، ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں، وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (آیت نمبر 26 تا 27)

سوال 9: سورہ یونس میں کون سے چند سوالات انسان سے پوچھے گئے ہیں؟

جواب: ان سے پوچھو، کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟

یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟

کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟

کون اس نظمِ عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟

وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ کہو پھر تم (حقیقت کے خلاف چلنے سے) پرہیز کیوں نہیں کرتے؟

تب تو یہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا، آخر یہ تم کدھر پھرائے جا رہے ہو۔

(اے نبی ﷺ، دیکھو) اس طرح نافرمانی اختیار کرنے والوں پر تمہارے ربّ کی بات صادق آ گئی کہ وہ مان کر نہ دیں گے۔ (آیت نمبر 31 تا 33)

سوال 10: قرآنِ پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے جو اللہ کی وحی و تعلیم کے بغیر تصنیف کر لیا جائے۔ بلکہ یہ تو جو کچھ پہلے آ چکا تھا اس کی تصدیق اور الکتاب کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فرمانروائے کائنات کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود بنا لیا ہے؟ تم فرماؤ، ''تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ اگر تم سچے ہو۔'' بلکہ اس چیز کو جھٹلایا جو ان کے علم کی

گرفت میں نہ آسکی پھر جس کا نتیجہ بھی ان کے سامنے نہیں آیا، ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا۔ تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔ (آیت نمبر 37 تا 39)

مزید آیت نمبر 57 تا 58 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لوگو، تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبی ﷺ، کہو کہ "یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔"

سوال 11: ظلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے شک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔
(آیت نمبر 44)

سوال 12: کیا ہر اُمت میں رسول آئے؟

جواب: ہر اُمت کے لیے ایک رسول ہے۔ پھر جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آ جاتا ہے تو اس کا فیصلہ پورے انصاف کے ساتھ چکا دیا جاتا ہے اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا۔
(آیت نمبر 47)

سوال 13: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: ان کو نوح علیہ السلام کا قصہ سناؤ، اُس وقت کا قصہ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "اے برادرانِ قوم، اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سُنا سُنا کر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا تمہارے لیے ناقابلِ برداشت ہو گیا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے، تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر ایک متفقہ فیصلہ کرلو اور جو منصوبہ تمہارے پیشِ نظر ہو اس کو خوب سوچ سمجھ لو، تاکہ اس کا کوئی پہلو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے، پھر میرے خلاف اس کو عمل میں لے آؤ اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔ تم نے میری نصیحت سے منہ موڑا۔ میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہ تھا، میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ (خواہ کوئی مانے یا نہ مانے) میں خود مسلم بن کر رہوں۔" (آیت نمبر 71 تا 72)

سوال 14: اللہ تعالیٰ نے قومِ نوح علیہ السلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے اسے جھٹلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں

تھے، بچالیا اور انہی کو زمین میں جانشین بنایا اور ان سب لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔ پس دیکھ لو جنہیں متنبہ کیا گیا تھا (اور پھر بھی انہوں نے مان کر نہ دیا) ان کا کیا انجام ہوا۔
(آیت نمبر 73)

سوال 15: کیا جادوگر فلاح پاتے ہیں؟
جواب: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''تم حق کو یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے سامنے آ گیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پایا کرتے۔'' (آیت نمبر 77)

سوال 16: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ ''مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ اہلِ ایمان کو بشارت دے دیں۔'' (آیت نمبر 87)

سوال 17: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟
جواب: موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ''اے ہمارے رب، تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دُنیا کی زندگی میں آسائش اور اموال سے نواز رکھا ہے۔ اے ربّ، کیا یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے بھٹکائیں؟ اے رب، ان کے مال غارت کر دے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔''
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔ ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کے طریقے کی ہرگز پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔'' (آیت نمبر 88 تا 89)

سوال 18: فرعون نے مرتے وقت اللہ تعالیٰ سے کیا کہا؟
جواب: جب فرعون ڈوبنے لگا تو بول اٹھا ''میں نے مان لیا کہ خداوندِ حقیقی اس کے سوا کوئی نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے، اور میں بھی سرِ اطاعت جھکا دینے والوں میں سے ہوں۔
(آیت نمبر 90، حصہ دوم)

سوال 19: اللہ تعالیٰ نے فرعون کو کیا جواب دیا؟
جواب: (جواب دیا گیا) ''اب ایمان لاتا ہے! حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد

برپا کرنے والوں میں سے تھا۔اب تو ہم صرف تیری لاش ہی کو بچالیں گے تاکہ تو بعد کی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بنے۔اگرچہ بہت سے انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں۔"
(آیت نمبر 91 تا 92)

سوال 20: کس پیغمبر کی قوم عذاب دیکھ کر ایمان لائی؟

جواب: پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو؟ یونس علیہ السلام کی قوم کے سوا۔وہ قوم جب ایمان لائی تھی تو البتہ ہم نے اس پر سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ٹال دیا تھا اور اس کو ایک مدت تک زندگی سے بہرہ مند ہونے کا موقع دے دیا تھا۔ (آیت نمبر 98)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ ھُوْدٍ

(11)

سوال 1: سورہ ھود میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ ھود مکی ہے اس میں ایک سوتیئس (123) آیات اور دس (10) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ ھود کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ پیغمبر کی بات مانو، شرک سے باز آ جاؤ، سب کی بندگی چھوڑ کر اللہ کے بندے بنو اور اپنی دنیوی زندگی کا سارا نظام، آخرت کی جواب دہی کے احساس پر قائم کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حیاتِ دنیا کے ظاہری پہلو پر اعتماد کر کے جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو ٹھکرا دیا ہے وہ اس سے پہلے نہایت بُرا انجام دیکھ چکی ہیں۔

اس مضمون کو ادا کرنے کے لیے براہِ راست خطاب کی بہ نسبت قوم نوح علیہ السلام، عاد، ثمود، قومِ لوط، اصحابِ مدین اور قومِ فرعون کے قصوں سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔

اس سورہ میں بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے کہ عذاب کے آنے میں جو تاخیر کی گئی ہے دراصل ایک مہلت ہے جو اللہ اپنے فضل سے تمہیں عطا کر رہا ہے اس مہلت کے اندر اگر تم نہ سنبھلے تو وہ عذاب آئے گا جو کسی کے ٹالے نہ ٹل سکے گا اور اہلِ ایمان کی مٹھی بھر جماعت کو چھوڑ کر تمہاری ساری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا اور جب اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے تو نہ پیغمبر کا بیٹا بچتا ہے اور نہ بیوی۔ بخششیں تو صرف مومنوں کے لیے ہے۔

سوال 3: حضور ﷺ کو دیکھ کر منہ چھپانے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: دیکھو! یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ اس سے چھپ جائیں۔ خبردار! جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں، اللہ ان کے چھپے کو بھی جانتا ہے اور کھلے کو بھی، وہ تو ان بھیدوں سے بھی واقف ہے جو سینوں میں ہیں۔ (آیت نمبر 5)

سوال 4: کیا زمین پر بسنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمے ہے؟

جواب: زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق

وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک صاف کتاب میں درج ہے۔ (آیت نمبر 6)

سوال 5: زمین آسمان بنانے سے پہلے اللہ کا عرش کہاں تھا؟

جواب: اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ جب کہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تم کو آزما کر دیکھے تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ (آیت نمبر 7، حصہ اول)

سوال 6: اللہ کی طرف سے آزمائش اور نعمت پانے کے بعد انسان کا ردِ عمل کیا ہوتا ہے؟

جواب: اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دلدر پار ہو گئے، پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔ اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں اور وہی ہیں جن کے لیے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔ (آیت نمبر 9 تا 11)

سوال 7: جو لوگ صرف دُنیا چاہتے ہیں ان کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

جواب: جو لوگ بس اسی دُنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں، ان کی کار گزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ ملیامیٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔ (آیت نمبر 15 تا 16)

سوال 8: کون لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں رہیں گے؟

جواب: اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے ربّ کے حضور پیش ہوں گے۔ اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ گھڑا تھا۔ سنو! خدا کی لعنت ہے ظالموں پر، ان ظالموں پر جو خدا کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں، اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ وہ زمین میں اللہ کو بے بس کرنے والے نہ تھے اور نہ اللہ کے مقابلہ میں کوئی ان کا حامی تھا۔ انہیں اب دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ وہ نہ کسی کی سن ہی سکتے تھے اور نہ خود ہی انہیں کچھ سوجھتا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خود گھاٹے میں ڈالا

اور وہ سب کچھ ان سے کھویا گیا جو انہوں نے گھڑ رکھا تھا۔ ناگزیر ہے کہ وہی آخرت میں سب سے بڑھ کر گھاٹے میں رہیں۔ (آیت نمبر 18 تا 22)

سوال 9: جب قوم نوح علیہ السلام نے کہا کہ اپنے ربّ سے کہو کہ ہم پر عذاب لے آئے۔ ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟

جواب: نوح علیہ السلام پر وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، بس وہ لا چکے، اب کوئی ماننے والا نہیں ہے۔ ان کے کرتوتوں پر غم کھانا چھوڑ دو اور ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنانی شروع کر دو۔ اور دیکھو، جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کے حق میں مجھ سے کوئی سفارش نہ کرنا، یہ سارے کے سارے اب ڈوبنے والے ہیں۔ (آیت نمبر 36 تا 37)

سوال 10: حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی بنا رہے تھے تو اُن کی قوم کے سردار کیا کہتے تھے؟

جواب: نوح علیہ السلام کشتی بنا رہا تھا اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس کا مذاق اڑاتا تھا۔ اس نے کہا "اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں، عنقریب تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کر دے گا اور کس پر وہ بلا ٹوٹ پڑتی ہے جو ٹالے نہ ٹلے گی۔" (آیت نمبر 38 تا 39)

سوال 11: وقتِ عذاب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کیا فرمایا؟

جواب: یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور وہ تنور ابل پڑا تو ہم نے کہا "ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھ لو، اپنے گھر والوں کو بھی۔ سوائے ان اشخاص کے جن کی نشاندہی پہلے کی جا چکی ہے اس میں سوار کرا دو اور ان لوگوں کو بھی بٹھا لو جو ایمان لائے ہیں۔" اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو نوح علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے۔ نوح علیہ السلام نے کہا، "سوار ہو جاؤ اس میں، اللہ ہی کے نام سے ہے اس کا چلنا بھی اور ٹھہرنا بھی، میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔" (آیت نمبر 40 تا 41)

سوال 12: حضرت نوح علیہ السلام نے بہ وقتِ عذاب اپنے بیٹے سے کیا کہا؟

جواب: کشتی اُن لوگوں کے لیے چلی جا رہی تھی اور ایک ایک موج پہاڑ کی طرح اٹھ رہی تھی، نوح علیہ السلام کا بیٹا دور فاصلے پر تھا۔ نوح علیہ السلام نے پکار کر کہا "بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا، کافروں کے ساتھ نہ رہ۔" اس نے پلٹ کر جواب دیا "میں ابھی ایک پہاڑ پر چڑھا جاتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا

لے گا۔" نوح علیہ السلام نے کہا "آج کوئی چیز اللہ کے حکم سے بچانے والی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم فرمائے۔" اتنے میں ایک موج دونوں کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ بھی ڈوبنے والوں میں شامل ہوگیا۔ (آیت نمبر 42 تا 43)

سوال 13: طوفانِ نوح علیہ السلام کس طرح ختم ہوا اور کشتی کہاں ٹھہری؟

جواب: حکم ہوا "اے زمین، اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان، رک جا۔" چنانچہ پانی زمین میں بیٹھ گیا، فیصلہ چکا دیا گیا، کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری، اور کہہ دیا گیا کہ دُور ہوئی ظالموں کی قوم!

(آیت نمبر 44)

سوال 14: حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کی سفارش اللہ تعالیٰ سے کی تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا۔ کہا "اے رب، میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، اور تو سب حاکموں سے بڑا اور بہتر حاکم ہے۔" جواب میں ارشاد ہوا "اے نوح علیہ السلام، وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، بے شک اس کے کام اور اعمال بگڑے ہوئے ہیں، لہٰذا تو اُس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر جس کی حقیقت تو نہیں جانتا، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنا لے۔"

نوح علیہ السلام نے فوراً عرض کیا "اے میرے رب، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔"

(آیت نمبر 45 تا 47)

سوال 15: حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا فرمایا؟

جواب: "اے میری قوم کے لوگو، اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو۔"

(آیت نمبر 52)

سوال 16: قومِ ھود نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا "اے ھود علیہ السلام، تو ہمارے پاس کوئی صریح شہادت لے کر نہیں آیا

ہے، اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے، اور تجھ پر ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔" (آیت نمبر 53 تا 54، حصہ اول)

سوال 17: حضرت ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا انعام دیا؟

جواب: اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود علیہ السلام اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور انہیں سخت عذاب سے نجات دی۔ (آیت نمبر 58)

سوال 18: قومِ عاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ ہیں عاد، اپنے رب کی آیات سے انہوں نے انکار کیا، اس کے رسولوں کی بات نہ مانی، اور ہر جبار دشمنِ حق کی پیروی کرتے رہے۔ آخر کار اس دُنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور قیامت کے روز بھی۔ سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو! دور پھینک دیئے گئے عاد، ہود علیہ السلام کی قوم کے لوگ۔ (آیت نمبر 59 تا 60)

سوال 19: قومِ ثمود کے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: صالح علیہ السلام نے کہا "اے میری قوم، تم نے کچھ اس بات پر غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا ہوں، اور پھر اس نے اپنی رحمت سے بھی مجھ کو نواز دیا تو اس کے بعد اس اللہ کی پکڑ سے مجھے کون بچائے گا۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ تم میرے کس کام آ سکتے ہو سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ڈال دو۔ اور اے میری قوم کے لوگو، دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔ اسے خدا کی زمین میں چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔ اس سے ذرا تعرض نہ کرنا۔ ورنہ کچھ زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ تم پر خدا کا عذاب آ جائے گا۔" (آیت نمبر 63 تا 64)

سوال 20: قومِ ثمود کو حضرت صالح علیہ السلام نے کس بات کی خبر دی؟

جواب: مگر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ اس پر صالح علیہ السلام نے ان کو خبردار کیا کہ "بس اب تین دن اپنے گھروں میں اور رہ بس لو۔ یہ ایسی معیاد ہے جو جھوٹی نہ ثابت ہو گی۔" (آیت نمبر 65)

سوال 21: حضرت صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟

جواب: آخر کار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح علیہ السلام کو اور ان

لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا۔ اور اس دن کی رسوائی سے ان کو محفوظ رکھا۔ بے شک تیرا رب ہی دراصل طاقت ور اور بالا دست ہے۔ (آیت نمبر 66)

سوال 22: قوم ثمود کے نافرمان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟

جواب: رہے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا تو ایک سخت دھماکے نے ان کو دھرلیا اور وہ اپنی بستیوں میں اس طرح بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے کہ گویا وہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا، سنو! دور پھینک دیئے گئے ثمود! (آیت نمبر 67 تا 68)

سوال 23: جب فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے لیے گئے تو آپ نے انہیں کھانے میں کیا پیش کیا؟

جواب: اور دیکھو، ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے، کہا تم پر سلام ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو، پھر کچھ دیر نہ گزری کہ ابراہیم علیہ السلام ایک بھنا ہوا بچھڑا (ان کی ضیافت کے لیے) لے آیا۔ مگر جب (ابراہیم علیہ السلام نے) دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے پر نہیں بڑھتے تو وہ انہیں مشتبہ جان کر ان سے ڈر گیا، انہوں نے کہا "ڈرو نہیں، ہم قومِ لوط علیہ السلام کی طرف بھیجے گئے ہیں۔" (آیت نمبر 69 تا 70)

سوال 24: جب فرشتے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اولاد کی خوشخبری دی تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: اور اس کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ اور اسحاق علیہ السلام کے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی، بولی "ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ ہیں میرے بوڑھے شوہر؟ بے شک یہ تو اچنبھے کی بات ہے"، فرشتوں نے کہا "اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ ابراہیم علیہ السلام کے گھر والو، تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں، اور یقیناً اللہ نہایت قابلِ تعریف اور بڑی شان والا ہے۔" (آیت نمبر 71 تا 73)

سوال 25: جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس گئے تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان کی آمد سے وہ بہت گھبرایا اور دل تنگ ہوا اور کہنے لگا کہ آج بڑی مصیبت کا دن ہے۔ (ان مہمانوں کا آنا تھا کہ) اس کی قوم کے لوگ بے اختیار اس کے گھر کی طرف دوڑ پڑے۔ پہلے سے وہ ایسی ہی بدکاریوں کے خوگر تھے۔ لوط علیہ

السلام نے ان سے کہا" بھائیو، یہ میری قوم کی بیٹیاں موجود ہیں' یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں، کچھ خدا کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟" انہوں نے جواب دیا" تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم چاہتے کیا ہیں۔" لوط علیہ السلام نے کہا" کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ تمہیں سیدھا کر دیتا، یا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا کہ اس کی پناہ لیتا۔" (آیت نمبر 77 تا 80)

سوال 26: حضرت لوط علیہ السلام کو پریشان دیکھ کر فرشتے نے کیا کہا؟

جواب: تب فرشتوں نے اس سے کہا کہ" اے لوط علیہ السلام، ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں' یہ لوگ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ بس تو کچھ رات رہے اپنے اہل وعیال کو لے کر نکل جا۔ اور دیکھو، تم میں سے کوئی شخص پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے۔ مگر تیری بیوی (ساتھ نہ جائے گی) کیونکہ اس پر بھی وہی کچھ گزرنے والا ہے جو ان لوگوں پر گزرنا ہے۔ ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے۔ صبح ہوتے اب دیر ہی کتنی ہے۔"

پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں سے ہر پتھر تیرے رب کے ہاں نشان زدہ تھا اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے۔ (آیت نمبر 81 تا 83)

سوال 27: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا" اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ آج میں تم کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں، مگر مجھے ڈر ہے کہ کل تم پر ایسا دن آئے گا جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا۔ (آیت نمبر 84)

سوال 28: حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے اُن سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا" اے شعیب علیہ السلام، کیا تیری نماز تجھے یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں اپنے منشا کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو؟ بس تو ہی تو ایک عالی ظرف اور راستباز آدمی رہ گیا ہے!" (آیت نمبر 87)

سوال29: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کوکن الفاظ میں تنبیہ کی؟

جواب: ''اے میری قوم، میرے خلاف تمہاری ہٹ دھرمی کہیں یہ نوبت نہ پہنچادے کہ آخر کارتم پر بھی وہی عذاب آ کر رہے جونوح علیہ السلام یا ہودعلیہ السلام یا صالح علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔ اور لوط علیہ السلام کی قوم تو تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہے۔ دیکھو! اپنے رب سے معافی مانگواوراس کی طرف پلٹ آؤ، بے شک میرا رب رحیم ہے اور اپنی مخلوق سے محبت رکھتا ہے۔''

(آیت نمبر 89 تا 90)

سوال30: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کی قوم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: آخرکار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب علیہ السلام اور اس کے ساتھی مومنوں کو بچالیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت دھماکے نے ایسا پکڑا کہ وہ اپنی بستیوں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے گویا وہ کبھی وہاں رہے بسے ہی نہ تھے۔ سنو! مدین والے بھی دُور پھینک دیئے گئے جس طرح ثمود پھینکے گئے تھے۔ (آیت نمبر 94 تا 95)

سوال 31: روزِ قیامت کیا فرعون اپنی قوم کی پیشوائی کرے گا؟

جواب: اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے اپنی نشانیوں اور کھلی کھلی سند ماموریت کے ساتھ فرعون اور اس کے اعیان سلطنت کی طرف بھیجا، مگر انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا حکم راستی پر نہ تھا۔ قیامت کے روز وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اپنی پیشوائی میں انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔ کیسی بدتر جائے ورود ہے یہ جس پر کوئی پہنچے! اور ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی پڑے گی۔ کیسا بُرا صلہ ہے یہ جو کسی کو ملے! (آیت نمبر 96 تا 97)

سوال32: اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بستی پر عذاب نازل ہونا کن لوگوں کے لیے سبق کا باعث ہوتا ہے؟

جواب: اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے، فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس میں ایک نشانی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو عذابِ آخرت کا خوف کرے۔ وہ ایک دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور پھر جو کچھ بھی اس روز ہوگا سب کی آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ ہم اس کے لانے میں کچھ بہت زیادہ تاخیر نہیں کر رہے ہیں، بس ایک گنی چنی مدت اس کے لیے مقرر ہے۔ (آیت نمبر 102 تا 105، حصہ اول)

سوال 33: نیک بخت اور بد بخت لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ''جب وہ دن آئے گا تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی، الّا یہ کہ خدا کی اجازت سے کچھ عرض کرے، پھر کچھ لوگ اس روز بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔ جو بد بخت ہوں گے دوزخ میں جائیں گے وہ ہانپیں گے اور پھنکارے ماریں گے اور اسی حالت میں ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ یہ زمین و آسمان قائم ہیں، اِلّا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے، بے شک تیرا رب پورا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کرے، رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، الّا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ (آیت نمبر 105 تا 108، حصہ دوم)

سوال 34: کیا نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں؟

جواب: اور دیکھو، نماز قائم کرو، دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں' یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔ اور صبر کر، اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ (آیت نمبر 114 تا 115)

سوال 35: کیا جن بھی جہنم میں جائیں گے؟

جواب: اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہوگئی جو اس نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جن اور انسان سب سے بھر دوں گا۔ (آیت نمبر 119، حصہ دوم)

سوال 36: اللہ تعالیٰ رسولِ پاک ﷺ کو پہلے پیغمبروں کے قصے کیوں سناتے تھے؟

جواب: اور اے محمد ﷺ، یہ پیغمبروں کے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں' وہ چیزیں ہیں کہ جن کے ذریعہ سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے اندر تم کو حقیقت کا علم ملا اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بیداری نصیب ہوئی۔ رہے وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے، تو ان سے کہہ دو کہ تم اپنے طریقے پر کام کرتے رہو اور ہم اپنے طریقے پر کیے جاتے ہیں، انجام کار کا تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے۔ سب اللہ کے قبضہ' قدرت میں ہے اور سارا معاملہ اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس اے نبی ﷺ، تو اس کی بندگی کر۔ اور اسی پر بھروسہ رکھ، جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو۔ تیرا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔ (آیت نمبر 120 تا 123)

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

(۱۲)

سوال1: سورۃ یوسف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ یوسف مکی ہے اور اس میں ایک سو گیارہ (111) آیات اور بارہ (12) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ یوسف کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: علمائے یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سیّد عالم محمد مصطفیٰ ﷺ سے دریافت کرو کہ اولادِ حضرت یعقوب علیہ السلام ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے۔

اس سورہ میں حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت سے فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے۔

سوال3: حضرت یوسف علیہ السلام نے کیا خواب دیکھا؟

جواب: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان، میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہیں اور وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔"

(آیت نمبر 4)

سوال4: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان کرنے سے کیوں منع کیا؟

جواب: کہا "اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھے چن لے گا اور تجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھائے گا۔ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کر دے گا اور یعقوب علیہ السلام کے گھر والوں پر، جس طرح تیرے بزرگوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام پر پوری کی۔ بے شک

تیرا رب علم وحکمت والا ہے۔" (آیت نمبر 5 تا 6)

سوال 5: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپس میں کیا گفتگو کی؟

جواب: یہ قصہ یوں شروع ہوتا ہے کہ اس کے بھائیوں نے آپس میں کہا "یہ یوسف علیہ السلام اور اس کا بھائی، دونوں ہمارے والد کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے ابا جان بالکل ہی بہک گئے ہیں۔ چلو، یوسف علیہ السلام کو قتل کر دو یا اسے کہیں پھینک دو، تاکہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف ہو جائے۔ یہ کام کر لینے کے بعد پھر نیک بن رہنا۔" اس پر ان میں سے ایک بولا "یوسف علیہ السلام کو قتل نہ کرو، اگر کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دو۔ کوئی آتا جاتا قافلہ اسے نکال لے جائے گا۔" اس قرارداد پر انہوں نے جا کر اپنے باپ سے کہا "ابا جان" کیا بات ہے کہ آپ یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں؟ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے، کچھ میوے کھالے گا اور کھیل کود سے بھی دل بہلائے گا، ہم اس کی حفاظت کو موجود ہیں۔" (آیت نمبر 8 تا 12)

سوال 6: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ بھیجنے سے کیوں تامل فرمایا؟

جواب: باپ نے کہا "تمہارا اسے لے جانا مجھے شاق گزرتا ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے جب کہ تم اس سے غافل ہو۔" انہوں نے جواب دیا "اگر ہمارے ہوتے اسے بھیڑیے نے کھالیا، جب کہ ہم ایک جتھا ہیں، تب تو ہم بڑے ہی نکمے ہوں گے۔" اس طرح اصرار کر کے جب وہ اُسے لے گئے اور انہوں نے طے کر لیا کہ اسے ایک اندھے کنویں میں چھوڑ دیں۔"

(آیت نمبر 13 تا 15، حصہ اول)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا وحی کی؟

جواب: تو ہم نے یوسف علیہ السلام کو وحی کی کہ "ایک وقت آئے گا جب تو ان لوگوں کو ان کی یہ حرکت جتائے گا، یہ اپنے فعل کے نتائج سے بے خبر ہیں۔" (آیت نمبر 15، حصہ دوم)

سوال 8: حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے کے بعد ان کے بھائیوں نے اپنے والد سے کیا کہا؟

جواب: شام کو وہ روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا "ابا جان، ہم دَوڑ کا مقابلہ کرنے میں

لگ گئے تھے اور یوسف علیہ السلام کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ اتنے میں بھیڑیا آ کر اسے کھا گیا۔ آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم سچے ہی ہوں۔" اور وہ یوسف علیہ السلام کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے۔ یہ سن کر ان کے باپ نے کہا" بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک بُرے کام کو آسان بنا دیا۔ اچھا صبر کروں گا اور بخوبی کروں گا، جو بات تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔" (آیت نمبر 16 تا 18)

سوال 9: حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے کس نے نکالا؟

جواب: اُدھر ایک قافلہ آیا اور اس نے اپنے سقے کو پانی لانے کے لیے بھیجا۔ سقے نے جو کنویں میں ڈول ڈالا تو (یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر) پکار اٹھا" مبارک ہو، یہاں تو ایک لڑکا ہے۔" ان لوگوں نے اس کو مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا، حالانکہ جو کچھ وہ کر رہے تھے خدا اس سے باخبر تھا۔ (آیت نمبر 19)

سوال 10: حضرت یوسف علیہ السلام کو کتنے داموں میں بیچا گیا؟

جواب: آخر کار انہوں نے اس کو تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس کی قیمت کے معاملہ میں کچھ زیادہ کے اُمیدوار نہ تھے۔ (آیت نمبر 20)

سوال 11: حضرت یوسف علیہ السلام کو کس نے خریدا؟

جواب: مصر کے جس شخص نے اُسے خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا" اس کو اچھی طرح رکھنا، بعید نہیں کہ یہ ہمارے لیے مفید ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں۔" (آیت نمبر 21، حصہ اول)

سوال 12: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا نعمت عطا فرمائی؟

جواب: اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کے لیے اس سرزمین میں قدم جمانے کی صورت نکالی اور اسے معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام کیا۔ اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے قوتِ فیصلہ اور علم عطا کیا، اس طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں۔ (آیت نمبر 21 تا 22، حصہ دوم)

سوال 13: عزیزِ مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟

جواب: (عزیزِ مصر وہ آدمی تھا جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا اور اپنا بیٹا بنا لیا، ان کی بیوی کا نام زلیخا تھا انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام پر الزام لگایا۔)

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اُسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے اور دروازے سب بند کر دیئے اور بولی ''آ ؤتمہی سے کہتی ہوں۔'' (حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا) ''اللہ کی پناہ، میرے رب نے تو مجھے اچھی منزلت بخشی (اور میں یہ کام کروں) ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔'' (آیت نمبر 23)

سوال 14: حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے بُرائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔ (آیت نمبر 24)

سوال 15: عزیزِ مصر کی بیوی نے جب اپنے شوہر کو دروازے پر پایا تو کیا بولی؟

جواب: آخر کار یوسف علیہ السلام اور وہ آگے پیچھے دروازے کی طرف بھاگے اور اس نے پیچھے سے یوسف علیہ السلام کی قمیض (کھینچ کر) پھاڑ دی۔ دروازے پر دونوں نے اس کے شوہر کو موجود پایا۔ اسے دیکھتے ہی عورت کہنے لگی ''کیا سزا ہے اس شخص کی جو تیری گھر والی پر نیت خراب کرے؟ اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ وہ قید کیا جائے یا اسے سخت عذاب دیا جائے۔'' (آیت نمبر 25)

سوال 16: حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہِ مصر سے کیا کہا؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے کہا ''یہی مجھے پھانسنے کی کوشش کر رہی تھی۔''

(آیت نمبر 26، حصہ اول)

سوال 17: حضرت یوسف علیہ السلام کی بے گناہی پر کس نے گواہی دی؟

جواب: اس عورت کے اپنے کنبہ والوں میں سے ایک شخص نے (قرینے کی) شہادت پیش کی کہ ''اگر یوسف علیہ السلام کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو عورت سچی ہے اور یہ جھوٹا، اور اگر اس کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچا۔'' جب شوہر نے دیکھا کہ یوسف علیہ السلام کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو اس نے کہا ''یہ تم عورتوں کی چالاکیاں ہیں، واقعی بڑے غضب کی ہوتی ہیں تمہاری چالیں۔ یوسف علیہ السلام، اس معاملے سے درگزر کر۔ اور اے عورت، تو اپنے قصور کی معافی مانگ، تو ہی اصل میں خطا کار تھی۔'' (آیت نمبر 26 تا 29، حصہ دوم)

سوال 18: زلیخا کے بارے میں شہرِ مصر کی عورتوں نے کیا کہا؟

جواب: شہر کی عورتیں آپس میں چرچا کرنے لگیں کہ "عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے، محبت نے اس کو بے قابو کر رکھا ہے، ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی کر رہی ہے۔" (آیت نمبر 30)

سوال 19: زلیخا نے جب عورتوں کی باتیں سُنی تو کیا کہا؟

جواب: تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو بلا بھیجا اور ان کے لیے مسندیں تیار کیں اور ضیافت میں ہر ایک کے آگے ایک ایک چھری رکھ دی۔ (پھر عین اس وقت جب کہ وہ پھل کاٹ کاٹ کر کھا رہی تھیں) اس نے یوسف علیہ السلام کو اشارہ کیا کہ ان کے سامنے نکل آ۔ جب ان عورتوں کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ دنگ رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور بے ساختہ پکار اٹھیں۔ "اللہ کو پاکی ہے، یہ شخص انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔" عزیز کی بیوی نے کہا "دیکھ لیا! یہ ہے وہ شخص جس کے معاملہ میں تم مجھ پر باتیں بناتی تھیں۔ بے شک میں نے اسے رجھانے کی کوشش کی تھی مگر یہ بچ نکلا۔ اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کیا جائے گا اور بہت ذلیل و خوار ہوگا۔ (آیت نمبر 31 تا 32)

سوال 20: حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے عرض کی "اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے۔ اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔ اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا۔" تو اس کے رب نے اس کی دعا سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا، بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔ (آیت نمبر 33 تا 34)

سوال 21: حضرت یوسف علیہ السلام کو شاہِ مصر نے کیوں قید میں ڈالا؟

جواب: پھر اُن لوگوں کو یہ سوجھی کہ ایک مدت کے لیے اسے قید کر دیں حالانکہ وہ (اس کی پاک دامنی اور خود اپنی عورتوں کے بُرے اطوار کی) صریح نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ (آیت نمبر 35)

سوال 22: حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید خانے کے دو نوجوانوں نے اپنا کیا خواب بیان کیا؟

جواب: قید خانہ میں دو غلام اور بھی اس کے ساتھ داخل ہوئے۔ ایک روز ان میں سے ایک نے اس سے کہا "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں۔" دوسرے نے کہا "میں نے دیکھا

کہ میرے سر پر روٹیاں رکھی ہیں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں۔" دونوں نے کہا "ہمیں اس کی تعبیر بتائیے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں۔" (آیت نمبر 36)

سوال 23: حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں آدمیوں کو خواب کی کیا تعبیر بتائی؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے کہا "اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا، رہا دوسرا وہ سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔ اور یوسف علیہ السلام نے ان دونوں میں سے جسے رہائی پاتے سمجھا اس سے کہا "اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا۔" شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے رب (یعنی شاہِ مصر) کے سامنے یوسف علیہ السلام کا ذکر کرے تو یوسف علیہ السلام کئی برس اور جیل خانہ میں رہا۔ (آیت نمبر 41 تا 42)

سوال 24: شاہِ مصر نے کیا خواب دیکھا؟

جواب: ایک روز بادشاہ نے کہا "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں، اور اناج کی سات بالیں ہری ہیں اور دوسری سات سوکھی۔ اے اہلِ دربار، مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کا مطلب سمجھتے ہو۔" (آیت نمبر 43)

سوال 25: شاہِ مصر کے درباریوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: لوگوں نے کہا "یہ تو پریشان خوابوں کی باتیں ہیں اور ہم اس طرح کے خوابوں کا مطلب نہیں جانتے۔" ان دو قیدیوں میں سے جو شخص بچ گیا تھا اور اُسے ایک مدتِ دراز کے بعد اب بات یاد آئی، اُس نے کہا "میں آپ حضرات کو اس کی تاویل بتاتا ہوں، مجھے ذرا (قید خانے میں یوسف علیہ السلام کے پاس) بھیج دیجیے۔ (آیت نمبر 44 تا 45)

سوال 26: حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہِ مصر کے خواب کی کیا تعبیر بتائی؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے کہا "سات برس تک لگاتار تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے۔ اس دوران جو فصلیں تم کاٹو ان میں سے بس تھوڑا سا حصہ، جو تمہاری خوراک کے کام آئے، نکالو اور باقی کو اس کی بالیوں ہی میں رہنے دو۔ پھر سات برس بہت سخت آئیں گے۔ اس زمانے میں وہ سب غلہ کھا لیا جائے گا جو تم اس وقت کے لیے جمع کرو گے۔ اگر کچھ بچے گا تو بس وہ ہی جو تم نے محفوظ کر رکھا ہو۔ اس

کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارانِ رحمت سے لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی اور وہ رس نچوڑیں گے۔" (آیت نمبر 47 تا 49)

سوال 27: جب شاہِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید سے باہر بلانے کا حکم دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کیوں انکار کیا؟

جواب: بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس لاؤ۔ مگر جب شاہی فرستادہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو اس نے کہا اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ میرا رب تو ان کا فریب جانتا ہے۔" اس پر بادشاہ نے ان عورتوں سے دریافت کیا "تمہارا کیا تجربہ ہے اس وقت کا جب تم نے یوسف علیہ السلام کو رجھانے کی کوشش کی تھی۔" سب نے یک زبان ہو کر کہا "اللہ کو پاکی ہے، ہم نے تو اس میں بدی کا شائبہ تک نہ پایا۔" عزیز کی بیوی بول اٹھی "اب حق کھل چکا ہے وہ میں ہی تھی جس نے اس کو پھسلانے کی کوشش کی تھی، بے شک وہ بالکل سچا ہے۔" (آیت نمبر 50 تا 51)

سوال 28: حضرت یوسف علیہ السلام عزیزِ مصر کی بیوی (زلیخا) کی گواہی کیوں دلانا چاہتے تھے؟

جواب: (یوسف علیہ السلام نے کہا) "اس سے میری غرض یہ تھی کہ (عزیز) یہ جان لے کہ میں نے در پردہ اس کی خیانت نہیں کی تھی، اور یہ کہ جو خیانت کرتے ہیں ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ پر نہیں لگاتا۔ میں کچھ اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتا رہا ہوں۔ نفس تو بدی پر اُکساتا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربانی ہے۔ (آیت نمبر 52 تا 53)

سوال 29: عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: بادشاہ نے کہا "انہیں میرے پاس لاؤ تا کہ میں ان کو اپنے لیے مخصوص کرلوں۔" جو یوسف علیہ السلام نے اُس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے۔" یوسف علیہ السلام نے کہا "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔" (آیت نمبر 54 تا 55)

سوال 30: قید خانے سے نکالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا نعمت عطا فرمائی؟

جواب: اور یوں ہی ہم نے یوسف علیہ السلام کو اس ملک پر قدرت بخشی۔ اس میں جہاں چاہے

رہے۔ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔اور بے شک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ (آیت نمبر 56 تا 57)

سوال 31: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کیا کہا؟

جواب: یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر آئے اور اس کے ہاں حاضر ہوئے۔اس نے انہیں پہچان لیا مگر وہ اس سے ناآشنا تھے۔پھر جب اس نے ان کا سامان تیار کروادیا تو چلتے وقت ان سے کہا" اپنے سوتیلے بھائی کو میرے پاس لانا۔دیکھتے نہیں ہو کہ میں کس طرح پیمانہ بھر کر دیتا ہوں اور کیسا اچھا مہمان نواز ہوں۔اگر تم اسے نہ لاؤ گے تو میرے پاس تمہارے لیے کوئی غلہ نہیں ہے بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔" انہوں نے کہا" ہم کوشش کریں گے کہ والد صاحب اسے بھیجنے پر راضی ہو جائیں،اور ہم ایسا ضرور کریں گے۔" یوسف علیہ السلام نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا کہ" ان لوگوں نے غلے کے عوض جو مال دیا ہے وہ چپکے سے ان کے سامان ہی میں رکھ دو۔" یہ یوسف علیہ السلام نے اس اُمید پر کیا کہ گھر پہنچ کر وہ اپنا واپس پایا ہوا مال پہچان جائیں گے (یا اس فیاضی پر احسان مند ہوں گے) اور عجب نہیں کہ پھر پلٹیں۔ (آیت نمبر 58 تا 62)

سوال 32: حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کیا عہد لیا؟

جواب: وہ اپنے باپ کے پاس گئے تو کہا" ابا جان آئندہ ہم کو غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے،لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ ہم غلہ لے کر آئیں۔اور اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔" باپ نے جواب دیا" کیا میں اس کے معاملہ میں تم پر ویسا ہی بھروسہ کروں جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے معاملہ میں کر چکا ہوں؟ اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔" پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا مال بھی انہیں واپس کر دیا گیا ہے۔یہ دیکھ کر وہ پکار اٹھے" ابا جان،اور ہمیں کیا چاہیے،دیکھیے یہ ہمارا مال بھی ہمیں واپس دے دیا گیا ہے۔بس اب ہم جائیں گے اور اپنے اہل وعیال کے لیے رسد لے آئیں گے،اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کا سامان زیادہ بھی لے آئیں گے،اتنے غلے کا اضافہ آسانی کے ساتھ ہو جائے گا۔" ان کے باپ نے کہا" میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے نام سے مجھ کو عہد نہ دے دو کہ اسے میرے پاس ضرور واپس لے کر آؤ گے مگر یہ کہ کہیں تم گھیر لیے جاؤ۔" جب انہوں نے

اس کو اپنے اپنے عہد دے دیئے تو اس نے کہا ''دیکھو، ہمارے اس قول پر اللہ نگہبان ہے۔'' پھر اس نے کہا ''میرے بچو، مصر کے دارالسلطنت میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔ مگر میں اللہ کی مشیت سے تم کو نہیں بچا سکتا، حکم اُس کے سوا کسی کا بھی نہیں چلتا، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو اسی پر کرے۔'' (آیت نمبر 63 تا 67)

سوال 33: حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جب اُن کا چھوٹا بھائی آیا تو آپ نے کیا کہا؟

جواب: اور جب یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اُس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی کہا ''یقین جان میں ہی تیرا بھائی ہوں (جو کھو گیا تھا)۔ تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کر۔'' (آیت نمبر 69)

سوال 34: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا بھائی اپنے پاس رکھنے کے لیے کیا تدبیر بجھائی؟

جواب: جب یوسف علیہ السلام ان بھائیوں کا سامان لدوانے لگا تو اس نے اپنے بھائی کے سامان میں اپنا پیالہ رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا ''اے قافلے والو، تم لوگ چور ہو۔'' انہوں نے پلٹ کر پوچھا ''تمہاری کیا چیز کھوگئی؟''

سرکاری ملازموں نے کہا ''بادشاہ کا پیمانہ ہم کو نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا انعام ہے، اس کا میں ذمہ لیتا ہوں۔'' ان بھائیوں نے کہا ''خدا کی قسم، تم لوگ خوب جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے ہیں اور ہم چوریاں کرنے والے نہیں ہیں۔'' انہوں نے کہا ''اچھا، اگر تمہاری بات جھوٹی نکلی تو چور کی کیا سزا ہے؟'' بولے ''اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں سے چیز نکلے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے، ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔''

تب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی سے پہلے ان کے خرجیوں کی تلاشی لینی شروع کی، پھر اپنے بھائی کی خرجی سے گمشدہ چیز برآمد کر لی۔ اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کی تائید اپنی تدبیر سے کی۔ اس کا یہ کام نہ تھا کہ بادشاہ کے دین (یعنی مصر کے شاہی قانون) میں اپنے بھائی کو پکڑتا۔ مگر یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں' اور ایک علم رکھنے والا ایسا ہے جو ہر صاحبِ علم سے بالاتر ہے۔ (آیت نمبر 70 تا 76)

سوال 35: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے بھائی کے بارے میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا کہا؟

جواب: ان بھائیوں نے کہا ''یہ چوری کرے تو کچھ تعجب کی بات بھی نہیں' اس سے پہلے اس کا بھائی

(یوسف علیہ السلام) بھی چوری کر چکا ہے۔" یوسف علیہ السلام ان کی یہ بات سن کر پی گیا، حقیقت ان پر نہ کھولی، بس (زیرلب) اتنا کہہ کر رہ گیا کہ "بڑے ہی بُرے ہو تم لوگ، (میرے منہ در منہ مجھ پر) جو الزام تم لگا رہے ہو اس کی حقیقت خدا خوب جانتا ہے۔" انہوں نے کہا "اے سردار ذی اقتدار (عزیز)، اس کا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے، اس کی جگہ آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے، ہم آپ کو بڑا ہی نیک انسان پاتے ہیں۔" (آیت نمبر 77 تا 78)

سوال 36: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کیا جواب دیا؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے کہا "پناہ بخدا، دوسرے کسی شخص کو ہم کیسے رکھ سکتے ہیں۔ جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا ہے اس کو چھوڑ کر دوسرے کو رکھیں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔" (آیت نمبر 79)

سوال 37: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد سے چھوٹے بھائی کے متعلق کیا کہا؟

جواب: "ابا جان، آپ کے صاحبزادے نے چوری کی ہے۔ ہم نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے بس وہی ہم بیان کر رہے ہیں اور غیب کی نگہبانی تو ہم نہ کر سکتے تھے۔ آپ اُس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے جہاں ہم تھے۔ اُس قافلے سے دریافت کر لیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ ہم اپنے بیان میں بالکل سچے ہیں۔" (آیت نمبر 81 تا 82)

سوال 38: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کی جدائی میں اپنے بیٹوں کو کیا کہا؟

جواب: باپ نے یہ داستان سن کر کہا "دراصل تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک اور بڑی بات کو سہل بنا دیا۔ اچھا اس پر بھی صبر کروں گا اور بخوبی کروں گا۔ کیا بعید ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہیں۔" پھر وہ ان کی طرف سے منہ پھیر کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ "ہائے یوسف علیہ السلام......! وہ دل ہی دل میں غم سے گھٹا جا رہا تھا اور اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں تھیں۔ بیٹوں نے کہا "خدارا! آپ تو بس یوسف علیہ السلام کو ہی یاد کیے جاتے ہیں۔ نوبت یہ آ گئی ہے کہ اس کے غم میں اپنے آپ کو گھلا دیں گے یا اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔" اس نے کہا "میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر ہو۔ میرے بچو، جا کر یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کی

کچھ ٹوہ لگاؤ، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔"
(آیت نمبر 83 تا 87)

سوال 39: باپ کے حکم پر دوبارہ مصر جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کیا کہا؟

جواب: پھر جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے بولے "اے عزیز ہم اور ہمارے اہل وعیال سخت مصیبت میں مبتلا ہیں، اور ہم کچھ حقیر سی پونجی لے کر آئے ہیں، آپ ہمیں بھرپور غلہ عنایت فرمائیں اور ہم پر خیرات کیجیے، بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو صلہ دیتا ہے۔" (آیت نمبر 88)

سوال 40: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو اپنے بارے میں کس طرح بتایا؟

جواب: اس نے کہا (یوسف علیہ السلام نے) "تمہیں کچھ یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب کہ تم نادان تھے؟" وہ چونک کر بولے "ہائیں! کیا تم یوسف علیہ السلام ہو؟" اس نے کہا ہاں، "میں یوسف علیہ السلام ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اور صبر سے کام لے تو اللہ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔" بولے "خدا کی قسم، بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم خطاوار تھے۔"
(آیت نمبر 89 تا 91)

سوال 41: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کے بعد کیا کہا؟

جواب: یوسف علیہ السلام نے جواب دیا آج تم پر کچھ ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، ان کی بینائی لوٹ آئے گی، اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ۔" (آیت نمبر 92 تا 93)

سوال 42: حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی روشنی کس طرح واپس آئی؟

جواب: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا۔ اُسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔ (دیکھنے لگیں) (حضرت یعقوب علیہ السلام نے) کہا "کہ میں نہ کہتا تھا؟ کہ میں من جانب اللہ وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (آیت نمبر 96)

سوال 43: حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹوں نے ان سے کس طرح معافی مانگی؟

جواب: سب بول اٹھے "ابا جان آپ ہمارے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کریں، واقعی ہم خطا کار

تھے۔" اس نے کہا "میں اپنے رب سے جلد ہی تمہارے لیے معافی کی درخواست کروں گا، وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔" (آیت نمبر 97 تا 98)

سوال 44: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں اور والدین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: پھر جب وہ سب یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے، اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا "داخل ہو جاؤ مصر میں اگر اللہ نے چاہا تو امان کے ساتھ رہو گے۔" اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لیے سجدے میں گر ے۔ اور یوسف نے کہا "اے ابا جان! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا، اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا، اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی۔ بے شک میرا ربّ جس بات کو چاہے آسان کردے بے شک وہی علم وحکمت والا ہے۔"
(آیت نمبر 99 تا 100)

سوال 45: حضرت یوسف علیہ السلام نے کن الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا؟

جواب: "اے میرے رب، بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنے کا علم سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے۔ دُنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھانا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق صالحین ہیں۔" (آیت نمبر 101)

سوال 46: پچھلے لوگوں کے قصے کن لوگوں کے لیے ہدایت کا باعث بنتے ہیں؟

جواب: پچھلے لوگوں کے ان قصوں میں عقل وہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں۔ اُنہی کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔"

(آیت نمبر 111)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الرَّعْدِ

(۱۳)

سوال 1: سورہ رعد میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ رعد مکی ہے، اس میں تینتالیس (43) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ رعد کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: مشرکین مکہ کہتے تھے کہ یہ کلام محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بنایا ہے اس سورہ میں اسے رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائباتِ قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ساری تقریر اسی مرکزی مضمون کے گرد گھومتی ہے۔ اس سلسلے میں بار بار مختلف طریقوں سے توحید اور رسالت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ ان پر ایمان لانے کے اخلاقی اور روحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں اور نہ ماننے کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ اس سورۃ میں زیادہ تر رسول پاک ﷺ پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے کس کتاب کو عین حق بیان فرمایا ہے؟

جواب: یہ کتابِ الٰہی کی آیات ہیں اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ عین حق (قرآن) ہے، مگر (تمہاری قوم کے) اکثر لوگ مان نہیں رہے ہیں۔ (آیت نمبر 1)

سوال 4: اللہ تعالیٰ اپنے نظامِ قدرت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں، پھر وہ اپنے تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا، اور اس نے آفتاب و ماہتاب کو ایک قانون کا پابند بنایا۔ اس سارے نظام کی ہر چیز ایک وقتِ مقرر تک کے لیے چل رہی ہے اور اللہ ہی اس سارے کام کی تدبیر فرما رہا ہے، وہ نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، شاید کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔" (آیت نمبر 2)

سوال 5: اللہ تعالیٰ کائنات میں اپنی نشانیاں کس کس طرح بیان فرماتے ہیں؟

جواب: اور وہی ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ دیئے ہیں اور دریا بہا دیئے ہیں۔ اُسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں' اور وہی دن پر رات طاری کرتا

ہے۔ان ساری چیزوں میں نشانیاں ہیں۔اُن لوگوں کے لیے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔
(آیت نمبر 3)

سوال 6: زمین کے مختلف خطوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟
جواب: اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں۔ انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے، سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے۔مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتا ہیں اور کسی کو کمتر۔ان سب چیزوں میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ (آیت نمبر 4)
سوال 7: پوشیدہ اور ظاہر اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟
جواب: اللہ ایک ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے۔جو کچھ اس میں بنتا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اس میں کمی یا بیشی ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر رہتا ہے۔ہر چیز کے لیے اُس کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے۔وہ پوشیدہ اور ظاہر، ہر چیز کا عالم ہے۔وہ بزرگ ہے اور ہر حال میں بالاتر رہنے والا ہے۔
(آیت نمبر 8 تا 9)

سوال 8: کیا ہر انسان کے ساتھ فرشتے مقرر ہیں؟
جواب: تم میں سے کوئی شخص خواہ زور سے بات کرے یا آہستہ، اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو، اس کے لیے سب یکساں ہیں۔ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کیے ہوئے نگران لگے ہوئے ہیں۔جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔
(آیت نمبر 10 تا 11، حصہ اول)

سوال 9: بجلی کڑکتے ہوئے کیا کہتی ہے؟
جواب: وہی ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر تمہیں اندیشے بھی لاحق ہوتے ہیں اور امیدیں بھی بندھتی ہیں۔وہی ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے۔بادلوں کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہوئے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔وہ کڑکتی ہوئی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور (بسا اوقات) انہیں جس پر چاہتا ہے عین اس حالت میں گرا دیتا ہے جب کہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں۔فی الواقع اس کی چال بڑی زبردست ہے۔
(آیت نمبر 12 تا 13)

سوال 10: کیا دُنیا کی ہر مخلوق اللہ کو سجدہ کرتی ہے؟

جواب: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کی پر چھائیاں ہر صبح و شام۔ (آیت نمبر 15)

نوٹ: زمین و آسمان کی ہر مخلوق اس معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اس کے قانون کی مطیع ہے اور اس کی مشیّت سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتی۔ مومن اس کے آگے برضا و رغبت جھکتا ہے تو کافر کو مجبوراً جھکنا پڑتا ہے کیونکہ خدا کے قانونِ فطرت سے ہٹنا اس کے ہاتھ سے باہر ہے۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 11: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اوصاف کن خوبصورت الفاظ میں بیان فرماتا ہے؟

جواب: نصیحت تو دانش مند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں۔ اور ان کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں برقرار رکھتے ہیں، اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بُری طرح حساب نہ لیا جائے۔ ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں، اور بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر اُنہی لوگوں کے لیے ہے۔ (آیت نمبر 20 تا 22)

سوال 12: کیا جنت میں ہم اپنے والدین اور اولاد سے مل پائیں گے؟

جواب: ایسے باغ جوان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ (آیت نمبر 23)

سوال 13: فسادیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، جو ان رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ (آیت نمبر 25)

سوال 14:   اللہ نے متاعِ قلیل کس کو کہا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ یہ لوگ دُنیوی زندگی میں مگن ہیں، حالانکہ دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (آیت نمبر 26)

سوال 15:   کس چیز سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے؟

جواب: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ خوش نصیب ہیں اور ان کے لیے اچھا انجام ہے۔ (آیت نمبر 28 تا 29)

سوال 16:   کفار ایمان نہ لانے کے لیے کیا حیلے بہانے بناتے تھے؟

جواب: اور کیا ہو جاتا اگر کوئی ایسا قرآن اتار دیا جاتا جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین شق ہو جاتی، یا مُردے قبروں سے نکل کر بولنے لگتے؟ (جب بھی کافر نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (آیت نمبر 31، حصہ اول)

نوٹ: شانِ نزول اس آیتِ مبارکہ کا یہ ہے کہ کفارِ قریش نے سیّد عالم ﷺ سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ کی نبوت کو مانیں اور آپ کی اتباع کریں تو آپ ﷺ قرآن پاک پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجیے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین میں نہر چشمہ جاری کیجیے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور قُصَی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کیجیے۔ وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ نے بتایا کہ یہ حیلے بہانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ خواہ ان کو کتنی ہی نشانیاں دکھا دیں۔ (ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال 17:   خدا ترس لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: خدا ترس انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اُس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔ یہ انجام ہے متقی لوگوں کا، اور منکرینِ حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ (آیت نمبر 35)

سوال18: کن لوگوں کوقرآن پاک نازل ہونے کی خوشی ہوئی؟

جواب: اے نبی ﷺ، جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ اس کتاب سے جو ہم نے تم پر نازل کی ہے، خوش ہیں اور مختلف گروہوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے۔ تم صاف کہہ دو کہ "مجھے تو صرف اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراؤں۔ لہٰذا میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔" اسی ہدایت کے ساتھ ہم نے یہ فرمانِ عربی تم پر نازل کیا ہے۔ (آیت نمبر 36 تا 37، حصہ اول)

سوال19: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی میں کیوں نازل فرمایا؟

جواب: جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اس طرح رسولِ پاک ﷺ کی زبان چونکہ عربی تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے عربی میں قرآنِ پاک نازل فرمایا۔

(ابن کثیر+کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال20: کافر جب رسولِ پاک ﷺ کی شادیوں پر اعتراض کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیا جواب دیا؟

جواب: تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ان کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا۔

(آیت نمبر 38، حصہ اول)

سوال21: اُم الکتاب کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اُم الکتاب کے معنی ہیں "اصل کتاب" یعنی وہ منبع و سرچشمہ، جس سے تمام کتب آسمانی نکلی ہیں۔ اُم الکتاب کو لوحِ محفوظ کہتے ہیں۔ (ابن کثیر+کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال22: اُم الکتاب کس کے پاس ہے؟

جواب: ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اُم الکتاب اُسی کے پاس ہے۔ (آیت نمبر 38 تا 39، حصہ دوم)

سوال23: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو کیا جواب دیا جو کہتے تھے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ نہیں ہیں؟

جواب: یہ منکرین کہتے ہیں کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو کہو، "میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور پھر ہر اُس شخص کی گواہی جو کتابِ آسمانی کا علم رکھتا ہے۔" (آیت نمبر 43)

سُوْرَۃُ اِبْرَاهِیْمَ

(۱۴)

سوال 1: سورۃ ابراھیم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ ابراھیم مکی ہے، اس میں باون (52) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ ابراہیم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: جب لوگ رسول پاک ﷺ کی رسالت کو ماننے سے انکار کر رہے تھے اور آپ کی دعوت کو ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کی بد سے بدتر چالیں چل رہے تھے ان کو فہمائش اور تنبیہ کی گئی ہے۔ اس سورہ میں تنبیہ اور ملامت کا انداز ہ زیادہ تیز ہے۔

سوال 3: قرآن کیوں نازل کیا گیا؟

جواب: اے محمد ﷺ! یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک ہے۔
(آیت نمبر 1 تا 2)

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں کہ:

یہ (قرآن) ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے، اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اِس کے ذریعے سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے۔ اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔

سوال 4: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے بنی اسرائیل پر اللہ کی طرف سے کیا آزمائش تھی؟

جواب: یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا "اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ اس نے تم کو فرعون والوں سے چھڑایا جو تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے، تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ بچا رکھتے تھے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔
(آیت نمبر 6)

سوال5: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا بات یاد کروائی؟

جواب: اور یاد رکھو، تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔'' اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ''اگر تم کفر کرو اور زمین کے سارے رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں محمود ہے۔'' (آیت نمبر 7 تا 8)

سوال6: وہ کون سی قومیں ہیں جن کا ذکر بطور تنبیہ بار بار قرآن میں کیا گیا ہے؟

جواب: کیا تمہیں ان قوموں کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں؟ قومِ نوح علیہ السلام، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والی بہت سی قومیں جن کا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے؟ ان کے رسول جب ان کے پاس صاف صاف باتیں اور کھلی کھلی نشانیاں لیے ہوئے آئے تو انہوں نے اپنے منہ میں ہاتھ دبا لیے اور کہا کہ ''جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور جس چیز کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس کی طرف سے ہم سخت خلجان آمیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔'' ان کے رسولوں نے کہا ''کیا خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟ وہ تمہیں بلا رہا ہے تا کہ تمہارے قصور معاف کرے اور تم کو ایک مدتِ مقرر تک مہلت دے۔'' بولے تم تو ہم جیسے آدمی ہو تم تو چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا بوجتے تھے۔ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ۔ (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال7: منکرین نے رسولوں سے کیا کہا؟

جواب: آخر کار منکرین نے اپنے رسولوں سے کہہ دیا کہ ''یا تو تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔'' تب اُن کے رب نے اُن پر وحی بھیجی کہ ''ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور ان کے بعد تمہیں زمین میں آباد کریں گے۔ یہ انعام ہے اُس کا جو میرے حضور جوابدہی کا خوف رکھتا ہو اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔'' (آیت نمبر 13)

سوال8: اللہ نے منکرین کے لیے کیا عذاب تیار کر رکھا ہے؟

جواب: انہوں نے فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا، جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہو گی اور

اسے ہر طرف موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب ہوگا۔
(آیت نمبر 15 تا 17)

سوال 9: کن لوگوں کے اعمال راکھ کی مانند ہیں؟

جواب: جن لوگوں نے اپنے ربّ سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اُس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اُڑا دیا ہو۔ وہ اپنے کیے کا کچھ بھی پھل نہ پا سکیں گے۔ یہی پرلے درجے کی گم گشتگی ہے۔ (آیت نمبر 18)

سوال 10: روزِ قیامت شیطان اپنے ماننے والوں کو کیا کہے گا؟

جواب: اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا "حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کیے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔ میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا۔ اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو، یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری۔ اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذّمہ ہوں، ایسے ظالموں کے لیے تو دردناک سزا یقینی ہے۔" (آیت نمبر 22)

سوال 11: اللہ نے کلمۂ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی؟

جواب: کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمۂ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت، جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہے، ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے۔ یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔ (آیت نمبر 24 تا 25)

سوال 12: کلمۂ خبیثہ کی مثال کیا ہے؟

جواب: اور کلمۂ خبیثہ (یعنی بُری بات) کی مثال ایک بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے، اُس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔ (آیت نمبر 26)

سوال 13: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے اور کن کو گمراہ کرتا ہے؟

جواب: اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو ایک قولِ ثابت کی بنیاد پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔ (آیت نمبر 27)

سوال 14: کھلے اور چھپے کیا چیز خرچ کرنے کا حکم آیا ہے؟

جواب: اے نبی ﷺ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے (راہِ خیر میں) خرچ کریں۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔ (آیت نمبر 31)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے کن کن چیزوں کو اپنی مخلوق کے لیے مسخر کیا؟

جواب: اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔

جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا۔ جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا۔ جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو کر ہی نہیں سکتے۔ حقیقت یہ کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

(آیت نمبر 32 تا 34)

سوال 16: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے کیا دعا کی؟

جواب: یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ "پروردگار، اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ پروردگار، ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی گمراہ کر دیں، لہٰذا ان میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔

پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں' لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔ پروردگار، تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 35 تا 37)

سوال 17: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس بات پر اپنے رب کا شکر ادا کیا؟

جواب: اور واقعی اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں...... "شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام جیسے بیٹے دیئے،

حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار، مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں)۔ پروردگار، میری دعا قبول کر۔ پروردگار، مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہوگا۔" (آیت نمبر 38 تا 41)

سوال 18: اللہ تعالیٰ نے کفار کو قیامت کا خوف کن الفاظ میں دلایا؟

جواب: اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں' اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو۔ اللہ تو انہیں ڈھیل رہا ہے۔ اس دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں، سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں۔ اے محمد ﷺ، اس دن سے تم انہیں ڈراؤ جب کہ عذاب ان پر آئے گا۔ اور وہ کہیں گے کہ "اے ہمارے مالک، ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔" (مگر انہیں صاف جواب دے دیا جائے گا کہ) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟ حالانکہ تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ بس چکے تھے جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اور دیکھ چکے تھے کہ ہم نے اُن سے کیا سلوک کیا اور اُن کی مثالیں دے دے کر ہم تمہیں سمجھا بھی چکے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری ہی چالیں چل دیکھیں، مگر اُن کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا اگر چہ ان کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ بھی اُن سے ٹل جائیں۔ (آیت نمبر 42 تا 46)

سوال 19: اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کو کس گمان سے روک رہے تھے؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ کبھی اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا، اللہ زبردست ہے اور انتقام لینے والا ہے۔ (آیت نمبر 47)

سوال 20: کون لوگ زنجیروں میں جکڑے اور تارکول کا لباس پہنے ہوں گے؟

جواب: (اے نبی ﷺ) ڈراؤ انہیں اُس دن سے جب کہ زمین و آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے۔ اُس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوں گے تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں۔ یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا بدلہ دے گا۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ (آیت نمبر 48 تا 51)

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ

(۱۵)

سوال1: سورہ حجر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ حجر مکی ہے اس میں ننانوے (99) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ حجر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں دو مضمون بیان ہوئے ہیں' اول تنبیہ ان لوگوں کو جو رسولِ پاک ﷺ کی دعوت کا انکار کر رہے تھے اور آپ کا مذاق اڑاتے اور آپ کے کام میں طرح طرح کی مزاحمتیں کرتے تھے۔ اس سورہ میں رسولِ پاک ﷺ کو تسلی دی گئی اور ہمت افزائی کی گئی۔ چنانچہ اس سورہ میں بھی ایک طرف توحید کے دلائل کی طرف مختصر اشارے کیے گئے ہیں اور دوسری طرف قصۂ آدم و ابلیس سنا کر نصیحت فرمائی گئی ہے۔

سوال3: کفار کا رسولِ پاک ﷺ کو دیوانہ کہنے پر اللہ تعالٰی نے اُن کو کیا جواب دیا؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں "اے وہ شخص جس پر ذکر نازل ہوا ہے، تو یقیناً دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے سامنے فرشتوں کو لے کیوں نہیں آتا؟" (اللہ نے فرمایا کہ) ہم فرشتوں کو یوں ہی نہیں اتار دیا کرتے۔ وہ جب اترتے ہیں تو حق کے ساتھ اترتے ہیں' اور پھر لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی۔ رہا یہ ذکر تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (آیت نمبر 6 تا 9)

سوال4: ذکر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ذکر کا لفظ قران میں اصطلاحاً کلامِ الٰہی کے لیے استعمال ہوا ہے جو سراسر نصیحت بن کے آتا ہے، پہلے جتنی کتابیں انبیاء پر نازل ہوئی تھیں وہ سب بھی ذکر تھیں اور یہ قرآن بھی ذکر ہے۔ ذکر کے اصل معنی ہیں' یاد دلانا، ہوشیار کرنا اور نصیحت کرنا۔ (تفہیم القرآن)

سوال5: اللہ تعالٰی نے رسولِ پاک ﷺ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: اے محمد ﷺ، ہم تم سے پہلے بہت سی گزری ہوئی قوموں میں رسول بھیج چکے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کے پاس کوئی رسول آیا ہو اور انہوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔ مجرمین کے دلوں میں تو

ہم اس ذکر کو اسی طرح (سلاخ کے مانند) گزارتے ہیں۔ وہ اس پر ایمان نہیں لایا کرتے۔ قدیم سے اس قماش کے لوگوں کا یہی طریقہ چلا آ رہا ہے۔ اگر ہم اُن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیتے اور وہ دن دہاڑے اس میں چڑھنے بھی لگتے تب بھی وہ یہی کہتے کہ ہماری آنکھوں کو دھوکہ ہو رہا ہے، بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (آیت نمبر 10 تا 15)

سوال 6: کیا شیاطین آسمان تک جا سکتے ہیں؟

جواب: یہ ہماری کارفرمائی ہے کہ آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے، ان کو دیکھنے والوں کے لیے مزین کیا، اور ہر شیطان مرؐدود سے ان کو محفوظ کر دیا۔ کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پا سکتا، مگر یہ کہ کچھ سن گن لے لے۔ اور جب وہ سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلۂ روشن اس کا پیچھا کرتا ہے۔ (آیت نمبر 16 تا 18)

سوال 7: موت اور زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: زندگی اور موت ہم دیتے ہیں، اور ہم ہی سب کے وارث ہونے والے ہیں۔ پہلے جو لوگ تم میں سے ہو گزرے ہیں ان کو بھی ہم نے دیکھ رکھا ہے، اور بعد کے آنے والے بھی ہماری نگاہ میں ہیں۔ یقیناً تمہارا رب ان سب کو اکٹھا کرے گا، وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی۔ (آیت نمبر 24 تا 25)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پہلے بنایا یا جنوں کو؟

جواب: ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا۔ اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔ پھر یاد کرو اس موقع کو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ''سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔ جب میں اُسے پورا بنا چکوں اور اس میں روح سے کچھ پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔'' چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ (آیت نمبر 26 تا 30)

سوال 9: انکارِ سجدہ کے بعد اللہ تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ رب نے پوچھا ''اے ابلیس، تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا؟'' اس نے کہا ''میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں اِس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے۔''

رب نے فرمایا ''اچھا تو نکل جا یہاں سے کیونکہ تو مردُود ہے، اور اب روزِ جزا تک تجھ پر لعنت ہے۔'' اس نے عرض کیا ''میرے رب، یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لیے مہلت دے جب کہ سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔'' فرمایا ''اچھا، تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔'' وہ بولا ''میرے رب، جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔'' فرمایا ''یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ بے شک، جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا۔ تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں پر ہی چلے گا جو تیری پیروی کریں، اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ اس جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے اُن میں ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔'' (آیت نمبر 31 تا 44)

سوال 10: دُنیا میں اگر نیک لوگوں کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جائے تو کیا جنت میں وہ دُور ہو گی یا نہیں؟

جواب: بخلاف اس کے متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ، بے خوف و خطر، ان کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کدورت ہو گی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔ انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ (آیت نمبر 45 تا 48)

سوال 11: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس کون مہمان آئے تھے اور انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے کیا کہا؟

جواب: اور انہیں ذرا ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ سناؤ۔ جب وہ آئے اُس کے ہاں اور کہا ''سلام ہو تم پر'' تو اس نے کہا ''ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا ''ڈرو نہیں، ہم تمہیں ایک بڑے سیانے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''تم اس بڑھاپے میں مجھے اولاد کی بشارت دیتے ہو؟ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کیسی بشارت تم مجھے دے رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہم تمہیں برحق بشارت دے رہے ہیں، تم مایوس نہ ہو۔'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 51 تا 56)

سوال 12: فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کون سی مجرم قوم کو عذاب دینے کی خبر دی؟

جواب: پھر ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا ''اے فرستادگانِ الٰہی، وہ مہم کیا ہے جس پر آپ حضرات

تشریف لائے ہیں؟" بولے، "ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔صرف لوط کے گھر والے مستثنیٰ ہیں، ان سب کو ہم بچالیں گے، سوائے اس کی بیوی کے، جس کے لیے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے مقرر کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔" (آیت نمبر 57 تا 60)

سوال 13: حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کو بچانے کے لیے اپنی قوم کو کیا کہا؟

جواب: "بھائیو، یہ میرے مہمان ہیں میری فضیحت (رسوا) نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو، اور مجھے رسوا نہ کرو۔" انہوں نے کہا! کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو۔" (حضرت لوط علیہ السلام نے) کہا اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری قوم کی عورتیں میری بیٹیاں موجود ہیں۔"

(آیت نمبر 68 تا 71)

نوٹ: یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کی عورتوں کو اپنی بیٹیاں کہا۔

(تفسیر کنز الایمان+تفسیر ابن کثیر)

سوال 14: اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کون سی گزرگاہیں صاحبِ فراست انسانوں کے لیے نشانیاں فراہم کرتی ہیں؟

جواب: تیری جان کی قسم اے نبی ﷺ، اُس وقت ان پر ایک نشہ چڑھا ہوا تھا جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔

آخر کار پَو پھٹتے ہی اُن کو (یعنی قومِ لوط علیہ السلام کو) ایک زبردست دھماکے نے آلیا اور ہم نے اُس بستی کو تل پٹ کر کے رکھ دیا اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش برسادی۔

اس واقعہ میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جب صاحبِ فراست ہیں۔اور وہ علاقہ (جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا) گزرگاہِ عام پر واقع ہے، اُس میں سامانِ عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو صاحبِ ایمان ہیں۔

اور آپ کے (یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم) والے ظالم تھے، تو دیکھ لو ہم نے اُن سے بھی انتقام لیا، اور ان دونوں قوموں کے اُجڑے ہوئے علاقے کھلے راستے پر واقع ہیں۔حجر کے لوگ (یہ قوم ثمود کا مرکزی شہر تھا) بھی رسولوں کی تکذیب کر چکے ہیں۔ہم نے اپنی آیات اُن کے پاس بھیجیں، اپنی نشانیاں اُن کو دکھائیں، مگر وہ سب کو نظر انداز ہی کرتے رہے۔وہ پہاڑ تراش تراش کر

مکان بناتے تھے۔اور اپنی جگہ بالکل بےخوف اور مطمئن تھے۔آخر کار زبردست دھماکے نے اُن کو صبح ہوتے آلیا اور ان کی کمائی اُن کے کچھ کام نہ آئی۔ (آیت نمبر 72 تا 84)

سوال 15: وہ کون سی سات آیات ہیں جن کو رسولِ پاک ﷺ کو بار بار دہرانے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اور ہم نے تمہیں سات ایسی آیات دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں اور تمہیں قرآنِ عظیم عطا کیا ہے۔تم اس متاعِ دُنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے، اور نہ ان کے حال پر اپنا دل کڑھاؤ۔انہیں چھوڑ کر ایمان لانے والوں کی طرف جھکو اور (نہ ماننے والوں سے) کہہ دو کہ میں تو صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔یہ اُسی طرح کی تنبیہ ہے جیسی ہم نے اُن تفرقہ پردازوں کی طرف بھیجی تھی جنہوں نے کلامِ الٰہی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے۔تو قسم ہے تیرے رب کی، ہم ضرور ان سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔
(آیت نمبر 87 تا 93)

نوٹ: مندرجہ بالا سات آیات سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی شامل ہے اور سورہ فاتحہ کا جزو ہے۔ (بخاری+مسلم+کنزالایمان+تفہیم القرآن+تفسیر ابن کثیر)

سوال 16: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو دل سے کوفت دور کرنے کا کیا طریقہ بتایا؟

جواب: ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ تم پر بناتے ہیں ان سے تمہارے دل کو سخت کوفت ہوتی ہے۔اس کا علاج یہ ہے "کہ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس کی جناب میں سجدہ بجالاؤ، اور اس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو۔جس کا آنا یقینی ہے۔(آیت نمبر 97 تا 99)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ النَّحْلِ

(۱۶)

سوال 1: سورۃ نحل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سور نحل مکی ہے اس میں ایک سواٹھائیس (128) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نحل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کا آغاز ایک تنبیہی جملے سے ہوتا ہے۔ کفارِ مکہ بار بار نبی پاک ﷺ کے بارے میں کہتے تھے کہ جب ہم تمھیں جھٹلا چکے ہیں اور کھلم کھلا تمھاری مخالفت کررہے ہیں تو آخر کار وہ خدا کا عذاب آ کیوں نہیں جاتا۔ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ منکرین کے اعتراضات، شکوک، حجتوں اور حیلوں کا ایک ایک کرکے جواب دیتے ہیں۔ باطل پر اصرار اور حق کے مقابلہ میں استکبار کے برے نتائج سے ڈرایا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں مشرکین کو بتایا جاتا ہے کہ خدا کو رب ماننا (جس کا انہیں دعویٰ تھا) ہی کافی نہیں ہے اس بات کے کچھ اپنے تقاضے بھی ہیں، جو عقائد اخلاق اور عملی زندگی میں نمودار ہونے چاہئیں۔ نبی پاک ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کی ڈھارس بندھائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کفار کی مزاحمتوں اور جفا کاریوں کے مقابلہ میں ان کا رویہ کیا ہونا چاہئے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو شرک سے باز رکھنے کے لئے کن الفاظ میں تنبیہ کی ہے؟

جواب: آ گیا اللہ کا فیصلہ، اب اس کے لئے جلدی نہ مچاؤ۔ پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اس روح کو اپنے جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کے ذریعے نازل فرما دیتا ہے (اس ہدایت کے ساتھ کہ لوگوں کو) ''آگاہ کردو، میرے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو''۔ اُس نے آسمان و زمین کو برحق پیدا کیا ہے، وہ بہت بالا و برتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (آیات نمبر 1 تا 3)

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس طرح پیدا فرمایا؟

جواب: اُس نے انسان کو ایک ذرا سی بوند سے پیدا کیا اور دیکھتے دیکھتے صریحاً وہ ایک جھگڑالو ہستی بن گیا۔ (آیت نمبر 4)

سوال5: قرآن میں جانوروں کے کیا فائدے بیان فرمائے گئے ہیں؟

جواب: اس نے جانور پیدا کئے جن میں تمھارے لئے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی۔ اُن میں تمھارے لئے جمال ہے جبکہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور جب کہ شام انہیں واپس لاتے ہو۔ وہ تمھارے لئے بوجھ ڈھو کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمھارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔ اُس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمھاری زندگی کی رونق بنیں۔ وہ اور بہت سی چیزیں (تمھارے فائدے کے لئے) پیدا کرتا ہے جن کا تمھیں علم تک نہیں ہے۔

(آیات نمبر 5 تا 8)

سوال6: اللہ تعالیٰ نے پانی کے کیا فائدے بتائے؟

جواب: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمھارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس پانی کے ذریعہ سے کھیتیاں اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے۔ اس میں ایک بڑی نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (آیات نمبر 10 تا 11)

سوال7: سمندر میں انسان اپنے رب کا فضل کس طرح تلاش کرتا ہے؟

جواب: وہی ہے جس نے تمھارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

(آیت نمبر 14)

سوال8: اللہ تعالیٰ نے پہاڑ، دریا اور ستارے کیوں بنائے؟

جواب: اُس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تاکہ زمین تم کو لے کر ڈھلک نہ جائے۔ اس نے دریا جاری کیے اور قدرتی راستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اس نے زمین میں راستہ بتانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اور وہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے، دونوں یکساں ہیں؟ کیا تم ہوش میں نہیں آتے؟ (آیات نمبر 15 تا 17)

سوال 9: اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی گنتی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا اور رحیم ہے، حالانکہ وہ تمھارے کھلے سے بھی واقف ہے اور چھپے سے بھی۔ (آیت نمبر 18 تا 19)

سوال 10: خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں، مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور اُن کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اُٹھایا جائے گا۔

تمھارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اُن کے دلوں میں انکار بس کر رہ گیا ہے اور وہ گھمنڈ میں پڑ گئے ہیں۔ اللہ یقیناً ان کے سب کرتوت جانتا ہے چھپے ہوئے بھی اور کھلے ہوئے۔ بھی وہ اُن لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرورِ نفس میں مبتلا ہوں۔ (آیات نمبر 20 تا 23)

سوال 11: قرآن کو جھٹلانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور جب کوئی ان سے پوچھتا ہے کہ تمھارے رب نے یہ کیا چیز نازل کی ہے، تو کہتے ہیں "اجی وہ تو پچھلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں" یہ باتیں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے بوجھ بھی پورے اُٹھائیں اور ساتھ ساتھ کچھ اُن لوگوں کے بوجھ بھی سمیٹیں جنہیں یہ بر بنائے جہالت گمراہ کر رہے ہیں، دیکھو! کیسی سخت ذمہ داری ہے جو یہ اپنے سر لے رہے ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ (حق کو نیچا دکھانے کے لئے) ایسی ہی مکاریاں کر چکے ہیں، تو دیکھ لو کہ اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اُکھاڑ پھینکی اور اس کی چھت اوپر سے ان کے سر پر آ رہی اور ایسے رُ[illegible] عذاب آیا جدھر سے اُس کے آنے [illegible] اُن کو گمان تک نہ تھا۔ پھر قیامت کے روز اللہ اُنہیں ذلیل

(آیات نمبر 24 تا 26)

سوال 12: کون لوگ رسول پاک ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کی تعریفیں کرتے تھے اور اُن کو اللہ کی طرف سے کیا خوشخبری دی گئی؟

جواب: دوسری طرف خدا ترس لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے جو تمھارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ "بہترین چیز اُتری ہے"۔ اس طرح کے نیکوکار لوگوں کے

لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ضرور ہی ان کے حق میں بہتر ہے۔ بڑا اچھا گھر ہے متقیوں کا، دائمی قیام کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے، نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور سب کچھ وہاں عین اُن کی خواہش کے مطابق ہوگا۔ یہ جزا دیتا ہے اللہ متقیوں کو، اُن متقیوں کو جن کی روحیں پاکیزگی کی حالت میں جب ملائکہ قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں "سلام ہو تم پر، جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے بدلے"
(آیات نمبر 30 تا 32)

سوال 13: مشرکین اسلام نہ لانے کے بارے میں کیا حجت پیش کرتے تھے؟

جواب: یہ مشرکین کہتے ہیں "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اُس کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے اور نہ اُس حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے" ایسے ہی بہانے ان سے پہلے کے لوگ بھی بناتے رہے ہیں۔ تو کیا رسولوں پر صاف صاف بات پہنچا دینے کے سوا اور بھی کوئی ذمہ داری ہے؟ ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیج دیا اور اُس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ "اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو" اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہوگئی۔ پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔
(آیات نمبر 35 تا 36)

سوال 14: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو اپنے اوپر لازم کر دیا ہے؟

جواب: یہ لوگ اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ "اللہ کسی مرنے والے کو پھر سے زندہ کر کے نہ اُٹھائے گا" اُٹھائے گا کیوں نہیں، یہ تو ایک وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اور ایسا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اللہ ان کے سامنے اُس حقیقت کو کھول دے، جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، اور منکرینِ حق کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے (رہا اس کا امکان، تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لئے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم دیں "ہو جا" اور بس وہ ہو جاتی ہے۔ (آیات نمبر 38 تا 40)

سوال 15: دو خدا بنانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ کا فرمان ہے کہ "دو خدا نہ بنالو، خدا تو بس ایک ہی ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو۔ اُسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور خالصتاً اُسی کا دین (ساری کائنات) میں چل

رہا ہے۔ پھر کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کسی اور سے تقویٰ کرو گے؟ (آیات نمبر 51 تا 52)

سوال 16: جو لوگ دیویوں اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بناتے تھے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! اور ان کے لئے وہ جو یہ خود چاہیں؟ (یعنی بیٹے) جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ رنج و غم کھاتا ہے۔ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے۔ سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو لئے رہے یا مٹی میں دبا دے؟ (آیات نمبر 57 تا 59)

سوال 17: اللہ تعالیٰ ظالم پر اپنی گرفت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر کہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُن کی زیادتی پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ سب کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے، پھر جب وہ وقت آ جاتا ہے تو اس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ (آیت نمبر 61)

سوال 18: اللہ تعالیٰ عزوجل کس طرح مردہ زمین میں جان ڈالتے ہیں؟

جواب: (تم ہر برسات میں دیکھتے ہو کہ) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور یکا یک مردہ پڑی ہوئی زمین میں اُس کی بدولت جان ڈال دی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے سننے والوں کے لئے۔
(آیت نمبر 65)

سوال 19: مویشیوں میں انسانوں کے لئے کیا سبق موجود ہے؟

جواب: اور تمھارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ اُن کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمھیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لئے نہایت خوشگوار ہے۔ (آیت نمبر 66)

> نوٹ: گوبر اور خون کے درمیان کا مطلب یہ ہے کہ جانور جو غذا کھاتے ہیں اُس سے ایک طرف تو خون بنتا ہے اور دوسری طرف فضلہ، مگر انہی جانوروں کی صنف اُناث میں اُسی غذا سے ایک تیسری چیز بھی پیدا ہو جاتی ہے جو خاصیت، رنگ و بو، فائدے اور مقصد میں ان دونوں سے بالکل مختلف ہے۔

اس میں نہ تو خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا کھٹکا۔ نہایت صاف لطیف دودھ برآمد ہوتا ہے۔ اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کاری گری ظاہر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن + کنزالایمان)

سوال 20: کھجور کے درخت اور انگور کی بیل میں اللہ تعالیٰ نے کیا چیز حرام اور کیا چیز حلال قرار دی؟

جواب: (اسی طرح) کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز تمھیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی۔ یقیناً اس میں نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لئے۔

(آیت نمبر 67)

نوٹ: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ پھلوں کے اس عرق میں وہ مادہ بھی موجود ہے جو انسان کے لئے حیات بخش غذا بن سکتا ہے اور وہ مادہ بھی موجود ہے جو سڑ کر الکوحل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اب یہ انسان کی اپنی قوت انتخاب پر منحصر ہے کہ وہ اس سرچشمے سے پاک رزق حاصل کرتا ہے یا عقل وخرد زائل کر دینے والی شراب۔ ایک اور ضمنی اشارہ شراب کی حرمت کی طرف بھی ہے کہ وہ پاک رزق نہیں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن)

سوال 21: شہد کی مکھی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور دیکھو، تمھارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات الہام کر دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں، اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ، اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

(آیات نمبر 68 تا 69)

سوال 22: طول عمری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور دیکھو، اللہ نے تم کو پیدا کیا، پھر وہ تم کو موت دیتا ہے، اور تم میں سے کوئی بدترین عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ حق یہ ہے کہ اللہ ہی علم میں بھی کامل ہے اور قدرت میں بھی۔ (آیت نمبر 70)

سوال 23: جو لوگ نعمت الٰہی سے انکار کرتے تھے اُن کو اللہ تعالیٰ کس کس طرح اپنے احسانات یاد کرواتے ہیں؟

جواب: اور دیکھو، اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔ پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں تا کہ دونوں اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں۔ تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے؟ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لئے تمھاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اسی نے ان بیویوں سے تمھیں بیٹے پوتے عطا کئے اور اچھی اچھی چیزیں تمھیں کھانے کو دیں۔ پھر کیا یہ لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی) باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کے احسان کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ آسمانوں سے انہیں کچھ بھی رزق دینا ہے نہ زمین سے، اور نہ یہ کام وہ کر ہی سکتے ہیں، پس اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو، اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

(آیات نمبر 71 تا 73)

سوال 24: سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کا فرق کس مثال سے بیان فرمایا؟

جواب: اللہ ایک مثال دیتا ہے، دو آدمی ہیں، ایک گونگا بہرا ہے، (یعنی کافر) کوئی کام نہیں کر سکتا، اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے، جدھر بھی وہ اسے بھیجے کوئی بھلا کام اُسے بن نہ آئے۔ دوسرا شخص ایسا ہے کہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود راہ راست پر قائم ہے۔ بتاؤ کیا یہ دونوں یکساں ہیں؟

(آیت نمبر 76)

سوال 25: قیامت کتنی دیر میں برپا ہوگی؟

جواب: اور زمین و آسمان کے پوشیدہ حقائق کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ اور قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا مگر بس اتنی کہ جس میں آدمی کی پلک جھپک جائے، بلکہ اس سے بھی کچھ کم۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (آیت نمبر 77)

سوال 26: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کان، آنکھیں اور دل کیوں عطا فرمائے؟

جواب: اللہ نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے۔ اُس نے تمھیں کان دیئے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیئے، اس لئے کہ تم شکر گزار بنو۔

(آیت نمبر 78)

سوال 27: اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی کھال اور بال میں ہمارے لئے کیا نعمتیں رکھی ہیں؟

جواب: اللہ نے تمھارے لئے تمھارے گھروں کو جائے سکون بنایا۔ اُس نے جانوروں کی کھالوں سے تمھارے لئے ایسے مکان پیدا کئے جنہیں تم سفر اور قیام، دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو۔ اُس نے جانوروں کے صوف اور اُون اور بالوں سے تمھارے لئے پہننے اور برتنے کی بہت سے چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمھارے کام آتی ہیں۔ اس نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمھارے لئے سائے کا انتظام کیا، پہاڑوں میں تمھارے لئے پناہ گاہیں بنائیں (یعنی غار) اور تمھیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمھیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ دوسری پوشاکیں جو آپس کی جنگ میں تمھاری حفاظت کرتی ہیں۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے شاید کہ تم فرماں بردار بنو۔ اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے محمد ﷺ، تم پر صاف صاف پیغامِ حق پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ اللہ کے احسان کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور ان میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (آیات نمبر 80 تا 83)

سوال 28: سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے کون سے تین کام کرنے اور کون سے تین کام نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے؟

جواب: اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سبق لو۔ (آیت نمبر 90)

سوال 29: اللہ تعالیٰ عہد و پیان باندھنے کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو، جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تمھارے سب افعال سے باخبر ہے۔ تمھاری حالت اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر و فریب کا ہتھیار بناتے ہو تا کہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے۔ حالانکہ اللہ اس عہد و پیان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور ضرور وہ قیامت کے روز تمھارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔

(آیات نمبر 91 تا 92)

سوال 30: صبر کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو اُن کے اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو اُن کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔ (آیات نمبر 96 تا 97)

سوال 31: قرآن پڑھتے وقت کس سے پناہ مانگنی چاہئے؟

جواب: پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو، اُسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

(آیات نمبر 98 تا 100)

سوال 32: کفار کے اس بہتان پر کہ رسول پاک ﷺ قرآن ایک عجمی سے سیکھتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہمیں معلوم ہے یہ لوگ تمھارے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے۔ حالانکہ ان کا اشارہ جس آدمی کی طرف ہے اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو نہیں مانتے اللہ کبھی ان کو صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے (جھوٹی باتیں نبی نہیں گھڑتا بلکہ) جھوٹ وہ لوگ گھڑ رہے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے، وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔ (آیات نمبر 103 تا 105)

سوال 33: اللہ کن لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا؟

جواب: جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر) مگر جس نے دل کی رضامندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے اور ایسے سب لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ اُنہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا، اور اللہ کا قاعدہ ہے کہ وہ اُن لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا جو اس کی نعمت کا کفران کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ یہ غفلت میں ڈوب چکے ہیں۔ ضرور

ہے کہ آخرت میں یہی خسارے میں رہیں گے۔ (آیات نمبر 106 تا 109)

سوال 34: اللہ نے اُس بستی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جو اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی تھی؟

جواب: اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے۔ وہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بفراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اُس نے اللہ کی نعمتوں کا کفران شروع کر دیا۔ تب اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں اُن پر چھا گئیں۔ اُن کے پاس ان کی اپنی قوم میں سے ایک رسول آیا۔ مگر اُنہوں نے اس کو جھٹلایا۔ آخر کار عذاب نے اُن کو آلیا جبکہ وہ ظالم ہو چکے تھے۔ پس اے لوگو، اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اُسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اُس کی بندگی کرنے والے ہو۔ (آیات نمبر 112 تا 114)

سوال 35: اللہ تعالیٰ نے کون سے پیغمبر کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی ذات میں ایک اُمت تھا؟

جواب: بے شک ابراہیم اپنی ذات سے پوری اُمت تھا، اللہ کا مطیعِ فرمان اور یک سو۔ وہ کبھی مشرک نہ تھا۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ اللہ نے اس کو منتخب کر لیا اور سیدھا راستہ دکھایا۔ دنیا میں اس کو بھلائی دی اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔ پھر ہم نے تمھاری طرف یہی وحی بھیجی کہ یک سو ہو کر ابراہیم کے طریقے پر چلو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ (آیات نمبر 120 تا 123)

سوال 36: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو دین اسلام کی تبلیغ کا کیا طریقہ بتایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمھارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ (آیت نمبر 125)

سوال 37: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن الفاظ میں صبر کی تلقین فرمائی؟

جواب: اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لے لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔ اے محمد ﷺ، صبر سے کام کئے جاؤ اور تمھارا یہ صبر اللہ کی توفیق سے ہے۔ ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو اور نہ ان کی چال بازیوں پر تنگ ہو۔ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور اُن لوگوں کے جو اچھے کام کرتے ہیں۔

(آیات نمبر 126 تا 128)

سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِ یْلِ

(۱۷)

سوال1: سورۃ بنی اسرائیل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ بنی اسرائیل مکی ہے اس میں ایک سوگیارہ (111) آیات اور بارہ (12) رکوع ہیں۔

سوال2: سورۃ بنی اسرائیل کے کتنے نام ہیں؟

جواب: سورۃ بنی اسرائیل کو سورۃ اِسراء اور سورۃ سبحان بھی کہتے ہیں۔

سوال3: سورۃ بنی اسرائیل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی ہی آیات واقعہ معراج کے بارے میں ہے۔ اس کے بعد کفار مکہ کو بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل اور دوسری قوموں کے انجام سے سبق لو اور خدا کی دی ہوئی مہلت کے اندر جس کے ختم ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے، سنبھل جاؤ اور اس دعوت کو قبول کر لو جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ذریعہ سے پیش کیا جا رہا ہے۔

توحید، نبوت اور قرآن کے برحق ہونے کی دلیلیں دی گئی ہیں۔ اخلاق اور تمدن کے وہ بڑے بڑے اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر زندگی کے نظام کو قائم کرنا دعوتِ محمدی کے پیش نظر تھا۔ مشکلات کے اس طوفان میں مضبوطی کے ساتھ اپنے مؤقف پر جمے رہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب پنج وقتہ نماز پابندی اوقات کے ساتھ مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔

سوال4: رسول پاک ﷺ کو نبوت کے کتنے سال بعد معراج میسر ہوئی اور آپ ﷺ نے کس کس چیز کا مشاہدہ کیا؟

جواب: نبوت کے بارہویں سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے۔ ستائیسویں رجب کو معراج حاصل ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور ﷺ کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا، نص قرآنی سے ثابت ہے کہ اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا معراج شریف بحالتِ بیداری، جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ آپ ﷺ کو جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کروایا گیا۔ آپ ﷺ نے انبیاء کے ساتھ نماز ادا کی۔

آخرکار آپ انتہائی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے اور اس حضوری کے موقع پر دوسری اہم ہدایات کے علاوہ آپ کو پنج وقت نماز کی فرضیت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد آپ بیت المقدس کی طرف پلٹے اور وہاں سے مسجد حرام واپس تشریف لائے۔ اس سلسلے میں بکثرت احادیث ہیں۔ نیز معتبر روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ دوسرے روز جب آپ نے اس واقعہ کا لوگوں سے ذکر کیا تو کفار مکہ نے اس کا بہت مذاق اُڑایا۔ حدیث کی یہ زائد تفصیلات قرآن کے خلاف نہیں ہیں۔

اصل بات جو معراج کے سلسلے میں سمجھ لینی چاہئے وہ یہ ہے کہ انبیاء میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مذہب کی مناسبت سے ملکوتِ سموات وارض کا مشاہدہ کرایا ہے اور مادی حجابات بیچ میں سے ہٹا کر آنکھوں سے وہ حقیقتیں دکھائی ہیں جن پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دینے پر وہ مامور کئے گئے تھے تاکہ ان کا مقام ایک فلسفی کے مقام سے بالکل ممیز ہو جائے، فلسفی جو کچھ بھی کہتا ہے قیاس اور گمان سے کہتا ہے۔ وہ خود اگر اپنی حیثیت سے واقف ہو تو کبھی اپنی رائے کی صداقت پر شہادت نہ دے گا۔ مگر انبیاء جو کچھ کہتے ہیں وہ براہ راست علم اور مشاہدے کی بناء پر کہتے ہیں اور وہ خلق کے سامنے یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو جانتے ہیں اور یہ ہماری آنکھوں دیکھی حقیقتیں ہیں۔

(تفہیم القرآن + کنز الایمان + ابن کثیر)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے معراج کا ذکر قرآن میں کس انداز سے کیا؟

جواب: پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اُس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے، تاکہ اُسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا۔ (آیت نمبر 1)

سوال 6: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس قوم کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا گیا؟

جواب: ہم نے اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا، اس تاکید کے ساتھ کہ میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔ (آیت نمبر 2)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے کس قوم کو کہا کہ تم زمین میں فساد مچاؤ گے اور غرور کرو گے؟

جواب: تم اُن لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا اور نوح علیہ السلام ایک شکر گزار بندہ تھا پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو اس پر بھی متنبہ کر دیا تھا کہ تم دو

مرتبہ زمین میں فسادِ عظیم برپا کرو گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے۔ آخرکار جب اُن میں سے پہلی سرکشی کا موقع پیش آیا، تو اے بنی اسرائیل ہم نے تمھارے مقابلے پر اپنے ایسے بندے اُٹھائے جو نہایت زور آور تھے اور وہ تمھارے ملک میں گھس کر ہر طرف پھیل گئے۔ یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔ اس کے بعد ہم نے تمھیں اُن پر غلبے کا موقع دے دیا اور تمہیں مال اور اولاد سے مدد دی اور تمھاری تعداد پہلے سے بڑھا دی۔ دیکھو! تم نے بھلائی کی تو وہ تمھارے اپنے ہی لئے بھلائی تھی اور برائی کی تو وہ تمھاری اپنی ذات کے لئے برائی ثابت ہوئی۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کر دیا تا کہ وہ تمھارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد (بیت المقدس) میں اُسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر ان کا ہاتھ پڑے اُسے تباہ کر کے رکھ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ اب تمھارا رب تم پر رحم کرے، لیکن اگر تم نے پھر اپنی سابق روش کا اعادہ کیا تو ہم بھی پھر اپنی سزا کا اعادہ کریں گے، اور کافرِ نعمت لوگوں کے لئے ہم نے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے۔ (آیات نمبر 3 تا 8)

سوال 8: قرآن کس کو سیدھی راہ دکھاتا ہے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے، اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دیتا ہے کہ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 9: انسان کی جلد بازی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہئے۔ انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ (آیت نمبر 11)

سوال 10: اللہ نے رات کو بے نور اور دن کو روشن کیوں بنایا؟

جواب: دیکھو، ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا، اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور ماہ و سال کا حساب معلوم کر سکو۔ اسی طرح ہم نے ہر چیز کو الگ الگ ممیّز کر کے رکھا ہے۔ (آیت نمبر 12)

سوال 11: راہ راست اور گمراہی کے راستوں پر چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جو کوئی راہِ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنی ہی لئے مفید ہے اور جو گمراہ ہو

اس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں۔ (آیت نمبر 15)

سوال 12: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اللہ نے اب تک کتنی قومیں ہلاک کیں؟

جواب: کتنی ہی نسلیں ہیں جو نوح علیہ السلام کے بعد ہمارے حکم سے ہلاک ہوئیں۔ تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ (آیت نمبر 17)

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اور تمھارے رب نے حکم فرمایا کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمھارے پاس اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں، بوڑھے ہو کر رہیں تو اُنہیں اُف تک نہ کہو، نہ اُنہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ "پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح اُنہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا" تمھارا رب خوب جانتا ہے کہ تمھارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لئے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔ (آیات نمبر 23 تا 25)

سوال 14: سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے کون سے 14 اُمور پر اُمت محمدی کو عمل پیرا ہونے کا حکم دیا ہے؟

جواب: 1- اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

2- والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

3- رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔

4- فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

5- اگر اُن سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمھیں کترانا ہو، اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اُس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو، تو اُنہیں نرم جواب دے دو۔

6- نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو (یعنی بخل) اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

7- اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمھیں بھی۔ درحقیقت اُن کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

8- زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی بُرا راستہ۔

9- قتلِ نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے، پس چاہئے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے، اُس کی مدد کی جائے گی۔

10- مالِ یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ یتیم اپنے شباب کو پہنچ جائے۔

11- عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔

12- پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

13- کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمھیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

14- زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ ان امور میں سے ہر ایک کا بُرا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے ربّ نے تجھ پر وحی کی ہیں۔ (آیات نمبر 26 تا 39)

سوال 15: کون کون سی چیزیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں؟

جواب: پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ اُس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، مگر تم ان کی تسبیح سمجھتے نہیں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔ (آیات نمبر 43 تا 44)

سوال16: جب رسول پاک ﷺ قرآن پڑھتے تو کافرأن کوکس انسان سے تشبیہ دیتے تھے؟

جواب: جب تم قرآن پڑھتے ہوتو ہم تمھارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں، اور ان کے دلوں پر ایسا غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے، اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں اپنے ایک ہی رب کا ذکر کرتے ہوتو وہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ جب وہ کان لگا کر تمھاری بات سنتے ہیں تو دراصل کیا سنتے ہیں اور جب بیٹھ کر باہم سرگوشیاں کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں۔ یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ یہ تو ایک سحر زدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم لوگ جا رہے ہو۔ دیکھو کیسی باتیں ہیں جو یہ لوگ تم پر چھانٹتے ہیں۔ یہ بھٹک گئے ہیں۔ انہیں راستہ نہیں ملتا۔ (آیات نمبر 45 تا 48)

سوال 17: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کوزبان سے کس طرح کی بات نکالنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: اور اے محمد ﷺ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (آیت نمبر 53)

سوال18: مرتبے کے لحاظ سے کیا تمام پیغمبر برابر ہیں؟

جواب: تیرا رب زمین اور آسمانوں کی مخلوقات کو زیادہ جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض سے بڑھ کر مرتبے دیئے اور ہم نے ہی داؤد علیہ السلام کو زبور دی تھی۔ (آیت نمبر 55)

سوال19: اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں کیوں بھیجتے ہیں؟

جواب: اور ہم کو نشانیاں بھیجنے سے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ ان سے پہلے کے لوگ اُن کو جھٹلا چکے ہیں۔ (چنانچہ دیکھ لو) ثمود کو ہم نے علانیہ اُونٹنی لا کر دی اور اُنہوں نے اس پر ظلم کیا۔ ہم نشانیاں لئے تو بھیجتے ہیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر ڈریں۔ یاد کرو اے محمد ﷺ! ہم نے تم سے کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔ اور یہ جو کچھ ابھی ہم نے تمھیں دکھایا ہے (یعنی معراج)، اس کو اور اُس درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے بس ایک فتنہ بنا کر رکھ دیا۔ ہم انہیں تنبیہ پر تنبیہ کئے جا رہے ہیں، مگر ہر تنبیہ ان کی سرکشی ہی میں اضافہ کئے جاتی ہے۔

(آیات نمبر 59 تا 60)

سوال 20: وہ کون سا درخت ہے جس پر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی؟

جواب: اُس درخت کا نام زقوم ہے جس کے متعلق قرآن میں خبر دی گئی ہے کہ دوزخ کی تہ میں پیدا ہوگا اور دوزخیوں کو اسے کھانا پڑے گا۔ اس پر لعنت کرنے سے مراد اُس کا اللہ کی رحمت سے دور ہونا ہے۔ یعنی وہ اللہ کی رحمت کا نشان نہیں ہے کہ اُسے اپنی مہربانی کی وجہ سے اللہ نے لوگوں کی غذا کے لئے پیدا فرمایا، ہو بلکہ وہ اللہ کی لعنت کا نشان ہے جسے ملعون لوگوں کے لئے اس نے پیدا کیا ہے تا کہ وہ بھوک سے تڑپ کر اس پر منہ ماریں اور مزید تکلیف اُٹھائیں۔ سورۃ دخان (آیت نمبر 43-46) میں اس درخت کی جو تشریح کی گئی ہے وہ یہی ہے کہ دوزخی جب اس کو کھائیں گے تو وہ ان کے پیٹ میں ایسی آگ لگائے گا جیسے ان کے پیٹ میں پانی کھول رہا ہو۔ (تفسیر تفہیم القرآن + کنز الایمان + ابن کثیر)

سوال 21: سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر کس نعمت کا ذکر کیا؟

جواب: یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔

(آیت نمبر 70)

سوال 22: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو مشرکین مکہ کے بارے میں کیا پیشین گوئی کی؟

جواب: اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمھارے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں اور تمھیں یہاں سے نکال باہر کریں۔ لیکن اگر یہ ایسا کریں گے تو تمھارے بعد یہ خود یہاں کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہر سکیں گے۔ (آیت نمبر 76)

سوال 23: اللہ تعالیٰ نے کن اوقات میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا؟

جواب: نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لیکر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے وقت قرآن کا بھی التزام کرو۔ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے گواہ بنتے ہیں اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھو، یہ تمھارے لئے نفل ہے، بعید نہیں کہ تمھارا رب تمھیں مقام محمود پر فائز کر دے۔ (آیات نمبر 78 تا 79)

سوال 24: تہجد کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تہجد کے معنی ہیں نیند توڑ کر اُٹھنے کے۔ پس رات کے وقت تہجد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رات کا ایک حصہ سونے کے بعد پھر اُٹھ کر نماز پڑھی جائے۔

سوال 25: نفل کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نفل کے معنی ہیں ''فرض سے زائد'' یعنی پانچ نمازیں جن کے اوقات کا نظام اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا ہے فرض ہیں اور یہ چھٹی نماز یعنی تہجد فرض سے زائد ہے یعنی نفل نماز ہے۔

سوال 26: ہجرت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کیا دعا مانگنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: اور دعا کرو کہ پروردگار مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال۔ اور اپنی طرف سے میرے لئے غلبہ اور امداد مقرر فرمادے۔ اور اعلان کردو کہ ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے''۔ (آیات نمبر 80 تا 81)

سوال 27: قرآن کن لوگوں کے لئے شفا ہے؟

جواب: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لئے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔ (آیت نمبر 82)

سوال 28: کفار رسول پاک ﷺ سے کس طرح کے معجزات کے مطالبے کرتے تھے؟

جواب: ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر اکثر لوگ انکار ہی پر جمے رہے۔ اور انہوں نے کہا ''ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لئے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کردے یا تیرے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں رواں کردے۔ یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرادے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے۔ یا خدا اور فرشتوں کو روبرو ہمارے سامنے لے آئے۔ یا تیرے لئے سونے کا ایک گھر بن جائے، یا تو آسمان پر چڑھ جائے، اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اُتار لائے جسے ہم پڑھیں۔'' اے محمد ﷺ، ان سے کہو، ''پاک ہے میرا پروردگار! کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں''۔ (آیات نمبر 89 تا 93)

سوال 29: کون سی چیز لوگوں کو ایمان لانے سے روکتی تھی؟

جواب: لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے اُن کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر اُن کے اسی قول نے کہ ''کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا''؟ ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو ان کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔
(آیات نمبر 94 تا 95)

سوال 30: انسان کی تنگدلی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کن الفاظ میں کیا ہے؟
جواب: اے محمد ﷺ، ان سے کہو، اگر کہیں میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے قبضے میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشے سے ضرور ان کو روک رکھتے واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے۔
(آیت نمبر 100)

سوال 31: نزولِ قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟
جواب: اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور حق ہی کے ساتھ یہ نازل ہوا ہے، اور اے محمد ﷺ، تمھیں ہم نے اس کے سوا اور کسی کام کے لئے نہیں بھیجا کہ (جو مان لے اُسے) بشارت دے دو اور (جو نہ مانے اُسے) متنبہ کر دو۔ اور اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کو سناؤ اور اسے ہم نے (موقع موقع سے) بتدریج اُتارا ہے۔ اے محمد ﷺ، ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم اسے مانو یا نہ مانو، جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکار اُٹھتے ہیں "پاک ہے ہمارا رب، اُس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔" اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر اُن کا خشوع اور بڑھ جاتا ہے۔
(آیات نمبر 105 تا 109)

سوال 32: اللہ کو کس نام سے پکارنا چاہئے؟
جواب: اے نبی ﷺ ان سے کہو، اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو اُس کے لئے سب اچھے ہی نام ہیں۔ (آیت نمبر 110 حصہ اوّل)

نوٹ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شب سید عالم ﷺ نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمان فرماتے رہے۔ ابو جہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیں تو کئی معبودوں کو پوجنے سے منع فرماتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے بھی پکارو۔ (تفسیر کنز الایمان + ابن کثیر + تفہیم القرآن)

سوال 33: نماز میں قرأت کس طرح کرنی چاہئے؟
جواب: اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے، ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔ (آیت نمبر 110 حصہ دوم)

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

(۱۸)

سوال 1: سورہ کہف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ کہف میں ایک سودس (110) آیات اور بارہ (12) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ کہف کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ سورہ مشرکین مکہ کے تین سوالات کے جواب میں نازل ہوئی، جو انہوں نے نبی ﷺ کا امتحان لینے کے لئے اہل کتاب کے مشورے سے آپ کے سامنے پیش کئے تھے۔ اصحاب کہف کون تھے؟ قصہ خضر کی حقیقت کیا ہے؟ اور ذوالقرنین کا کیا قصہ ہے؟ یہ تینوں قصے عیسائیوں اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق تھے۔ حجاز میں ان کا کوئی چرچا نہ تھا۔ اسی لئے اہل کتاب نے امتحان کی غرض سے ان کا انتخاب کیا تھا، تاکہ یہ بات کھل جائے کہ واقعی رسول پاک ﷺ کے پاس کوئی غیبی ذریعہ علم ہے یا نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کہ نبی ﷺ کی زبان سے ان کے سوالات کا پورا جواب دیا بلکہ اُن کے اپنے پوچھے ہوئے تینوں قصوں کو پوری طرح اسی صورت حال پر چسپاں بھی کر دیا جو اُس وقت مکہ میں کفر و اسلام کے درمیان درپیش تھی۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے کس کتاب کو عدل والی کتاب کہا ہے؟

جواب: ''سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی۔ ٹھیک ٹھیک سیدھی بات کہنے والی کتاب، تاکہ وہ لوگوں کو خدا کے سخت عذاب سے خبردار کر دے، اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دیدے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اُن لوگوں کو ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ اس بات کا نہ اُنھیں کوئی علم ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا۔ بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ محض جھوٹ بکتے ہیں۔ (آیات نمبر 1 تا 5)

سوال 4: دنیا کی دلفریبیاں سامانِ عیش ہیں یا وسائل امتحان؟

جواب: اچھا تو اے محمد ﷺ، شاید تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہو اگر یہ اس

تعلیم پر ایمان نہ لائے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سروسامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کوئی بہتر عمل کرنے والا ہے۔ آخر کار اس سب کو جو زمین پر ہے ہم ایک چٹیل میدان بنادینے والے ہیں۔ (آیات نمبر 6 تا 8)

سوال 5: اصحاب کہف نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

جواب: کیا تم سمجھتے ہو کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے؟ جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے کہا کہ "اے پروردگار ہم کو اپنی رحمت خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کردے" تو ہم نے اُنہیں اُسی غار میں تھپک کر سالہاسال کے لئے گہری نیند سلا دیا پھر ہم نے انہیں اُٹھایا تا کہ دیکھیں اُن کے دو گروہوں میں سے کون اپنی مدتِ قیام کا ٹھیک شمار کرتا ہے۔ (آیات نمبر 9 تا 12)

سوال 6: اصحاب کہف کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: "ہم اُن کا اصل قصہ تمھیں سناتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔ ہم نے ان کے دل اُس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اُٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ "ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے۔ ہم اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں گے تو بالکل بیجا بات کریں گے" اُنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔ یہ ہماری قوم تو ربّ کائنات کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا بیٹھی ہے۔ یہ لوگ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ آخر اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ اب جبکہ تم ان سے اور ان کے معبودانِ غیر اللہ سے بے تعلق ہو چکے ہو تو چلو اب فلاں غار میں چل کر پناہ لو۔ تمھارا رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا اور تمھارے کام کے لئے سروسامان مہیا کر دے گا۔ تم انہیں غار میں دیکھتے تو تمھیں یوں نظر آتا کہ سورج جب نکلتا ہے تو ان کے غار کو چھوڑ کر دائیں جانب چڑھ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بچ کر بائیں جانب اُتر جاتا ہے اور وہ ہیں کہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں پڑے ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کے لئے تم کوئی ولی مرشد نہیں پاسکتے۔ (آیات نمبر 13 تا 17)

سوال 7: کیا اصحاب کہف کروٹ بدلتے تھے؟

جواب: تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سو رہے تھے۔ ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔ اگر تم کہیں جھانک کر اُنہیں دیکھتے تو اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے نظارے سے دہشت بیٹھ جاتی۔

(آیت نمبر 18)

سوال 8: اصحاب کہف نے نیند سے بیدار ہونے پر آپس میں کیا گفتگو کی؟

جواب: اور اسی عجیب کرشمے سے ہم نے انہیں اُٹھا بٹھایا تاکہ ذرا آپس میں پوچھ گچھ کریں۔ ان میں سے ایک نے پوچھا "کہو کتنی دیر اس حال میں رہے؟" دوسرے نے کہا "شاید دن بھر یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے" پھر وہ بولے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہمارا کتنا وقت اس حالت میں گزرا۔ چلو، اب اپنے میں سے کسی کو چاندی کا یہ سکہ دے کر شہر بھیجیں۔ اور وہ دیکھے کہ سب سے اچھا کھانا کہاں ملتا ہے۔ وہاں سے وہ کچھ کھانے کے لئے لائے اور چاہئے کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرے، ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو ہمارے یہاں ہونے سے خبردار کر بیٹھے۔ اگر کہیں ان لوگوں کا ہاتھ ہم پر پڑ گیا تو بس سنگسار ہی کر ڈالیں گے، یا پھر زبردستی ہمیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے، اور ایسا ہوا تو ہم کبھی فلاح نہ پاسکیں گے۔" اس طرح ہم نے اہل شہر کو ان کے حال پر مطلع کیا تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت کی گھڑی بے شک آ کر رہے گی۔ (آیات نمبر 19 تا 21)

سوال 9: اصحاب کہف کے بارے میں لوگ کس بات پر جھگڑنے لگے؟

جواب: اُس وقت وہ لوگ آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ ان (اصحابِ کہف) کے ساتھ کیا کیا جائے۔ کچھ لوگوں نے کہا "ان پر ایک دیوار چن دو، ان کا رب ہی ان کے معاملہ کو بہتر جانتا ہے" مگر جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے انہوں نے کہا "ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنالیں گے"۔

(آیت نمبر 21، حصہ دوم)

نوٹ: یہ خبر آناً فاناً شہر کی عیسائی آبادی میں پھیل گئی اور حکام کے ساتھ لوگوں کا ایک ہجوم غار پر پہنچ گیا۔ اب جو اصحابِ کہف خبردار ہوئے کہ وہ تین سو برس بعد سو کر اُٹھے ہیں تو وہ اپنے عیسائی بھائیوں کو سلام کر کے لیٹ گئے اور ان کی

روح پرواز کر گئی۔ اس کے بعد لوگوں میں جھگڑا ہوا کہ اب کیا کریں۔ اور پھر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اصحاب کہف کا مقبرہ بنا کر اس کو عبادت گاہ بنایا جائے۔
(تفہیم القرآن + ابن کثیر)

سوال 10: اصحاب کہف کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا اُن کا کتا تھا۔ اور کچھ دوسرے کہہ دیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ سب بے تکی ہانکتے ہیں، کچھ اور لوگ کہتے ہیں کہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہو میرا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنے تھے۔ کم ہی لوگ ان کی صحیح تعداد جانتے ہیں پس تم سرسری بات سے بڑھ کر ان کی تعداد کے معاملے میں لوگوں سے بحث نہ کرو، اور نہ ان کے متعلق کسی سے کچھ پوچھو۔ (آیت نمبر 22)

سوال 11: انشاءاللہ کہنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور دیکھو، کبھی کسی چیز کے بارے میں کبھی یہ نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کام کر دوں گا۔ (تم نہیں کر سکتے) مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو ''اُمید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں ہدایت سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرما دے گا''۔
(آیات نمبر 23 تا 24)

نوٹ: جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ انشاءاللہ ایسا کروں گا، بغیر انشاءاللہ کے نہ کہے۔ شانِ نزول اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ اہل مکہ نے رسول پاک ﷺ سے جب اصحابِ کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کل بتاؤں گا اور انشاءاللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل فرمائی۔ یعنی انشاءاللہ تعالیٰ کہنا۔ یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے۔
(ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 12: اصحابِ کہف غار میں کتنا عرصہ رہے؟

جواب: اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور کچھ لوگ مدت کے شمار میں (9) سال اور بڑھ گئے ہیں۔ تم کہو اللہ ان کے قیام کی مدت زیادہ جانتا ہے آسمان اور زمین کے سب پوشیدہ احوال اُسی کو معلوم

ہیں، کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا! زمین و آسمان کی مخلوقات کا کوئی خبر گیر اُس کے سوا نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (آیات نمبر 25 تا 26)

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کی اطاعت اختیار کرنے اور کن لوگوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اور اپنے دل کو اُن لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلبگار بن کر صبح و شام اُسے پکارتے ہیں، اور اُن سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریق کار افراط وتفریط پر مبنی ہے۔ (آیت نمبر 28)

سوال 14: اللہ تعالیٰ نے بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ کس کو کہا؟

جواب: ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں اُنہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا۔ بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ!

(آیت نمبر 29)

سوال 15: جنت میں لوگوں کا لباس کس رنگ و نوعیت کا ہوگا؟

جواب: رہے وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں، تو یقیناً ہم نیکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ ان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اُونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے۔ بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام! (آیات نمبر 30 تا 31)

سوال 16: قصہ ایک ناشکرے اور شکر گزار بندے کا؟

جواب: اے محمد ﷺ! ان کے سامنے ایک مثال پیش کرو۔ دو شخص تھے ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیئے اور اُن کے گرد کھجور کے درختوں کی ایک باڑ لگائی اور ان کے درمیان کاشت کی زمین رکھی۔ دونوں باغ پھلے پھولے اور پیداوار دینے میں انہوں نے ذرا سی کسر بھی نہ چھوڑی۔ اُن باغوں کے اندر ہم نے ایک نہر جاری کر دی اور اُسے خوب نفع حاصل ہوا، یہ کچھ پا کر ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے بات کرتے ہوئے بولا "میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور تجھ سے زیادہ طاقتور نفری رکھتا ہوں" پھر

وہ اپنی جنت میں داخل ہوا اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا ''میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی، اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی کبھی آئے گی۔ تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا''۔ اُس کے ہمسائے نے گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا ''کیا تو کفر کرتا ہے اُس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟ رہا میں، تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور جب تو اپنی جنت میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا ماشاءاللہ، لاقوۃ الا باللہ؟ اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر پا رہا ہے تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیری جنت سے بہتر عطا فرما دے اور تیری جنت پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن کر رہ جائے، یا اس کا پانی زمین میں اُتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نہ نکال سکے۔'' آخر کار ہوا یہ کہ اس کا سارا ثمرہ مارا گیا اور وہ اپنے انگوروں کے باغ کو ٹٹیوں پر اُلٹا پڑا دیکھ کر اپنی لگائی ہوئی لاگت پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور کہنے لگا کہ ''کاش میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا'' نہ ہُوا اللہ کو چھوڑ کر اس کے پاس کوئی جتھا کہ اس کی مدد کرتا، اور نہ کر سکا وہ آپ ہی اس آفت کا مقابلہ، اُس وقت معلوم ہوا کہ کارسازی کا اختیار خدائے برحق ہی کے لئے ہے، انعام وہی بہتر ہے جو وہ بخشے اور انجام وہی بہتر ہے جو وہ دکھائے۔ (آیات نمبر 32 تا 44)

سوال 17: اللہ تعالیٰ نے حیاتِ دنیا کی حقیقت کس مثال سے سمجھائی ہے؟

جواب: اور اے نبی ﷺ! انہیں حیاتِ دنیا کی حقیقت اس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خوب گھنی ہو گئی اور کل وہی نباتات بھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اُڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی اُمیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔ (آیات نمبر 45 تا 46)

سوال 18: اللہ تعالیٰ نے کس دن کی فکر کرنے کے بارے میں فرمایا ہے؟

جواب: فکر اُس دن کی ہونی چاہئے کہ جب ہم پہاڑوں کو چلائیں گے، اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے، اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ

چھوٹے گا، اور سب کے سب تمھارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے۔ لو دیکھ لو، آ گئے نا تم ہمارے پاس اُسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمھارے لئے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔ (آیات نمبر 47 تا 48)

سوال 19: مجرم لوگ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ کر کیا کہیں گے؟

جواب: اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی، یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہوگئی ہو۔ جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا۔ (آیت نمبر 49)

سوال 20: قصہ حضرت خضر و موسیٰ علیہ السلام کا؟

جواب: (ذرا ان کو وہ قصہ سناؤ جو موسیٰ کو پیش آیا تھا) جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا تھا کہ "میں اپنا سفر ختم نہ کروں گا جب تک کہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، ورنہ میں ایک زمانہ دراز تک چلتا ہی رہوں گا"۔ پس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے اور وہ نکل کر اس طرح دریا میں چلی گئی جیسے کہ کوئی سرنگ لگی ہو۔ آگے جا کر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا "لاؤ ہمارا ناشتہ، آج کے سفر میں تو ہم بری طرح تھک گئے ہیں"۔ خادم نے کہا "آپ نے دیکھا! یہ کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اُس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور شیطان نے مجھ کو ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر (آپ سے کرنا) بھول گیا۔ مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، "اسی کی تو ہمیں تلاش تھی" چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر پھر واپس ہوئے اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا "کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی اُس دانش کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی ہے؟" اُس نے جواب دیا "آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اور جس چیز کی آپ کو خبر نہ ہو آخر آپ اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں۔" موسیٰ علیہ السلام نے کہا "ان شاءاللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپکی نافرمانی نہ کروں گا"۔ اس نے کہا "اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ

پوچھیں جب تک کہ میں خود اس کا آپ سے ذکر نہ کروں"۔ (آیات نمبر 60 تا 70)

سوال 21: حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کوکون سے تین واقعات پیش آئے؟

جواب: اب وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو اس شخص نے کشتی میں شگاف ڈال دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے اس میں شگاف ڈال دیا تا کہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے ایک سخت حرکت کر ڈالی"۔ اس نے کہا" میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میر ساتھ صبر نہیں کر سکتے"؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا" بھول چوک پر مجھے نہ پکڑیے۔ میرے معاملے میں آپ ذرا سختی سے کام نہ لیں"۔ پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ان کو ایک لڑکا ملا۔ اُس شخص نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا" آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اُس نے کسی کا خون نہ کیا تھا؟ یہ کام تو آپ نے بہت ہی برا کیا۔" اُس نے کہا" میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟" موسیٰ علیہ السلام نے کہا" اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں، اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔"

پھر وہ آگے چلے، یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا۔ مگر انہوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کر دیا۔ وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ اُس شخص نے اس دیوار کو پھر قائم کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا" اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔" اس نے کہا" بس میرا تمھارا ساتھ ختم ہوا۔ اب میں تمھیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکے۔ اُس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں، کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین مومن تھے، ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا، اس لئے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اسے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلۂ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو۔ اور اس دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں۔ اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لئے ایک خزانہ مدفون ہے اور اُن کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لئے تمھارے رب نے چاہا کہ یہ دونوں بچے

بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ تمھارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے، میں نے (جو کچھ کیا ہے) اپنے اختیار سے نہیں کر دیا ہے۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے"۔
(آیات نمبر 71 تا 82)

سوال 22: قصہ ذوالقرنین کا؟

جواب: اور اے محمد ﷺ! یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہو، میں اس کا کچھ حال تمھیں سناتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین میں اقتدار عطا کر رکھا تھا اور اسے ہر قسم کے اسباب و وسائل بخشے تھے۔ اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سروسامان کیا۔ حتیٰ کہ جب وہ غروب آفتاب کی حد تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا اور وہاں اُسے ایک قوم ملی، ہم نے کہا "اے ذوالقرنین تجھے یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ ان کو تکلیف پہنچائے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے" اس نے کہا "جو اُن میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف پلٹایا جائے گا اور وہ اسے اور زیادہ سخت عذاب دے گا۔ اور جو اُن میں سے ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرے گا اُس کے لئے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے۔" پھر اُس نے (ایک دوسری مہم کی) تیاری کی یہاں تک کہ طلوع آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اُس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لئے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے۔ یہ حال تھا اُن کا، اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اُسے ہم جانتے تھے۔ (آیات نمبر 83 تا 91)

سوال 23: یاجوج ماجوج سے بچنے کے لئے ذوالقرنین نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: پھر اس نے (ایک اور مہم کا) سامان کیا یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔ اُن لوگوں نے کہا کہ "اے ذوالقرنین، یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام کے لئے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے؟" اس نے کہا "جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہی ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو، میں تمھارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کے ٹکڑے لا کر دو"۔ آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ۔ حتیٰ کہ (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ ہو گئی تو

اس نے کہا ''لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔'' (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج وماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آسکتے تھے اور اس میں نقب لگانا ان کے لئے اور بھی مشکل تھا۔ ذوالقرنین نے کہا ''یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوند خاک کرے گا، اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے''۔ (آیات نمبر 92 تا 98)

سوال 24: علم الٰہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اے محمد ﷺ! کہو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے روشنائی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں، بلکہ اگر اتنی ہی روشنائی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے۔ (آیت نمبر 109)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

(۱۹)

سوال 1: سورة مريم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورة مريم میں اٹھانوے (98) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مریم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے پہلے کا ہے۔ مہاجرین اسلام جب نجاشی کے دربار میں بلائے گئے تھے اس وقت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے یہی سورہ بھرے دربار میں تلاوت کی تھی۔ شروع میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنانے کے بعد حالاتِ زمانہ کی مناسبت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسے ہی حالات میں وہ بھی اپنے باپ اور خاندان اور اہل ملک کے ظلم سے تنگ آ کر وطن سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ پھر دوسرے انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ تمام انبیاء وہی دین لے کر آئے تھے جو رسول پاک ﷺ لائے ہیں۔ مگر انبیاء کے گزر جانے کے بعد ان کی امتیں بگڑتی رہی ہیں اور آج مختلف اُمتوں میں جو گمراہیاں پائی جاتی ہیں یہ اسی بگاڑ کا نتیجہ ہیں۔

سوال 3: حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے لئے بیٹے کی دعا کیوں مانگی؟

جواب: ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی، جبکہ اُس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔

اُس نے عرض کیا "اے پروردگار میری ہڈیاں تک گھل گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اُٹھا ہے، اے پروردگار، میں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر نامراد نہیں رہا۔ مجھے اپنے پیچھے اپنے بھائی بندوں کی برائیوں کا خوف ہے، اور میری بیوی بانجھ ہے۔ تو مجھے اپنے فضلِ خاص سے ایک وارث عطا کر دے جو میرا وارث بھی ہو اور آل یعقوب علیہ السلام کی میراث بھی پائے، اور اے پروردگار، اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا"۔ (آیات نمبر 2 تا 6)

سوال 4: کیا یحییٰ علیہ السلام سے قبل دنیا میں یحییٰ نام کا کوئی آدمی تھا؟

جواب: (اللہ نے فرمایا) "اے زکریا، ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔

ہم نے اس نام کا کوئی آدمی اس سے پہلے پیدا نہیں کیا"۔ (آیت نمبر 7)

سوال 5: حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کن نعمتوں سے نوازا؟

جواب: "اے یحییٰ علیہ السلام، کتاب الٰہی کو مضبوط تھام لے"۔ ہم نے اسے بچپن ہی میں "حکمت و دانائی" سے نوازا اور اپنی طرف سے اُس کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی، اور وہ بڑا پرہیز گار اور اپنے والدین کا حق شناس تھا۔ وہ جبار نہ تھا اور نہ ہی نافرمان۔ سلام اُس پر جس روز کہ وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس روز وہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے۔

سوال 6: حضرت مریم علیہ السلام اور فرشتے کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: "اور اے محمد ﷺ! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی۔ اور پردہ ڈال کر اُن سے چھپ بیٹھی تھی۔ اُس حالت میں ہم نے اس کے پاس اپنی روح کو (یعنی فرشتے کو) بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔

مریم یکا یک بول اُٹھی کہ "اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں"۔ اُس نے کہا "میں تو تیرے رب کا فرستادہ ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں"۔ مریم علیہ السلام نے کہا "میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں"۔ فرشتے نے کہا "ایسا ہی ہوگا"، تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے بہت آسان ہے۔ اور ہم یہ اس لئے کریں گے کہ اُس لڑکے کو لوگوں کے لئے ایک نشانی اور اپنی طرف سے ایک رحمت بنائیں اور یہ کام ہو کر رہنا ہے"۔ (آیات نمبر 16 تا 21)

سوال 7: حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے موقع پر فرشتے نے جناب مریم علیہ السلام کو کیا کہا؟

جواب: مریم علیہ السلام کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا اور وہ اس حمل کو لئے ہوئے ایک دُور کے مقام پر چلی گئی، پھر زچگی کی تکلیف نے اُسے ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا۔ دیا وہ کہنے لگی "کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا"۔ فرشتے نے پائتی سے اس کو پکار کر کہا "غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے۔ اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا، تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی۔ پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر

آ ئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمان کے لئے روزے کی نذر مانی ہے، اس لئے آج میں کسی سے نہ بولوں گی"۔ (آیات نمبر 22 تا 26)

سوال 8: جناب مریم علیہ السلام جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد اپنی قوم کے پاس گئیں تو لوگوں نے اُنہیں کیا کہا؟

جواب: پھر وہ اس بچے کو لئے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے "اے مریم علیہ السلام! یہ تو تُو نے بڑا پاپ کر ڈالا، اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔" مریم علیہ السلام نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا "ہم اس سے کیا بات کریں جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے"؟۔ (آیات نمبر 27 تا 29)

سوال 9: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارے میں لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دیا؟

جواب: بچہ بول اُٹھا "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی، اور نبی بنایا، اور بابرکت کیا جہاں بھی رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں"۔ (آیات نمبر 30 تا 33)

سوال 10: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: (اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ) "اللہ میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی، پس تم اُس کی بندگی کرو، یہی سیدھی راہ ہے"۔ (آیت نمبر 36)

سوال 11: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے والد کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: اور اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کرو، بے شک وہ ایک راست باز انسان اور ایک نبی تھا۔ (اُنہیں ذرا اُس موقع کی یاد دلاؤ) جبکہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ "ابا جان، آپ کیوں اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ آپ کا کوئی کام بنا سکتی ہیں؟ ابا جان، میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، آپ میرے پیچھے چلیں۔ میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا ابا جان! آپ شیطان کی بندگی نہ کریں، شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے۔ ابا جان، مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ رحمٰن کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں اور شیطان کے ساتھی بن کر رہیں"۔ باپ نے کہا "ابراہیم

علیہ السلام، کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔ بس تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے الگ ہو جا۔'' ابراہیم نے کہا ''سلام ہے آپ کو، میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ آپ کو معاف کر دے، میرا رب مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔ میں آپ لوگوں کو بھی چھوڑتا ہوں اور اُن ہستیوں کو بھی جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہیں، میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا، اُمید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کے نامراد نہ رہوں گا''۔ (آیات نمبر 41 تا 48)

سوال 12: حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے جب اپنے والدین اور اپنی قوم کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کس نعمت سے نوازا؟

جواب: پس جب وہ اُن لوگوں سے اور اُن کے معبودانِ غیر اللہ سے جدا ہو گیا تو ہم نے اُس کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو نبی بنایا اور ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کو سچی ناموری عطا کی۔ (آیات نمبر 49 تا 50)

سوال 13: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر کس جانب سے پکارا؟

جواب: اور ذکر کرو اس کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا۔ وہ ایک چیدہ شخص تھا اور رسول نبی تھا۔ ہم نے اُس کو طور کے داہنی جانب سے پکارا اور راز کی گفتگو سے اس کو تقرب عطا کیا، اور اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر اُسے (مددگار کے طور پر) دیا۔ (آیات نمبر 51 تا 53)

سوال 14: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب: اور کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرو۔ بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور نبی مرسل تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک ایک پسندیدہ شخص تھا۔

سوال 15: حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا ذکر کرو۔ وہ ایک راستباز انسان اور ایک نبی تھا اور اسے ہم نے بلند مقام پر اُٹھایا تھا۔ (آیات نمبر 56 تا 57)

سوال 16: کیا دوزخ پر سے تمام لوگوں کا گزر ہو گا؟

جواب: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کا ذمہ ہے۔ پھر ہم اُن لوگوں کو بچالیں گے جو (دنیا میں) متقی تھے اور ظالموں کو اُسی میں گرا

ہوا چھوڑ دیں گے۔ (آیات نمبر 71 تا 72)

نوٹ: دوزخ پر گزرنے سے مراد پل صراط پر سے گزرنا ہے۔

(کنزالایمان)

سوال 17: مشرکین جو اپنے مال واولاد کے خبط میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پھر تو نے دیکھا اُس شخص کو جو ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو مال اور اولاد سے نوازا ہی جاتا رہوں گا؟ کیا اسے غیب کا پتہ چل گیا ہے یا اس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ہرگز نہیں، جو کچھ یہ بکتا ہے اسے ہم لکھ لیں گے اور اس کے لئے سزا میں اور زیادہ اضافہ کریں گے۔ جس سروسامان اور لاؤلشکر کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائے گا اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔ (آیات نمبر 77 تا 80)

سوال 18: کون سے بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت بیہودہ ہے؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے، سخت بیہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو، قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں، اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا! رحمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

(آیات نمبر 88 تا 92)

سوال 19: اللہ نے ایمان والوں اور عمل صالح کرنے والوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمان اُن کے لئے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا، پس اے محمد ﷺ! اس کلام کو ہم نے آسان کر کے تمھاری زبان میں اسی لیے نازل کیا ہے کہ تم پرہیزگاروں کو خوشخبری دے دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈرا دو، ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، پھر آج کہیں تم ان کا نشان پاتے ہو یا ان کی بھنک بھی کہیں سنائی دیتی ہے۔

(آیات نمبر 96 تا 98)

❀ ❀ ❀

سُورَۃُ طٰہٰ

(۲۰)

سوال 1: سورہ طٰہٰ میں کتنی آیات اور رکوع ہیں؟

جواب: سورہ طٰہٰ میں ایک سو پینتیس (135) آیات اور آٹھ (8) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ طٰہٰ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے آغاز میں ہی رسول پاک ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اے نبی ﷺ! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو، کیونکہ رسول پاک ﷺ تمام شب بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پرورم ہو جاتا۔

دوسرا، رسول پاک ﷺ لوگوں کے کفر اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان رہا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے اور یاددہانی ہے کہ جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جو اس کی پکڑ سے بچنا چاہے وہ سن کر سیدھا ہو جائے۔

اسی طرح قصۂ موسیٰ علیہ السلام کے پیرائے میں اُن تمام معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اُس وقت اُن کی اور نبی پاک ﷺ کی باہمی کشمکش سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے بعد ایک مختصر قصہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ ان منکرین حق کے معاملے میں جلدی اور بے صبری نہ کرو۔ خدا کا قاعدہ ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر وانکار پر فوراً ہی نہیں پکڑ لیتا، بلکہ سنبھلنے کے لئے کافی مہلت دیتا ہے۔

سوال 3: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قرآن کی کون سی سورۃ پڑھی جس کے بعد اُنہوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے نکلے تو راستہ میں ایک شخص نے ان سے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمھاری بہن اور بہنوئی اس نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے بہن کے گھر پہنچے، وہاں ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب اور ان کے بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت سے

ایک صحیفے کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی ان کی بہن نے صحیفہ فوراً چھپا دیا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پڑھنے کی آواز سن چکے تھے۔ اُنہوں نے پہلے کچھ پوچھ گچھ کی، اس کے بعد بہنوئی پر پل پڑے اور مارنا شروع کر دیا۔ بہن اور بہنوئی دونوں نے کہا کہ ہاں، ہم مسلمان ہو چکے ہیں تم سے جو کچھ ہو سکے کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کا خون بہتے دیکھ کر کچھ پشیمان سے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اچھا مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم لوگ پڑھ رہے تھے۔ بہن نے پہلے قسم لی کہ وہ اسے پھاڑ نہ دیں گے پھر کہا کہ تم جب تک غسل نہ کر لو۔ اس پاک صحیفے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر وہ صحیفہ لے کر پڑھنا شروع کیا۔ اسی میں یہی سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔ پڑھتے پڑھتے یک لخت ان کی زبان سے نکلا "کیا خوب کلام ہے۔" یہ سنتے ہی حضرت خباب بن ارت جو اُن کی آہٹ پاتے ہی چھپ گئے تھے باہر آ گئے اور کہا کہ بخدا مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے نبی ﷺ کی دعوت پھیلانے میں بڑی خدمت لے گا۔ کل ہی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدایا ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی کو اسلام کا حامی بنا دے، پس اے عمر اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو۔ اس فقرے نے رہی سہی کسر پوری کر دی اور اسی وقت حضرت خباب کے ساتھ جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کر لیا۔ یہ ہجرتِ حبشہ سے تھوڑی مدت بعد ہی کا قصہ ہے۔

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کس مشقت سے منع فرمایا؟

جواب: نہیں نازل کیا ہم نے تم پر (اے نبی ﷺ) یہ قرآن کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بلکہ یہ تو یاد دہانی ہے ہر اس شخص کے لئے جو ڈرے (اللہ سے)۔ نازل کیا جا رہا ہے، اس ذات کی طرف سے جس نے پیدا کیا ہے زمین کو اور بلند آسمانوں کو، وہ رحمٰن (کائنات کے) تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔ اسی کی ملک ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں، اور جو کچھ ہے ان دونوں کے درمیان، اور جو کچھ نیچے ہے مٹی کے۔ (آیات نمبر 2 تا 6)

سوال 5: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر جب آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں کو کیا کہا؟

جواب: جب دیکھی اُس نے آگ تو کہا اپنے گھر والوں سے ذرا ٹھہرو، بلاشبہ میں نے دیکھی ہے آگ۔ شاید کہ میں لے آؤں تمہارے لئے اس میں سے کوئی انگارا یا مل جائے مجھے آگ کے پاس رہنمائی۔ (آیت نمبر 10)

سوال6: اللہ تعالیٰ نے وادیٔ مقدس کس مقام کو کہا؟

جواب: پھر جب وہ پہنچے وہاں تو پکارا گیا ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! بے شک میں ہی ہوں تیرا رب، پس اُتار دو تم اپنی جوتیاں۔ بلاشبہ تم ایک وادیٔ مقدس میں ہو (جس کا نام) طویٰ ہے۔

(آیات نمبر 11 تا 12)

سوال7: قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یقیناً قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ پوشیدہ رکھوں اس (کے وقت) کو تاکہ بدلہ دیا جائے ہر متنفس کو اس کی کوشش کا۔ (آیت نمبر 15)

سوال8: نبوت سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی سے کیا کام لیتے تھے؟

جواب: (اللہ نے پوچھا) اور کیا ہے یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ (علیہ السلام)؟ بولے یہ میری لاٹھی ہے ٹک لگاتا ہوں میں اس پر اور پتے جھاڑتا ہوں میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے اور میں لیتا ہوں اس سے بہت کام اور بھی۔ (آیات نمبر 17 تا 18)

سوال9: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا ارشاد ربانی ہوا؟

جواب: فرمایا ''پھینک دے اس کو موسیٰ (علیہ السلام)'' اس نے (اپنا عصا) پھینک دیا اور یکایک وہ ایک اژدھا تھا جو دوڑ رہا تھا فرمایا ''پکڑ لے اس کو اور ڈر نہیں، ہم اسے پھر ویسا ہی کر دیں گے جیسی یہ تھی۔ اور ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا چمکتا ہوا نکلے گا۔ بغیر کسی تکلیف کے۔ یہ دوسری نشانی ہے۔ اس لئے کہ ہم تجھے اپنی بڑی نشانیاں دکھانے والے ہیں۔ اب تو فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہو گیا ہے''۔

(آیات نمبر 19 تا 24)

سوال10: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

جواب: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''پروردگار میرا سینہ کھول دے، اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ سلجھا دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے لئے میرے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے۔ ہارون، جو میرا بھائی ہے۔ اُس کے ذریعہ سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اُس کو میرے کام میں شریک کر دے، تاکہ ہم خوب تیری پاکی بیان کریں اور خوب تیرا چرچا کریں۔ تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا ہے۔ فرمایا ''دیا گیا جو تو نے مانگا اے موسیٰ (علیہ السلام)''۔

(آیات نمبر 25 تا 36)

سوال 11: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدائش کے بعد جب دریا میں ڈال دیا گیا تو دوبارہ اپنی والدہ کے پاس کس طرح پہنچے؟

جواب: یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے تیری ماں کو اشارہ کیا، ایسا اشارہ جو وحی کے ذریعہ سے ہی کیا جاتا ہے کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ دے اور وہ صندوق دریا میں چھوڑ دے۔ دریا اسے ساحل پر پھینک دے گا اور اسے میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اُٹھا لے گا۔ میں نے اپنی طرف سے تجھ پر محبت طاری کر دی اور ایسا انتظام کیا کہ تو میری نگرانی میں پالا جائے۔ یاد کر جبکہ تیری بہن چل رہی تھی، پھر جا کر کہتی ہے، ''میں تمھیں اُس کا پتہ دوں جو اس بچے کی پرورش اچھی طرح کرے''؟ اس طرح ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ اُس کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ رنجیدہ نہ ہو۔ (آیات نمبر 37 تا 40)

سوال 12: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرعون نے پچھلی قوموں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب: فرعون بولا ''اور پہلے جو نسلیں گزر چکی ہیں ان کی پھر کیا حالت تھی''؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اُس کا علم میرے رب کے پاس ایک نوشتے میں محفوظ ہے۔ میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے۔'' وہی جس نے تمھارے لئے زمین کا فرش بچھایا اور اُس میں تمھارے چلنے کو راستے بنائے اور اوپر سے پانی برسایا پھر اُس کے ذریعہ سے مختلف اقسام کی پیداوار نکالی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے۔ (آیات نمبر 51 تا 54)

سوال 13: پیدا ہونے، مرنے اور دوبارہ جی اُٹھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اسی میں ہم تمھیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ (آیت نمبر 55)

سوال 14: جہنم کی سب سے خوفناک سزا کیا ہے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ جو مجرم بن کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا اُس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ نہ جیے گا نہ مرے گا۔ (آیت نمبر 74)

نوٹ: یعنی موت اور زندگی کے درمیان بھٹکتا رہے گا۔ نہ موت آئے گی کہ اس کی تکلیف اور مصیبت کا خاتمہ کر دے اور نہ عذاب کم ہوگا۔ قرآن مجید میں

دوزخ کے عذابوں کی جتنی تفصیلات دی گئی ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ
خوفناک صورتِ عذاب یہی ہے، جس کے تصور سے روح کانپ اُٹھتی ہے۔
(تفسیر تفہیم القران)

سوال 15: بنی اسرائیل پر جب اللہ تعالیٰ نے من وسلویٰ کی نعمت اتاری تو ساتھ میں کیا احکام نازل فرمائے؟

جواب: اے بنی اسرائیل، ہم نے تم کو تمھارے دشمن سے نجات دی۔ اور طور کے دائیں جانب تمھاری حاضری کے لئے وقت مقرر کیا اور تم پر من وسلویٰ اُتارا۔ کھاؤ ہمارا دیا ہوا پاک رزق، اور اسے کھا کر سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب ٹوٹ پڑے گا اور جس پر میرا غضب ٹوٹا وہ پھر گر کر ہی رہا۔ البتہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر سیدھا چلتا رہے، اُس کے لئے میں بہت درگزر کرنے والا ہوں۔ (آیات نمبر 80 تا 82)

نوٹ سورۃ طٰہٰ: آیت نمبر 10 تا 98 تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اُسی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے جیسا پہلے ہم بیان کر چکے ہیں اس وجہ سے اُن سوالات کو دوبارہ نہیں لکھا۔

سوال 16: قرآن پاک سے منہ موڑنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے محمد ﷺ! اس طرح ہم پچھلے گزرے ہوئے حالات کی خبریں تم کو سناتے ہیں اور ہم نے خاص اپنے ہاں سے تم کو ایک ''ذکر'' (درس نصیحت یعنی قرآن) عطا کیا ہے۔ جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بارِ گناہ اُٹھائے گا۔ اور ایسے سب لوگ ہمیشہ اس کے وبال میں گرفتار رہیں گے۔ (آیات نمبر 99 تا 101)

سوال 17: روزِ قیامت مجرم آپس میں کیا باتیں کریں گے؟

جواب: اُس دن جب صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت کے مارے) پتھرائی ہوئی ہوں گی، آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ ''دنیا میں مشکل ہی سے تم نے کوئی دس دن گزارے ہوں گے۔'' ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے (ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ) اُس وقت ان میں سے جو زیادہ سے زیادہ محتاط اندازہ لگانے والا ہوگا وہ کہے گا کہ نہیں، تمھاری دنیا کی زندگی بس ایک دن کی تھی۔ (آیات نمبر 102 تا 104)

سوال 18: کفار رسول پاک ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ روزِ قیامت یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟

جواب: یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر اُس دن یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟ کہو کہ میرا رب ان کو دھول بنا کر اُڑا دے گا اور زمین کو ایسا ہموار چٹیل میدان بنا دے گا کہ اس میں تم کوئی بل اور سلوٹ نہ دیکھو گے۔ اُس روز سب لوگ منادی کی پکار پر سیدھے چلے آئیں گے، کوئی ذرا اکڑ نہ دکھا سکے گا اور آوازیں رحمان کے آگے دب جائیں گی، ایک سرسراہٹ کے سوا تم کچھ نہ سنو گے۔ اُس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی، الا یہ کہ کسی کو رحمان اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے۔ وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے اور دوسروں کو اس کا پورا علم نہیں ہے۔ (آیات نمبر 105 تا 110)

سوال 19: رسول پاک ﷺ قرآن پڑھنے میں جلدی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا؟

جواب: پس بالا و برتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی اور دیکھو، قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تمھاری طرف اُس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے، اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر۔

(آیت نمبر 114)

سوال 20: اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام سے کیا فرمایا؟

جواب: اس پر ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ "دیکھو، یہ تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ تمھیں جنت سے نکلوا دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ یہاں تو تمھیں یہ آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ بھوکے ننگے رہتے ہو، نہ پیاس اور دھوپ تمھیں ستاتی ہے۔" لیکن شیطان نے اُس کو پھسلایا۔ کہنے لگا "آدم"، بتاؤں تمھیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟ آخرکار دونوں (میاں بیوی) اُس درخت کا پھل کھا گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے آگے کھل گئے اور لگے دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے۔ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا۔ پھر اُس کے رب نے اُسے برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے ہدایت بخشی۔ اور فرمایا "تم دونوں (یعنی انسان اور شیطان) یہاں سے اُتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر میری طرف سے تمھیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔ (آیات نمبر 117 تا 123)

سوال 21: جو لوگ ذکرِ الٰہی سے غفلت برتتے ہیں اور اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، روزِ قیامت اُن کا کیا حال ہوگا؟

جواب: اور جو میرے ''ذکر'' (درسِ نصیحت یعنی قرآن) سے منہ موڑے گا اُس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اُٹھائیں گے'' وہ کہے گا ''پروردگار، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اُٹھایا''؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں، اسی طرح تو ہماری آیات کو جبکہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا، اُسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے، اسی طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو (دنیا میں) بدلہ دیتے ہیں، اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔ (آیات نمبر 124 تا 127)

سوال 22: سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے کیا اوقات بیان فرمائے ہیں؟

جواب: پس اے محمد ﷺ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اُن پر صبر کرو، اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اُس کی تسبیح کرو سورج نکلنے سے پہلے، اور غروب ہونے سے پہلے، اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی، شاید کہ تم راضی ہو جاؤ۔ اور نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اُس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے، اور تیرے رب کا دیا ہوا رزقِ حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمھیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لئے ہیں''۔ (آیات نمبر 130 تا 132)

سُوْرَةُ الْاَنْبِیَاءِ

(۲۱)

سوال 1: سورۃ انبیاء میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ انبیاء مکی ہے۔اس میں ایک سوبارہ (112) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ انبیاء کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں وہ کشمکش زیرِ بحث ہے جو نبی ﷺ اور سرداران قریش کے درمیان برپا تھی، وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے دعوئے رسالت اور آپ ﷺ کی دعوتِ توحید وعقیدۂ آخرت پر جو شکوک اور اعتراضات پیش کرتے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔مشرکین کا یہ تصور کہ زندگی بس ایک کھیل ہے جسے چندروز کھیل کر یونہی ختم ہو جانا ہے۔اس بات کا بڑے ہی مؤثر انداز میں توڑ کیا گیا ہے۔اس سورۃ میں بہت سے انبیاء کا ذکر ہے اور آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کی نجات کا انحصار اسی دین کی پیروی اختیار کرنے پر ہے۔جو لوگ اسے قبول کریں گے وہی خدا کی آخری عدالت سے کامیاب نکلیں گے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے انسان کی غفلت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قریب آ گیا ہے لوگوں کے حساب کا وقت، اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔اُن کے پاس جو تازہ نصیحت بھی ان کے رب کی طرف سے آتی ہے اس کو بہ تکلف سنتے ہیں اور کھیل میں پڑے رہتے ہیں، دل ان کے (دوسری ہی فکروں میں) مصروف ہیں۔(آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 4: قرآن پر کفار نے اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ کتنی ہی ظالم بستیاں ہیں جن کو ہم نے پیس کر رکھ دیا اور ان کے بعد دوسری کسی قوم کو اٹھایا۔ جب ان کو ہمارا عذاب محسوس ہوا تو لگے وہاں سے بھاگنے (کہا گیا) ''بھاگو نہیں، جاؤ اپنے انہی گھروں اور عیش کے سامانوں میں جن کے اندر تم چین سے رہ رہے تھے۔شاید کہ تم سے پوچھا جائے'' کہنے لگے ''ہائے ہماری کم بختی، بے شک ہم خطاوار تھے۔'' اور وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو

کھلیان کر دیا، زندگی کا ایک شرارہ تک ان میں نہ رہا۔ (آیت نمبر 10 تا 15)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے دُنیا کیوں بنائی؟

جواب: ہم نے اِس آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا ہے۔ اگر ہم کوئی کھلونا بنانا چاہتے اور بس یہی کچھ ہمیں کرنا ہوتا تو اپنے ہی پاس کر لیتے، مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے تباہی ہے اُن باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔ (آیت نمبر 16 تا 18)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعریف میں کیا فرمایا؟

جواب: زمین اور آسمانوں میں جو مخلوق بھی ہے اللہ کی ہے، اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں، وہ نہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اُس کی بندگی سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ شب و روز اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، دم نہیں لیتے۔ (آیت نمبر 19 تا 20)

سوال 7: دو خداؤں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔ پس پاک ہے اللہ رب العرش، اُن باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جوابدہ نہیں ہے جب کہ یہ سب جواب دہ ہیں۔ (آیت نمبر 22 تا 23)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی کس چیز پر غور کرنے کے لیے فرمایا؟

جواب: کیا وہ لوگ جنہوں نے (نبی ﷺ کی بات ماننے سے) انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جُدا کیا اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تا کہ وہ انہیں لے کر ڈھلک نہ جائے، اور اس میں کشادہ راہیں بنا دیں، شاید کہ لوگ اپنا راستہ معلوم کر لیں اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا، مگر یہ ہیں کہ اس کی نشانیوں کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔
(آیت نمبر 30 تا 33)

سوال 9: ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور اے محمد ﷺ! ہمیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھی ہے۔ اگر تم

مر گئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔ آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔
(آیت نمبر 34 تا 35)

سوال 10: جو لوگ رسولِ پاک ﷺ، قیامت اور عذابِ الٰہی اور جہنم کے منکر تھے، اللہ تعالیٰ اُنہیں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں "آخر یہ دھمکی پوری کب ہوگی، اگر تم سچے ہو۔" کاش ان کافروں کو اُس وقت کا کچھ علم ہوتا جب کہ یہ نہ اپنے منہ آگ سے بچا سکیں گے، نہ اپنی پیٹھیں، اور نہ ان کو کہیں سے مدد پہنچے گی۔ وہ بلا اچانک آئے گی اور انہیں اس طرح یک لخت دبوچ لے گی کہ یہ نہ اس کو دفع کر سکیں گے اور نہ ان کو لمحہ بھر مہلت ہی مل سکے گی۔ مذاق تم سے پہلے بھی رسولوں کا اڑایا جا چکا ہے، مگر ان کا مذاق اڑانے والے اُسی چیز کے پھیر میں آ کر رہے۔ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ (آیت نمبر 38 تا 41)

سوال 11: میزانِ عدل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا، جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا۔ وہ ہم سامنے لے کر آئیں گے اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔ (آیت نمبر 47)

سوال 12: توراۃ کی تعریف میں سورہ انبیاء میں کون سے تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: پہلے ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرقان اور روشنی اور "ذکر" (یعنی توراۃ) عطا کر چکے ہیں۔ اُن متقی لوگوں کی بھلائی کے لیے جو بے دیکھے اپنے ربّ سے ڈریں اور جن کو (حساب کی) اُس گھڑی کا کھٹکا لگا ہوا ہو۔ اور اب یہ بابرکت "ذکر" (یعنی قرآن) ہم نے (تمہارے لیے) نازل کیا ہے۔ پھر کیا تم اس کو قبول کرنے سے انکاری ہو۔ (آیت نمبر 48 تا 50)

سوال 13: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی قوم کو جب بتوں کی پوجا سے روکا تو انہوں نے کیا جواز پیش کیا؟

جواب: اور بے شک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی اس کی نیک راہ عطا کر دی، اور ہم اُس کو خوب جانتے تھے۔ یاد کرو وہ موقع جب کہ اُس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ "یہ مورتیں کیسی

ہیں جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔'' اس نے کہا تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔'' انہوں نے کہا ''تو ہمارے سامنے اپنے اصلی خیالات پیش کر رہا ہے یا مذاق کرتا ہے؟'' اس نے جواب دیا ''نہیں، بلکہ فی الواقع تمہارا رب وہی ہے جو زمین و آسمانوں کا رب اور ان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اِس پر میں تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں۔'' (آیت نمبر 51 تا 56)

سوال 14: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: ''اور خدا کی قسم، میں تمہاری غیر موجودگی میں ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا۔'' چنانچہ اُس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور صرف ان کے بڑے کو چھوڑ دیا تاکہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ (آیت نمبر 57 تا 58)

سوال 15: پروہتوں اور پجاریوں نے جب اپنے خداؤں کو پاش پاش دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: (انہوں نے آ کر بتوں کا یہ حال دیکھا تو) کہنے لگے ''ہمارے خداؤں کا یہ حال کس نے کر دیا؟ بڑا ہی کوئی ظالم تھا وہ۔'' (بعض لوگ) بولے ''ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا تھا جس کا نام ابراہیم علیہ السلام ہے۔'' انہوں نے کہا تو پکڑ لاؤ اُسے سب کے سامنے تاکہ لوگ دیکھ لیں (اُس کی کیسی خبر لی جاتی ہے)۔'' (ابراہیم علیہ السلام کے آنے پر) انہوں نے پوچھا ''کیوں ابراہیم (علیہ السلام)، تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟'' اُس نے جواب دیا ''بلکہ یہ سب کچھ اُن کے اس سردار نے کیا ہے، اِن ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔'' یہ سن کر وہ لوگ اپنے ضمیر کی طرف لوٹے اور (اپنے دلوں میں) کہنے لگے ''واقعی تم خود ہی ظالم ہو۔'' مگر پھر ان کی مت پلٹ گئی اور بولے ''تو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کو پوج رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان۔ تُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر، جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو۔ کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے؟'' انہوں نے کہا ''جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔'' (آیت نمبر 59 تا 68)

سوال 16: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو کیا حکم دیا اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مزید کن نعمتوں سے نوازا؟

جواب: ہم نے کہا "اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم علیہ السلام پر۔" وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بُرائی کریں۔ مگر ہم نے اُن کو بُری طرح ناکام کر دیا اور ہم اُسے اور لوط علیہ السلام کو بچا کر اس سرزمین کی طرف نکال لے گئے۔ جس میں ہم نے دنیا والوں کے لیے برکتیں رکھی ہیں۔ اور ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام عطا کیا اور یعقوب علیہ السلام اس پر مزید، اور ہر ایک کو صالح بنایا۔ اور ہم نے اُن کو امام بنا دیا۔ جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔ اور ہم نے انہیں وحی کے ذریعہ نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی، اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔

(آیت نمبر 69 تا 73)

سوال 17: حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کون سی نعمتوں سے نوازا؟

جواب: اور لوط علیہ السلام کو ہم نے حکم اور علم بخشا اور اُسے اس بستی سے بچا کر نکال دیا جو بدکاریاں کرتی تھی۔ درحقیقت وہ بڑی ہی بُری فاسق قوم تھی اور لوط علیہ السلام کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا، وہ صالح لوگوں میں سے تھا۔ اور یہی نعمت ہم نے نوح علیہ السلام کو دی، یاد کرو جب کہ ان سب سے پہلے اُس نے ہمیں پکارا تھا۔ ہم نے اُس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو کربِ عظیم سے نجات دی اور اس قوم کے مقابلے میں اس کی مدد کی جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ وہ بڑے بُرے لوگ تھے، پس ہم نے اُن سب کو غرق کر دیا۔ (آیت نمبر 74 تا 77)

سوال 18: حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کن نعمتوں سے نوازا؟

جواب: اور اسی نعمت سے ہم نے داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کو سرفراز کیا۔ یاد کرو وہ موقع جب کہ وہ دونوں ایک کھیت کے مقدمے میں فیصلہ کر رہے تھے۔ جس میں رات کے وقت دوسرے لوگوں کی بکریاں پھیل گئی تھیں، اور ہم اُن کی عدالت خود دیکھ رہے تھے۔ اُس وقت ہم نے صحیح فیصلہ سلمان علیہ السلام کو سمجھا دیا، حالانکہ حکم اور علم ہم نے دونوں ہی کو عطا کیا تھا۔ داؤد علیہ السلام کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کرتے تھے، اس فضل کے کرنے والے ہم ہی تھے۔ اور ہم نے اُس کو تمہارے فائدے کے لیے زرہ بنانے کی صنعت سکھا دی تھی، تاکہ تم کو ایک دوسرے کی مار سے بچائے۔ پھر کیا تم شکر گزار ہو؟ اور سلیمان علیہ السلام کے لیے ہم نے تیز ہوا کو مسخر کر دیا تھا جو اس

کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں، ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے تھے، اور شیاطین میں سے ہم نے ایسے بہت سوں کو اس کا تابع بنا دیا تھا، جو اس کے لیے غوطے لگاتے اور اس کے سوا دوسرے کام کرتے تھے۔ ان سب کے نگران ہم ہی تھے۔ (آیت نمبر 78 تا 82)

سوال 19: حضرت ایوب علیہ السلام نے جب صبر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کس نعمت سے نوازا؟

جواب: اور یہی (حکم و علم کی نعمت) ہم نے ایوب علیہ السلام کو دی تھی، یاد کرو، جب کہ اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ "مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الرحمین ہے۔" ہم نے اس کی دعا قبول کی اور جو تکلیف اُسے تھی اس کو دُور کر دیا، اور صرف اس کے اہل و عیال ہی اس کو نہیں دیئے، بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے اپنی خاص رحمت کے طور پر، اور اس لیے کہ یہ ایک سبق ہو عبادت گزاروں کے لیے۔

(آیت نمبر 83 تا 84)

سوال 20: حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ذوالکفل علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے کیا نعمت ملی؟

جواب: اور یہی نعمت اسماعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام کو دی کہ یہ سب صابر لوگ تھے۔ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا کہ وہ صالحوں میں سے تھے۔

(آیت نمبر 85 تا 86)

سوال 21: کون سے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے مچھلی والے کہہ کر پکارا؟

جواب: اور مچھلی والے کو بھی، ہم نے نوازا، یاد کرو جب کہ وہ بگڑ کر چلا گیا تھا اور سمجھا تھا کہ ہم اس پر گرفت نہ کریں گے۔ آخر کو اُس نے تاریکیوں میں سے پکارا۔ "نہیں ہے کوئی خدا مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔" تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 87 تا 88)

نوٹ: مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ مچھلی والا انہیں اس لیے نہیں کہا گیا کہ وہ مچھلیاں پکڑتے یا بیچتے تھے، بلکہ اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 22: آیت کریمہ کس آیت کو کہا جاتا ہے؟

جواب: سورہ انبیاء کی آیت نمبر 87 کے حصہ دوم کو آیتِ کریمہ کہا جاتا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥

سوال 23: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دُعا فرمائی؟

جواب: اور زکریا علیہ السلام کو (یاد کرو)، جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ "اے پروردگار، مجھے اکیلا نہ چھوڑ، اور بہترین وارث تو تُو ہی ہے" پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اِسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے درست کر دیا۔ یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے، اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔ (آیت نمبر 89 تا 90)

سوال 24: کس عورت اور اس کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے تمام دُنیا کے لیے نشانی بنایا؟

جواب: اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ ہم نے اُس کے اندر اپنی رُوح سے پھونکا اور اُسے اور اس کے بیٹے کو دُنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔ (آیت نمبر 91)

نوٹ: حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ (مندرجہ بالا) آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (تفسیر)

سوال 25: اللہ تعالیٰ نے زمین کا وارث کن لوگوں کو بنایا؟

جواب: وہ دن جب کہ آسمان کو ہم یوں لپیٹ کر رکھ دیں گے جیسے دفتر میں مکتوبات لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ جس طرح پہلے ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی۔ اُسی طرح ہم پھر اُس کا اعادہ کریں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے ہمارے ذمے اور یہ کام ہمیں بہرحال کرنا ہے۔ اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ اس میں ایک بڑی خبر ہے، عبادت گزار لوگوں کے لیے۔ (آیت نمبر 104 تا 106)

سوال 26: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کی شانِ مبارک کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اے محمد ﷺ، ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دُنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔ (آیت نمبر 107)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

(۲۲)

سوال 1: سورہ حج میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ حج مدنی ہے اس میں اٹھتر (78) آیات اور دس (10) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حج کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں تین گروہ مخاطب ہیں۔ مشرکین مکہ مذبذب، اور مومنین صادقین، پہلے تو حج کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مسجد حرام اس لیے بنائی گئی تھی کہ دُنیا میں خدائے واحد کی بندگی کی جائے مگر آج وہاں شرک ہو رہا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اجازت دے دی گئی کہ وہ ظالموں کے خلاف جنگ کریں اور انہیں بے دخل کر کے ملک میں نظامِ صالح قائم کریں جس میں برائیاں دبیں اور نیکیاں فروغ پائیں۔ اور بتایا گیا کہ نبی ﷺ کو جھٹلا کر اپنی قوم کے صالح ترین فرد کو نشانۂ ستم بنا کر تم نے اپنا ہی کچھ بگاڑا ہے۔ اس کے نتیجے میں خدا کا جو غضب تم پر نازل ہوگا اس سے تمہارے بناوٹی معبود تمہیں نہ بچا سکیں گے۔ پوری سورۂ میں جگہ جگہ شرک کے خلاف اور توحید و آخرت کے حق میں مؤثر دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے روزِ قیامت کا کیسا نقشہ کھینچا؟

جواب: لوگو، اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اُسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔ (آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 4: اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کس طرح فرماتے ہیں اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال تک کس طرح منتقل کرتے ہیں؟

جواب: لوگو، اگر تمہیں زندگی بعدِ موت کے بارے میں کچھ شک ہے، تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، جو شکل والی بھی

ہوتی ہے اور بے شکل بھی، (یہ ہم اس لیے بتا رہے ہیں) تا کہ تم پر حقیقت واضح کریں۔ ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک وقت خاص تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں (پھر تمہیں پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تا کہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ (آیت نمبر 5) حصہ اول

سوال 5: جو لوگ راہِ خدا سے بھٹکاتے ہیں، اللہ اُن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بعض اور لوگ ایسے ہیں جو کسی علم اور ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے، خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو راہِ خدا سے بھٹکا دیں، ایسے شخص کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے۔ اور قیامت کے روز اُس کو ہم آگ کے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ یہ ہے تیرا وہ مستقبل جو تیرے اپنے ہاتھوں سے تیرے لیے تیار کیا ہے ورنہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

(آیت نمبر 8 تا 10)

سوال 6: مذبذب مسلمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی بندگی کرتا ہے، اگر فائدہ ہو تو مطمئن ہو گیا اور جو کوئی مصیبت آ گئی تو الٹا پھر گیا، اُس کی دُنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔ یہ ہے صریح خسارہ۔ پھر وہ اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارتا ہے جو نہ اُس کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، یہ ہے گمراہی کی انتہا۔ وہ ان کو پکارتا ہے جن کا نقصان اُن کے نفع سے قریب تر ہے، بدترین ہے اس کا مولیٰ، اور بدترین ہے اُس کا رفیق۔

(آیت نمبر 11 تا 13)

سوال 7: وہ کون سے دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے ربّ کے معاملے میں جھگڑا ہے اور اُن کا انجام کیا ہوگا؟

جواب: یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے ربّ کے معاملے میں جھگڑا ہے۔ ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ اُن کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں، اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے اُن کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے، اور اُن کی خبر لینے کے لیے لوہے کے گُرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اُسی میں

دھکیل دیے جائیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔ (دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ اُن کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔ ان کو پاکیزہ بات قبول کرنے کی ہدایت بخشی گئی اور قابل صد تعریف کی راہ کی ہدایت کردی گئی۔

(آیت نمبر 19 تا 24)

سوال 8: مشرکینِ مکہ رسول پاک ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کو حج وعمرے کے لیے روکتے تھے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جن لوگوں نے کفر کیا اور جو (آج) اللہ کے راستے سے روک رہے ہیں اور اُس مسجد حرام کی زیارت سے بھی۔ جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مساوی کردیا ہے، جس سے مقامی باشندوں اور باہر سے آنے والوں کے حقوق برابر ہیں (اُن کی روش یقیناً سزا کی مستحق ہے)۔ اس (مسجدِ حرام) میں جو بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا۔ اُسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

(آیت نمبر 25)

سوال 9: تعمیرِ کعبہ کا مقصد کیا تھا؟

جواب: یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) "کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کا طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو، اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں، تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں اُن کے لیے رکھے گئے ہیں، اور چند مقررہ دنوں میں اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں، پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ یہ تھا (تعمیرِ کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے ربّ کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔

(آیت نمبر 26 تا 30)

سوال 10: قربانی کی نیت سے رکھے ہوئے جانور سے فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تمہیں ایک وقت مقرر تک ان (ہدی کے جانوروں) سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے، پھر اُن

(کے قربان کرنے) کی جگہ اسی قدیم گھر کے پاس ہے۔ (آیت نمبر 33)

نوٹ: مفسرین عروہ بن زبیر اور عطاء بن ابی رباح اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وقت مقرر سے مراد قربانی کا وقت ہے۔ قربانی سے پہلے ہدی کے جانوروں کو سواری کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے دودھ بھی پی سکتے ہیں۔ ان کے بچے بھی لے سکتے ہیں اور اُن کا اون صوف بال وغیرہ بھی اتار سکتے ہیں۔

(ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 11: کیا ہر اُمت کو قربانی دینے کا حکم دیا گیا تھا؟

جواب: ہر اُمت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تا کہ (اُس امت کے) لوگ اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے ان کو بخشے ہیں۔ (ان مختلف طریقوں کے اندر مقصد ایک ہی ہے) پس تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے اور اسی کے تم مطیعِ فرمان بنو، اور اے نبی ﷺ، بشارت دے دے عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو، جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی اُن پر آتی ہے اُس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے اُن کو دیا ہے۔ اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 34 تا 35)

سوال 12: اونٹ کو کس طرح ذبح کرنے کا حکم ہے؟

جواب: اور (قربانی کے) اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے، تمہارے لیے اُن میں بھلائی ہے، پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو، اور جب (قربانی کے بعد) ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کیے بیٹھے ہیں اور اُن کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔ ان جانوروں کو ہم نے اِس طرح تمہارے لیے مسخر کیا ہے تا کہ تم شکریہ ادا کرو۔

(آیت نمبر 36)

نوٹ: واضح رہے کہ اونٹ کی قربانی اس کو کھڑا کر کے کی جاتی ہے۔ اُس کا ایک پاؤں باندھ دیا جاتا ہے پھر اس کے حلقوم میں زور سے نیزہ مارا جاتا ہے۔ جس سے خون کا ایک فوارہ نکل پڑتا ہے۔ پھر جب کافی خون نکل جاتا ہے تب اونٹ زمین پر گر پڑتا ہے۔ (ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 13: دورِ جاہلیت میں قربانی کرنے کے بعد لوگ کیا کرتے تھے؟

جواب: جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب جس طرح بتوں کی قربانی کا گوشت بتوں پر لے جا کر چڑھاتے تھے۔ اُسی طرح اللہ کے نام کی قربانی کا گوشت کعبہ کے سامنے لا کر رکھتے اور خون اس کی دیواروں پر لیتھڑتے تھے۔ اُن کے نزدیک یہ قربانی گویا اس لیے کی جاتی تھی کہ اللہ کے حضور اس کا خون اور گوشت پیش کیا جائے۔ اس جہالت کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل چیز جو اللہ کے حضور پیش ہوتی ہے وہ جانور کا خون اور گوشت نہیں۔ بلکہ تقویٰ ہے۔ اگر تم شکرِ نعمت کے جذبے کی بناء پر خالص نیت کے ساتھ صرف اللہ کے لیے قربانی کرو گے، تو اس جذبے اور نیت اور خلوص کا نذرانہ اس کے حضور پہنچ جائے گا ورنہ خون اور گوشت یہیں دھرا رہ جائے گا۔ یہی بات ہے جو حدیث میں نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے رنگ نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔''

(ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 14: قربانی کی کیا چیز اللہ کو پہنچتی ہے؟

جواب: نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اُس نے ان کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کیا ہے تاکہ اُس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اس کی تکبیر کرو اور اے نبی ﷺ، بشارت دے دے نیکوکار لوگوں کو۔ (آیت نمبر 37)

سوال 15: اللہ ربّ العالمین کن لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور حکومتیں کیوں تبدیل ہوتی ہیں؟

جواب: یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے اُن لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی خائن کافرِ نعمت کو پسند نہیں کرتا۔ اجازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جوا. گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے۔ صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے ''ہمارا ربّ اللہ ہے'' اگر اللہ لوگوں. ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں۔ اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم

دیں گے اور منکر سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(آیت نمبر 38 تا 41)

سوال 16: کیا رسول پاک ﷺ سے پہلے بھی انبیاء کی تکذیب کی گئی تھی؟

جواب: اے نبی ﷺ، اگر وہ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو اُن سے پہلے قومِ نوح علیہ السلام، اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم علیہ السلام اور قومِ لوط علیہ السلام اور اہل مدین بھی جھٹلا چکے ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ ان سب منکرینِ خدا کو میں نے پہلے مہلت دی پھر پکڑ لیا۔ اب دیکھ لو کہ میری عقوبت کیسی تھی۔ کتنی ہی خطا کار بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کیا ہے اور آج وہ اپنی چھتوں پر الٹی پڑی ہیں، کتنے ہی کنوئیں بے کار اور کتنے ہی قصر کھنڈر بنے ہوئے ہیں۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ (آیت نمبر 42 تا 46)

سوال 17: جب مشرکین رسول پاک ﷺ کو بار بار کہتے کہ اگر ہم غلط ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیا جواب دیا؟

جواب: یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں، اللہ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہ کرے گا، مگر تیرے ربّ کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوا کرتا ہے۔ کتنی ہی بستیاں ہیں جو ظالم تھیں، میں نے ان کو پہلے مہلت دی، پھر پکڑ لیا۔ اور سب کو واپس تو میرے پاس آنا ہے۔

اے محمد ﷺ، کہہ دو کہ "لوگو، میں تو تمہارے لیے صرف وہ شخص ہوں جو (بُرا وقت آنے سے پہلے) صاف صاف خبردار کر دینے والا ہو، پھر جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے۔ اُن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے وہ دوزخ کے یار ہیں۔" (آیت نمبر 47 تا 51)

سوال 18: اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کے نظام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بے شک وہی غنی وحمید ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اُس نے وہ سب کچھ تمہارے لیے مسخر کر رکھا ہے جو زمین میں ہے، اور اُسی نے کشتی کو قاعدے کا پابند بنایا ہے کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے، اور وہی آسمان کو اس طرح

تھامے ہوئے ہے کہ اس کے اذن کے بغیر وہ زمین پر نہیں گر سکتا؟ واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے حق میں بڑا شفیق اور رحیم ہے، وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے، وہی تم کو موت دیتا ہے اور وہی پھر تم کو زندہ کرے گا۔ سچ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی منکرِ حق ہے۔ (آیت نمبر 64 تا 66)

سوال 19: بتوں کی بے بسی کی اللہ تعالیٰ نے کیا مثال دی؟

جواب: لوگو، ایک مثال دی جاتی ہے، غور سے سنو، جن معبودوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اُسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے۔ (آیت نمبر 73 تا 74)

سوال 20: اللہ تعالیٰ نے وہ کون سے کام بتائے جن کے کرنے سے ایمان والوں کو فلاح نصیب ہوگی؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، رکوع اور سجدہ کرو، اپنے ربّ کی بندگی کرو، اور نیک کام کرو، شاید کہ تم کو فلاح نصیب ہو۔ (آیت نمبر 77)

سوال 21: کس ملت پر قائم ہونے کا ربّ العالمین نے حکم فرمایا؟

جواب: قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)۔ تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔ (آیت نمبر 78، حصہ دوم)

❁ ❁ ❁

سُورَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ

(۲۳)

سوال 1: سورۃ مومنون میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مومنون مکی ہے اس میں ایک سو اٹھارہ (118) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مومنون کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس پیغمبر کی بات مان لی ہے، اور ان کے اندر اچھے اوصاف پیدا ہو رہے ہیں، تو یقیناً ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت کی فلاح کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد انسان کی پیدائش، آسمان و زمین کی پیدائش، نباتات و حیوانات کی پیدائش، اور دوسرے آثارِ کائنات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

پھر انبیاء علیہ السلام اور ان کی امتوں کے قصے شروع کیے گئے ہیں۔ رسول پاک ﷺ پر جو مشرکین مختلف اعتراضات کرتے تھے۔ ان کے جواب دیئے گئے ہیں۔ ان کے بعد اہل مکہ کو مختلف پہلوؤں سے نبی ﷺ کی نبوت پر مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر ان کو بتایا گیا ہے کہ یہ قحط جو تم پر نازل ہوا ہے وہ ایک تنبیہ ہے کہ اس کو دیکھ کر سنبھلو اور راہ راست پر آ جاؤ۔ خاتمہ کلام پر مخالفینِ حق کو آخرت کی باز پرس سے ڈرایا گیا ہے۔

سوال 3: وہ کون سی آیات ہیں جن کے نزول کے بعد رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی اُن کے معیار پر پورا اتر جائے تو یقیناً جنت میں جائے گا؟

جواب: یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملکِ یمین میں ہوں، کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اُس کے علاوہ کچھ اور چاہیں، وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔

یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(آیت نمبر 1 تا 11)

سوال 4: سورۂ مومنون میں اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
جواب: ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ (رحمِ مادر) میں قرار دے دیا۔ پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی، پھر لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں سے اچھا کاریگر۔ پھر اس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے، پھر قیامت کے روز یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے۔
(آیت نمبر 12 تا 16)

سوال 5: پانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟
جواب: اور آسمان سے ہم نے ٹھیک حساب کے مطابق ایک خاص مقدار میں پانی اتارا اور اس کو زمین میں ٹھہرا دیا، ہم اُسے جس طرح چاہیں غائب کر سکتے ہیں۔ پھر اس پانی کے ذریعہ سے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کر دیئے، تمہارے لیے ان باغوں میں بہت سے لذیذ پھل ہیں اور ان سے تم روزی حاصل کرتے ہو۔ اور وہ درخت (زیتون) بھی ہم نے پیدا کیا جو طورِ سینا سے نکلتا ہے، تیل بھی لیے ہوئے اُگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن بھی۔ (آیت نمبر 18 تا 20)

سوال 6: حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب اُن کی تکذیب کی تو اللہ نے اپنے پیغمبر کو کیا حکم دیا؟
جواب: نوح علیہ السلام نے کہا، ''پروردگار، ان لوگوں نے جو میری تکذیب کی ہے اس پر اب تو ہی میری نصرت فرما۔'' ہم نے اس پر وحی کی کہ ''ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی تیار کر۔ پھر جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور اُبل پڑے تو ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا لے کر اس میں سوار ہو جا، اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے۔ سوائے اُن کے جن کے خلاف پہلے فیصلہ ہو چکا ہے، اور ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے کچھ نہ کہنا، یہ اب غرق ہونے والے ہیں۔ پھر جب تو اپنے ساتھیوں سمیت کشتی پر سوار ہو جائے تو کہہ شکر ہے۔ اُس خدا کا جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی، اور کہہ، پروردگار، مجھ کو برکت والی جگہ اتار اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔ اس قصے میں بڑی نشانیاں ہیں اور آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں۔'' (آیت نمبر 25 تا 30)

سوال 7: قوموں کے اٹھائے جانے اور ہلاک کی مدت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟
جواب: پھر ہم نے اُن کے بعد دوسری قومیں اٹھائیں۔ کوئی قوم نہ اپنے وقت سے پہلے ختم ہوئی اور نہ

اُس کے بعد ٹھہر سکی۔ پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے۔ جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا، اس نے اُسے جھٹلایا، اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا۔ پھٹکار اُن لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے! (آیت نمبر 42 تا 44)

سوال 8: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور کھلی سند کے ساتھ فرعون اور اس کے اعیانِ سلطنت کی طرف بھیجا، مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے۔ کہنے لگے ''کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟ اور آدمی بھی وہ جن کی قوم ہماری غلام ہے۔'' پس انہوں نے دونوں کو جھٹلایا اور ہلاک ہونے والوں میں جا ملے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتاب عطا فرمائی تاکہ لوگ اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ (آیت نمبر 45 تا 49)

سوال 9: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو کیا نصیحت کی؟

جواب: اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، اس کو خوب جانتا ہوں۔ اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں، بس مجھی سے تم ڈرو، مگر بعد میں لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اُس میں وہ مگن ہے۔ اچھا، تو چھوڑو انہیں، ڈوبے رہیں اپنی غفلت میں ایک وقتِ خاص تک۔ (آیت نمبر 51 تا 54)

سوال 10: جو لوگ فلاح اور خیر اور خوشحالی کا ایک محدود مادی تصور رکھتے ہیں اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا بات سمجھائی؟

جواب: کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال اولاد سے مدد دیئے جا رہے ہیں تو گویا انہیں بھلائیاں دینے میں سرگرم ہیں؟ نہیں، اصل معاملے کا انہیں شعور نہیں ہے۔ بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پا لینے والے تو درحقیقت وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں، جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں، جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اور جن کا حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل اُن کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ (آیت نمبر 55 تا 60)

سوال 11: کفار مکہ زمانہ قحط میں جس مصیبت اور تکلیف میں مبتلا تھے اُن پر اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی؟

جواب: اگر ہم ان پر رحم کریں اور وہ تکلیف جس میں آج کل یہ مبتلا ہیں دُور کر دیں تو یہ اپنی سرکشی

میں بالکل ہی بہک جائیں گے۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں تکلیف میں مبتلا کیا، پھر بھی یہ اپنے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ البتہ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں تو یکایک تم دیکھو گے کہ اس حالت میں یہ ہر خیر سے مایوس ہیں۔
(آیت نمبر 75 تا 77)

سوال 12: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو مشرکین سے کیا سوال کرنے کے لیے فرمایا؟
جواب: ان سے کہو، بتاؤ، اگر تم جانتے ہو، کہ یہ زمین اور اس کی ساری آبادی کس کی ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ کی۔ کہو، پھر تم ہوش میں کیوں نہیں آئے؟ ان سے پوچھو، ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ۔ کہو، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ان سے کہو، بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ کہو، پھر کہاں سے تم کو دھوکہ لگتا ہے؟ جو اَمرِ حق ہے وہ ہم ان کے سامنے لے آئے ہیں، اور کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے، اور کوئی دوسرا خدا اُس کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی خلق کو لے کر الگ ہو جاتا، اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔ کھلے اور چھپے کا جاننے والا ہے، وہ بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ تجویز کر رہے ہیں۔ (آیت نمبر 84 تا 92)

سوال 13: اللہ ربّ العالمین نے رسولِ خدا ﷺ کو کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی؟
جواب: اے محمد ﷺ، دعا کرو کہ "پروردگار، جس عذاب کی ان کو دھمکی دی جا رہی ہے وہ اگر میری موجودگی میں تو لائے، تو اے میرے ربّ، مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو" اور حقیقت یہ ہے کہ ہم تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی وہ چیز لے آنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں جس کی دھمکی ہم انہیں دے رہے ہیں۔ اے محمد ﷺ، بُرائی کو اُس طریقہ سے دفع کرو جو بہترین ہو، جو کچھ باتیں وہ تم پر بناتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہیں اور دعا کرو کہ "پروردگار، میں شیاطین کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلکہ اے میرے ربّ، میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں، کہ وہ میرے پاس آئیں۔"
(آیت نمبر 93 تا 98)

سوال 14: مجرمین موت کے بعد اللہ سے بار بار کس چیز کی درخواستیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کو کیا جواب دیں گے؟

جواب: (یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ ''اے میرے رب، مجھے اُسی دنیا میں واپس بھیج دیجیے جسے میں چھوڑ آیا ہوں، اُمید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا۔'' ہرگز نہیں، یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے۔ اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے۔ دوسری زندگی کے دن تک، پھر جونہی کہ صُور پھونک دیا گیا، ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ اس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ اُن کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔ ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟'' وہ کہیں گے ''اے ہمارے رب، ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار، اب ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے۔'' اللہ تعالیٰ جواب دے گا۔ ''دور ہو میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار، ہم ایمان لائے، ہمیں معاف کر دے، ہم پر رحم کر، تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے، تو تم نے ان کا مذاق بنالیا۔ یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں، اور تم ان پر ہنستے رہے۔ آج ان کے اس صبر کا میں نے یہ پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔''

(آیت نمبر 99 تا 111)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ النُّوْرِ

(۲۴)

سوال 1: سورۃ نور میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ نور مدنی ہے اس میں چونسٹھ (64) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔

سوال 2: اِفک کے کیا معنی ہیں؟

جواب: یہ اشارہ ہے اس الزام کی طرف جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر لگایا گیا تھا۔ اس کو افک کے لفظ سے تعبیر کرنا خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس الزام کی مکمل تردید ہے۔ افک کے معنی ہیں بات کو الٹ دینا۔ اسی مفہوم کے اعتبار سے یہ لفظ قطعی جھوٹ اور افترا کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اگر کسی الزام کے لیے بولا جائے تو اس کے معنی سراسر بہتان کے ہیں۔

سوال 3: واقعہ افک کیا تھا؟

جواب: یہ امر متفق علیہ ہے کہ یہ سورت غزوہ بنی المصطلق کے بعد نازل ہوئی ہے۔ خود قرآن کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نزول واقعہ افک کے سلسلے میں ہوا۔ جس کا ذکر تفصیل کے ساتھ دوسرے اور تیسرے رکوع میں آیا ہے۔ اس واقعہ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ پر تہمت لگائی گئی تھی۔

نوٹ: 5 ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں آپ کا ہار ٹوٹ گیا۔ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ ادھر قافلے نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا گیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں۔ قافلہ چل دیا۔ آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا۔ قافلے کے پیچھے گری پڑی چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے۔ اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے۔ جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو

دیکھا تو بلند آواز سے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پکارا۔ آپ نے کپڑے سے پردہ کرلیا۔ انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی، آپ اس پر سوار ہوکر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اوہامِ فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آ گئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزد ہوا۔ ام المومنین بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں ۔اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں اور دوسرے کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لیے نیند آتی تھی۔ اس حال میں سید عالم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ کی طہارت میں یہ آیات نازل ہوئیں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت وفضیلت بیان فرمائی گئی۔ اس دوران میں سید عالم ﷺ نے برسرِ منبر بہ قسم فرمادیا تھا۔ مجھے اپنے اہل کی پاکی وخوبی بالیقین معلوم ہے۔ تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں۔ ام المومنین بالیقین پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم ﷺ کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے۔ اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں ۔ آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے۔ آیت کے نزول نے ان کا عزوشرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے۔

اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

حضرت ام المومنین کی شان اوران کی برات میں متعدد آیات نازل فرمائیں۔
(تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال4: پردے کے احکام قرآن پاک کی کتنی سورتوں میں نازل ہوئے؟

جواب: پردے کے احکام قرآن مجید کی دو ہی سورتوں میں آئے ہیں۔

(1) سورۂ نور (2) سورۂ احزاب

سوال5: سورۂ نور کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورۂ نور میں اخلاق، معاشرت اور قانون کے ایسے احکام و ہدایات نازل فرمائی گئی جن کا مقصد یہ تھا کہ اول تو مسلم معاشرے کو برائیوں کی پیداوار اوران کے پھیلاؤ سے محفوظ رکھا جائے اور اگر وہ پیدا ہو ہی جائیں تو پھران کا پورا پورا تدارک کیا جائے۔اسی سلسلہ میں سب سے پہلے زنا کی سزا ہے۔

1- زانیہ عورت اور زانی مرد کے لیے 100 کوڑے مارنے کی سزا کا حکم نازل ہوا۔

2- جو شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگائے اور پھر ثبوت میں 4 گواہ نہ پیش کر سکے اس کے لیے 80 کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔

3- شوہر اگر بیوی پر تہمت لگائے تو اس کے لیے لعان کا قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔

4- عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھیں۔بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلیں۔

5- غیر مردوں سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو دبی زبان سے بات نہ کرو کہ کوئی شخص بے جا توقعات قائم کرے۔

6- حضور ﷺ کے گھروں میں غیر مردوں کے بلا اجازت داخل ہو جانے کو روک دیا گیا۔

7- غیر محرم مردوں اور محرم رشتہ داروں کے بلا اجازت داخل ہو جانے کو روک دیا گیا کہ ازواج مطہرات کے صرف محرم رشتہ دار ہی آزادی کے ساتھ آپ کے گھروں میں آ جا سکتے ہیں۔

8- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں اور ٹھیک اُسی طرح ایک مسلمان کے لیے ابداً حرام ہیں جس طرح اس کی حقیقی ماں ہوتی ہے۔

9- مسلمانوں کو متنبہ کر دیا گیا کہ نبی ﷺ کو اذیت دینا۔دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت اور رسوا کن عذاب کا موجب ہے اور اسی طرح کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کرنا اور اس پر ناحق

الزام لگانا بھی سخت گناہ ہے۔

10- تمام مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا کہ جب باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو چادروں سے اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانک کر اور گھونگھٹ ڈال کر نکلا کریں۔

11- عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں سر اور سینہ ڈھانک کر رکھیں۔

12- غیر شادی شدہ لوگوں کے نکاح کیے جائیں حتیٰ کہ لونڈیوں اور غلاموں کو بھی بن بیاہا نہ رہنے دیا جائے۔

13- لونڈیوں اور غلاموں کی آزادی کے لیے مکاتبت کی راہ نکال دی گئی۔

14- لونڈیوں سے کسب کرانا ممنوع قرار دیا گیا۔ عرب میں یہ پیشہ لونڈیوں ہی سے کرانے کا رواج تھا۔ اس لیے اس کی ممانعت دراصل قحبہ گری کی قانونی بندش تھی۔

15- گھریلو معاشرت میں خانگی ملازموں اور نابالغ بچوں کے لیے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ وہ خلوت کے اوقات میں (یعنی صبح، دوپہر اور رات کے وقت) گھر کے کسی مرد یا عورت کے کمرے میں اچانک نہ گھس جایا کریں۔ اولاد تک کو اجازت لے کر آنے کی عادت ڈالی جائے۔

16- بوڑھی عورتوں کو یہ رعایت دی گئی کہ اگر وہ اپنے گھر میں سر سے اوڑھنی اتار کر رکھ دیں تو مضائقہ نہیں۔ نیز اگر وہ بڑھاپے میں بھی اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈالے رہیں تو بہتر ہے۔

17- اندھے، لنگڑے، لولے اور بیمار کو یہ رعایت دی گئی کہ وہ ایک دوسرے کے ہاں بلا اجازت بھی کھا سکتے ہیں۔ اس کا شمار چوری اور خیانت میں نہ ہوگا۔

18- قریبی عزیزوں اور بے تکلف دوستوں کو یہ حق دیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کے ہاں بلا اجازت بھی کھا سکتے ہیں۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے وہ اپنے گھر میں کھا سکتے ہیں۔

سوال 6: زانیہ عورت اور زانی مرد کے لیے کیا احکام خداوندی نازل ہوئے؟

جواب: یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور اسے ہم نے فرض کیا ہے، اور اس میں ہم نے صاف صاف ہدایات نازل کی ہیں، شاید کہ تم سبق لو، زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔

(آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 7: کیا زانیہ اور مشرکہ کے ساتھ نکاح کی اجازت ہے؟

جواب: زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ حرام کردیا گیا ہے اہلِ ایمان پر۔ (آیت نمبر 3)

سوال 8: پاک دامن عورت پر تہمت لگانے والوں کے لیے کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں' ان کو اسّی (80) کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی فاسق ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کرلیں کہ اللہ ضرور (ان کے حق میں) غفور و رحیم ہے۔
(آیت نمبر 4 تا 5)

سوال 9: شوہر اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اُس کے لیے لعان کا کیا قاعدہ مقرر ہوا؟

جواب: اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں، تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے۔
(آیت نمبر 6 تا 7)

سوال 10: عورت سے زنا کی حد کس طرح ساقط ہو سکتی ہے؟

جواب: اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اُس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے۔ تو (بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا)۔
(آیت نمبر 8 تا 10)

سوال 11: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر لوگوں نے الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ سے کیا فرمایا؟

جواب: جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں۔ اُس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے۔ جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا

اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذابِ عظیم ہے۔
(آیت نمبر 11)

سوال 12: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی پاک دامنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا اُسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے؟ وہ لوگ (اپنے الزام کے ثبوت میں) چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں، اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحم و کرم نہ ہوتا تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے ان کی پاداش میں بڑا عذاب تمہیں آ لیتا۔ جب کہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی چلی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔ کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ''ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ، یہ تو ایک بہتان عظیم ہے۔'' اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔ اللہ تمہیں صاف صاف ہدایات دیتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔ (آیت نمبر 12 تا 18)

سوال 13: معاشرے میں بدی پھیلانے والے اور شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی؟

جواب: جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے، (تو یہ چیز جو ابھی تمہارے اندر پھیلائی گئی تھی بدترین نتائج دکھا دیتی)۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ اس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔
(آیت نمبر 19 تا 21)

سوال 14: اگر ہم یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: تم میں سے جو لوگ صاحبِ فضل اور صاحبِ حیثیت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کر دینا چاہیے اور در گزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور و رحیم ہے۔ (آیت نمبر 22)

نوٹ: یہ قسم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ بعض اور صحابہ نے بھی کھائی تھی کہ جن جن لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر لگائے گئے بہتان میں حصہ لیا ہے۔ ان کی وہ کوئی مدد نہ کریں گے اس آیت کے نزول کے بعد ان سب نے اپنے عہد سے رجوع کر لیا اس طرح وہ تلخی آناً فاناً دور ہو گئی جو اس فتنے نے پھیلا دی تھی۔ (تفسیر تفہیم القرآن۔ ابن کثیر۔ کنز الایمان)

سوال 15: پاک دامن عورت پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جو لوگ پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دُنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ وہ بدلہ انہیں بھرپور دے دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا۔ (آیت نمبر 23 تا 25)

سوال 16: خبیث عورتوں اور پاکیزہ مردوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔ ان کا دامن پاک ہے۔ اُن باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں، ان کے لیے مغفرت ہے اور رزقِ کریم۔ (آیت نمبر 26)

سوال 17: اسلام میں کسی کے گھر جانے کے کیا اصول بتائے گئے ہیں؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ توقع

ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ دے دی جائے، اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ البتہ تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں تمہارے فائدے (یا کام) کی کوئی چیز ہو، تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے۔ (آیت نمبر 27 تا 29)

سوال 18: مسلمان مردوں کو اپنی کن چیزوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اے نبی ﷺ، مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔
(آیت نمبر 30)

سوال 19: مسلمان عورتوں کے لیے بناؤ سنگھار اور پردے کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور اے نبی ﷺ، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں۔ مگر اپنے شوہروں پر، یا اپنے باپ، یا شوہروں کے باپ، یا اپنے بیٹے، یا شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیرِ دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں، اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو، تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (آیت نمبر 31)

سوال 20: لونڈی اور غلام کے نکاح کے بارے میں کیا احکام ہیں نیز لونڈی یا غلام مکاتبت کی درخواست کرے تو آقا کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں، اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دو، اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا، اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے، اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیے کہ پاک دامنی اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل

سے ان کو غنی کر دے اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتبت کی درخواست کریں ان سے مکاتبت کرلو۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان کے اندر بھلائی ہو، اور ان کو اُس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ (آیت نمبر 32 تا 33) حصہ اول

سوال 21: پاک دامن لونڈی کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں، اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لیے غفور و رحیم ہے۔ ہم نے صاف صاف ہدایت دینے والی آیات تمہارے پاس بھیج دی ہیں، اور ان قوموں کی عبرت ناک مثالیں بھی ہم تمہارے سامنے پیش کر چکے ہیں جو تم سے پہلے گزری ہیں اور وہ نصیحتیں ہم نے کر دی ہیں جو ڈرنے والوں کے لیے ہوتی ہیں۔ (آیت نمبر 33 تا 34) حصہ دوم

سوال 22: اللہ تعالیٰ اپنے نور کی مثال کس طرح دیتے ہیں؟

جواب: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا، اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ مشرقی ہو نہ مغربی، خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے گو مطلقاً آگ لگی ہی نہ ہو، (اس طرح) روشنی پر روشنی (بڑھنے کے تمام اسباب جمع ہو گئے ہوں) اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے رہنمائی فرماتا ہے، وہ لوگوں کو مثالوں سے بات سمجھاتا ہے، وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (آیت نمبر 35)

سوال 23: اللہ تعالیٰ کے نور کی ہدایت پانے والے کہاں پائے جاتے ہیں؟

جواب: (اس نور کی طرف ہدایت پانے والے) اُن گھروں میں پائے جاتے ہیں جنہیں بلند کرنے کا، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اذن دیا ہے۔ ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور اقامتِ نماز و ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آ جائے گی، (اور وہ یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے بہترین اعمال کی جزا ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آیت نمبر 36 تا 38)

سوال 24: جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے اعمال کی اللہ تعالیٰ کیا مثال دیتے ہیں؟

جواب: (اس کے برعکس) جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے دشتِ بے آب میں سراب کہ پیاسا اُس کو پانی سمجھے ہوئے تھا، مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا، بلکہ وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا، جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا، اور اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی، یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا، کہ اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اس پر ایک اور موج، اور اس کے اوپر بادل، تاریکی پر تاریکی مسلط ہے، آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے، جسے اللہ نور نہ بخشے اس کے لیے پھر کوئی نور نہیں۔ (آیت نمبر 39 تا 40)

سوال 25: بادل کو بنانے اور بارش برسانے میں اللہ تعالیٰ کیا اپنی شان بیان فرماتے ہیں؟

جواب: ''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ بادل آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر اُس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑتا ہے، پھر اسے سمیٹ کر ایک کثیف ابر بنا دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے خول میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں۔ اور وہ آسمان سے، اُن پہاڑوں کی بدولت جو اس میں بلند ہیں اولے برساتا ہے۔

پھر جسے چاہتا ہے ان کا نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان سے بچا لیتا ہے۔ اس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے۔ رات اور دن کا الٹ پھیر وہی کر رہا ہے۔ اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لیے۔ (آیت نمبر 43 تا 44)

سوال 26: جانداروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا، کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو ٹانگوں پر اور کوئی چار ٹانگوں پر جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (آیت نمبر 45)

سوال 27: منافقین کو اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم کن الفاظ میں دیا؟

جواب: یہ (منافق) اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ''آپ حکم دیں تو ہم گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔'' ان سے کہو ''قسمیں نہ کھاؤ، تمہاری اطاعت کا حال معلوم ہے، تمہارے کرتوتوں سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔'' کہو ''اللہ کے مطیع بنو اور رسول ﷺ کے تابع فرمان بن کر رہو۔ لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول ﷺ پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے۔ اس کا ذمہ دار وہ

ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم۔ اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔ ورنہ رسول ﷺ کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔"
(آیت نمبر 53 تا 54)

سوال 28: مومنوں کی خلافت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا، اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

سوال 29: نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے متعلق اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ وہ زمین میں اللہ کو عاجز کر دیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بڑا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ (آیت نمبر 56، 57)

سوال 30: اسلام میں بچوں کو کن اوقات میں اپنے والدین کے پاس آنے سے پہلے اجازت لینی چاہیے؟

جواب: اے ایمان والو! لازم ہے کہ تمہارے مملوک اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے، اور دو پہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو، اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ ان کے بعد وہ بلا اجازت آئیں، تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ اُن پر، تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنے ارشادات کی وضاحت کرتا ہے، اور وہ علیم و حکیم ہے، اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ اُسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح اُن کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کرتا ہے، اور وہ علیم و حکیم ہے۔ (آیت نمبر 58 تا 59)

سوال 31: بوڑھی عورتیں کیا پردے سے مستثنیٰ ہیں؟

جواب: اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں، نکاح کی امیدوار نہ ہوں، وہ اگر اپنی چادریں اُتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو اُن کے حق میں اچھا ہے، اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (آیت نمبر 60)

سوال 32: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کے گھروں سے کھانے کی اجازت دی؟

جواب: کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا، یا لنگڑا، یا مریض (کسی کے گھر سے کھالے) اور نہ تمہارے اوپر اس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے، یا اپنی ماں نانی کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، دعائے خیر اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی، بڑی بابرکت اور پاکیزہ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے آیات بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لوگے۔
(آیت نمبر 61)

نوٹ: ابن عباس کے بقول اللہ تعالیٰ نے جب ان کو حکم دیا کہ (ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ) تو لوگ ایک دوسرے کے ہاں کھانا کھانے میں بھی احتیاط برتنے لگے تھے۔ حتیٰ کہ بالکل قانونی شرطوں کے مطابق صاحبِ خانہ کی دعوت واجازت جب تک نہ ہو، وہ سمجھتے تھے کہ کسی عزیز یا دوست کے ہاں کھانا بھی ناجائز ہے۔ یہ آیات اسی طرح کی پابندیوں کو ختم کرنے کے لیے ہے۔
(تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 33: اسلامی جماعت کے نظم وضبط کے بارے میں کیا ہدایات نازل ہوئیں؟

جواب: مومن تو اصل میں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسول ﷺ کے ساتھ ہوں تو اس سے اجازت لیے بغیر نہ جائیں۔ جو لوگ تم سے اجازت

مانگتے ہیں وہی اللہ اور رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں، پس جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت مانگیں تو جسے تم چاہو اجازت دے دیا کرو اور ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کیا کرو، اللہ یقیناً غفور و رحیم ہے۔ مسلمانو، اپنے درمیان رسول ﷺ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ سمجھ بیٹھو۔ اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔ خبردار رہو، آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے، تم جس روش پر بھی ہو اللہ اُس کو جانتا ہے۔ جس روز لوگ اس کی طرف پلٹیں گے وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 62 تا 64)

سوال 34: اسلامی نقطۂ نظر سے عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: اسلامی زندگی میں جمعہ اور جماعت کی جو اہمیت ہے کسی صاحبِ علم سے پوشیدہ نہیں۔ جمعہ کو اللہ نے خود فرض کیا ہے اور نماز باجماعت کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص بلا عذر مسجد میں حاضر نہ ہو اور اپنے گھر میں نماز پڑھے تو نبی ﷺ کے قول کے مطابق اسے 27 گنا کم ثواب ملتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

لیکن نبی ﷺ نے عورتوں کو جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ قرار دیا۔

(ابوداؤد بروایت ام عطیہ، دارقطنی و بیہقی، جابر، حاکم طارق بن شہاب)

اور نماز باجماعت میں عورتوں کی شرکت نہ صرف یہ کہ لازم نہیں رکھی بلکہ اس کی اجازت ان الفاظ میں دی کہ اگر وہ آنا چاہیں تو انہیں روکو نہیں۔ پھر اس کے ساتھ یہ تصریح بھی فرما دی کہ ان کے لیے گھر کی نماز مسجد کی نماز سے افضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے منع نہ کرو۔" (ابوداؤد)

دوسری روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ اور ان سے ملتے جلتے الفاظ میں ہے:

"عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں آنے کی اجازت دو۔"

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

''اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روکو نہیں، اگر چہ ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔'' (احمد، ابوداؤد)

ام حمید ساعدیہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ کے پیچھے نماز کا بڑا شوق ہے۔ فرمایا، تمہارا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلّہ کو مسجد میں نماز پڑھنا جامع مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ (احمد، طبرانی، تفسیر ابن کثیر)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی پاک ﷺ کے الفاظ ''عورتوں کے لیے بہترین مسجد ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔''

لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ دورِ بنی اُمیہ کی حالت دیکھ کر فرماتی ہیں:

''اگر نبی پاک ﷺ عورتوں کے یہ رنگ ڈھنگ دیکھتے جو اَب ہیں تو اُن کا مسجدوں میں آنا اُسی طرح بند فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کا آنا بند کیا گیا تھا۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

مسجد نبوی میں رسول پاک ﷺ نے عورتوں کے دواخل ہونے کے لیے ایک الگ دروازہ مخصوص کر دیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دورِ حکومت میں مردوں کو اس دروازے سے آنے جانے کی سخت ممانعت فرماتے تھے۔

(ابوداؤد، باب اعتزال النساء فی المساجد اور باب ماجاء خروج النساء الی المساجد)

جماعت میں عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے رکھی جاتی تھیں اور نماز کے خاتمے پر حضور ﷺ سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر توقف فرماتے تھے تاکہ مردوں کے اٹھنے سے پہلے عورتیں اٹھ کر چلی جائیں۔ (احمد، بخاری، بروایت ام سلمہ)

آپ ﷺ کا ارشاد تھا کہ مردوں کی بہترین صف سب سے آگے کی صف ہے اور بدترین صفت سب سے پیچھے (یعنی عورتوں سے قریب کی صف ہے)۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، سنائی، احمد)

عیدین کی نماز میں عورتیں شریک ہوتی تھیں مگر ان کی جگہ مردوں سے الگ تھی۔ نبی پاک ﷺ خطبے کے بعد عورتوں کی طرف جا کر ان کو الگ خطاب فرماتے تھے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 35: کیااسلام میں مخنث سے بھی پردے کاحکم ہے؟

جواب: اس کے متعلق ایک واقعہ ہے جو نبی ﷺ کے زمانے میں پیش آیا تھااور جسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اوراحمد وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اورام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مدینہ طیبہ میں ایک مخنث تھا جسے ازواجِ مطہرات اور دوسری خواتین اپنے گھر آنے دیتی تھیں۔ایک روز جب نبی ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے اس کوحضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے باتیں کرتے سن لیا۔وہ کہہ رہاتھا کہ کل اگر طائف فتح ہوجائے تو غیلان ثقفی کی بیٹی بادِیَہ کوحاصل کیے بغیر نہ رہنا پھراُس نے بادِیَہ کے حسن اوراس کے جسم کی تعریف کرنی شروع کی اوراس کے پوشیدہ اعضاء تک کی صفت بیان کرڈالی۔

نبی ﷺ نے یہ باتیں سنیں تو فرمایا:

''خدا کے دشمن تُو نے تواس میں نظریں گاڑ دیں۔''

پھرآپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس سے پردہ کرو، آئندہ یہ گھروں میں نہ آنے پائے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے مدینے سے باہر نکال دیااوردوسرے مخنثوں کوبھی گھروں میں گھسنے سے منع فرمادیا۔کیونکہ ان کومخنث سمجھ کرعورتیں ان سے احتیاط نہ کرتی تھیں اور وہ ایک گھر کی عورتوں کا حال دوسرے مردوں سے بیان کرتے تھے۔

❀ ❀ ❀

سُورَۃُ الفُرقَانِ

(۲۵)

سوال1: سورۃ فرقان میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ فرقان مکی ہے اس میں ستتر (77) آیات اور چھ(6) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ فرقان کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس میں ان شبہات واعتراضات پر کلام کیا گیا ہے۔ جو قرآن اور رسول پاک ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی پیش کردہ تعلیم پر کفار مکہ کی طرف سے پیش کیے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک ایک کا جواب دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ دعوتِ حق سے منہ موڑنے کے برے نتائج بھی صاف صاف بتائے گئے ہیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، قومِ عاد، ثمود اور اصحاب الرس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

سوال3: کیا قرآن کی دعوت اور محمد ﷺ کی رسالت کسی ایک ملک کے لئے ہے؟

جواب: بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے۔ (آیت نمبر 1)

تفسیر ابن کثیر + کنزالایمان مسلم شریف کی حدیث ہے۔

''میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''

سوال4: اللہ تعالیٰ اپنے اقتدارِ اعلیٰ اور اپنی حاکمیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وہ جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے، جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی۔ (آیت نمبر 2)

سوال5: مشرکین مکہ قرآن پاک پر کیا اعتراض کرتے تھے؟

جواب: جن لوگوں نے نبی ﷺ کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن ایک من گھڑت چیز ہے جسے اس شخص نے آپ ہی گھڑ لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کام میں اس کی مدد کی ہے۔ بڑا ظلم اور سخت جھوٹ ہے جس پر یہ لوگ اُتر آئے ہیں۔ کہتے ہیں یہ پرانے لوگوں کی لکھی ہوئی

چیزیں ہیں جنہیں یہ شخص نقل کراتا ہے اور وہ اسے صبح وشام سنائی جاتی ہیں۔اے محمدﷺ،ان سے کہو کہ ''اسے نازل کیا ہے اس نے جو زمین اور آسمانوں کا بھید جانتا ہے''حقیقت یہ ہے کہ وہ غفور رحیم ہے۔
(آیت نمبر 4 تا 6)

سوال 6: مشرکین رسول پاک ﷺ پر کیا حجتیں کرتے تھے؟

جواب: کہتے ہیں ''یہ کیسا رسول ﷺ ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ کیوں نہ اس کے پاس کوئی فرشتہ بھیجا گیا جو اس کے ساتھ رہتا اور (نہ ماننے والوں کو) دھمکاتا؟ یا اور کچھ نہیں تو اس کے لئے کوئی خزانہ ہی اُتار دیا جاتا، یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ (اطمینان کی) روزی حاصل کرتا۔''اور ظالم کہتے ہیں ''تم لوگ تو ایک سحر زدہ کے پیچھے لگ گئے ہو''۔ دیکھو، کیسی کیسی عجیب حجتیں یہ لوگ تمہارے آگے پیش کر رہے ہیں، ایسے بہکے ہیں کہ کوئی ٹھکانے کی بات ان کو نہیں سوجھتی۔ بڑا بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو ان کی تجویز کردہ چیزوں سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر تم کو دے سکتا ہے۔ (ایک نہیں) بہت سے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اور بڑے بڑے محل۔

اسی سلسلے میں مزید آیت نمبر 20 میں ارشادِ ربانی ہے۔

''اے محمدﷺ تم سے پہلے جو رسول بھی ہم نے بھیجے تھے وہ سب بھی کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے لوگ ہی تھے۔ دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ کیا تم صبر کرتے ہو؟ تمہارا ربّ سب کچھ دیکھتا ہے۔''
(آیت نمبر 7 تا 10)

سوال 7: لوگ کس گھڑی کو جھٹلاتے ہیں؟

جواب: اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ ''اس گھڑی'' کو جھٹلا چکے ہیں۔ اور جو اس گھڑی کو جھٹلائے اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو یہ اس کے غصب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے۔ اور جب یہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اس میں تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔ (آیت نمبر 11 تا 14)

سوال 8: ابدی جنت کن لوگوں کے لئے ہے؟

جواب: ان سے پوچھو، یہ انجام اچھا ہے یا وہ ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے؟ جو ان کو عمل کی جزا اور ان کے سفر کی آخری منزل ہوگی، جس میں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، جس کا عطا کرنا تمہارے ربّ کے ذمّے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔
(آیت نمبر 15 تا 16)

سوال 9: جو مشرکین مکہ یہ اعتراض کرتے تھے کہ بشر کی جگہ فرشتے یا پھر خدا خود ہمیں آکر ایمان کی دعوت کیوں نہیں دیتا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ''جو لوگ ہمارے حضور پیش ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں ''کیوں نہ فرشتے ہمارے پاس بھیجے جائیں؟ یا پھر ہم اپنے ربّ کو دیکھیں''۔ بڑا گھمنڈ لے بیٹھے (ہیں) یہ اپنے نفس میں اور حد سے گزر گئے یہ اپنی سرکشی میں، جس روز یہ فرشتوں کو دیکھیں گے وہ مجرموں کے لئے کسی بشارت کا دن نہ ہوگا۔ چیخ اٹھیں گے کہ پناہ بخدا، اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے اسے لے ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے۔ بس وہی لوگ جو جنت کے مستحق ہیں اس دن اچھی جگہ ٹھہریں گے اور دوپہر گزارنے کو عمدہ مقام پائیں گے۔ آسمان کو چیرتا ہوا ایک بادل اس روز نمودار ہوگا اور فرشتے لگا تار اتریں گے۔ اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی۔ اور وہ منکرین کے لئے بڑا سخت دن ہوگا۔ ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کہ ''کاش میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس کے بہکائے میں آکر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا'' اور رسول ﷺ کہیں گے کہ ''اے میرے ربّ۔ میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا تھا۔'' (آیت نمبر 21 تا 30)

سوال 10: منکرین کہتے تھے کہ سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نازل نہیں ہوا؟

جواب: منکرین کہتے ہیں ''اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہ اتار دیا گیا؟'' ہاں۔ ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں اور (اسی غرض کے لئے) ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی ہے اور (اس میں یہ مصلحت بھی ہے) کہ جب کبھی وہ تمہارے سامنے کوئی نرالی بات (یا عجیب سوال) لے کر آئے، اس

کا ٹھیک جواب بروقت ہم نے تمہیں دے دیا اور بہترین طریقے سے بات کھول دی۔ جولوگ اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جانے والے ہیں ان کا موقف بہت بُرا اور ان کی راہ حد درجہ غلط ہے۔
(آیت نمبر 32 تا 34)

سوال 11: سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ نے کن کن قوموں کی تباہی کا ذکر فرمایا؟

جواب: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر لگایا۔ اور ان سے کہا کہ جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے۔ آخر کار ان لوگوں کو ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا۔ یہی حال قومِ نوح کا ہوا جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان کو غرق کر دیا اور دنیا بھر کے لوگوں کے لئے ایک نشانِ عبرت بنا دیا اور ان ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب ہم نے مہیا کر رکھا ہے۔ اسی طرح عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور بیچ کی صدیوں کے بہت سے لوگ تباہ کئے گئے۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے (پہلے تباہ ہونے والوں کی) مثالیں دے دے کر سمجھایا اور آخر کار ہر ایک کو غارت کر دیا۔ اور اس بستی پر تو ان کا گزر ہو چکا ہے جس پر بدترین بارش برسائی گئی تھی۔ کیا انہوں نے اس کا حال دیکھا نہ ہوگا؟ مگر یہ موت کے بعد دوسری زندگی کی توقع ہی نہیں رکھتے۔" (آیت نمبر 35 تا 40)

سوال 12: جن لوگوں نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو ان کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہّ لے سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

(آیت نمبر 43 تا 44)

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو کس چیز سے تشبیہ دی؟

جواب: اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس، اور نیند کو باعثِ سکون، اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا۔ (آیت نمبر 47)

سوال 14: کیا بارش کا پانی پاک ہوتا ہے؟

جواب: اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو بشارت بنا کر بھیجتا ہے۔ پھر آسمان سے

پاک پانی نازل کرتا ہے تاکہ ایک مردہ علاقے کو اس کے ذریعے زندگی بخشے اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو سیراب کرے۔ اس کرشمے کو ہم بار بار ان کے سامنے لاتے ہیں۔ تاکہ وہ کچھ سبق لیں، مگر اکثر لوگ کفر اور ناشکری کے سوا کوئی دوسرا رویّہ اختیار کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔
(آیت نمبر 48 تا 50)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں کے ساتھ جہادِ کبیر کرنے کا حکم فرمایا؟
جواب: اگر ہم چاہتے تو ایک ایک بستی میں ایک ایک نذیر (نبی) اٹھا کھڑا کرتے۔ پس اے نبی ﷺ کافروں کی بات ہرگز نہ مانو اور اس قرآن کو لے کر ان کے ساتھ جہادِ کبیر کرو۔"
(آیت نمبر 51 تا 52)

سوال 16: آبِ شیریں اور آبِ شور کیا ایک ہی سمندر میں مل سکتے ہیں؟
جواب: اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے، ایک لذیذ شیریں، دوسرا تلخ و شور، اور دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔
(آیت نمبر 53)

سوال 17: نسب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟
جواب: اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا، پھر اس کے لئے نسب اور سسرال بنائے، تیرا ربّ بڑا ہی قدرت والا ہے۔
(آیت نمبر 54)

سوال 18: رسول پاک ﷺ جب لوگوں کو کہتے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کیا کہتے؟
جواب: ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اس رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں "رحمان کیا ہوتا ہے؟ کیا بس جسے تو کہہ دے اسی کو ہم سجدہ کرتے پھریں؟" یہ دعوت ان کی نفرت میں الٹا اور اضافہ کر دیتی ہے۔ بڑا متبرک ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ اور ایک چمکتا چاند روشن کیا۔ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا۔ ہر اس شخص کے لئے جو سبق لینا چاہے۔ یا شکرگزار ہونا چاہے۔
(آیت نمبر 60 تا 62)

سوال 19: رحمان نے اپنے صالح بندوں کی کیا نشانیاں بتائی ہیں؟
جواب: رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں

تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔ جو اپنے ربّ کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں، جو دعائیں کرتے ہیں کہ "اے ہمارے ربّ جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے"۔ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ ہوتی ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے، اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ الّا یہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو، ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔ جو شخص توبہ کر کے نیک عمل اختیار کرتا ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے (اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ جنہیں اگر ان کے ربّ کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے، تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔ جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل جنت کے بلند بالا خانے کی شکل میں پائیں گے۔ آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔ وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔
(آیت نمبر 63 تا 76)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

(۲۶)

سوال 1: سورۃ شعراء میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ شعراء مکی ہے اس میں دوسوستائیس (227) آیات اور گیارہ (11) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ شعراء کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو فرماتے ہیں کہ تم ان کے پیچھے اپنی جان کیوں گھلاتے ہو؟ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہوں نے کوئی نشانی نہیں دیکھی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہٹ دھرم سمجھانے سے نہیں ماننا چاہتے کسی ایسی نشانی کے طالب ہیں جو ان کی گردنیں جھکا دے اور وہ نشانی اپنے وقت پر جب آجائے گی تو انہیں خود معلوم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اوّل یہ کہ نشانیاں دو طرح کی ہیں ایک قسم کی نشانیاں وہ ہیں جو خدا کی زمین پر ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں جنہیں دیکھ کر ہر صاحب عقل آدمی تحقیق کرسکتا ہے کہ نبی جس چیز کی طرف بلا رہا ہے وہ حق ہے یا نہیں۔ دوسری قسم کی نشانیاں وہ ہیں جو فرعون اور اس کی قوم نے دیکھیں قومِ نوح نے دیکھیں۔ عاد اور ثمود نے دیکھیں۔ قوم لوط نے دیکھیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا خود کفار کا اپنا کام ہے کہ وہ کس قسم کی نشانی دیکھنا چاہتے ہیں۔ دوم یہ کہ ہر زمانے میں کفار کی ذہنیت ایک سی رہی ہے۔ ان کی حجتیں ایک ہی طرح کی تھیں۔ ان کے اعتراضات یکساں تھے۔ ایمان نہ لانے کے لئے ان کے حیلے اور بہانے یکساں تھے اور آخر کار ان کا انجام بھی یکساں ہی رہا۔ اس کے برعکس ہر زمانے میں انبیاء کی تعلیم ایک تھی ان کی سیرت واخلاق کا رنگ ایک تھا اور ان سب کے ساتھ اللہ کی رحمت کا معاملہ بھی ایک تھا۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں کے بارے میں دکھی ہونے سے منع فرمایا؟

جواب: اے محمد ﷺ، شاید تم اس غم اپنی جان کھودو گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کرسکتے ہیں کہ ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں۔ ان لوگوں کے پاس رحمان کی طرف سے جو نئی نصیحت بھی آتی ہے یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اب کہ یہ جھٹلا چکے

ہیں۔عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت (مختلف طریقوں سے) معلوم ہوجائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔ (آیت نمبر 3 تا 6)

سوال 4: زمین اور اس کی نباتات میں اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی بیان فرمائی؟

جواب: اور کیا انہوں نے کبھی زمین پر نگاہ نہیں ڈالی کہ ہم نے کتنی کثیر مقدار میں ہر طرح کی عمدہ نباتات اس میں پیدا کی ہیں؟ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے، مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا ربّ زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔ (آیت نمبر 7 تا 9)

سوال 5: فرعون نے کس کو احسان فراموش آدمی کہا؟

جواب: فرعون نے کہا ''کیا ہم نے تجھ کو اپنے ہاں بچہ سا نہیں پالا تھا؟ تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں گزارے، اور اس کے بعد کر گیا، جو کچھ کہ کر گیا۔ تو بڑا احسان فراموش آدمی ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ''اس وقت وہ کام میں نے نادانستگی میں کر دیا تھا۔ پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد میرے ربّ نے مجھ کو حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں شامل فرما لیا۔ رہا تیرا احسان جو تو نے مجھ پر جتایا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا تھا۔''

(آیت نمبر 18 تا 22)

سوال 6: جب فرعون نے کہا یہ ربّ العالمین کیا ہوتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟

جواب: فرعون نے کہا ''اور یہ ربّ العالمین کیا ہوتا ہے؟''

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ''آسمانوں اور زمین کا ربّ اور ان سب چیزوں کا ربّ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، اگر تم یقین لانے والے ہو۔'' فرعون نے اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے کہا ''سنتے ہو؟'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''تمہارا ربّ بھی اور تمہارے ان آباؤ اجداد کا ربّ بھی جو گزر چکے ہیں۔'' فرعون نے (حاضرین سے) کہا ''تمہارے یہ رسول صاحب جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں'' بالکل ہی پاگل معلوم ہوتے ہیں۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کا ربّ (وہ ہے) اگر آپ لوگ کچھ عقل رکھتے ہیں۔''

فرعون نے کہا ''اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو تجھے بھی ان لوگوں میں شامل

کردوں گا۔ جو قید خانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔" (آیت نمبر 23 تا 29)

نوٹ: اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان جو مقابلہ ہوا اور کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وہاں سے لے کر نکلے اور کس طرح فرعون اپنے ساتھیوں سمیت غرق ہوا یہ سارا واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور یہ آیت نمبر 68 تک چلتا ہے۔

سوال 7: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے کیا فرمایا؟

جواب: اور انہیں ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سناؤ جبکہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا تھا، "کہ یہ کیا چیزیں ہیں جن کو تم پوجتے ہو"؟ انہوں نے جواب دیا" کچھ بت ہیں جن کی ہم پوجا کرتے ہیں۔" اور انہی کی سیوا میں ہم لگے رہتے ہیں۔ اس نے پوچھا "کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو؟ یا یہ تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں۔" انہوں نے جواب دیا "نہیں، بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا۔" اس پر ابراہیم علیہ السلام نے کہا "کبھی تم نے (آنکھیں کھول کر) ان چیزوں کو دیکھا بھی، جن کی بندگی تم اور تمہارے پچھلے باپ دادا بجالاتے رہے؟ میرے تو یہ سب دشمن ہیں، سوائے ایک ربّ العالمین کے، جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری راہنمائی فرماتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا میں وہ میری خطا معاف فرمادے گا۔" (آیت نمبر 69 تا 82)

سوال 8: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ربّ سے کیا دعا کی؟

جواب: (اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی) "اے میرے ربّ مجھے حکم عطا کر، اور مجھ کو صالحین کے ساتھ ملا، اور بعد کے آنے والوں میں مجھ کو سچی ناموری عطا کر، اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل فرما، اور میرے باپ کو معاف کر دے اور بے شک وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔ اور مجھے اس دن رسوا نہ کر جبکہ سب لوگ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ جبکہ نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد، سوائے اس کے کہ کوئی شخص قلبِ سلیم لئے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔"

(آیت نمبر 83 تا 89)

سوال 9: دوزخ میں دھکیلے جانے کے بعد انسان اور شیطان آپس میں کیا باتیں کریں گے؟

جواب: (اس روز) جنت پرہیز گاروں کے قریب لے آئی جائے گی۔اور دوزخ بہکے ہوئے لوگوں کے سامنے کھول دی جائے گی۔ان سے پوچھا جائے گا کہ "اب کہاں ہیں وہ جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر رہے ہیں یا خود اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں؟ پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب اوپر تلے دھکیل دیئے جائیں گے۔وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے کہ "خدا کی قسم، ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے جبکہ تم کو ربّ العالمین کی برابری کا درجہ دے رہے تھے۔اور وہ مجرم لوگ ہی تھے جنہوں نے ہم کو اس گمراہی میں ڈالا۔اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری دوست، کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں۔" یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے۔مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا ربّ زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔" (آیت نمبر 90 تا 104)

سوال 10: جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے انہیں جھٹلایا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

جواب: نوح علیہ السلام نے دعا کی۔"اے میرے ربّ میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔اب میرے اور ان کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے۔" آخر کار ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں بچالیا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔یقیناً اس میں ایک نشانی ہے۔مگر ان میں سے اکثر لوگ ماننے والے نہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا ربّ زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔ (آیت نمبر 117 تا 122)

سوال 11: حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد سے کیا فرمایا؟

جواب: عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔یاد کرو جبکہ ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا تھا۔"کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔میرا اجر تو ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔یہ تمہارا کیا حال ہے کہ ہر اونچے مقام پر لاحاصل ایک یادگار عمارت بنا ڈالتے ہو، اور بڑے بڑے قصر تعمیر کرتے ہو، گویا تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو جبار بن کر ڈالتے ہو۔پس تم لوگ اللہ سے ڈرو

اورمیری اطاعت کرو۔ڈرو اس سے جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے،جوتم جانتے ہو۔تمہیں جانور دیئے،اولادیں دیں،باغ دیےاورچشمے دیئے۔مجھےتمہارے حق میں ایک بڑے دن کےعذاب کاڈر ہے۔''انہوں نے جواب دیا''تونصیحت کریانہ کر۔ہمارے لئے سب یکساں ہے۔یہ باتیں تویوں ہی ہوتی چلی آئی ہیں اورہم عذاب میں مبتلا ہونے والےنہیں ہیں''۔آخرکارانہوں نے جھٹلادیااورہم نے ان کو ہلاک کردیا۔یقیناً اس میں ایک نشانی ہے۔مگر ان میں سے اکثر لوگ ماننے والےنہیں ہیں۔اورحقیقت یہ ہے کہ تیرارب زبردست بھی ہےاوررحیم بھی۔'' (آیت نمبر123 تا140)

سوال12: حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: ثمود نے رسولوں کوجھٹلادیا۔یادکروجبکہ ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے ان سے کہا''کیا تم ڈرتےنہیں؟میں تمہارے لئے ایک امانت داررسول ہوں۔لہٰذاتم اللہ سے ڈرواورمیری اطاعت کرو۔میں اس کام پرتم سے کسی اجرکاطالب نہیں ہوں۔میرااجرتورب العالمین کے ذمہ ہے۔کیاتم ان سب چیزوں کے درمیان،جو یہاں ہیں،سب یوں ہی اطمینان سے رہنے دیے جاؤ گے؟ان باغوں اورچشموں میں؟ان کھیتوں اورنخلستانوں میں جن کے خوشے رس بھرے ہیں؟تم پہاڑکھودکھودکرفخریہ ان میں عمارتیں بناتے ہو۔اللہ سے ڈرواورمیری اطاعت کرو۔ان بےلگام لوگوں کی اطاعت نہ کرو جوزمین میں فساد برپاکرتے ہیں اورکوئی اصلاح نہیں کرتے۔''انہوں نے جواب دیا''تومحض ایک سحرزدہ آدمی ہے۔توہم جیسے ایک انسان کے سوااورکیا ہے۔لاکوئی نشانی اگرتوسچا ہے۔''صالح علیہ السلام نے کہا''یہ اونٹنی''ہے۔ایک دن اس کے پینے کا ہےاورایک دن تم سب کے پانی لینے کا۔اس کو ہرگز نہ چھیڑناورنہ ایک بڑے دن کا عذاب تم کو آلے گا۔''مگرانہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں اورآخرکارپچھتاتے رہ گئے۔عذاب نے انہیں آلیا۔یقیناًاس میں ایک نشانی ہے۔مگران میں سے اکثر ماننے والےنہیں۔اورحقیقت یہ ہے کہ تیرارب زبردست بھی ہےاوررحیم بھی۔''

(آیت نمبر141 تا159)

سوال13: حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیادعا کی؟

جواب: اے پروردگار،مجھےاورمیرےاہل وعیال کوان کی بدکرداریوں سےنجات دے۔''آخرکار ہم نے اسے اوراس کے سب اہل وعیال کو بچالیا،سوائے ایک بڑھیا(بیوی)کے جو پیچھے رہ جانے

والوں میں تھی۔ پھر باقی ماندہ لوگوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر برسائی ایک برسات (پتھروں کی) بڑی ہی بری بارش تھی جو ان ڈرائے جانے والوں پر نازل ہوئی۔

یقیناً اس میں ایک نشانی ہے، مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا ربّ زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔" (آیت نمبر 169 تا 175)

سوال 14: اصحاب الایکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اصحاب الایکہ نے رسولوں کو جھٹلا دیا۔ یاد کرو جبکہ شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا تھا "کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔ پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھٹا کر نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذات کا خوف کرو جس نے تمہیں اور گذشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے۔" انہوں نے کہا "تو محض ایک سحر زدہ آدمی ہے، اور تو کچھ نہیں ہے مگر ایک انسان ہم ہی جیسا، اور ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اگر تو سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔" شعیب علیہ السلام نے کہا "میرا ربّ جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔" انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ آخرکار چھتری والے دن کا عذاب ان پر آ گیا۔ اور وہ بڑے ہی خوفناک دن کا عذاب تھا۔ (آیت نمبر 176 تا 189)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے کس فرشتے کو امانت دار روح کہہ کر پکارا اور قرآن کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا فرمایا؟

جواب: یہ ربّ العالمین کی نازل کردہ چیز ہے۔ اسے لے کر تیرے دل پر امانت دار روح (جبریل علیہ السلام) اتری ہے تاکہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو (خدا کی طرف سے خلقِ خدا کو) متنبہ کرنے والے ہیں۔ صاف صاف عربی زبان میں۔ اور اگلے لوگوں کی کتابوں میں بھی یہ موجود ہے۔ کیا ان (اہل مکہ) کے لئے یہ کوئی نشانی نہیں ہے کہ اسے علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں، (لیکن ان کی ہٹ دھرمی کا حال تو یہ ہے) اگر ہم اسے کسی عجمی پر بھی نازل کر دیتے۔ اور یہ (فصیح عربی کلام) وہ ان کو پڑھ کر سناتا تب بھی یہ مان کر نہ دیتے۔ اسی طرح ہم نے اس (ذکر) کو مجرموں کے دلوں میں گزارا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ جب تک کہ عذابِ الیم نہ دیکھ لیں۔ پھر جب وہ بے خبری میں

ان پر آپڑتا ہے اس وقت وہ کہتے ہیں کہ ''کیا اب ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟''

(آیت نمبر 192 تا 203)

نوٹ: امانت دار روح سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔ اور انہیں قرآن میں روح الامین'' کہا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 16: قرآن اور شیاطین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اس (کتاب مبین) کو شیاطین لے کر نہیں اترے ہیں، نہ یہ کام ان کو سجتا ہے، اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔ (آیت نمبر 210 تا 212)

یعنی قرآن کے القاء میں دخیل ہونا تو درکنار، جس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین اس کو لے کر چلتا ہے اور جس وقت محمد ﷺ کے دل پر وہ اس کو نازل کرتا ہے اس پورے سلسلے میں کسی جگہ بھی شیاطین کو کان لگا کر سننے کا موقع نہیں ملتا۔ وہ آس پاس کہیں پھٹکنے بھی نہیں پاتے کہ سن گن لے کر ہی کوئی بات اچک لے جائیں اور جا کر اپنے دوستوں کو بتا سکیں کہ آج محمد ﷺ پر یہ پیغام نازل ہوا ہے اور وہ تمہیں یہ بات سنانے والے ہیں یا ان کی تقریر میں فلاں بات کا بھی ذکر آنے والا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 17: شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں؟

جواب: لوگو، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترا کرتے ہیں۔ سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

(آیت نمبر 221 تا 223)

سوال 18: شعراء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''رہے شعراء، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں، جو کرتے نہیں ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو صرف بدلہ لے لیا اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔''

(آیت نمبر 224 تا 227)

سُورَۃُ النَّمْلِ

(۲۷)

سوال 1: سورہ نمل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ نمل مکی ہے اس میں ترانوے (93) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نمل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: کلام کے آغاز میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن کی رہنمائی سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ان حقیقتوں کو تسلیم کریں جنہیں یہ کتاب اس کائنات کی بنیادی حقیقتوں کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ اور پھر مان لینے کے بعد اپنی عملی زندگی میں بھی اطاعت واتباع کا رویہ اختیار کریں۔ اس سورہ میں تین قسم کی سیرتوں کے نمونے پیش کئے گئے ہیں۔

1۔ ایک نمونہ فرعون اور سرداران قوم ثمود اور سرکشانِ قوم لوط کا ہے۔ جس کی سیرت فکرِ آخرت سے بے نیازی اور نتیجتاً نفس کی بندگی سے تعمیر ہوئی تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے سے ایک لمحہ پہلے تک بھی ہوش نہ آیا۔

2۔ دوسرا نمونہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ عطا فرمایا۔ پھر بھی ان کا سر ہر وقت خدائے حقیقی کے آگے جھکا رہتا تھا اور کبیر نفس کا کوئی ادنیٰ شائبہ تک ان کی سیرت وکردار میں نہ پایا جاتا تھا۔

3۔ پھر ملکہ سبا کا ذکر ہے جو تاریخِ عرب کی نہایت مشہور، دولت مند قوم پر حکمران تھی۔ لیکن نفس کی بندگی اور خواہشات کی غلامی کا مرض اس پر مسلط نہ تھا۔

خاتمہ کلام میں قرآن کی اصل دعوت یعنی خدائے واحد کی بندگی کی دعوت نہایت مختصر مگر انتہائی موثر انداز میں پیش کی گئی ہے۔

سوال 3: قرآن کی رہنمائی سے کون سے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کون سے نہیں؟

جواب: ط۔س۔ یہ آیات ہیں قرآن اور کتابِ مبین کی، ہدایت اور بشارت ان ایمان لانے والوں کے لئے جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور پھر وہ ایسے لوگ ہیں جو آخرت پر پورا یقین رکھتے

ہیں ۔حقیقت یہ ہے کہ جولوگ آخرت کونہیں مانتے ان کے لئے ہم نے ان کے کرتوتوں کوخوشنما بنادیا ہے۔اس لئے وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بڑی سزا ہےاورآخرت میں یہی سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے ہیں۔اور(اے محمد ﷺ) بلاشبہ تم یہ قرآن ایک حکیم وعلیم ہستی کی طرف سے پارہے ہو۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

سوال 4: حضرت موسیٰ علیہ السلام اوراللہ تعالیٰ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: (انہیں اُس وقت کا قصہ سناؤ) جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ ”مجھے ایک آگ سی نظر آئی ہے، میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا کوئی انگارہ چن لاتا ہوں ،تاکہ تم لوگ گرم ہوسکو۔“ وہاں جو پہنچا تو ندا آئی کہ ”مبارک ہے وہ جو اس آگ میں ہےاور جو اس کے ماحول میں ہے پاک ہے اللہ سب جہاں والوں کا پروردگار،اے موسیٰ علیہ السلام یہ میں ہوں اللہ، زبردست اوردانا،اور پھینک تو ذرا اپنی لاٹھی۔“جونہی موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ لاٹھی سانپ کی طرح بل کھارہی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔”اے موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہیں۔میرے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے ،سوائے یہ کہ کسی نے قصور کیا ہو۔پھر اگر برائی کے بعد اس نے بھلائی سے (اپنے فعل کو) بدل لیا تو میں معاف کرنے والا مہربان ہوں۔اورذرا اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو، چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف کے۔یہ(دونشانیاں) نونشانیوں میں سے ہیں ۔فرعون اوراس کی قوم کی طرف (لے جانے کے لئے)۔وہ بڑے بدکردار لوگ ہیں۔“

مگر جب ہماری کھلی کھلی نشانیاں ان لوگوں کے سامنے آئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔انہوں نے سراسر ظلم اورغرور کی راہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے۔اب دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔ (آیت نمبر 7 تا 14)

سوال 5: حضرت موسیٰ علیہ السلام کواللہ تعالیٰ نے کون سی نونشانیاں عطافرمائیں تھیں؟

جواب: مندرجہ بالا آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جن نونشانیوں کا ذکر ہے وہ مختلف طرح کے عذاب ہیں جو قوم فرعون پرآئے تھے۔ان کا ذکر سورہ اعراف میں بھی کیا جاچکا ہے۔مثلاً:

1۔ لاٹھی جو اژدہا بن جاتی تھی۔

2۔ ہاتھ جو بغل سے سورج کی طرح چمکتا ہوا نکلتا تھا۔

3۔ جادوگروں کو برسرِ عام شکست دینا۔

4۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیشگی اعلان کے مطابق سارے ملک میں قحط۔

5۔ طوفان

6۔ ٹڈی دل

7۔ تمام غلے کے ذخیروں میں سُرسُریاں اور انسان و حیوان سب میں جوئیں۔

8۔ مینڈکوں کا طوفان

9۔ پانی کا خون بن جانا

قرآن میں دوسرے مقامات پر بیان کیا گیا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کے اعلان کے مطابق کوئی بلائے عام مصر پر نازل ہوتی تھی تو فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہتا تھا کہ تم اپنے خدا سے دعا کر کے اس بلا کو ٹلوا دو۔ پھر جو کچھ تم کہتے ہو وہ ہم مان لیں گے۔ مگر جب وہ بلا ٹل جاتی تھی تو فرعون اپنی اسی ہٹ دھرمی پر تُل جاتا تھا۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 6: حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائیں؟

جواب: (دوسری طرف) ہم نے داؤد علیہ السلام، و سلیمان علیہ السلام کو علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔ اور داؤد علیہ السلام کا وارث سلیمان علیہ السلام ہوا۔ اور اس نے کہا "اے لوگو، ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں۔ اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں، بے شک یہ (اللہ کا) نمایاں فضل ہے۔" سلیمان علیہ السلام کے لئے جن اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے تھے اور وہ پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔ (آیت نمبر 15 تا 17)

سوال 7: چیونٹیوں نے جب حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر کو دیکھا تو کیا کہا؟

جواب: (ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر کوچ کر رہا تھا) یہاں تک کہ جب یہ سب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔" (آیت نمبر 18)

سوال 8: چیونٹیوں کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی؟

جواب: سلیمان علیہ السلام اس کی (یعنی چیونٹی) کی بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور بولا۔ ''اے میرے ربّ، مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عملِ صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔'' (آیت نمبر 19)

سوال 9: حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ہد ہد کو نہ دیکھا تو کیا کہا؟

جواب: (ایک اور موقع پر) سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا ''کیا بات ہے کہ میں فلاں ہُد ہُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اسے سخت سزا دوں گا، یا ذبح کر دوں گا ، ورنہ اسے میرے سامنے معقول وجہ پیش کرنی ہوگی۔'' (آیت نمبر 20 تا 21)

سوال 10: ہد ہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ سبا کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے آ کر کہا ''میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ میں سَبا کے متعلق یقینی اطلاع لے کر آیا ہوں۔ میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس قوم کی حکمران ہے۔ اس کو ہر طرح کا سروسامان بخشا گیا ہے اور اس کا تخت بڑا عظیم الشان ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کے بجائے سورج کے آگے سجدہ کرتی ہے۔'' شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیے اور انہیں شاہراہ سے روک دیا، اس وجہ سے وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے کہ اس کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جسے تم لوگ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کہ جس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ (آیت نمبر 22 تا 26)

سوال 11: حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو کس کے ہاتھ خط بھیجا؟

جواب: سلیمان علیہ السلام نے کہا ''ابھی ہم دیکھے لیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ میرا خط لے جا اور اسے ان لوگوں کی طرف ڈال دے، پھر الگ ہٹ کر دیکھ کہ یہ کیا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔'' (آیت نمبر 27 تا 28)

سوال 12: ملکہ سبا نے اپنی قوم کے سرداروں سے کیا کہا؟

جواب: ملکہ بولی ''اے اہل دربار، میری طرف ایک بڑا اہم خط پھینکا گیا ہے وہ سلیمان علیہ السلام

کی جانب سے ہے اور اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔ مضمون یہ ہے کہ "میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم (فرماں بردار) ہوکر میرے پاس حاضر ہوجاؤ۔" (خط سنا کر) ملکہ نے کہا "اے میرے سردارانِ قوم، میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو، میں کسی معاملہ میں فیصلہ تمہارے بغیر نہیں کرتی ہوں۔" انہوں نے جواب دیا "ہم طاقت ور اور لڑنے والے لوگ ہیں۔ آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے۔" ملکہ نے کہا کہ "بادشاہ جب کسی ملک میں گھس آتے ہیں تو اسے خراب اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں، میں ان لوگوں کی طرف ایک ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ میرے ایلچی کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں۔" (آیت نمبر 29 تا 35)

سوال 13: حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے سفیر کو کیا کہا؟

جواب: جب وہ (ملکہ کا سفیر) سلیمان علیہ السلام کے ہاں پہنچا تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے کہا "کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ خدا نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو تمہیں دیا ہے۔ تمہارا ہدیہ تمہی کو مبارک رہے۔ (اے سفیر) واپس جا اپنے بھیجنے والوں کی طرف، ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے اور ہم انہیں ایسی ذلت کے ساتھ وہاں سے نکالیں گے کہ وہ خوار ہوکر رہ جائیں گے۔" (آیت نمبر 36 تا 37)

سوال 14: ملکہ سبا کا تخت کون لایا اور کتنی دیر میں؟

جواب: سلیمان علیہ السلام نے کہا "اے اہل دربار، تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہوکر میرے پاس حاضر ہوں؟" جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا میں اسے حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں، میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں۔" جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا "میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔" جونہی کہ سلیمان علیہ السلام نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا۔ وہ پکار اٹھا "یہ میرے ربّ کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کافرِ نعمت بن جاتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے اس کا شکر اس کے اپنے ہی لئے مفید ہے، ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا ربّ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے۔" (آیت نمبر 38 تا 40)

سوال15: ملکہ سبا کے سامنے جب اس کا تخت لایا گیا تو اس نے کیا کہا؟

جواب: سلیمان علیہ السلام نے کہا ''انجان طریقے سے اس کا تخت اس کے سامنے رکھ دو، دیکھیں وہ صحیح بات تک پہنچتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو راہ راست نہیں پاتے۔'' ملکہ جب حاضر ہوئی تو اس سے کہا گیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ کہنے لگی ''یہ تو گویا وہی ہے۔ ہم تو پہلے ہی جان گئے تھے اور ہم نے سرِ اطاعت جھکا دیا تھا۔ (یا ہم مسلم ہو چکے تھے'') اس کو (ایمان لانے سے) جس چیز نے روک رکھا تھا وہ ان معبودوں کی عبادت تھی جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی۔ کیونکہ وہ ایک کافر قوم سے تھی۔

(آیت نمبر 41 تا 43)

سوال16: حضرت سلیمان علیہ السلام کا محل دیکھ کر ملکہ سبا نے کیا کہا؟

جواب: اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو، اس نے جو دیکھا تو سمجھی کہ پانی کا حوض ہے اور اترنے کے لئے اس نے اپنے پائنچے اٹھا لیے۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا یہ شیشے کا چمکتا فرش ہے۔ اس پر وہ پکار اٹھی ''اے میرے ربّ (آج تک) میں اپنے نفس پر بڑا ظلم کرتی رہی، اور اب میں نے سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ ربّ العالمین کی اطاعت قبول کر لی۔'' (آیت نمبر 44)

سوال17: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے جب ان کو مارنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: اس شہر میں نو جتھے دار تھے (یعنی 9 سردارانِ قبائل) جو ملک میں فساد پھیلاتے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے۔ انہوں نے آپس میں کہا ''خدا کی قسم کھا کر عہد کر لو کہ ہم صالح علیہ السلام اور اس کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے اور پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم اس کے خاندان کی ہلاکت کے موقع پر موجود نہ تھے۔ ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔'' یہ چال تو وہ چلے اور پھر ایک چال ہم نے چلی جس کی انہیں خبر نہ تھی۔ اب دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیا ہوا۔ ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا ان کو اور ان کی پوری قوم کو، وہ ان کے گھر خالی پڑے ہیں اس ظلم کی پاداش میں جو وہ کرتے تھے۔ اس میں ایک نشانِ عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور بچا لیا ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے۔'' (آیت نمبر 48 تا 53)

سوال 18: سورہ نمل میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور تخلیق کے ایک ایک کرشمے کی طرف اشارہ کر کے منکرین خدا سے کیا سوالات کیئے؟

جواب: (اے نبی ﷺ، ان سے پوچھو) اللہ بہتر ہے یا وہ معبود جنہیں وہ لوگ اس کا شریک بنا رہے ہیں؟ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوشنما باغ اگائے جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ (نہیں) بلکہ یہی لوگ راہِ راست سے ہٹ کر چلے جارہے ہیں۔ اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کیے اور اس میں (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دو ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیئے؟

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ نہیں، بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نادان ہیں۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے۔ جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے۔ اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری لے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (یہ کام کرتا) ہے؟ بہت بالا و برتر ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور وہ کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا اور پھر اسکا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں حصہ دار) ہے؟ کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

ان سے کہو، اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا، اور وہ نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے، بلکہ آخرت کا تو علم ہی ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے، بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں، بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں۔ (آیت نمبر 59 تا 66)

سوال 19: قیامت میں حشر و نشر کی ہولناکیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور کیا گزرے گی اس روز جب کہ صُور پھُونکا جائے گا اور ہول کھا جائیں گے وہ سب جو

آسمانوں اورزمین میں ہیں۔سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہول سے بچانا چاہے گا۔اورسب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہوجائیں گے۔آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں،مگراس وقت یہ بادلوں کی طرح اُڑرہے ہوں گے،یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہوگا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے۔وہ خوب جانتا ہے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو؟جوشخص بھلائی لے کرآئے گا اسے اس سے زیادہ بہتر صلہ ملے گا اور ایسے لوگ اس دن کے ہول سے محفوظ ہوں گے اور جو برائی لئے ہوئے آئے گا،ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے،کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پاسکتے ہو کہ جیسا کرو ویسا بھرو؟ (آیت نمبر 87 تا 90)

❋ ❋ ❋

سُورَةُ الْقَصَص

(۲۸)

سوال 1: سورۂ قصص میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۂ قصص مکی ہے اس میں اٹھاسی (88) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ قصص کا پس منظر اور مضامین کیا ہیں؟

جواب: ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ سورہ شعراء، سورہ نمل اور سورہ قصص یکے بعد دیگرے نازل ہوئی ہیں۔ اس طرح یہ تینوں سورتیں ملا کر قصہ موسیٰ علیہ السلام کی تکمیل کر دیتی ہیں۔

مشرکین اعتراض کرتے تھے کہ تم لوگ بار بار موسیٰ علیہ السلام کا حوالہ دیتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو وہ کچھ کیوں نہ دیا جو موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا یعنی عصا اور یدِ بیضا اور دوسرے کھلے کھلے معجزے۔

ایک اور اعتراض یہ بھی تھا کہ رسول پاک ﷺ اُمی ہونے باوجود دو ہزار پہلے گزرا ہوا ایک تاریخی واقعہ اس تفصیل کے ساتھ سنا رہے ہیں۔ پھر کفارِ مکہ کو اس واقعہ پر عبرت اور شرم دلائی گئی ہے جو اسی زمانے میں پیش آیا تھا کہ حبشہ سے کچھ عیسائی مکہ آئے اور رسول پاک ﷺ سے قرآن سن کر ایمان لے آئے مگر مکہ کے لوگ اپنے گھر کی اس نعمت سے مستفید تو کیا ہوتے ان کے ابو جہل نے الٹی ان لوگوں کی کھلم کھلا بے عزتی کی۔

آخر میں کفارِ مکہ کے اس اصل عذر کو لیا جاتا ہے جو نبی ﷺ کی بات نہ ماننے کے لئے وہ پیش کرتے تھے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر ہم اہل عرب کے دینِ شرک کو چھوڑ کر اس نئے دینِ توحید کو قبول کرلیں تو یکا یک اس ملک سے ہماری مذہبی، سیاسی اور معاشی چودھراہٹ ختم ہو جائے گی۔ اور ہمارا حال یہ ہوگا کہ عرب کے سب سے زیادہ با اثر قبیلے کی حیثیت کھو کر اس سرزمین میں ہمارے لئے کوئی جائے پناہ تک باقی نہ رہے گی۔ اسی لئے سردارانِ قریش مختلف قسم کے اعتراضات تراشتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس پر آخر سورۃ تک مفصل کلام فرمایا ہے اور اس کے ایک ایک پہلو پر روشنی ڈال کر

نہایت حکیمانہ طریقے سے ان تمام بنیادی امراض کا مداوا کیا ہے جن کی وجہ سے یہ لوگ حق اور باطل کا فیصلہ دنیوی مفاد کے نقطۂ نظر سے کرتے تھے۔

نوٹ: سورہ قصص میں آیت نمبر 1 سے آیت نمبر 46 تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے جو پہلے بہت سی سورتوں میں ہم تحریر کر چکے ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھا بس چند ایک آیتیں جو ضروری سمجھیں وہ تحریر کردی ہیں۔

سوال 3: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین پہنچے تو ان کی ملاقات کن عورتوں سے ہوئی؟

جواب: اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) مدین کے کنویں پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے الگ ایک طرف دو عورتیں اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان عورتوں سے پوچھا "تمہیں کیا پریشانی ہے؟" انہوں نے کہا "ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک یہ چرواہے اپنے جانور نہ نکال لے جائیں، اور ہمارے والد ایک بہت بوڑھے آدمی ہیں۔" یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے ان جانوروں کو پانی پلا دیا' ایک سائے کی جگہ جا بیٹھا اور بولا۔ "پروردگار، جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کردے میں اس کا محتاج ہوں" (کچھ دیر نہ گزری تھی کہ) ان دونوں عورتوں میں سے ایک شرم وحیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی "میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی جو پلایا ہے اس کا اجر آپ کو دیں۔" موسیٰ علیہ السلام جب اس کے پاس پہنچا اور اپنا سارا قصہ اسے سنایا تو اس نے کہا "کچھ خوف نہ کرو، اب تم ظالم لوگوں سے بچ نکلے ہو۔" (آیت نمبر 23 تا 25)

سوال 4: مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی کہاں ہوئی؟

جواب: ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان اس شخص کو نوکر رکھ لیجئے۔ بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں وہی ہوسکتا ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔" اس کے باپ نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا "میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو، اور اگر دس سال پورے کردو تو یہ تمہاری مرضی ہے میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا۔ تم انشاء اللہ مجھے نیک آدمی پاؤ گے۔" موسیٰؑ نے جواب دیا "یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی۔ ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کردوں اس

کے بعد پھر کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو، اور جو کچھ قول قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔"
(آیت نمبر 26 تا 28)

سوال 5: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا کیا نام تھا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام صفورہ تھا۔ (بحوالہ تفہیم القرآن)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو دوبارہ اجر دیا جائے گا؟

جواب: جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب یہ ان کو سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ "ہم اس پر ایمان لائے، یہ واقعی حق ہے ہمارے ربّ کی طرف سے، ہم تو پہلے ہی سے مسلم ہیں۔" یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دوبارہ دیا جائے گا، اس ثابت قدمی کے بدلے جو انہوں نے دکھائی۔ وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب انہوں نے بیہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر اس سے کنارہ کش ہو گئے کہ "ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے تم کو سلام ہے، ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔" (آیت نمبر 52 تا 55)

حبشہ کا ایک وفد رسول پاک ﷺ سے ملنے آیا اور اُن پر ایمان لے آیا تو ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے اُن کی بہت بے عزتی کی۔ تو اُن لوگوں نے کہا سلام ہے بھائیو تم کو۔ ہم تمہارے ساتھ حجت بازی نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمارے طریقے پر چلنے دو اور تم اپنے طریقے پر چلتے رہو۔
(تفسیر ابن کثیر + تفہیم القرآن)

سوال 7: جو لوگ حق اور باطل کا فیصلہ دنیوی مفاد کے نقطۂ نظر سے کرتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں سمجھایا؟

جواب: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے ایک پر امن حرم کو ان کے لئے جائے قیام بنا دیا جس کی طرف ہر طرح کے ثمرات کھچے چلے آتے ہیں، ہماری طرف سے رزق کے طور پر؟ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہم تباہ کر چکے ہیں، جن کے لوگ اپنی معیشت پر اترا گئے تھے۔ سو دیکھ لو، وہ ان کے مسکن پڑے ہوئے ہیں جن میں ان کے بعد کم ہی کوئی بسا ہے۔ آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے

،اور تیرا ربّ بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جب تک کہ ان کے مرکز میں ایک رسول ﷺ نہ بھیج دیتا جو ان کو ہماری آیات سناتا۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے رہنے والے ظالم نہ ہو جاتے ،تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے۔ کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ؟ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیاتِ دنیا کا سروسامان دے دیا ہو اور پھر وہ قیامت کے روز سزا کے لئے پیش کیا جانے والا ہو؟

(آیت نمبر 57 تا 61)

سوال 8: اللہ تعالیٰ روز قیامت منکرین سے کیا سوال کریں گے؟

جواب: اور (فراموش نہ کریں یہ لوگ) وہ دن جبکہ وہ ان کو پکارے گا کہ "جو رسول بھیجے گئے تھے انہیں تم نے کیا جواب دیا تھا؟" اس وقت کوئی جواب ان کو نہ سوجھے گا اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ ہی سکیں گے۔ البتہ جس نے آج توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے وہی یہ توقع کر سکتا ہے کہ وہاں فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔ (آیت نمبر 65 تا 67)

سوال 9: اللہ تعالیٰ منکرین کو دن اور رات کے آنے جانے میں اپنی کیا نشانیاں بیان فرماتے ہیں؟

جواب: اے نبی ﷺ، ان سے کہو کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ان سے پوچھو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے دن طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہیں رات لا دے تا کہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو؟ کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ یہ اسی کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے ،تا کہ تم (رات میں) سکون حاصل کرو اور (دن کو) اپنے ربّ کا فضل تلاش کرو، شاید تم شکر گزار بنو۔" (آیت نمبر 71 تا 73)

سوال 10: قارون کون تھا اور اس کے پاس کتنا خزانہ تھا؟

جواب: یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص تھا، پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہو گیا، اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقت ور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی۔ ایک دفعہ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا "پھُول نہ

جا، اللہ پھُو لنے والوں کو پسند نہیں کرتا، جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر، احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔"

تو اس نے کہا" یہ سب کچھ تو مجھے اس علم کی بنا پر دیا گیا ہے" جو مجھ کو حاصل ہے۔ کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے زیادہ قوت اور جمعیت رکھتے تھے؟ مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔ (آیت نمبر 76 تا 78)

سوال 11: قارون کی قوم کے لوگ اس کی شان و شوکت دیکھ کر کیا خواہش کرتے تھے؟

جواب: ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ میں نکلا، جو لوگ حیاتِ دنیا کے طالب تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے" کاش ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے، یہ تو بڑا نصیب والا ہے۔" مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے وہ کہنے لگے" افسوس تمہارے مال پر۔ اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو۔"

(آیت نمبر 79 تا 80)

سوال 12: قارون کا انجام کیا ہوا؟

جواب: آخر کار ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا، اب وہی لوگ جو کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے کہنے لگے،" افسوس، ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا دیتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا افسوس، ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے۔" (آیت نمبر 81 تا 86)

❁ ❁ ❁

سُورَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ

(۲۹)

سوال1: سورہ عنکبوت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ عنکبوت مکی ہے اس میں انہتر (69) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ عنکبوت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ سورہ ایک طرف صادق الایمان لوگوں میں عزم و ہمت اور استقامت پیدا کرنے کے لئے اور دوسری طرف ضعیف الایمان لوگوں کو عار دلانے کے لے نازل فرمائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ کفارِ مکہ کو بھی اس میں سخت تہدید کی گئی ہے کہ اپنے حق میں اس انجام کو دعوت نہ دیں جو عداوتِ حق کا طریقہ اختیار کرنے والے ہر زمانے میں دیکھتے رہے ہیں۔

اسی طرح بعض نو مسلموں سے ان کے والدین اور قبیلے کے لوگ کہتے تھے کہ عذاب ثواب ہماری گردن پر تم ہمارا کہنا مانو اور اس شخص سے الگ ہو جاؤ اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

پھر مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ظلم و ستم تمہارے لئے نا قابلِ برداشت ہو جائے تو ایمان چھوڑنے کے بجائے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ۔

شرک کا ابطال کیا گیا ہے اور آثارِ کائنات کی طرف توجہ دلا کر ان کو بتایا گیا ہے کہ یہ سب نشانات اس تعلیم کی تصدیق کر رہے ہیں جو ہمارا نبی ﷺ تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے۔

سوال3: مشرکین کی سختیوں سے جب اہل ایمان دل برداشتہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔

اور کیا وہ لوگ جو بری حرکتیں کر رہے ہیں یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے؟ بڑا غلط حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں، جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے والا ہے، اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا

اپنے ہی بھلے کے لئے کرے گا۔ اللہ یقیناً دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے، اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے ان کی برائیاں ہم ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دیں گے۔ (آیت نمبر 2 تا 7)

سوال 4: حالت ایمان میں کیا کافر والدین کی اطاعت کرنی چاہیے؟

جواب: ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر، میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور جنہوں نے نیک اعمال کئے ہوں گے ان کو ہم ضرور صالحین میں داخل کریں گے۔" (آیت نمبر 8 تا 9)

سوال 5: اللہ تعالیٰ لوگوں کو بار بار آزمائش میں کیوں ڈالتے ہیں؟

جواب: لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر، مگر جب وہ اللہ کے معاملہ میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا۔ اب اگر تیرے ربّ کی طرف سے فتح و نصرت آ گئی تو یہی شخص کہے گا کہ "ہم تو تمہارے ساتھ تھے" کیا دنیا والوں کے دلوں کا حال اللہ کو بخوبی معلوم نہیں ہے؟ اور اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور منافق کون۔" (آیت نمبر 10 تا 11)

سوال 6: بعض نومسلموں سے ان کے قبیلے کے لوگ کہتے تھے عذاب و ثواب ہماری گردن پر تم دینِ اسلام چھوڑ دو ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے طریقے کی پیروی کرو اور تمہاری خطاؤں کو ہم اپنے اوپر لے لیں گے۔ حالانکہ ان کی خطاؤں میں سے کچھ بھی وہ اپنے اوپر لینے والے نہیں ہیں۔ وہ قطعاً جھوٹ کہتے ہیں۔ ہاں ضرور وہ اپنے بوجھ بھی اٹھالیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بہت سے بوجھ بھی۔ اور قیامت کے روز یقیناً ان سے ان افترا پردازیوں کی باز پرس ہوگی جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (آیت نمبر 12 تا 13)

سوال 7: حضرت نوح علیہ السلام نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ پچاس کم ایک ہزار برس ان کے

درمیان رہا۔ آخر کار ان لوگوں کو طوفان نے آگھیرا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پھر نوح علیہ السلام کو اور کشتی والوں کو ہم نے بچالیا اور اسے دنیا والوں کے لئے ایک نشانِ عبرت بنا کر رکھ دیا۔
(آیت نمبر 14 تا 15)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے کفار کو خلق کی ابتدا کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: کیا ان لوگوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے کہ اللہ کس طرح خلق کی ابتدا کرتا ہے۔ پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ یقیناً یہ (اعادہ تو) اللہ کے لئے آسان تر ہے۔ ان سے کہو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اسی نے کس طرح خلق کی ابتدا کی ہے، پھر اللہ بار دیگر بھی زندگی بخشے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جسے چاہے سزا دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے، اسی کی طرف تم پھیرے جانے والے ہو۔ تم نہ زمین میں (اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو نہ آسمان میں، اور اللہ سے بچانے والا کوئی سرپرست اور مددگار تمہارے لئے نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا اور اس سے ملاقات کا انکار کیا ہے وہ میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ (آیت نمبر 19 تا 23)

سوال 9: حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

جواب: اس وقت لوط علیہ السلام نے اس کو مانا، اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں اپنے ربّ کی طرف ہجرت کرتا ہوں، وہ زبردست ہے اور حکیم ہے، اور ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام (جیسی اولاد) عنایت فرمائی اور اس کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور اسے دنیا میں اس کا اجر عطا کیا اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔ (آیت نمبر 26 تا 27)

سوال 10: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت لوط علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا۔

جواب: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے جنہوں نے آخر کار ہجرت میں بھی اپنے چچا اور چچی (حضرت سارہ) کا ساتھ دیا۔

نوٹ: آیت نمبر 28 سے آیت نمبر 40 تک حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، قوم عاد اور ثمود پھر قارون، فرعون وہامان اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے یہ سب ذکر ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں اس کا اعادہ ضروری نہیں سمجھا گیا۔

سوال 11: کس کا گھر سب سے نازک ہوتا ہے؟

جواب: جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے، یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور وہی زبردست اور حکیم ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کی فہمائش کے لئے دیتے ہیں، مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، درحقیقت اس میں ایک نشانی ہے اہل ایمان کے لئے۔

(آیت نمبر 41 تا 44)

سوال 12: کیا نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے؟

جواب: (اے نبی ﷺ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے۔ اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ (آیت نمبر 45)

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے ساتھ کس طرح گفتگو کرنے کے بارے میں فرمایا؟

جواب: اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں (ایسے ظالموں کے ساتھ رد یہ مختلف ہوگا)، اور ان سے کہو کہ "ہم ایمان لائے ہیں اس چیز پر بھی جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اس چیز پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھی۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے مسلم (فرماں بردار) ہیں"

(اے نبی ﷺ) ہم نے اسی طرح تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے، اس لئے وہ لوگ جن کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان لوگوں (اہل مکہ) میں سے بھی بہت سے اس پر ایمان لا رہے ہیں۔ اور ہماری آیات کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔

(آیت نمبر 46 تا 47)

حدیث شریف (صحیح بخاری) میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو۔ یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے۔

اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔ (تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان)

سوال 14: قرآن میں رسول پاک ﷺ کے اُمی ہونے کی اللہ تعالیٰ نے کیا وجوہات بیان فرمائی ہیں؟

جواب: (اے نبی ﷺ) تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ شک میں پڑ سکتے تھے۔ دراصل یہ روشن نشانیاں ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جنہیں علم بخشا گیا ہے اور ہماری آیات کا انکار نہیں کرتے۔ مگر وہ جو ظالم ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ''کیوں نہ اتاری گئیں اس شخص پر نشانیاں اس کے ربّ کی طرف سے۔'' کہو ''نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف خبردار کرنے والا ہوں کھول کھول کر۔'' اور کیا ان لوگوں کے لئے یہ (نشانی) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟

درحقیقت اس میں رحمت ہے اور نصیحت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ (اے نبی ﷺ) کہو کہ ''میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہی کے لئے کافی ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین میں سب کچھ جانتا ہے، جو لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔''

(آیت نمبر 48 تا 52)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کن الفاظ میں ہجرت کا حکم دیا؟

جواب: ''اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین وسیع ہے پس تم میری ہی بندگی بجالاؤ۔ ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں ان کو ہم جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں رکھیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تمہارا رازق بھی وہی ہے وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(آیت نمبر 56 تا 60)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ

(۳۰)

سوال 1: سورہ روم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ روم مکی ہے اس میں ساٹھ (60) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ روم کا پس منظر کیا تھا؟

جواب: اس سورۃ کا نشان نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی (یعنی آگ کی پوجا کرنے والے) تھے۔اس لئے مشرکینِ عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے۔رومی اہل کتاب (یعنی عیسائی) تھے۔اس لئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا۔خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا۔یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے۔اہل فارس غالب ہوئے۔مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری۔کفارِ مکہ اس سے خوش ہوکر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی۔ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے۔ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے۔اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ روم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں کلام کا آغاز اس بات سے کیا گیا ہے کہ آج رومی مغلوب ہوگئے ہیں اور ساری دنیا یہ سمجھ رہی ہے کہ اس سلطنت کا خاتمہ قریب ہے مگر چند سال نہ گزرنے پائیں گے کہ پانسہ پلٹ جائے گا اور جو مغلوب ہے وہ غالب ہوجائے گا۔روم وایران کے بعد آخرت کا مضمون دیا گیا ہے۔پھر توحید کے اثبات اور شرک کے ابطال بتائے۔اور بتایا گیا ہے کہ پچھلی انسانی تاریخ میں بھی جتنی قومیں مبتلائے فساد ہوئی ہیں وہ سب بھی مشرک ہی تھیں۔آخر میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتے ہیں جو اس نے خلق پر فرمائی ہیں۔

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے رومی قوم کے بارے میں کیا پیشین گوئی کی؟

جواب: رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہوگئے ہیں۔اور اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال

کے اندر وہ غالب ہو جائیں گے۔ اللہ ہی کا اختیار ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور وہ دن وہ ہوگا جبکہ اللہ کی بخشی ہوئی فتح پر مسلمان خوشیاں منائیں گے۔ اللہ نصرت عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ زبردست اور رحیم ہے، یہ وعدہ اللہ نے کیا ہے، اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (آیت نمبر 2 تا 6)

سوال 5: جو لوگ محض مادی ترقی کو کسی قوم کے صالح ہونے کی علامت سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اور کیا یہ لوگ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ ان سے زیادہ طاقت رکھتے تھے، انہوں نے زمین کو خوب ادھیڑا تھا اور اسے اتنا آباد کیا تھا جتنا انہوں نے نہیں کیا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے۔ پھر اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا۔ مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ (آیت نمبر 9)

سوال 6: چار نمازوں کا بیان قرآن پاک کی کس آیت میں ہے؟

جواب: پس تسبیح کرو اللہ کی جبکہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے۔ اور (تسبیح کرو اس کی) تیسرے پہر اور جبکہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔

(آیت نمبر 17 تا 18)

نوٹ: یہاں چار نمازوں کا ذکر ہے۔ فجر، مغرب، عصر اور ظہر۔ اس کے علاوہ قرآن میں مزید اشارات دیئے گئے ہیں۔ مثلاً:

☆ اور نماز قائم کرو، دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ (سورہ ھود، آیت 114)

☆ اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پھر تسبیح کرو، اور دن کے کناروں پر۔ (سورہ طٰہٰ، آیت 130)

سوال 7: خدا اس پوری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ اس کے بارے میں سورہ روم میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی کیا کیا نشانیاں بیان فرماتے ہیں؟

جواب: وہ زندہ میں سے مردے کو نکالتا ہے اور مردے میں سے زندہ کو نکال لاتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی (حالتِ موت سے) نکال لئے جاؤ گے۔

اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر یکایک تم بشر ہو کر (زمین

میں) پھیلتے چلے جا رہے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانشمند لوگوں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی۔ اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

اور اس کی نشانیوں میں یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جونہی کہ اس نے تمہیں زمین سے پکارا، بس ایک ہی پکار میں اچانک تم نکل آؤ گے، آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے ہیں، سب کے سب اس کے تابع فرمان ہیں۔ وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا اور یہ اس کے لئے آسان تر ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (آیت نمبر 19 تا 27)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے کس خاص دین پر جم جانے کا حکم فرمایا؟

جواب: پس تو یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی اُس فطرت پر قائم ہو جاؤ جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی راست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں نہ مل جاؤ، جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ ہو گئے۔ ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے نازاں ہے۔ (آیت نمبر 30 تا 32)

سوال 9: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے قرآن میں کیا راستہ بیان کیا گیا ہے؟

جواب: پس (اے مومن) رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین و مسافر کو (اس کا حق)۔ یہ طریقہ بہتر

ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔“
(آیت نمبر 38)

سوال 10: اللہ تعالیٰ کے گھر میں کن لوگوں کے اموال بڑھتے ہیں اور کن کے نہیں بڑھتے؟

جواب: جو سُود تم دیتے ہو تا کہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا، اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔ (آیت نمبر 39)

سوال 11: روم وایران کے درمیان برپا جنگ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: خشکی وتری میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے، تا کہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔

(اے نبی ﷺ) ان سے کہو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو، پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا انجام ہو چکا ہے، ان میں سے اکثر مشرک ہی تھے۔ (آیت نمبر 41 تا 42)

سوال 12: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی ایک خوبصورت مثال ہواؤں کی گردش اور بارانِ رحمت کی صورت میں کیسے بیان فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادل اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ ان بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور انہیں ٹکڑیوں میں تقسیم کرتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش کے قطرے بادل میں سے ٹپکے چلے آتے ہیں۔ یہ بارش جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے برساتا ہے تو یکا یک وہ خوش وخرم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے نزول سے پہلے وہ مایوس ہو رہے تھے۔ دیکھو اللہ کی رحمت کے اثرات کہ مردہ پڑی ہوئی زمین کو وہ کس طرح جلا اٹھاتا ہے، یقیناً وہ مُردوں کو زندگی بخشنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آیت نمبر 48 تا 50)

سوال 13: اللہ تعالیٰ بچپن، جوانی، اور بڑھاپے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا، پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی، پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ لُقْمَانِ

(۳۱)

سوال 1: سورۃ لقمان میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ لقمان مکی ہے اس میں چونتیس (34) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورۃ لقمان کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں لوگوں کو شرک کی لغویت (بیہودگی) ونامعقولیت (بے وقوفی ۔حماقت) کی صداقت سمجھائی گئی ہے اور انہیں دعوت دی گئی ہے کہ باپ دادا کی اندھی تقلید چھوڑ دیں ۔اور کھلے دل سے اس تعلیم پر غور کریں جو رسول پاک ﷺ خداوند عالم کی طرف سے پیش کرر ہے ہیں۔

پھر حضرت لقمان کی حکمت ودانش کا ذکر ہے۔ نیز حضرت لقمان نے جو نصیحت اپنے بیٹے کو کی اس کو بیان کیا گیا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں بیان فرماتے ہیں جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔

سوال 3: جو لوگ آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں ۔ہدایت اور رحمت نیکوکار لوگوں کے لئے ،جو نماز قائم کرتے ہیں ،زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔یہی لوگ اپنے ربّ کی طرف سے راہِ راست پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں ۔اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ،ایسے لوگوں کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے ،اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں ،گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں ۔اچھا مژدہ سنادو اسے ایک دردناک عذاب کا ،البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں ۔ان کے لئے نصیحت بھری جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (آیت نمبر 2 تا 9)

سوال 4: حضرت لقمان کو اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت عطا فرمائی تھی؟

جواب: ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار رہو، جو کوئی شکر کرے اس کا شکر، اس کے

اپنے ہی لئے مفید ہے اور جو کفر کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے۔
(آیت نمبر 12)

سوال 5: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو شرک کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا "بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" (آیت نمبر 13)

سوال 6: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ماں کی عظمت بیان کرنے کے بعد والدین کی کون سی بات نہ ماننے کا حکم دیا؟

جواب: اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے، (اس لئے ہم نے اس کو نصیحت کی) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجالا، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا، تو ان کی بات ہرگز نہ مان، دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ، مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔ اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔ (آیت نمبر 14 تا 15)

سوال 7: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: (اور لقمان نے کہا تھا کہ) "بیٹا، کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو۔ اللہ اسے نکال لائے گا، وہ باریک بیں اور باخبر ہے۔ بیٹا، نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے، بدی سے منع کر، اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر، یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا، اپنی چال میں اعتدال اختیار کر، اور اپنی آواز ذرا پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔ (آیت نمبر 16 تا 19)

سوال 8: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں ان کے لئے کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر

کر رکھی ہیں اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کردی ہیں؟ اس پر حال یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی علم ہو یا ہدایت، یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب، اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا انہی کی پیروی کریں گے خواہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلاتا رہا ہو؟

(آیت نمبر 20 تا 21)

سوال 9: اللہ کی بندگی کرنے والوں کے لئے کیا نصیحت ہے اور کفر کرنے والوں کے لئے کیا عذاب ہے؟

جواب: جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کردے اور عملاً وہ نیک ہو۔ اس نے فی الواقع ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔ اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے۔ اب جو کفر کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں مبتلا نہ کرے، انہیں پلٹ کر آنا تو ہماری ہی طرف ہے۔ پھر ہم انہیں بتادیں گے کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں۔ یقیناً اللہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔ ہم تھوڑی مدت انہیں دنیا میں مزے کرنے کا موقع دے رہے ہیں، پھر ان کو بے بس کر کے ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لے جائیں گے۔

(آیت نمبر 22 تا 24)

سوال 10: کائنات کے ذرے ذرے میں اپنی قدرت وحکمت کے کرشمے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو غدار کا لقب دیا؟

جواب: کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں؟ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ سب ایک وقتِ مقرر تک چلے جا رہے ہیں، اور (کیا تم نہیں جانتے) کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے؟ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اسے چھوڑ کر جن دوسری چیزوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اور (اس وجہ سے کہ) اللہ ہی بزرگ وبرتر ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے؟ درحقیقت اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو، اور جب (سمندر میں) ان لوگوں پر ایک موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو بالکل اسی کے لئے خالص کر کے، پھر جب وہ بچا کر انہیں خشکی تک پہنچا

دیتا ہے تو ان میں سے کوئی اقتصاد (توسط واعتدال) برتتا ہے اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتا مگر ہر وہ شخص جو غدر اور ناشکرا ہے۔ (آیت نمبر 29 تا 32)

سوال 11: کیا کوئی انسان اپنے مستقبل کے بارے میں بتا سکتا ہے کہ وہ کل کیا بنے گا اور کس سرزمین میں مرے گا؟

جواب: اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے، اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔
(آیت نمبر 34)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ

(۳۲)

سوال 1: سورۃ سجدۃ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ سجدۃ مکی ہے اس میں تیس (30) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ سجدہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورہ سجدہ کا موضوع توحید، آخرت اور رسالت کے متعلق لوگوں کے شبہات کو رفع کرنا اور ان تینوں حقیقتوں پر ایمان کی دعوت دینا ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ وہ انسان کے قصوروں پر یکا یک آخری اور فیصلہ کن عذاب میں اسے نہیں پکڑ لیتا، بلکہ اس سے پہلے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں، مصیبتیں، ہلکی ہلکی چوٹیں لگا تار رہتا ہے۔ تا کہ اسے تنبیہ ہو اور آدمی اگر اب ابتدائی چوٹوں ہی سے ہوش میں آجائے تو اس کے اپنے حق میں بہتر ہے۔"

سوال 3: انسان کی تخلیق اور اس کے ناشکراپن کے بارے میں کیا ارشاد ربانی ہے؟

جواب: جو چیز بھی اس نے بنائی خوب ہی بنائی۔ اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی، پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے۔ پھر اس کو نِک سُک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی، اور تم کو کان دیئے، آنکھیں دیں۔ اور دل دیئے۔ تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔" (آیت نمبر 7 تا 9)

سوال 4: کفار عرب کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے تو پھر کیسے اٹھائے جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا فرمایا؟

جواب: اور یہ لوگ کہتے ہیں: "جب ہم مٹی میں رل مل چکے ہوں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟" اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ ان سے کہو "موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تم کو پورا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا اور پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔"

کاش تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے (اس

وقت یہ کہہ رہے ہوں گے)''اے ہمارے رب، ہم نے خوب دیکھ لیا، اور سن لیا، اب ہمیں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں، ہمیں اب یقین آ گیا ہے'' (جواب میں ارشاد ہوگا) ''اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے، مگر میری وہ بات پوری ہوگی جو میں نے کہی کی تھی، کہ جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔ پس اب دیکھو مزا اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا، ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزا، اپنے کرتوتوں کی پاداش میں۔'' (آیت نمبر 10 تا 14)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے مومن اور فاسق میں کیا فرق بیان فرمایا؟

جواب: ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزاء میں ان کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے۔ اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔ بھلا کہیں یہ ہوسکتا ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو جائے جو فاسق ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں ان کے لئے تو جنتوں کی قیام گاہیں ہیں۔ ضیافت کے طور پر ان کے اعمال کے بدلے میں۔ اور جنہوں نے فسق اختیار کیا ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اسی آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

(آیت نمبر 15 تا 20)

سوال 6: انسانوں کی زندگی میں المناک حادثے، طوفان، زلزلے، سیلاب اور قحط وغیرہ ایسی آفات کے نازل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی کیا مصلحت پوشیدہ ہے؟

جواب: اس بڑے عذاب سے پہلے ہم اسی دنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے۔ شاید کہ یہ (اپنی باغیانہ روش سے) باز آ جائیں اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں

سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔ (آیت نمبر 21 تا 22)

سوال 7: بنی اسرائیل کے باہم اختلاف کے بارے میں کیا احکام الٰہی نازل ہوئے؟

جواب: اس سے پہلے ہم موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دے چکے ہیں۔ لہٰذا اسی چیز کے ملنے پر تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیے، اس کتاب کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔ اور جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین لاتے رہے تو ان کے اندر ہم نے ایسے پیشوا پیدا کئے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔ یقیناً تیرا ربّ ہی قیامت کے روز ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں (بنی اسرائیل) باہم اختلاف کرتے رہے ہیں۔ (آیت نمبر 23 تا 25)

سوال 8: وقتِ عذاب ایمان لانے والوں کے بارے میں کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ''یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو؟'' ان سے کہو ''فیصلے کے دن ایمان لانا ان لوگوں کے لئے کچھ بھی نافع نہ ہوگا جنہوں نے کفر کیا ہے اور پھر ان کو کوئی مہلت نہ ملے گی۔'' اچھا انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور انتظار کرو، یہ بھی منتظر ہیں۔ (آیت نمبر 28 تا 30)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

(۳۳)

سوال 1: سورۃ احزاب میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ احزاب مدنی ہے اس میں تہتر (73) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ الاحزاب کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے مضامین تین اہم واقعات سے بحث کرتے ہیں ایک غزوہ احزاب جو شوال ۵ ہجری میں پیش آیا۔

دوسرے غزوہ قریظہ جو ذی القعدہ ۵ھ میں پیش آیا۔ تیسرے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کا نکاح جو اسی سال ذی القعدہ میں ہوا۔

اور پردہ کے ابتدائی احکام اسی سورۃ میں نازل ہوئے۔ پھر حضور ﷺ کی خانگی زندگی کے معاملات اور نبی پاک ﷺ کے لئے نکاح کا خاص ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔" اس میں یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ حضور ﷺ ان متعدد پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں جو ازدواجی زندگی کے معاملہ میں عام مسلمانوں پر عائد کی گئی ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں کی باتوں میں نہ آنے سے منع فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور حکمت والا ہے۔ جو کچھ تیری جانب تیرے ربّ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کرتا رہ، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل رکھ۔ وہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 3)

سوال 4: ظہار کہنے سے کیا منکوحہ حرام ہوجاتی ہے۔ نیز منہ بولے بیٹے کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے ہیں؟

جواب: اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے، نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو۔ (یعنی تم انہیں ماں کے برابر کہہ دو) تمہاری ماں بنا دیا ہے اور نہ اس نے تمہارے

منہ بولے بیٹوں کوتمہاراحقیقی بیٹا بنایا ہے۔یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ اپنے منہ سے کہہ دیتے ہو۔مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو مبنی برحقیقت ہے،اوروہی صحیح طریقے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو،یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔اوراگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لئے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر 4 تا 5)

سوال 5: ظہار سے کیا مراد ہے؟

جواب: ظہار عرب کی ایک خاص اصطلاح تھی کہ قدیم زمانے میں عرب کے لوگ بیوی سے مڑتے ہوئے کبھی یہ کہہ بیٹھتے تھے کہ "تیری پیٹھ میرے لئے میری ماں کی پیٹھ جیسی ہے۔" اور یہ بات جب کسی کے منہ سے نکل جاتی تھی یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب یہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے کیونکہ وہ اسے ماں سے تشبیہ دے چکا ہے۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیوی کو ماں کہنے یا ماں کے ساتھ تشبیہ دینے سے وہ ماں نہیں بن جاتی۔ماں تو وہی ہے جس نے آدمی کو جنا ہے۔

زبان سے ماں کہہ دینا حقیقت کو نہیں بدل دیتا کہ جو بیوی تھی وہ تمہارے کہنے سے ماں بن جائے (ظہار کے متعلق شریعت کا قانون سورہ مجادلہ آیات نمبر 2 تا 4 میں بیان کیا گیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 6: رسول پاک ﷺ کی تعظیم وتکریم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے،اور نبی ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (آیت نمبر 6 حصہ اول)

سوال 7: کیا رشتہ داروں کے حقوق ایک دوسرے پر عام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ مقدم ہیں؟

جواب: مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین ومہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی بھلائی (کرنا چاہو تو) کرسکتے ہو،یہ حکم کتابِ الٰہی میں لکھا ہے۔ (آیت نمبر 6 حصہ دوئم)

سوال 8: کیا اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے عہد لیا تھا؟

جواب: اور (اے نبی ﷺ) یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا،اور تم سے بھی اور نوح علیہ السلام

اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم سے بھی سب سے ہم پختہ عہد لے چکے ہیں تا کہ سچے لوگوں سے (ان کا رب) ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے، اور اس نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 7 تا 8)

سوال 9: غزوہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیا مدد کی؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یاد کرو اللہ کے احسان کو جو (ابھی ابھی) اس نے تم پر کیا ہے۔ جب لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی اور ایسی فوجیں روانہ کیں جو تم کو نظر نہ آتی تھیں۔ اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔ جب وہ اوپر سے اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے۔ جب خوف کے مارے آنکھیں پتھرا گئیں۔ کلیجے منہ کو آ گئے۔ اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اس وقت ایمان لانے والے خوب آزمائے گئے اور بری طرح ہلا مارے گئے۔ (آیت نمبر 9 تا 11)

سوال 10: جو مسلمان غزوہ احزاب میں رسول پاک ﷺ کا ساتھ نہیں دینا چاہتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یاد کرو وہ وقت جب منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا صاف صاف کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدے ہم سے کئے تھے وہ فریب کے سوا کچھ نہ تھے۔ جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ "اے یثرب کے لوگو، تمہارے لئے اب ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے پلٹ چلو۔" جب ان کا ایک فریق یہ کہہ کر نبی ﷺ سے رخصت طلب کر رہا تھا کہ "ہمارے گھر خطرے میں ہیں" حالانکہ وہ خطرے میں نہ تھے۔ دراصل وہ (محاذِ جنگ سے) بھاگنا چاہتے تھے۔

اگر شہر کے اطراف سے دشمن گھس آئے ہوتے اور اس وقت انہیں فتنے کی طرف دعوت دی جاتی تو یہ اس میں جا پڑتے اور مشکل ہی سے انہیں شریکِ فتنہ ہونے میں کوئی تامل ہوتا۔ ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا۔ کہ یہ پیٹھ نہ پھیریں گے، اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کی باز پرس تو ہونی ہی تھی۔ اے نبی ﷺ! ان سے کہو، اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے لئے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوگا۔ اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔ ان سے کہو، کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہو اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے؟ اور کون اس کی رحمت کو روک سکتا ہے۔ اگر

وہ تم پر مہربانی کرنا چاہے؟ اللہ کے مقابلے میں تو یہ لوگ کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (جنگ کے کام میں) رکاوٹیں ڈالنے والے ہیں۔ جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ "آؤ ہماری طرف۔" جو لڑائی میں حصہ لیتے بھی ہیں تو بس نام گنانے کو، جو تمہارا ساتھ دینے میں بخیل ہیں۔ اور خطرے کا وقت آ جائے تو اس طرح دیدے پھرا پھرا کر تمہاری طرف دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو رہی ہو۔ مگر جب خطرہ گزر جاتا ہے تو یہی لوگ فائدوں کے حریص بن کر قینچی کی طرح چلتی ہوئی زبانیں لئے تمہارے استقبال کو آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائے۔ اسی لئے اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیئے۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ حملہ آور گروہ ابھی گئے نہیں ہیں اور اگر وہ پھر حملہ آور ہو جائیں تو ان کا جی چاہتا ہے کہ اس موقع پر یہ کہیں صحرا میں بدوؤں کے درمیان جا بیٹھیں اور وہیں سے تمہارے حالات پوچھتے رہیں۔ تاہم اگر یہ تمہارے درمیان رہے بھی تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں گے۔ (آیت نمبر 12 تا 20)

سوال 11: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اور ایمان والوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ اور سچے مومنوں (کا حال اس وقت یہ تھا کہ) جب انہوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ "یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات بالکل سچی تھی۔" اس واقعہ نے ان کے ایمان اور ان کی سپردگی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔ ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے۔ ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے، انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو چاہے تو سزا دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے، بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔ (آیت نمبر 21 تا 24)

سوال 12: لشکرِ کفار اور یہود بنی قریظہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ نے کفار کا منہ پھیر دیا، وہ کوئی فائدہ حاصل کئے بغیر اپنے دل کی جلن لئے یونہی پلٹ گئے۔ اور مومنین کی طرف سے اللہ ہی لڑنے کے لئے کافی ہو گیا۔ اللہ بڑی قوت والا اور زبردست

ہے۔پھر اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان حملہ آوروں کا ساتھ دیا تھا، اللہ ان کی گڑھیوں سے انہیں اتار لایا اور ان کے دلوں میں اس نے ایسا رعب ڈال دیا کہ آج ان میں سے ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے گروہ کو قید کر رہے ہو۔اس نے تم کو ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور وہ علاقہ تمہیں دیا جسے تم نے کبھی پامال نہ کیا تھا۔اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(آیت نمبر 25 تا 26)

سوال 13: بنی قُریظہ کون تھے اور انہوں نے رسول پاک ﷺ سے ساتھ کیا عہد شکنی کی پھر ان کو کیا سزا دی گئی؟

جواب: غزوہ احزاب کفار کے بہت سے قبائل کا ایک مشترکہ حملہ تھا۔جو مدینے کی اس طاقت کو کچل دینے کے لئے کیا گیا تھا۔بنی قُریظہ وہ یہودی قبیلہ تھا جو مدینہ طیبہ کے جنوب مشرقی گوشے میں رہتا تھا۔چونکہ اس قبیلے سے مسلمانوں کا باقاعدہ حلیفانہ معاہدہ تھا جس کی رو سے مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدافعت کرنے کا پابند تھا۔اس لئے مسلمانوں نے اس سے بے فکر ہو کر اپنے بال بچے ان گڑھیوں میں بھجوا دیے تھے جو قریظہ کی جانب تھیں۔اور ادھر مدافعت کا کوئی انتظام نہ کیا تھا۔کفار نے اسلامی دفاع کے اس کمزور پہلو کو بھانپ لیا۔ان کی طرف سے بنی النضیر کا یہودی سردار حیی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس بھیجا گیا تاکہ انہیں معاہدہ توڑ کر جنگ میں شامل ہونے پر آمادہ کرے۔ابتداً انہوں نے اس سے انکار کیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ ہمارا محمد ﷺ سے معاہدہ ہے۔اور آج تک کبھی ان سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔لیکن جب ابن اخطب نے ان سے کہا کہ دیکھو میں اس وقت عرب کی متحدہ طاقت اس شخص پر چڑھا لایا ہوں۔یہ اسے ختم کر دینے کا نادر موقع ہے تو یہودی ذہن کی اسلام دشمنی اخلاق کے پاس و لحاظ پر غالب آ گئی اور بنی قریظہ عہد توڑنے پر آمادہ ہو گئے۔

دوسری طرف اب محاصرہ 25 دن سے زیادہ طویل ہو چکا تھا۔سردی کا زمانہ تھا۔اتنے بڑے لشکر کے لئے پانی اور غذا اور چارے کی فراہمی بھی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی تھی، کیونکہ رسول پاک ﷺ نے خندق کھدوا کر شہر کو محفوظ کر لیا تھا۔یہ چیز سرے سے کفار کے جنگی نقشے میں تھی ہی نہیں کہ انہیں مدینے کے باہر خندق سے سابقہ پیش آئے گا۔کیونکہ اہل عرب اس طریقِ دفاع سے ناآشنا تھے دوسری اللہ کی طرف سے سخت آندھی آئی اس وجہ سے کفار کے پاؤں اکھڑ گئے۔تب انہوں نے بنی

قریظہ کو عہد شکنی پر مجبور کیا اور وہ بھی کفار کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

خندق سے پلٹ کر جب فتح کے بعد حضور ﷺ گھر پہنچے تو ظہر کے وقت جبریل علیہ السلام نے آ کر حکم سنایا کہ ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں۔ بنی قریظہ کا معاملہ باقی ہے۔ ان سے بھی اسی وقت نمٹ لینا چاہیے۔ یہ حکم پاتے ہی حضور ﷺ نے فوراً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک دستے کے ساتھ بنی قریظہ کی طرف روانہ کر دیا۔ وہ جب وہاں پہنچے تو یہودیوں نے کوٹھوں پر چڑھ کر نبی ﷺ اور مسلمانوں پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ لیکن یہ بدزبانی ان کو اس جرمِ عظیم کے خمیازے سے کیسے بچا سکتی تھی کہ انہوں نے عین لڑائی کے وقت معاہدہ توڑ ڈالا اور حملہ آوروں سے مل کر مدینے کی پوری آبادی کو ہلاکت کے خطرے میں مبتلا کر دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دستے کو دیکھ کر وہ سمجھے تھے کہ یہ محض دھمکانے آئے ہیں لیکن حضور ﷺ کی قیادت میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا گیا۔ تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ محاصرے کی شدت کو وہ دو تین ہفتوں سے زیادہ برداشت نہ کر سکے۔ اور آخر کار انہوں نے اس شرط پر اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کے حوالے کر دیا کہ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے حق میں جو فیصلہ بھی کر دیں گے اسے فریقین مان لیں گے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس امید پر حاکم بنایا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں اوس اور بنی قریظہ کے درمیان جو حلیفانہ تعلقات مدتوں سے چلے آ رہے تھے وہ ان کا لحاظ کریں گے اور انہیں بھی اسی طرح مدینہ سے نکل جانے دیں گے جس طرح پہلے بنی قینقاع اور بنی النضیر کو نکل جانے دیا گیا تھا۔ خود قبیلہ اوس کے لوگ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تقاضا کر رہے تھے کہ اپنے حلیفوں کے ساتھ نرمی برتیں۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابھی ابھی دیکھ چکے تھے کہ پہلے جن دو یہودی قبیلوں کو مدینہ سے نکل جانے کا موقع دیا گیا تھا وہ کس طرح سارے گرد و پیش کے قبائل کو بھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کا لشکر چڑھا لائے تھے۔ اور یہ معاملہ بھی ان کے سامنے تھا کہ اس آخری یہودی قبیلے نے عین بیرونی حملے کے موقع پر بدعہدی کر کے اہل مدینہ کو تباہ کر دینے کا کیا سامان کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ دیا کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کر دیئے جائیں۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے اور ان کی تمام املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ اس فیصلے پر عمل کیا گیا اور جب بنی قریظہ کی گڑھیوں میں مسلمان داخل ہوئے تو انہیں پتہ چلا کہ جنگ احزاب میں حصہ لینے کے لئے ان غداروں

نے 15 سو تلواریں تین سو زرہیں۔ دو ہزار نیزے اور 15 سو ڈھالیں فراہم کی تھیں۔ اگر اللہ کی تائید مسلمانوں کے شامل حال نہ ہوتی تو یہ سارا جنگی سامان عین اس وقت مدینہ کے عقب سے حملہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا۔ جبکہ مشرکین یکبارگی خندق پار کر کے ٹوٹ پڑنے کی تیاریاں کررہے تھے۔ اس انکشاف کے بعد تو اس امر میں شک کرنے کی گنجائش ہی نہ رہی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے معاملہ میں جو فیصلہ دیا وہ بالکل حق تھا۔

اور یوں بنی قریظہ اپنے انجام کو پہنچے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 14: ازواجِ مطہرات نے رسول پاک ﷺ سے جب خرچے کے تقاضے کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اسکی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کیلئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔ نبی ﷺ کی بیویو، تم میں سے جو کسی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا، اللہ کے لئے یہ بہت آسان کام ہے اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کیلئے رزقِ کریم مہیا کر رکھا ہے۔

نبی ﷺ کی بیویو، تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو۔ کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔

ایسے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیتِ نبی ﷺ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔ یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں، بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے۔ (آیت نمبر 28 تا 34)

سوال 15: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر رکھا ہے؟

جواب: بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیعِ فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی

حفاظت کرنے والے ہیں اوراللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 35)

سوال 16: جب رسول پاک ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا اور انہوں نے اسے نامنظور کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ (آیت نمبر 36)

ابن عباس رضی اللہ عنہ، مجاہد، قتادہ، عکرمہ اور مُقاتل بن حیان کہتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب نبی پاک ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے رشتہ داروں نے اسے نامنظور کر دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پھوپھی (اُمیمہ بنت عبدالمطلب) کی صاحبزادی تھیں۔ ان لوگوں کو یہ بات سخت ناگوار تھی کہ اتنے اونچے گھرانے کی لڑکی اور وہ بھی کوئی غیر نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اپنی پھوپھی زاد بہن ہے۔ اور اس کا پیغام آپ ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام کے لئے دے رہے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے سنتے ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے سب خاندان والوں نے بلا تامل سرِ اطاعت خم کر دیا۔ اس کے بعد نبی پاک ﷺ نے ان کا نکاح پڑھایا خود حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے دس دینار اور 60 درہم مہر ادا کیا، چڑھاوے کے کپڑے دیئے، اور کچھ خوراک گھر کے خرچ کے لئے بجھوادیا۔ یہ آیت اگرچہ ایک خاص موقع پر نازل ہوئی ہے مگر جو حکم اس میں بیان کیا گیا ہے وہ اسلامی آئین کا اصل الاصول ہے اور اس کا اطلاق پورے اسلامی نظامِ زندگی پر ہوتا ہے۔ اس کی رو سے کسی مسلمان فرد یا قوم، یا ادارے یا عدالت یا پارلیمنٹ یا ریاست کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی حکم ثابت ہو اس میں وہ خود اپنی آزادیٔ رائے استعمال کرے۔ مسلمان ہونے کے معنی ہی خدا اور رسول ﷺ کے آگے اپنے آزادانہ اختیار سے دستبردار ہو جانے کے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

سوال 17: مخالفین نے جب یہ اعتراض کیا کہ رسول پاک ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا جواب دیا؟

جواب: (لوگو) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ﷺ اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (آیت نمبر 40)

مخالفین کا اولین اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ ''محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں'' یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد ﷺ کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔ اور مخالفین کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا اگر منہ بولا بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کر لینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہوسکتا تھا۔ آخر اس کا کرنا کیا ضروری تھا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا ''مگر وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں'' یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمہاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کر رکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصبات کا خاتمہ کر دیں۔ اور اس کی حرمت کے معاملے میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 18: کیا ملائکہ بھی انسانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعائے رحمت کرتے ہیں؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔

(آیت نمبر 41 تا 44)

سوال 19: کن عورتوں پر عدت لازم نہیں ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے۔ جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کر سکو۔ لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ (آیت نمبر 49)

سوال 20: اللہ نے رسول پاک ﷺ کو ایک وقت میں کتنی شادیاں کرنے کی اجازت دی اور کون کون سی عورتیں آپ ﷺ کے لئے حلال قرار دی گئیں؟

جواب: اے نبی ﷺ ہم نے تمہارے لئے حلال کر دیں تمہاری وہ بیویاں جن کے مہر تم نے ادا کئے ہیں، اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔ اور تمہاری وہ چچازاد اور پھوپھی زاد اور ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہے، اور وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لئے ہبہ کیا ہو اگر نبی ﷺ اسے نکاح میں لینا چاہے۔ یہ رعایت خالصۃً تمہارے لئے ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے نہیں ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ عام مومنوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں ہم نے کیا حدود عائد کئے ہیں۔ (تمہیں ان حدود سے ہم نے اس لئے مستثنیٰ کیا ہے) تاکہ تمہارے اوپر کوئی تنگی نہ رہے، اور اللہ غفور ورحیم ہے، تم کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو اپنے سے الگ رکھو، جسے چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جسے چاہو الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بلا لو، اس معاملہ میں تم کو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس طرح زیادہ متوقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی، اور جو کچھ بھی تم ان کو دو گے اس پر وہ سب راضی رہیں گی، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے، اور اللہ علیم ورحیم ہے۔ اس کے بعد تمہارے لئے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں'' اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو، البتہ لونڈیوں کی تمہیں اجازت ہے۔ اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔
(آیت نمبر 50 تا 52)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دراصل جواب دیا ہے ان لوگوں کے اعتراض کا جو کہتے تھے کہ محمد ﷺ دوسرے لوگوں کے لئے تو بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں رکھنا ممنوع قرار دیتے ہیں مگر خود انہوں نے یہ پانچویں بیوی کیسے کر لی۔ اس اعتراض کی بنیاد یہ تھی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت نبی ﷺ کی چار بیویاں موجود تھیں۔ ایک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، دوسری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسری حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور چوتھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ اس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کی پانچویں بیوی تھیں۔ اس پر کفار ومنافقین جو اعتراض کر رہے تھے اس کا جواب اللہ تعالیٰ یہ دے رہا ہے کہ اے نبی ﷺ تمہاری یہ پانچوں بیویاں جنہیں مہر لے کر تم اپنے

نکاح میں لائے ہو ہم نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس جواب کا مطلب یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے چار کی قید لگانے والے بھی ہم ہی ہیں اور اپنے نبی ﷺ کو اس قید سے مستثنیٰ کرنے والے بھی ہم خود ہیں۔ اس لئے قرآن کی ایک محکم آیت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ نبی ﷺ نے چار بیویوں کے عام قانون سے اپنے آپ کو خود مستثنیٰ نہیں کرلیا ہے بلکہ یہ فیصلہ ہمارا کیا ہوا ہے۔ پانچویں بیوی کو حضور ﷺ کے لئے حلال کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضور ﷺ کو چند مزید اقسام کی عورتوں سے نکاح کی اجازت عطا فرمائی۔

(تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 21: قرآن مجید میں نبی پاک ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کے کیا اصول بتائے گئے ہیں؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبی ﷺ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو، نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ۔ مگر جب کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے نہ لگے رہو، تمہاری یہ حرکتیں نبی ﷺ کو تکلیف دیتی ہیں، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔ اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ نبی ﷺ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تمہارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے، تم خواہ کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔ (آیت نمبر 53 تا 54)

سوال 22: رسول پاک ﷺ کی ازواج کے کن رشتے داروں کو گھر میں آنے کی اجازت دی گئی؟

جواب: ازواج مطہرات کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، ان کے میل جول کی عورتیں اور ان کے مملوک گھروں میں آئیں، اور (اے عورتو) اللہ سے ڈرتی رہو، بے شک اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 55)

سوال 23: کیا اللہ تعالیٰ بھی نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں؟

جواب: اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ سید عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے

پہ بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اوراس سے زیادہ مستحب ہے۔ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ بخیل ہے وہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔ (تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان)

سوال 24: اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: اے نبی ﷺ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں، اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے۔ (آیت نمبر 59)

سوال 25: منافقین اور وہ بدخواہ مسلمان جو مدینہ میں افواہیں پھیلاتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اگر منافقین، اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے، اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں۔ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے تمہیں اٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی تمہارے ساتھ رہ سکیں گے کہ ان پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوگی، جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح مارے جائیں گے، یہ اللہ کی سنت ہے جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آرہی ہے۔ اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

سوال 26: کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہودیوں کی روش اختیار کرنے سے منع فرمایا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ، جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیتیں دی تھیں۔ پھر اللہ نے ان کی بنائی ہوئی باتوں سے اس کی براءت فرمائی اور وہ (یعنی موسیٰ علیہ السلام) اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کرے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (آیت نمبر 69 تا 71)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ سَبَا

(۳۴)

سوال 1: سورہ سبا میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ سبا مکی ہے اس میں چون (54) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ سبا کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں خدا کی حمد، اپنا علم، قرآن کی حقیقت، حضرت داوٗد علیہ السلام کا ذکر، حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ، شکر گزار بندوں کی قلّت، شہرِ سبا کا قصہ، اپنی ہیبت وشان، کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح اور اپنی قدرت کا ذکر فرمایا ہے۔

سوال 3: حمد کس کے لئے ہے؟

جواب: حمد اس خدا کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لیے حمد ہے۔ وہ دانا اور باخبر ہے۔ جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، ہر چیز کو وہ جانتا ہے، وہ رحیم اور غفور ہے۔
(آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 4: قیامت کیوں آئے گی؟

جواب: منکرین کہتے ہیں کیا بات ہے کہ قیامت ہم پر نہیں آ رہی ہے! کہو قسم ہے میرے عالم الغیب پروردگار کی وہ تم پر آ کر رہے گی۔ اس سے ذرّہ برابر کوئی چیز نہ آسمانوں میں چھپی ہوئی ہے نہ زمین میں۔ نہ ذرّے سے بڑی اور نہ اس سے چھوٹی، سب کچھ ایک نمایاں دفتر میں درج ہے، اور یہ قیامت اس لئے آئے گی کہ جزا دے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور رزق کریم اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے زور لگایا ہے، ان کے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔

اے نبی ﷺ، علم رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے ربّ کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ وہ سراسر حق ہے اور خدائے عزیز وحمید کا راستہ دکھاتا ہے۔ (آیت نمبر 3 تا 6)

سوال 5: اللہ تعالیٰ کی وہ کون سی عنایات ہیں جن سے حضرت داؤد علیہ السلام کو نوازا گیا؟

جواب: ہم نے داود علیہ السلام کو اپنے ہاں سے بڑا فضل عطا کیا تھا۔(ہم نے حکم دیا کہ) اے پہاڑو، اس کے ساتھ ہم آہنگی کرو (اور یہی حکم ہم نے) پرندوں کو دیا۔ ہم نے لوہے کو اس کے لئے نرم کر دیا اس ہدایت کے ساتھ کہ زرہیں بنا اور ان کے حلقے ٹھیک اندازے پر رکھ (اے آلِ داؤد) نیک عمل کرو، جو کچھ تم کرتے ہو اس کو میں دیکھ رہا ہوں۔

سوال 6: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کن انعامات سے نوازا؟

جواب: اور سلیمان علیہ السلام کے لئے ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا، صبح کے وقت اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ تک اور شام کے وقت اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ تک۔ ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور ایسے جن اس کے تابع کر دیے جو اپنے ربّ کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔ ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں، تصویریں، بڑے بڑے حوض جیسے لگن اور اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والی بھاری دیگیں۔ اے آلِ داؤد، عمل کرو شکر کے طریقے پر، میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں۔

(آیت نمبر 12 تا 13)

سوال 7: حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت اور جنوں کی بے خبری کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: پھر جب سلیمان علیہ السلام پر ہم نے موت کا فیصلہ نافذ کیا تو جنوں کو اس کی موت کا پتہ دینے والی کوئی چیز اس گھن کے سوا نہ تھی جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا، اس طرح جب سلیمان علیہ السلام گر پڑا تو جنوں پر بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب کے جاننے والے ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ (آیت نمبر 14)

سوال 8: قومِ سبا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی نافرمانی کی کیا سزا دی؟

جواب: سبا کے لئے ان کے اپنے مسکن ہی میں ایک نشانی موجود تھی، دو باغ دائیں اور بائیں، کھاؤ اپنے ربّ کا دیا ہوا رزق۔ اور شکر بجا لاؤ اس کا، ملک ہے عمدہ و پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشش فرمانے والا۔ مگر وہ منہ موڑ گئے۔ آخر کار ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا اور ان کے پچھلے دو باغوں کی جگہ دو اور باغ انہیں دیے جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاؤ کے درخت تھے اور کچھ تھوڑی سی بیریاں، یہ تھا

ان کے کفر کا بدلہ جو ہم نے ان کو دیا۔ اور ناشکرے انسان کے سوا ایسا بدلہ ہم اور کسی کو نہیں دیتے۔

اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان، جن کو ہم نے برکت عطا کی تھی، نمایاں بستیاں بسا دی تھیں اور ان میں سفر کی مسافتیں ایک اندازے پر رکھ دی تھیں۔ چلو پھرو ان راستوں میں رات دن پورے امن کے ساتھ، مگر انہوں نے کہا 'اے ہمارے ربّ، ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کر دے۔'' انہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا، آخر کار ہم نے انہیں افسانہ بنا کر رکھ دیا اور انہیں بالکل تتر بتر کر ڈالا۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو بڑا صابر وشاکر ہو۔ ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اسی کی پیروی کی، بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا، ابلیس کو ان پر کوئی اقتدار حاصل نہ تھا مگر جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کا ماننے والا ہے اور کون اس کی طرف سے شک میں پڑا ہوا ہے۔ تیرا ربّ ہر چیز پر نگران ہے۔
(آیت نمبر 15 تا 21)

سوال 9: کیا کوئی شخص روزِ قیامت اللہ کے حضور کسی کی شفاعت کر سکے گا؟

جواب: (اے نبی ﷺ ان مشرکین سے) کہو کہ پکار دیکھو اپنے ان معبودوں کو جنہیں تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو۔ وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرّہ برابر چیز کے مالک ہیں نہ زمین میں، وہ آسمان وزمین کی ملکیت میں شریک بھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار بھی نہیں ہے۔ اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لئے نافع نہیں ہو سکتی۔ بجز اس شخص کے جس کیلئے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔ حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو گی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے ربّ نے کیا جواب دیا۔ وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے اور وہ بزرگ وبرتر ہے۔
(آیت نمبر 22 تا 23)

سوال 10: رسول پاک ﷺ کی عظمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور (اے نبی ﷺ) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (آیت نمبر 28)

سوال 11: روزِ قیامت کافر اور ان کے گروہ آپس میں کیا باتیں کریں گے؟

جواب: یہ کافر کہتے ہیں کہ ''ہم ہرگز اس قرآن کو نہ مانیں گے اور نہ اس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب

کو تسلیم کریں گے۔'' کاش تم دیکھو ان کا حال اس وقت جب یہ ظالم اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اس وقت یہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے، جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے کہ ''اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔'' وہ بڑے بننے والے ان دبے ہوئے لوگوں کو جواب دیں گے ''کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا جو تمہارے پاس آئی تھی؟ نہیں، بلکہ تم خود مجرم تھے۔'' وہ دبے ہوئے لوگ ان بڑے بننے والوں سے کہیں گے، ''نہیں، بلکہ شب و روز کی مکاری تھی جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہرائیں۔'' آخر کار جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو اپنے دلوں میں پچھتائیں گے اور اہم ان منکرین کے گلوں میں طوق ڈال دیں گے۔ کیا لوگوں کو اس کے سوا اور کوئی بدلہ دیا جا سکتا ہے کہ جیسے اعمال ان کے تھے ویسی ہی جزا وہ پائیں؟ (آیت نمبر 31 تا 33)

سوال 12: کون سی چیزیں انسان کو اللہ کے قریب اور کون سی دور کرتی ہیں؟

جواب: کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے، انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال اولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز سزا پانے والے نہیں ہیں۔ اے نبی ﷺ ان سے کہو میرا ربّ جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا عطا کرتا ہے، مگر اکثر لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے۔ یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہو۔ ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے عمل کی دُہری جزا ہے۔ اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔

رہے وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ تو وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ (آیت نمبر 34 تا 38)

سوال 13: سب سے بہتر رازق کون ہے؟

جواب: اے نبی ﷺ ان سے کہو ''میرا ربّ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے، جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے، وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔ (آیت نمبر 39)

سوال 14: مشرکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کاش تم دیکھو انہیں اس وقت جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جاسکیں گے، بلکہ قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔حالانکہ اب دور نکلی ہوئی چیز کہاں ہاتھ آسکتی ہے۔اس سے پہلے یہ کفر کر چکے تھے اور بلا تحقیق دور دور کی کوڑیاں لایا کرتے تھے۔اس وقت جس چیز کی یہ تمنا کر رہے ہوں گے اس سے محروم کر دیے جائیں گے جس طرح ان کے پیش رو ہم مشرب محروم ہو چکے ہوں گے۔یہ بڑے گمراہ کن شک میں پڑے ہوئے تھے۔ (آیت نمبر 51 تا 54)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْفَاطِرِ

(۳۵)

سوال 1: سورہ فاطر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ فاطر مکی ہے اس میں پنتالیس (45) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ فاطر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورۃ فاطر کے مضمون میں بتایا گیا ہے کہ نادانو، یہ نبی ﷺ جس راہ کی طرف تم کو بلا رہا ہے اس میں تمہارا اپنا بھلا ہے اس پر تمہارا غصہ اور تمہاری مکاریاں اور چال بازیاں اور اس کو ناکام کرنے کے لئے تمہاری تدبیریں دراصل اس کے خلاف نہیں بلکہ تمہارے اپنے خلاف پڑ رہی ہیں۔ سلسلۂ کلام میں بار بار نبی ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ﷺ جب نصیحت کا حق پوری طرح ادا کر رہے ہیں تو گمراہی پر اصرار کرنے والوں کے راہِ راست قبول نہ کرنے کی کوئی ذمہ داری آپ کے اوپر عائد نہیں ہوتی۔

پھر ایمان قبول کرنے والوں کو بھی اس سلسلے میں بڑی بشارتیں دی گئی ہیں تاکہ ان کے دل مضبوط ہوں اور وہ اللہ کے وعدوں پر اعتماد کر کے راہِ حق میں ثابت قدم رہیں۔

سوال 3: فرشتوں کے کتنے بازو ہوتے ہیں؟

جواب: تعریف اللہ ہی کے لئے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ جس رحمت کا دروازہ بھی لوگوں کے لئے کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ کے بعد پھر کوئی دوسرا کھولنے والا نہیں۔ وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 2)

حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے جبریل کو دو مرتبہ ان کی اصل شکل میں دیکھا ہے ان کے چھ سو بازو تھے اور وہ پورے افق پر چھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

(ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے کس کے بارے میں فرمایا کہ وہ تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھ لو؟

جواب: لوگو، اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو، وہ تو اپنے پیرووں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔ جو لوگ کفر کریں گے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ (آیت نمبر 5 تا 7)

سوال 5: جو لوگ رسول پاک ﷺ کے ساتھ چال بازیاں کرتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پس (اے محمد ﷺ) خواہ مخواہ تمہاری جان ان لوگوں کی خاطر غم اور افسوس میں نہ گھلے، جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں، پھر ہم اسے ایک اجاڑ علاقے کی طرف لے جاتے ہیں اور اسی زمین کو جلا اٹھاتے ہیں جو مری پڑی تھی۔ مرے ہوئے انسانوں کا جی اٹھنا بھی اسی طرح ہوگا۔ جو کوئی عزت چاہتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے۔ اس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے۔ اور عمل صالح اس کو اوپر چڑھاتا ہے، رہے وہ لوگ جو بے ہودہ چال بازیاں کرتے ہیں۔ ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر خود ہی غارت ہونے والا ہے۔ (آیت نمبر 8 تا 10)

سوال 6: کسی انسان کا پیدا ہونا، چھوٹی یا بڑی عمر پانا، کیا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے؟

جواب: اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے، پھر تمہارے جوڑے بنا دیے (یعنی مرد اور عورت) کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ کوئی عمر پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔ اللہ کے لیے یہ بہت آسان کام ہے۔ (آیت نمبر 11)

سوال 7: پانی کے کون سے دو ذخیرے یکساں نہیں ہیں اور ہمیں پانی سے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اور پانی کے دونوں ذخیرے یکساں نہیں ہیں۔ ایک میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے، پینے میں خوشگوار، اور دوسرا سخت کھاری کہ حلق چھیل دے، مگر دونوں سے تم تر و تازہ گوشت حاصل کرتے

ہو۔ پہننے کے لئے زینت کا سامان نکالتے ہو۔ اوراسی پانی میں تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس کا سینہ چیرتی چلی جارہی ہیں تا کہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اوراس کے شکر گزار بنو۔ (آیت نمبر 12)

ایک وہ ذخیرہ جو سمندروں میں ہے دوسرا وہ ذخیرہ جو دریاؤں، چشموں اور جھیلوں میں ہے پھر آبی جانوروں کا گوشت اور موتی، مونگے اور بعض دریاؤں سے ہیرے اور سونا انسان حاصل کرتا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی تو ہے۔ (تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 8: روزِ قیامت کیا کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ اٹھا سکے گا؟

جواب: لوگو، تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو غنی وحمید ہے، وہ چاہے تو تمہیں ہٹا کر کوئی نئی خلقت تمہاری جگہ لے آئے۔ ایسا کرنا اللہ کے لئے کچھ بھی دشوار نہیں۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا، اور اگر کوئی لدا ہوا نفس اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے گا تو اس کے بار کا ایک ادنیٰ حصہ بھی بٹانے کے لئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

(اے محمد ﷺ) تم صرف انہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جو شخص بھی پاکیزگی اختیار کرتا ہے اپنی ہی بھلائی کے لئے کرتا ہے اور پلٹنا سب کو اللہ ہی کی طرف ہے۔ (آیت نمبر 15 تا 18)

سوال 9: کیا خدا کی پیدا کردہ کائنات میں کہیں بھی یک رنگی ویکسانی ہے؟

جواب: کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اوراسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔

(آیت نمبر 27 تا 28)

خدا کی پیدا کردہ کائنات میں کہیں بھی یک رنگی ویکسانی نہیں ہے۔ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی سے طرح طرح کے درخت نکل رہے ہیں اور ایک درخت کے دو پھل تک اپنے رنگ، جسامت اور مزے میں یکساں نہیں ہیں۔ ایک ہی پہاڑ کو دیکھو تو اس میں کئی کئی رنگ تمہیں نظر آئیں گے۔ انسانوں اور جانوروں میں ایک ماں باپ کے دو بچے تک یکساں نہ ملیں گے۔ اس کائنات میں اگر

کوئی مزاجوں اور طبیعتوں اور ذہنیتوں کی یکسانی ڈھونڈے اور وہ اختلافات دیکھ کر گھبرا اُٹھے تو یہ اس کے اپنے فہم کی کوتاہی ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 10: سب سے زیادہ منافع بخش تجارت کون سی ہے؟

جواب: جولوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اسلئے کھپایا ہے) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے، بے شک اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔ (آیت نمبر 29 تا 30)

سوال 11: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا اور ان کو کتنے طبقوں میں تقسیم کیا؟

جواب: (اے محمد ﷺ) جو کتاب ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہے۔ وہی حق ہے تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے اُن کتابوں کی جو اس سے پہلے آئی تھیں۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور ہر چیز پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنا دیا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے (اس وراثت کے لئے) اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ اب کوئی تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، اور کوئی بیچ کی راس ہے، اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے، یہی بہت بڑا فضل ہے۔ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا، اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم دور کردیا، یقیناً ہمارا ربّ معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا۔ اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تکان لاحق ہوتی ہے۔ (آیت نمبر 31 تا 35)

نوٹ: یعنی یہ مسلمان سب کے سب ایک ہی طرح کے نہیں ہیں بلکہ یہ تین طبقوں میں تقسیم ہوئے ہیں۔

1۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کو سچے دل سے اللہ کی کتاب اور محمد ﷺ کو ایمانداری کے ساتھ اللہ کا رسول تو مانتے ہیں۔ مگر عملاً کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کا حق

ادا نہیں کرتے۔ مومن ہیں مگر گناہ گار ہیں۔

2۔ بیچ کی راس، یہ وہ لوگ ہیں جو اس وراثت کا حق کم وبیش ادا تو کرتے ہیں مگر پوری طرح نہیں کرتے ،فرماں بردار بھی ہیں اور خطا کار بھی اپنے نفس کو بالکل بے لگام تو انہوں نے نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اسے خدا کا مطیع بنانے کی اپنی حد تک کوشش کرتے ہیں۔لیکن کبھی یہ اس کی باگیں ڈھیلی بھی چھوڑ دیتے اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس طرح ان کی زندگی اچھے اور برے اعمال کا مجموعہ بن جاتی ہے۔

3۔ نیکیوں میں سبقت کرنے والا۔ یہ وارثینِ کتاب میں صف اوّل کے لوگ ہیں۔یہی دراصل اس وراثت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ یہ اتباع کتاب وسنت میں بھی پیش پیش ہیں،خدا کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے میں بھی پیش پیش دینِ حق کی خاطر قربانیاں کرنے میں بھی پیش پیش، بھلائی کے ہر کام میں پیش پیش، یہ دانستہ معصیت کرنے والے نہیں ہیں اور نادانستہ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر متنبہ ہوتے ہی ان کی پیشانیاں شرم سے عرق آلود ہو جاتی ہیں۔ان کی تعداد امت میں پہلے دونوں گروہوں سے کم ہے،اس لئے ان کا آخر میں ذکر کیا گیا ہے اگرچہ وراثت کا حق ادا کرنے کے معاملہ میں ان کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔ (تفسیر+تفہیم القرآن+ابن کثیر)

سوال 12: جن لوگوں نے کفر کیا ان کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کیلئے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ ان کیلئے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے کہ ''اے ہمارے ربّ،ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے۔'' (انہیں جواب دیا جائے گا) ''کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔اب مزا چکھو،ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے۔'' بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ وہ تو سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔اب جو کوئی کفر کرتا ہے اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے۔اور کافروں کو ان کا کفر اس کے سوا کوئی ترقی نہیں دیتا کہ ان کے ربّ کا غضب ان پر زیادہ سے زیادہ بھڑکتا چلا جاتا ہے۔کافروں کے لئے خسارے میں اضافے کے سوا کوئی ترقی نہیں۔

(آیت نمبر 36 تا 39)

سُوْرَۃُ یٰسٓ

(٣٦)

سوال 1: سورہ یٰس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ یٰس مکی ہے اس میں تراسی (83) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ یٰس کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: کلام کا مدعا کفار قریش کو نبوتِ محمدی ﷺ پر ایمان نہ لانے اور ظلم وستم سے اس کا مقابلہ کرنے کے انجام سے ڈرانا ہے۔

توحید پر آثارِ کائنات، آخرت پر آثارِ کائنات، عقل عام اور خود انسان کے اپنے وجود سے بیان کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال 3: قریبِ مرگ آدمی کو سورہ یٰس کیوں سنائی جاتی ہے؟

جواب: حضرت معقل بن سیار سے امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے یہ روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰس پڑھا کرو۔" اس کی مصلحت یہ ہے کہ مرتے وقت مسلمان کے ذہن میں نہ صرف یہ کہ تمام اسلامی عقائد تازہ ہو جائیں۔ بلکہ خصوصیت کے ساتھ اس کے سامنے عالم آخرت کا پورا نقشہ بھی آجائے اور وہ جان لے کہ حیاتِ دنیا کی منزل سے گزر کر اب آگے کن منزلوں اسے اس کو سابقہ پیش آنے والا ہے۔ اس مصلحت کی تکمیل کے لیے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر عربی داں آدمی کو سورہ یٰس سنانے کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی سنا دیا جائے تا کہ تذکیر کا حق پوری طرح ادا ہو جائے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 4: سورہ یٰس میں کفار کے کفر کی کیا تمثیل بیان کی گئی ہے؟

جواب: ان میں سے اکثر لوگ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اسی لئے وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے گئے ہیں۔ اس لئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں۔ ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے۔ ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے۔ انہیں اب کچھ نہیں سوجھتا۔ ان کے لئے یکساں ہے، تم انہیں خبردار کر دیا

نہ کرو، یہ نہ مانیں گے ،تم تو اسی شخص کو خبردار کرسکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرے، اُسے مغفرت اوراجرِ کریم کی بشارت دے دو۔ (آیت نمبر 7 تا 11)

سوال 5: مرنے کے بعد بھی کیاانسان کے اعمال زندہ رہتے ہیں؟

جواب: ہم یقیناً ایک روز مُردوں کوزندہ کرنے والے ہیں، جو کچھ افعال انہوں نے کئے ہیں وہ سب ہم لکھتے جارہے ہیں، اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ہم ثبت کررہے ہیں۔ ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 12)

مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا''جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں براطریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔

یعنی اپنی اولاد کو جو بھی اچھی یا بری تربیت اس نے دی ہے اور انسانیت کے حق میں جو پھول یا کانٹے بھی وہ بو گیا ہے ان سب کا پورا ریکارڈ اس وقت تک تیار کیا جاتا رہے گا جب تک اس کی لگائی ہوئی یہ فصل دنیا میں اپنے اچھے یا برے پھل لاتی رہے گی۔

(تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 6: انکارِحق کے منکرین کو سورہ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ نے بستی والوں کا کیا قصہ سنایا؟

جواب: انہیں مثال کے طور پر اس بستی والوں کا قصہ سناؤ جبکہ اس میں رسول آئے تھے۔ ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے اور انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا۔ پھر ہم نے تیسرا مدد کے لئے بھیجا اور ان سب نے کہا''ہم تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں۔''

بستی والوں نے کہا''تم کچھ نہیں ہو مگر ہم جیسے چند انسان، اور خدائے رحمٰن نے ہرگز کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، تم محض جھوٹ بولتے ہو۔''

رسولوں نے کہا''ہمارا ربّ جانتا ہے کہ ہم ضرور تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، اور ہم پر صاف صاف پیغام پہنچادینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔''

بستی والے کہنے لگے''ہم تو تمہیں اپنے لئے فالِ بد سمجھتے ہیں۔اگر تم باز نہ آئے تو تم کو سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم بڑی دردناک سزا پاؤ گے۔''

رسولوں نے جواب دیا''تمہاری فالِ بد تو تمہارے اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے۔کیا یہ باتیں تم اس لئے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟ اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔'' اتنے میں شہر کے دور دراز گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بولا''اے میری قوم کے لوگو، رسولوں کی پیروی اختیار کرلو۔پیروی کرو ان لوگوں کی جو تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے پر ہیں۔آخر کیوں نہ میں اس ہستی کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے؟

کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں؟ حالانکہ اگر خدائے رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکتے ہیں۔اگر میں ایسا کروں تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا، میں تو تمہارے ربّ پر ایمان لے آیا تم بھی میری بات مان لو۔''

(آخر کار ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور) اس شخص سے کہہ دیا گیا کہ''داخل ہو جا جنت میں''۔

اس نے کہا'کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے ربّ نے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرمادی اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل فرمایا۔'' اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمانوں سے کوئی لشکر نہیں اتارا، ہمیں لشکر بھیجنے کی کوئی حاجت نہ تھی۔بس ایک دھماکا ہوا اور یکایک وہ سب بجھ کر رہ گئے۔افسوس بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا اس کا وہ مذاق ہی اڑاتے رہے۔کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔اور اس کے بعد وہ پھر کبھی ان کی طرف پلٹ کر نہ آئے؟ ان سب کو ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔

(آیت نمبر 13 تا 32)

سوال 7: رات اور دن کی آمدورفت میں عقل والوں کے لئے کیا نشانی پوشیدہ ہے؟

جواب: ان کے لئے ایک اور نشانی رات ہے، ہم اس کے اوپر سے دن ہٹا دیتے ہیں۔تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔اور سورج، وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے۔اور چاند، اس کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کے مانند رہ جاتا ہے۔نہ سورج کے بس میں یہ ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ

رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔
(آیت نمبر 37 تا 40)

سوال 8: طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد انسانی نسل کیسے چلی؟

جواب: ان کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کردیا، اور پھر ان کے لئے ویسی ہی کشتیاں اور پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ہم چاہیں تو ان کو غرق کردیں۔کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور کسی طرح یہ نہ بچائے جاسکیں۔بس ہماری رحمت ہی ہے جو انہیں پار لگاتی اور ایک وقت خاص تک زندگی سے ممتنع ہونے کا موقع دیتی ہے۔
(آیت نمبر 41 تا 44)

بھری ہوئی کشتی سے مراد ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اور نسل انسانی کو اس پر سوار کردینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کشتی میں بظاہر تو حضرت نوح علیہ السلام کے چند ساتھی ہی بیٹھے ہوئے تھے۔مگر درحقیقت قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسان اس پر سوار تھے کیوں کہ طوفانِ نوح علیہ السلام میں ان کے سوا باقی پوری اولادِ آدم کو غرق کردیا گیا تھا اور بعد کی انسانی نسل صرف انہی کشتی والوں سے چلی۔اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ تاریخ میں پہلی کشتی جو بنی وہ حضرت نوح علیہ السلام والی کشتی تھی۔اس سے پہلے انسان کو دریاؤں اور سمندروں کے عبور کرنے کا کوئی طریقہ معلوم نہ تھا۔اس طریقے کی تعلیم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دی اور ان کی بنائی ہوئی کشتی پر سوار ہو کر اللہ کے کچھ بندے طوفان سے بچ نکلے تو آئندہ ان کی نسل نے بحری سفروں کے لئے کشتیاں بنانے کا سلسلہ شروع کردیا۔ (تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 9: کفار کے بار بار اصرار پر کہ قیامت کب آئے گی اللہ تعالیٰ نے عالم آخرت کا کیا عبرتناک نقشہ کھینچا؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں کہ "قیامت کی دھمکی آخر کب پوری ہوگی؟ بتاؤ اگر تم سچے ہو" دراصل یہ جس چیز کی راہ تک رہے ہیں وہ بس ایک دھماکا ہے جو یکا یک انہیں عین اس حالت میں دھر لے گا جب یہ (اپنے دنیوی معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے، اور اس وقت یہ وصیت تک نہ کرسکیں گے، نہ اپنے گھروں کو پلٹ سکیں گے۔پھر ایک صور پھونکا جائے گا اور یکا یک یہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے

کے لئے اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔گھبرا کر کہیں گے:''ارے یہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھا کھڑا کیا؟'' ''یہ'' چیز ہے جس کا خدئے رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچی تھی۔'' ایک ہی زور کی آواز ہوگی اور سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کردیئے جائیں گے۔

(آیت نمبر 48 تا 53)

سوال 10: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مجرموں سے کیا فرمائے گے؟

جواب: آج کسی پر ذرّہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے عمل تم کرتے رہے تھے۔آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں،وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں، مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے،ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کیلئے وہاں موجود ہیں۔جو کچھ وہ طلب کریں ان کے لئے حاضر ہے۔ربّ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے۔اور اے مجرمو،آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔

آدم کے بچو،کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو،وہ تمہارا کھلا دشمن ہے،اور میری ہی بندگی کرو،یہ سیدھا راستہ ہے؟ مگر اس کے باوجود اس نے تم میں سے ایک گروہِ کثیر کو گمراہ کردیا۔کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے؟ یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا رہا تھا۔جو کفر تم دنیا میں کرتے رہے ہو اس کی پاداش میں اب اس کا ایندھن بنو۔ (آیت نمبر 54 تا 64)

سوال 11: انسان کی ساخت الٹ دینے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں۔اس کی ساخت کو ہم الٹ ہی دیتے ہیں۔کیا (یہ حالات دیکھ کر) انہیں عقل نہیں آتی؟ (آیت نمبر 68)

ساخت الٹ دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھاپے میں آدمی کی حالت بچوں کی سی کردیتا ہے۔اسی طرح وہ چلنے پھرنے سے معذور ہوتا ہے۔غرض جس کمزوری کی حالت سے اس نے دنیا میں اپنی زندگی کا آغاز کیا تھا اختتام زندگی پر وہ اسی حالت کو پہنچ جاتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 12: زندگی بعد موت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو کیا فرمایا؟

جواب: کیا انسان دیکھتا نہیں ہے کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا۔اور پھر وہ صریح جھگڑالو بن کر

کھڑا ہو گیا؟ اب وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ کہتا ہے ''کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوں۔'' اس سے کہو، انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے پہلے انہیں پیدا کیا تھا اور وہ تخلیق کا ہر کام جانتا ہے۔ وہی جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی اور تم اس سے اپنے چولہے روشن کرتے ہو، کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں، جبکہ وہ ماہر خلاق ہے۔ وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ پاک ہے وہ جس کے ہاتھ ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

(آیت نمبر 77 تا 83)

۞ ۞ ۞

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

(۳۷)

سوال 1: سورہ صفّٰت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ صفّٰت مکی ہے اس میں ایک سو بیاسی (182) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ صفّٰت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں کفار کو خبردار کیا گیا ہے کہ عنقریب یہی پیغمبر ﷺ جس کا تم مذاق اڑا رہے ہو تمہارے دیکھتے تم پر غالب آجائے گا۔ تنبیہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں تفہیم اور ترغیب کا حق بھی پورے توازن کے ساتھ ادا فرمایا ہے۔ توحید اور آخرت پر مختصر دلائل دیے ہیں۔ مشرکین کے عقائد پر تنقید کی ہے؟

گمراہیوں اور عمل صالح کے نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کا ذکرِ خیر فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے سورہ صفت میں ملائکہ کی قسم کیوں کھائی؟

جواب: قطار در قطار صف باندھنے والوں کی قسم جو ڈانٹنے پھٹکارنے والے ہیں۔ پھر ان کی قسم جو کلام نصیحت سنانے والے ہیں۔ تمہارا معبود حقیقی بس ایک ہی ہے۔ وہ جو زمین اور آسمانوں کا اور تمام ان چیزوں کا مالک ہے جو زمین وآسمان میں ہیں اور سارے مشرقوں کا مالک۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

نوٹ: مفسرین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ان تینوں گروہوں سے مراد فرشتوں کے گروہ ہیں اور یہی تفسیر حضرات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، قتادہ رضی اللہ عنہ، مسروق رضی اللہ عنہ، سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، جاہد رضی اللہ عنہ، سدی رضی اللہ عنہ، ابن زید رضی اللہ عنہ اور ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں قطار در قطار صف باندھنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ تمام فرشتے جو نظامِ کائنات کی تدبیر کر رہے ہیں اللہ کے بندے اور غلام ہیں اس کی اطاعت و بندگی میں صف بستہ ہیں۔

ڈانٹنے اور پھٹکارنے سے مراد بعض مفسرین کی رائے میں یہ ہے کہ کچھ فرشتے ہیں جو بادلوں کو ہانکتے اور بارش کا انتظام کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر+کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 4: منکرین آخرت جو اللہ کا مذاق اڑاتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی؟

جواب: اب ان سے پوچھو، ان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے یا ان چیزوں کی جو ہم نے پیدا کر رکھی ہیں؟ ان کو تو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے۔ تم (اللہ کی قدرت کے کرشموں پر) حیران ہو۔ اور یہ اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ سمجھایا جاتا ہے تو سمجھ کر نہیں دیتے۔ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اسے ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں 'یہ تو صریح جادو ہے، بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی بن جائیں اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں اس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں؟ اور کیا ہمارے اگلے وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟'' ان سے کہو ہاں، اور تم (خدا کے مقابلے میں) بے بس ہو، بس ایک ہی جھڑکی ہوگی اور یکا یک یہ اپنی آنکھوں سے (وہ سب کچھ جس کی خبر دی جارہی ہے) دیکھ رہے ہوں گے۔ اس وقت یہ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی، یہ تو یوم الجزا ہے۔ '' یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔'' (آیت نمبر 11 تا 21)

سوال 5: اللہ کے نیک بندوں کو روزِ قیامت کن کن نعمتوں سے نوازہ جائے گا؟

جواب: مگر اللہ کے چیدہ بندے (اس انجام بد سے) محفوظ ہوں گے۔ ان کے لئے جانا بوجھا رزق ہے۔ ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے، شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت ہوگی، نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی، اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی، ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔ (آیت نمبر 40 تا 49)

سوال 6: عالم آخرت میں کیا نیک لوگ اپنے بد ہم نشینوں کا حال پوچھ سکیں گے؟

جواب: پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے ان میں سے ایک کہے گا، '' دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا، جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے۔ تو ہمیں جزا و سزا

دی جائے گی؟اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟'' یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اس کو دیکھ لے گا اور اس سے خطاب کر کے کہے گا'' خدا کی قسم ،تو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔میرے ربّ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آچکی؟اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟'' یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے،بولو،یہ ضیافت اچھی ہے یا اس قوم کا درخت؟ (آیت نمبر 50 تا 62)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے زقوم کے درخت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔پھر اس پر پینے کے لئے اُن کو کھولتا ہوا پانی ملے گا۔اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتشِ دوزخ کی طرف ہوگی۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہی کے نقشِ قدم پر دوڑ چلے۔ (آیت نمبر 63 تا 70)

سوال 8: سورہ صفت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ہم کو (اس سے پہلے) نوح علیہ السلام نے پکارا تھا تو دیکھو کہ ہم کیسے اچھے جواب دینے والے تھے۔ہم نے اُس کو اور اس کے گھر والوں کو کربِ عظیم سے بچایا،اور اسی کی نسل کو باقی رکھا ،اور بعد کی نسلوں میں اس کی تعریف وتوصیف چھوڑ دی۔سلام ہے نوحؑ پر تمام دنیا والوں میں،ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔درحقیقت وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔پھر دوسرے گروہ کو ہم نے غرق کر دیا۔ (آیت نمبر 75 تا 82)

سوال 9: حضرت ابراہیم علیہ السلام کس پیغمبر کے راستے پر چلے؟

جواب: اور نوح علیہ السلام ہی کے طریقے پر چلنے والا ابراہیم علیہ السلام تھا جب وہ اپنے ربّ کے حضور قلبِ سلیم لے کر آیا۔جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا'' یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کر رہے ہو۔ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹ گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟آخر اللہ ربّ العالمین کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟'' پھر اس نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا میری طبیعت خراب

ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے، ان کے پیچھے وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے مندر میں گھس گیا۔ اور بولا ''آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں ہیں؟ کیا ہو گیا، آپ لوگ بولتے بھی نہیں؟'' اس کے بعد وہ ان پر پل پڑا اور سیدھے ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں (واپس آ کر) وہ لوگ بھاگے بھاگے اس کے پاس آئے۔ اس نے کہا ''کیا تم اپنی ہی تراشی ہوئی چیزوں کو پوجتے ہو؟ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو بھی جنہیں تم بناتے ہو'' انہوں نے آپس میں کہا ''اس کے لئے ایک الاؤ تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے ڈھیر میں پھینک دو۔'' انہوں نے اس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تھی، مگر ہم نے انہی کو نیچا دکھا دیا۔ (آیت نمبر 83 تا 98)

سوال 10: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے بارے میں کیا خواب دیکھا؟

جواب: ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''میں اپنے ربّ کی طرف جاتا ہوں۔ وہی میری رہنمائی کرے گا، اے پروردگار، مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہو۔'' (اس دعا کے جواب میں) ہم نے اس کو ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی۔ وہ لڑکا اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ایک روز) ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا ''بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا۔ ''ابا جان، جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے، آپ ان شاء اللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔'' آخر کو جب ان دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے ۔بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے ندا دی کہ ''اے ابراہیم علیہ السلام، تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا اور اس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کے لئے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔ (آیت نمبر 99 تا 108)

سوال 11: حضرت ابرہیم علیہ السلام جب اللہ کی آزمائش میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا بشارت دی؟

جواب: سلام ہے ابراہیم علیہ السلام پر ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ اور ہم نے اسے اسحاق کی بشارت دی۔ ایک نبی صالحین میں سے۔ اور اسے اور اسحاق کو برکت دی۔ اب ان دونوں کو ذرّیت میں سے کوئی محسن ہے اور کوئی اپنے نفس پر

صریح ظلم کرنے والا ہے۔ (آیت نمبر 109 تا 113)

سوال 12: سورہ صفت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام کا ذکر خیر کن الفاظ میں کیا؟

جواب: اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام پر احسان کیا۔ ان کو اور ان کی قوم کو کربِ عظیم سے نجات دی، انہیں نصرت بخشی، جس کی وجہ سے وہی غالب رہے، ان کو نہایت واضح کتاب عطا کی، انہیں راہِ راست دکھائی، اور بعد کی نسلوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ سلام ہے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں، درحقیقت وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور الیاس علیہ السلام بھی یقیناً مرسلین میں سے تھا۔ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ''تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم بعل نامی بت سے دعائیں کرتے ہو، اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے پچھلے آباواجداد کا ربّ ہے۔'' مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو اب یقیناً وہ سزا کے لئے پیش کئے جانے والے ہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے، اور الیاس علیہ السلام کا ذکر خیر ہم نے بعد کی نسلوں میں باقی رکھا۔ سلام ہے الیاس علیہ السلام پر، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ واقعی وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

(آیت نمبر 114 تا 132)

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے قصے میں عقل والوں کو کیا نشانی بیان کی؟

جواب: اور لوط علیہ السلام بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یاد کرو جب ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی، سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر باقی سب کو تہس نہس کر دیا۔ آج تم شب وروز ان کے اجڑے دیار پر سے گزرتے ہو۔ کیا تم کو عقل نہیں آتی؟ (آیت نمبر 133 تا 138)

سوال 14: جب حضرت یونس علیہ السلام اپنے آقا (یعنی اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر اپنے مقام ماموریت سے چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کس آزمائش میں مبتلا کیا۔ اور پھر کیسے نجات عطا فرمائی؟

جواب: اور یقیناً یونس علیہ السلام بھی رسولوں میں سے تھا۔ یاد کرو جب وہ ایک کشتی کی طرف بھاگ نکلا، پھر قرعہ اندازی میں شریک ہوا اور اس میں مات کھائی۔ آخر کار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت

زدہ تھا۔ اب اگروہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روز قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ آخرکار ہم نے اسے بڑی سقیم حالت میں ایک چٹیل زمین پر پھینک دیا اوراس پر ایک بیلدار درخت اگادیااس کے بعد ہم نے اسے ایک لاکھ، یااس سے زائدلوگوں کی طرف بھیجا۔ وہ ایمان لائے اور ہم نے ایک وقتِ خاص تک انہیں باقی رکھا۔ (آیت نمبر139 تا148)

سوال15: اللہ تعالٰی نے اپنی پاکی بیان کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: پاک ہے تیرارب عزت کا مالک، ان تمام باتوں سے جو یہ لوگ بنارہے ہیں۔ اور سلام ہے مرسلین پراور ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ (آیت نمبر180 تا182)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ صٓ

(۳۸)

سوال 1: سورہ صٓ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ صٓ مکی ہے اس میں اٹھاسی (88) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ صٓ کا پس منظر کیا تھا؟

جواب: امام احمد، نسائی، ترمذی، ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے جو روایات نقل کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے اور قریش کے سرداروں نے محسوس کیا کہ اب یہ ان کا آخری وقت ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ چل کر شیخ سے بات کرنی چاہیے۔ وہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا جھگڑا چکا جائیں تو اچھا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا انتقال ہو جائے اور ان کے بعد ہم محمد ﷺ کے ساتھ کوئی سخت معاملہ کریں اور عرب کے لوگ ہمیں طعنہ دیں کہ جب تک شیخ زندہ تھا یہ لوگ اس کا لحاظ کرتے رہے۔ اب اس کے مرنے کے بعد ان لوگوں نے اس کے بھتیجے پر ہاتھ ڈالا ہے۔ اس رائے پر سب کا اتفاق ہو گیا اور تقریباً 25 سردارانِ قریش جن میں ابوجہل، ابوسفیان، امیہ بن خلف، عاص بن وائل، اسود بن المطلب، عقبہ بن ابی معیط، عتبہ اور شیبہ شامل تھے۔ ابوطالب کے پاس پہنچے، ان لوگوں نے پہلے تو حسب معمول نبی ﷺ کے خلاف اپنی شکایات بیان کیں۔ پھر کہا ہم آپ کے سامنے ایک انصاف کی بات پیش کرنے آئے ہیں۔ آپ کا بھتیجا ہمیں ہمارے دین پر چھوڑ دے اور ہم اسے اس کے دین پر چھوڑے دیتے ہیں۔ وہ جس معبود کی عبادت کرنا چاہے کرے، ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں۔ مگر وہ ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ اس شرط پر آپ ہم سے اس کی صلح کرادیں۔ ابوطالب نے نبی ﷺ کو بلایا اور آپ ﷺ سے کہا کہ بھتیجے، یہ تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں ان کی خواہش ہے کہ تم ایک منصفانہ بات پر ان سے اتفاق کرلو تاکہ تمہارا اور ان کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ پھر انہوں نے وہ بات حضور ﷺ کو بتائی جو سردارانِ قریش نے ان سے کہی تھی۔ نبی ﷺ نے جواب میں فرمایا۔ چچا جان، میں تو ان کے سامنے ایک ایسا کلمہ پیش کرتا ہوں جسے اگر یہ مان لیں تو عرب ان کا تابع فرمان اور عجم ان کا باج گزار ہو جائے۔ یہ سن کر پہلے تو وہ لوگ سٹ پٹا

گئے۔ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آخر کیا کہہ کر ایسے ایک مفید لمحے کو رد کر دیں۔ پھر کچھ سنبھل کر بولے تم ایک کلمہ کہتے ہو،ہم ایسے دس کلمے کہنے کو تیار ہیں۔مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ کلمہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اس پر وہ سب یک بارگی اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ باتیں کہتے ہوئے نکل گئے جو اس سورۃ کے ابتدائی حصے میں اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر+ کنز الایمان+تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ ص کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: پس منظر میں جس مجلس کا ذکر کیا گیا ہے اسی پر تبصرے سے اس سورۃ کا آغاز ہوا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورہ کے ابتدائی حصے میں اور آخری فقروں میں بھی کفار کو صاف صاف متنبہ کیا ہے کہ جس شخص کا تم آج مذاق اڑا رہے ہو اور جس کی رہنمائی قبول کرنے سے تم کو آج سخت انکار ہے عنقریب وہی غالب آ کر رہے گا۔

پھر پے در پے 9 پیغمبروں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں حضرت داؤد علیہ السلام وسلیمان علیہ السلام کا قصہ زیادہ مفصل بیان کیا گیا ہے۔

آخر میں قصہ آدم وابلیس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا نے جو مرتبہ آدم کو دیا تھا اس پر ابلیس نے حسد کیا اور حکم خدا کے مقابلے میں سرکشی اختیار کر کے لعنت کا مستحق ہوا اسی طرح جو مرتبہ خدا نے محمد ﷺ کو دیا ہے اس پر تم حسد کر رہے ہو اور اس بات کے لئے تیار نہیں ہو کہ جسے خدا نے رسول مقرر کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔اس لئے جو انجام ابلیس کا ہونا ہے وہی آخر کار مشرکین کا ہونا ہے۔

سوال 4: کس وقت کا ایمان لانا اللہ کے قریب قابل قبول نہیں؟

جواب: اس نصیحت والے قرآن کی قسم، بلکہ کفار غرور ومخالفت میں پڑے ہوئے ہیں،ہم نے ان سے پہلے بھی بہت سے فرقوں کو تباہ کر ڈالا،انہیں نے ہر چند چیخ وپکار کی،لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔

(آیت نمبر 1 تا 3)

سوال 5: سرداران قریش کو جب رسول پاک ﷺ نے کلمہ حق کی دعوت دی تو قریش نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان لوگوں کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ ایک ڈرانے والا خود انہی میں سے آ گیا۔منکرین کہنے لگے کہ ''یہ ساحر ہے،سخت جھوٹا ہے،کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی خدا بنا ڈالا؟ یہ

تو بڑی عجیب بات ہے۔'' اور سرداران قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ ''چلو اور ڈٹے رہو اپنے معبودوں کی عبادت پر، یہ بات تو کسی اور ہی غرض سے کہی جارہی ہے یہ بات ہم نے زمانہ قریب کی ملت میں سے کسی سے نہیں سنی، یہ کچھ نہیں ہے۔ مگر ایک من گھڑت بات، کیا ہمارے درمیان بس یہی ایک شخص رہ گیا تھا جس پر اللہ کا ذکر نازل کر دیا گیا؟'' (آیت نمبر 4 تا 8 حصہ اول)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے سردارانِ قریش کی ہٹ دھرمی کا کیا جواب دیا؟

جواب: اصل بات یہ ہے کہ میرے ''ذکر'' پر شک کر رہے ہیں، اور یہ ساری باتیں اس لئے کر رہے ہیں کہ انہوں نے میرے عذاب کا مزا چکھا نہیں ہے۔ کیا تیرے داتا اور غالب پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟ کیا یہ آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کے مالک ہیں؟ اچھا تو یہ عالمِ اسباب کی بلندیوں پر چڑھ کر دیکھیں! یہ تو جتھوں میں سے ایک چھوٹا سا جتھا ہے جو اسی جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد، اور میخوں والا فرعون، اور ثمود، اور قومِ لوط علیہ السلام، اور ایکہ والے جھٹلا چکے ہیں۔ جتھے وہ تھے ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا اور پس میری طرف کی سزا ان پر ثابت ہوگئی۔ یہ لوگ بھی بس ایک دھاکے کے منتظر ہیں جس کے بعد کوئی دوسرا دھاکا نہ ہوگا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ، یوم الحساب سے پہلے ہی ہمارا حصہ ہمیں جلدی سے دے دے۔ (آیت نمبر 8 تا 16 حصہ دوئم)

سوال 7: سورہ صٓ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا کون سا مشہور قصہ بیان فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، صبر کرو ان باتوں پر جو یہ لوگ بناتے ہیں، اور ان کے سامنے ہمارے بندے داؤد علیہ السلام کا قصہ بیان کرو جو بڑی قوتوں کا مالک تھا۔ ہر معاملہ میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو اس کے ساتھ مسخر کر رکھا تھا کہ صبح وشام وہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ پرندے سمٹ آتے اور سب کے سب اس کی تسبیح کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ ہم نے اس کی سلطنت مضبوط کر دی تھی۔ اس کو حکمت عطا کی تھی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت بخشی تھی۔ پھر تمہیں کچھ خبر پہنچی ہے ان مقدمے والوں کی جو دیوار چڑھ کر اس کے بالا خانے میں گھس آئے تھے؟ جب وہ داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔ انہوں نے کہا ''ڈریئے نہیں، ہم دو فریق مقدمہ ہیں جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان ٹھیک حق کے ساتھ

فیصلہ کر دیجئے۔ بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں راہِ راست بتائیے۔ یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ ایک دُنبی بھی میرے حوالے کر دے اور اس نے گفتگو میں مجھے دبا لیا۔" داؤد علیہ السلام نے جواب دیا۔"اس شخص نے اپنی دُنبیوں کے ساتھ تیری دنبی ملا لینے کا مطالبہ کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا، اور واقعہ یہ ہے کہ مل جل کر ساتھ رہنے والے لوگ اکثر ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے رہتے ہیں، بس وہی لوگ اس سے بچے ہوئے ہیں جو ایمان رکھتے اور عمل صالح کرتے ہیں، اور ایسے لوگ کم ہی ہیں" اور (حضرت) داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، چنانچہ اس نے اپنے ربّ سے معافی مانگی اور سجدے میں گر گیا اور رجوع کر لیا۔ تب ہم نے اس کا وہ قصور معاف کیا اور یقیناً ہمارے پاس اس کے لئے تقرب کا مقام اور بہتر انجام ہے (ہم نے اس سے کہا)" اے داؤد علیہ السلام ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لئے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔" (آیت نمبر 17 تا 26)

اصل واقعہ جو قرآن مجید کے مذکورہ بالا بیان سے صاف سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اوریاہ (یا جو کچھ بھی اُس شخص کا نام رہا ہو) سے محض یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اور چونکہ یہ خواہش ایک عام آدمی کی طرف سے نہیں بلکہ ایک جلیل القدر فرمانروا اور ایک زبردست دینی عظمت رکھنے والی شخصیت کی طرف سے رعایا کے ایک فرد کے سامنے ظاہر کی گئی تھی، اس لیے وہ شخص کسی ظاہری جبر کے بغیر بھی اپنے آپ کو اسے قبول کرنے پر مجبور پا رہا تھا۔ اس موقع پر، قبل اس کے کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی فرمائش کی تکمیل کرتا، قوم کے دو نیک آدمی اچانک حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے ایک فرضی مقدمے کی صورت یہ معاملہ ان کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام ابتدا میں تو یہ سمجھے کہ یہ واقعی کوئی مقدمہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے سن کر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ لیکن زبان سے فیصلے کے الفاظ نکلتے ہی ان کے ضمیر نے تنبیہ کی کہ یہ تمثیل پوری طرح اُن کے اور اُس شخص کے معاملہ پر چسپاں ہوتی ہے، اور جس فعل کو وہ ظلم قرار دے رہے ہیں اُس کا صُدور خود اُن سے اُس شخص کے معاملہ میں ہو رہا ہے۔ یہ احساس دل میں پیدا ہوتے ہی وہ سجدے میں گر گئے اور توبہ کی اور اپنے اس فعل سے رجوع فرما لیا۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 8: حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ

نے کیا فرمایا؟

جواب: اور داؤد علیہ السلام کو ہم نے سلیمان علیہ السلام (جیسا بیٹا) عطا کیا۔ بہترین بندہ، کثرت سے اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنے والا۔ قابلِ ذکر ہے وہ موقع جب شام کے وقت اس کے سامنے خوب سدھے ہوئے تیز رو گھوڑے پیش کئے گئے، تو اس نے کہا "میں نے اس مال کی محبت اپنے ربّ کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے۔" یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو (اس نے حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر لگا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے اور (دیکھو کہ) سلیمان علیہ السلام کو بھی ہم نے آزمائش میں ڈالا اور اس کی کرسی پر ایک جسد لا کر ڈال دیا۔ پھر اس نے رجوع کیا اور کہا کہ "اے میرے ربّ مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو ہی اصل داتا ہے۔" تب ہم نے اس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جدھر وہ چاہتا تھا، اور شیاطین کو مسخر کر دیا، ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور اور دوسرے جو پابند سلاسل تھے۔ (ہم نے اس سے کہا) "یہ ہماری بخشش ہے، تجھے اختیار ہے جیسے چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے۔ کوئی حساب نہیں۔" یقیناً اس کے لئے ہمارے ہاں تقرب کا مقام اور بہتر انجام ہے۔ (آیت نمبر 30 تا 40)

سوال 9: حضرت ایوب علیہ السلام کی فریاد پر اللہ تعالیٰ نے انہیں کس چیز سے نجات دی اور کیا نعمتیں عطا فرمائیں؟

جواب: اور ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا ذکر کرو، جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔ (ہم نے اسے حکم دیا) اپنا پاؤں زمین پر مار، یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے کے لیے اور پینے کے لیے۔ ہم نے اسے اس کے اہل و عیال واپس دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور اپنی طرف سے رحمت کے طور پر، اور عقل و فکر رکھنے والوں کے لئے درس کے طور پر، (اور ہم نے اس سے کہا) تنکوں کا ایک مٹھا لے اور اس سے ماردے، اپنی قسم نہ توڑ، ہم نے اسے صابر پایا۔ بہترین بندہ، اپنے ربّ کی طرف بہت رجوع کرنے والا۔ (آیت نمبر 41 تا 44)

سوال 10: سورہ صٓ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام واسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر خیر کن الفاظ میں کیا؟

جواب: اور ہمارے بندوں، ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرو،

بڑی قوتِ عمل رکھنے والے اوردیدہ ور لوگ تھے۔ہم نے ان کو خالص صفت کی بناپر برگزیدہ کیا تھا۔اوروہ دارِ آخرت کی یادتھی۔یقیناً ہمارے ہاں ان کا شمار چنے ہوئے نیک اشخاص میں ہے۔اوراسماعیل علیہ السلام اورالیسع علیہ السلام اورذوالکفل علیہ السلام کا ذکر کرو،یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔ (آیت نمبر45 تا48)

سوال 11: سورہ ص میں متقیوں اورسرکشوں کا کیاانجام بتایا گیا؟

جواب: یہ ایک ذکر تھا۔(اب سنو کہ)متقی لوگوں کے لئے یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے۔ہمیشہ رہنے والی جنتیں جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہوں گے۔ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے،طرح طرح کے میوے اورقسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کررہے ہوں گے،اوران کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی،یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

یہ تو ہے متقیوں کا انجام،اورسرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔جہنم،جس میں وہ جھلسے جائیں گے،بہت ہی بری قیام گاہ۔یہ ہے ان کے لیے،پس وہ مزا چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ لہواوراسی قسم کی دوسری تلخیوں کا(وہ جہنم کی طرف اپنے پیرووں کوآتے دیکھ کرآپس میں کہیں گے)''یہ ایک لشکر تمہارے پاس گھسا چلا آرہا ہے۔کوئی خوش آمدید ان کے لئے نہیں ہے۔یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں۔''وہ ان کو جواب دیں گے''نہیں بلکہ تم ہی جھلسے جارہے ہوکوئی خیر مقدم تمہارے لئے نہیں۔تم ہی تو یہ انجام ہمارے آگے لائے ہو۔کیسی بری ہے یہ جائے قرار۔''پھروہ کہیں گے''اے ہمارے ربّ جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا اس کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے۔''اوروہ آپس میں کہیں گے۔''کیا بات ہے،ہم ان لوگوں کو کہیں نہیں دیکھتے جنہیں ہم دنیا میں بُرا سمجھتے تھے؟ہم نے یونہی ان کا مذاق بنالیا تھا۔یاوہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں؟''بے شک یہ بات سچی ہے،اہلِ دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں۔'' (آیت نمبر49 تا64)

نوٹ: سورہ ص میں آیت نمبر70سے آیت نمبر 85 تک حضرت آدم علیہ السلام اورابلیس کا ذکر کیا گیا ہے جو پہلے ہم کئی بار تحریر کرچکے ہیں۔

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ

(۳۹)

سوال 1: سورہ زمر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ زمر مکی ہے اس میں پچھتر (75) آیات اور آٹھ (8) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ زمر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ پوری سورت ایک بہترین اور انتہائی مؤثر خطبہ ہے جو ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے مکہ معظمہ کی ظلم وتشدد سے بھری ہوئی اور عناد ومخالفت سے لبریز فضا میں دیا گیا تھا۔ یہ ایک وعظ ہے جس کے مخاطب زیادہ تر کفار قریش ہیں، اگرچہ کہیں کہیں اہل ایمان سے بھی خطاب کیا گیا ہے۔ اس سورہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان خالص اللہ کی بندگی اختیار کرے اور کسی دوسرے کی اطاعت وعبادت سے اپنی خدا پرستی کو آلودہ نہ کرے۔ سورہ زمر میں نہایت زوردار طریقے پر توحید کی حقانیت اور اسے ماننے کے عمدہ نتائج اور شرک کی غلطی اور اس پر جمے رہنے کے برے نتائج کو واضح کیا گیا ہے۔

سوال 3: اللہ کے نزدیک کون سا دین دینِ خالص ہے؟

جواب: اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔ (اے محمد ﷺ)، یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے۔ لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو۔ دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے، خبردار، دینِ خالص اللہ کا حق ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ اللہ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو۔

(آیت نمبر 1 تا 3)

سوال 4: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے کیا چیز پسند اور کیا چیز ناپسند فرماتے ہیں؟

جواب: اگر کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے، لیکن وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اسے وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ (آیت نمبر 7 حصہ اول)

سوال5: رات کے وقت قیام وسجدہ کرنے والے اور نعمت کے نوازے جانے پر اپنے رب کو بھول جانے والوں کے بارے میں ربّ العالمین کیا فرماتے ہیں؟

جواب: انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے پھر جب اس کا ربّ اسے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا اور دوسروں کو اللہ کا ہمسر ٹھہراتا ہے۔ تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے (اے نبی ﷺ)، اس سے کہو کہ تھوڑے دن اپنے کفر سے لطف اٹھالے، یقیناً تو دوزخ میں جانے والا ہے۔ (کیا) اس شخص کی روش بہتر ہے یا اس شخص کی جو مطیعِ فرمان ہے۔ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا اور سجدے کرتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت سے اُمید لگاتا ہے؟ ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔
(آیت نمبر 8 تا 9)

سوال6: اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: (اے نبی ﷺ) کہو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، اپنے ربّ سے ڈرو، جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا ہے۔ ان کیلئے بھلائی ہے اور خدا کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ (آیت نمبر 10)

سوال7: اللہ کے نزدیک دانشمند انسان کون ہے؟

جواب: پس (اے محمد ﷺ) بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی دانشمند ہیں۔
(آیت نمبر 18)

سوال8: اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مناظر میں صاحبِ عقل آدمیوں کی کیا کیا نشانیاں بتائی گئی ہیں؟

جواب: کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کو سوتوں اور چشموں اور دریاؤں کی شکل میں زمین کے اندر جاری کیا۔ پھر اس پانی کے ذریعہ سے وہ طرح طرح کی کھیتیاں نکالتا ہے، جن کی قسمیں مختلف ہیں۔ پھر وہ کھیتیاں پک کر سوکھ جاتی ہیں۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئیں۔ پھر آخر اللہ ان کو بھس بنا دیتا ہے، درحقیقت اس میں ایک سبق ہے عقل رکھنے والوں کیلئے۔ اب کیا وہ شخص

جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشنی پر چل رہا ہے۔(اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس نے ان باتوں سے کوئی سبق نہ لیا؟) تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جن کے دل اللہ کی نصیحت سے اور زیادہ سخت ہوگئے۔وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔
(آیت نمبر 21 تا 22)

سوال 9: سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعریف میں کیا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام اتارا ہے ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے ربّ سے ڈرنے والے ہیں۔اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہِ راست پر لے آتا ہے۔جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لئے پھر کوئی ہادی نہیں ہے۔اب اس شخص کی بدحالی کا تم کیا اندازہ کرسکتے ہو جو قیامت کے روز عذاب کی سخت مار اپنے منہ پر لے گا؟ ایسے ظالموں سے تو کہہ دیا جائے گا کہ اب چکھو مزا اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ اسی طرح جھٹلا چکے ہیں، آخر ان پر عذاب ایسے رخ سے آیا جدھر ان کا خیال بھی نہ جاسکتا تھا۔پھر اللہ نے ان کو دنیا ہی کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا، اور آخرت کا عذاب تو اس سے شدید تر ہے، کاش یہ لوگ جانتے۔ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح کی مثالیں دی ہیں کہ یہ ہوش میں آئیں، ایسا قرآن عربی زبان میں ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے۔تاکہ یہ بُرے انجام سے بچیں۔اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ایک شخص تو وہ ہے جس کی ملکیت میں بہت سے کج خُلق آقا شریک ہیں جو اسے اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور دوسرا شخص پورا کا پورا ایک ہی آقا کا غلام ہے، کیا ان دونوں کا حال یکساں ہوسکتا ہے؟ الحمدُ للہ، مگر اکثر لوگ نادانی میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر 41 میں قرآن کے بارے میں مزید ارشاد ربانی ہے۔

(اے محمد ﷺ) ہم نے سب انسانوں کے لئے یہ کتابِ برحق تم پر نازل کردی ہے۔اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا اپنے لئے کرے گا اور جو بھٹکے گا اس کے بھٹکنے کا وبال اسی پر ہوگا تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔ (آیت نمبر 23 تا 29)

سوال 10: حالت نیند میں عقل والوں کے لئے کیانشانی پوشیدہ ہے؟

جواب: وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا ہے اس کی روح نیند میں قبض کر لیتا ہے، پھر جس پر وہ موت کا فیصلہ نافذ کرتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسروں کی روحیں ایک وقتِ مقرر کے لئے واپس بھیج دیتا ہے۔

اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔ (آیت نمبر 42)

نیند کی حالت میں روح قبض کرنے سے مراد احساس و شعور، فہم و ادراک اور اختیار کی قوتوں کو معطل کر دینا ہے۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 11: جب صرف اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو کن لوگوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں؟

جواب: جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں، اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ کہو خدایا آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ اگر ان ظالموں کے پاس زمین کی ساری دولت بھی ہو اور اتنی ہی اور بھی، تو یہ روزِ قیامت کے برے عذاب سے بچنے کے لئے سب کچھ فدیے میں دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے، وہاں اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ کچھ آئے گا جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہے۔ وہاں اپنی کمائی کے سارے بُرے نتائج ان پر کھل جائیں گے اور وہی چیز ان پر مسلط ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔ (آیت نمبر 45 تا 48)

سوال 12: جو لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمت پر شکر کرنے کے بجائے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ اپنی اہلیت و قابلیت سے حاصل کیا ہے ان کے بارے میں قرآن میں کیا ارشاد ربانی ہے؟

جواب: یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت دے کر اُبھار دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے علم کی بنا پر دیا گیا ہے! نہیں، بلکہ یہ آزمائش ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ یہی بات ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی کہہ چکے ہیں۔ مگر جو کچھ وہ کماتے تھے وہ ان کے کسی کام نہ آیا۔ پھر اپنی کمائی کے برے نتائج انہوں نے بھگتے۔ اور ان لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں وہ عنقریب اپنی کمائی کے برے نتائج بھگتیں گے۔ یہ ہمیں

عاجز کر دینے والے نہیں ہیں۔اور کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؟اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ (آیت نمبر 49 تا 52)

سوال 13: توبہ کا کیا بیان ہے؟

جواب: (اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ تو غفور رحیم ہے، پلٹ آؤ اپنے ربّ کی طرف اور مطیع بن جاؤ، اس کے قبل اس کے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے اور پیروی اختیار کر لو اپنے ربّ کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آئے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (آیت نمبر 53 تا 55)

سوال 12: قیامت کے روز زمین کس کی مٹھی میں ہوگی؟

جواب: ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔(اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دستِ راست میں لپٹے ہوئے ہوں گے، پاک اور بالاتر ہے وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔اور اس روز صور پھونکا جائے گا۔اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔سوائے ان کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔پھر ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی، کتاب اعمال لا کر رکھ دی جائے گی، انبیاء اور تمام گواہ حاضر کر دیے جائیں گے، لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔اور ہر متنفس کو جو کچھ بھی اس نے عمل کیا تھا اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔ (آیت نمبر 67 تا 76)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ

(۴۰)

سوال 1: سورۃ مومن میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مومن مکی ہے اس میں پچاسی (85) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مومن کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: جن حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی وہ یہ تھے کہ کفارِ مکہ نے اس وقت نبی ﷺ کے خلاف دو طرح کی کارروائیاں شروع کر رکھی تھیں۔ پہلی یہ کہ ہر طرف جھگڑے اور بحثیں چھیڑ کر طرح طرح کے الٹے سیدھے سوالات اٹھالاتے۔ دوسرا نبی پاک ﷺ کو قتل کرنے کے منصوبے بناتے رہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ مومن نازل فرمائی۔ قتل کی سازشوں کے جواب میں مومن آلِ فرعون کے ایک مومن کا قصہ سنایا گیا اور بتایا گیا کہ آج کے فرعون بھی وہی کچھ دیکھ لیں گے جو کل کے فرعون دیکھ چکے ہیں۔ مومنوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اور کفار کو پے در پے تنبیہات کی گئی ہیں کہ اللہ کی آیات کے مقابلے میں مجادلہ کرنے سے باز نہ آؤ گے تو اسی انجام سے دوچار ہو گے جس سے پچھلی قومیں دوچار ہو چکی ہیں۔ اور اس سے بدتر انجام تمہارے لئے آخرت میں مقدر ہے۔ اس وقت کا پچھتانا تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہ ہوگا۔

سوال 3: مشرکین نے جب آیات قرآنی کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا فرمایا؟

جواب: اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔ گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا اور بڑا صاحبِ فضل ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ اللہ کی آیات میں جھگڑے نہیں کرتے مگر صرف وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ اس کے بعد دنیا کے ملکوں میں ان کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم بھی جھٹلا چکی ہے، اور اس کے بعد بہت سے دوسرے جتھوں نے بھی یہ کام کیا ہے۔ ہر قوم اپنے رسول پر جھپٹی تا کہ اسے گرفتار کرے۔ ان سب نے باطل کے ہتھیاروں سے حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کی مگر آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو کہ میری سزا کیسی

سخت تھی۔اسی طرح تیرے ربّ کا یہ فیصلہ بھی ان سب لوگوں پر چسپاں ہو چکا ہے۔جو کفر کے مرتکب ہوئے ہیں کہ وہ واصل بجہنم ہونے والے ہیں۔ (آیت نمبر 2 تا 6)

سوال 4: ملائکہ اللہ تعالیٰ سے انسانوں کے لئے کیا دعا مانگتے ہیں؟

جواب: عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے اور وہ جو عرش کے گرد وپیش حاضر رہتے ہیں۔سب اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کر رہے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ، تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔پس معاف کر دے اور عذابِ دوزخ سے بچالے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے۔اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔

اے ہمارے ربّ، اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں، جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچا دے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے اور بچادے ان کو برائیوں سے۔جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچادیا۔اس پر تو نے بڑا رحم کیا،یہی بڑی کامیابی ہے۔"

(آیت نمبر 7 تا 9)

سوال 5: روزِ قیامت کفار اپنے اوپر غصہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا جواب پائیں گے؟

جواب: جن لوگوں نے کفر کیا ہے، قیامت کے روز ان کو پکار کر کہا جائے گا۔" آج تمہیں جتنا شدید غصہ اپنے اوپر آرہا ہے اللہ تم پر اس سے زیادہ غضب ناک اس وقت ہوتا تھا جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کرتے تھے۔ وہ کہیں گے" اے ہمارے ربّ، تو نے واقعی ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا اب یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے۔" (جواب ملے گا)" یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے اور جب اس کے ساتھ دوسروں کو ملایا جاتا تو مان لیتے تھے۔اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ ہے۔" (آیت نمبر 10 تا 12)

سوال 6: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو کیا سزا دینے کا حکم دیا؟

جواب: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف اپنی نشانیوں اور نمایاں سندِ

مَامُوریت کے ساتھ بھیجا، مگر انہوں نے کہا" ساحر ہے، کذاب ہے۔" پھر جب وہ ہماری طرف سے حق ان کے سامنے لے آیا تو انہوں نے کہا" جولوگ ایمان لاکر اس کے ساتھ شامل ہوئے ہیں ان سب کے لڑکوں کو قتل کرواور لڑکیوں کو جیتا چھوڑ دو،" مگر کافروں کی چال اکارت ہی گئی۔

(آیت نمبر 23 تا 25)

سوال 7: جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا تو فرعون کے دربار کے ایک مومن شخص نے اپنی قوم سے کیا خطاب کیا؟

جواب: ایک روز فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا" چھوڑو مجھے، میں اس موسیٰ علیہ السلام کو قتل کیے دیتا ہوں، اور پکار دیکھے یہ اپنے ربّ کو، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارا دین بدل ڈالے گا۔ یا ملک میں فساد برپا کرے گا۔"

موسیٰ علیہ السلام نے کہا" میں نے تو ہر اس متکبر کے مقابلے میں جو یوم الحساب پر ایمان نہیں رکھتا اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ لے لی ہے۔"

اس موقع پر فرعون میں اسے ایک مومن شخص، جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، بول اٹھا" کیا تم ایک شخص کو صرف اس بناء پر قتل کردو گے کہ وہ کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس بینات لے آیا۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ خود اس پر پلٹ پڑے گا۔ لیکن اگر وہ سچا ہے تو جن ہولناک نتائج کا وہ تم کو خوف دلاتا ہے ان میں سے کچھ تو تم پر ضرور ہی آجائیں گے ۔اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانے والا اور کذاب ہو۔ اے میری قوم کے لوگو! آج تمہیں بادشاہی حاصل ہے اور زمین میں تم غالب ہو، لیکن اگر خدا کا عذاب ہم پر آگیا تو پھر کون ہے جو ہماری مدد کر سکے گا۔"

فرعون نے کہا" میں تو تم لوگوں کو وہی رائے دے رہا ہوں جو مجھے مناسب نظر آتی ہے۔ اور میں اسی راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو ٹھیک ہے۔" وہ شخص جو ایمان لایا تھا اس نے کہا" اے میری قوم کے لوگو۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر بھی وہ دن نہ آجائے جو اس سے پہلے بہت سے جتھوں پر آچکا ہے۔ جیسا دن قوم نوح علیہ السلام اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی قوموں پر آیا تھا، اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اے قوم، مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد

وفغاں کا دن نہ آجائے جب تم ایک دوسرے کو پکارو گے اور بھاگے بھاگے پھرو گے مگر اس وقت اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ سچ یہ ہے کہ جسے اللہ بھٹکا دے اسے پھر کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے یوسف علیہ السلام تمہارے پاس بینات لے کر آئے تھے، مگر تم ان کی لائی ہوئی تعلیم کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہے۔ پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو تم نے کہا اب ان کے بعد اللہ کوئی رسول ہرگز نہ بھیجے گا۔'' اسی طرح اللہ ان سب لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گزرنے والے اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس سند یا دلیل آئی ہو۔ یہ رویہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک سخت مبغوض ہے۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر وجبار کے دل پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔ (آیت نمبر 26 تا 35)

سوال 8: فرعون نے آسمان تک پہنچنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: فرعون نے کہا ''اے ہامان، میرے لئے ایک بلند عمارت بنا تا کہ میں راستوں تک پہنچ سکوں، آسمانوں کے راستوں تک، اور موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو جھانک کر دیکھوں۔ مجھے تو یہ موسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہی معلوم ہوتا ہے'' اس طرح فرعون کے لئے اس کی بدعملی خوشنما بنادی گئی اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا۔ فرعون کی ساری چال بازی (اس کی اپنی) تباہی کے راستہ ہی میں صرف ہوئی۔

(آیت نمبر 36 تا 37)

سوال 9: آل فرعون کے اس نیک شخص نے مزید اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: وہ شخص جو ایمان لایا تھا، بولا ''اے میری قوم کے لوگو، میری بات مانو، میں تمہیں صحیح راستہ بتاتا ہوں، اے قوم، یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے، ہمیشہ کے قیام کی جگہ آخرت ہی ہے، جو برائی کرے گا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی اس نے برائی کی ہوگی اور جو نیک عمل کرے گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔ اے قوم، آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ میں تو تم لوگوں کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم لوگ مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو، تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ سے کفر کروں اور اس کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک ٹھہراؤں جنہیں میں نہیں مانتا، حالانکہ میں تمہیں اس زبردست مغفرت کرنے والے خدا کی طرف بلا رہا ہوں۔ نہیں، حق یہ ہے اور اس کے خلاف نہیں ہوسکتا کہ جن کی طرف تم مجھے بلا

رہے ہو ان کے لئے نہ دنیا میں کوئی دعوت ہے نہ آخرت میں، اور ہم سب کو پلٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور حد سے گزرنے والے آگ میں جانے والے ہیں۔ آج جو کچھ میں کہہ رہا ہوں عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اسے یاد کرو گے اور اپنا معاملہ میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ بندوں کا نگہبان ہے۔''
(آیت نمبر 38 تا 44)

سوال 10: اللہ نے دربارِ فرعون کے اس مومن شخص کے ساتھ جس نے اپنی قوم کو بھرے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سچے ہونے اور اللہ کی وحدانیت کے بارے میں خطاب کیا تھا اور آل فرعون کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: آخر کار ان لوگوں نے جو بُری سے بُری چالیں اس مومن کے خلاف چلیں، اللہ نے ان سب سے اس کو بچا لیا اور فرعون کے ساتھی خود بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے، دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے صبح و شام وہ پیش کئے جاتے ہیں، اور جب قیامت کی گھڑی آ جائے گی تو حکم ہوگا کہ آل فرعون کی شدید تر عذاب میں داخل کرو۔ (آیت نمبر 45 تا 46)

سوال 11: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور ایمان والوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں۔ اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ جب ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر لعنت پڑے گی۔ اور بدترین ٹھکانا ان کے حصے میں آئے گا۔ آخر دیکھ لو کہ موسیٰ علیہ السلام کی ہم نے رہنمائی کی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنا دیا جو عقل و دانش رکھنے والوں کے لئے ہدایت و نصیحت تھی۔ پس اے نبی ﷺ صبر کرو، اللہ کا وعدہ برحق ہے، اپنے قصور کی معافی چاہو (یعنی اپنی امت کے) اور صبح و شام اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ کسی سند و حجت کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، اللہ کی آیات میں جھگڑے کر رہے ہیں ان کے دلوں میں کبر بھرا ہوا ہے۔ مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں ہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں۔ بس اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ (آیت نمبر 51 تا 56)

سوال 12: اللہ تعالیٰ کے لئے انسان کو پیدا کرنا بڑا کام ہے یا آسمان اور زمین کو؟ اس بارے میں کیا ارشاد ربانی ہے؟

جواب: آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً زیادہ بڑا کام

ہے۔مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اندھا اور بینا یکساں ہوجائے اور ایماندار وصالح اور بدکار برابر ٹھہریں۔مگر تم لوگ کم ہی کچھ سمجھتے ہو۔یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔اس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔ (آیت نمبر 57 تا 59)

سوال 13: دعا کے بارے میں کیا بیان ہے؟

جواب: تمہارا ربّ کہتا ہے" مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے

(آیت نمبر 60)

نوٹ: اس مقام پر پہنچ کر وہ عقدہ بھی حل ہوجاتا ہے جو بہت سے ذہنوں میں اکثر الجھن ڈالتا رہتا ہے لوگ دُعا کے معاملے پر اس طرح سوچتے ہیں کہ جب تقدیر کی برائی اور بھلائی اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ اپنی غالب حکمت ومصلحت کے لحاظ سے جو فیصلہ کر چکا ہے وہی کچھ لازماً رونما ہو کر رہنا ہے تو پھر ہمارے دعا مانگنے کا حاصل کیا ہے۔یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے جو آدمی کے دل سے دُعا کی ساری اہمیت نکال دیتی ہے۔

اس باطل خیال میں مبتلا رہتے ہوئے اگر آدمی دعا مانگے بھی، تو اس کی دعا میں کوئی روح باقی نہیں رہتی۔قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اس غلط فہمی کو دو طریقوں سے رفع کرتی ہے۔اولاً اللہ تعالیٰ بالفاظ صریح فرمارہا ہے کہ" مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا" اس سے صاف معلوم ہوا کہ قضا اور تقدیر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس نے ہماری طرح معاذ اللہ، خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھی باندھ دیئے ہوں اور دُعا قبول کرنے کے اختیارات اس سے سلب ہوگئے ہوں۔ہم بلا شبہ اللہ کے فیصلوں کو ٹالنے یا بدل دینے کی طاقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ خود یہ طاقت ضرور رکھتا ہے کہ کسی بندے کی دعائیں اور التجائیں سن کر اپنا فیصلہ بدل دے، دوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ دعا خواہ قبول ہو یا نہ ہو، بہرحال ایک بہت بڑے فائدے سے وہ کسی صورت میں بھی خالی نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ربّ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کر کے اور اس سے دعا مانگ کر اس کی آقائی وبالادستی کا اعتراف اور اپنی بندگی وعاجزی کا اقرار کرتا ہے، یہ اظہارِ عبودیت بجائے خود عبادت، بلکہ جانِ عبادت ہے۔جس کے اجر سے بندہ کسی حال میں بھی محروم نہ رہے گا۔قطع نظر اس کے کہ وہ خاص چیز

اس کو عطا کی جائے یا نہ کی جائے جس کے لئے اس نے دعا کی تھی۔ (تفسیر تفہیم القرآن)

سوال 14: حدیث میں دعا کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: 1۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک مسلمان جب بھی کوئی دعا مانگتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قبول فرماتا ہے۔ یا تو اس کی وہ دعا اسی دنیا میں قبول کر لی جاتی ہے۔ یا اسے آخرت میں اجر دینے کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے یا اُسے کچھ دیر کے لیے التوا میں ڈال دیا جاتا ہے۔'' (مسند احمد، تفہیم القرآن)

2۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

''قضا کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دعا''

یعنی اللہ کے فیصلے کو بدل دینے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ مگر اللہ خود اپنا فیصلہ بدل سکتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اس سے دعا مانگتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

سوال 15: وہ کون سی ہستی ہے جس نے رات، دن، زمین و آسمان اور دنیا کی ہر نعمت کو پیدا کیا؟

جواب: وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو، اور دن کو روشن کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے، وہی اللہ (جس نے تمہارے لئے یہ کچھ کیا ہے) تمہارا ربّ ہے۔ ہر چیز کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کدھر سے بہکائے جا رہے ہو؟ اسی طرح وہ سب لوگ بہکائے جاتے رہے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار بنایا اور اوپر آسمان کا گنبد بنا دیا۔ جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی، جس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔ وہی اللہ (جس کے یہ کام ہیں) تمہارا ربّ ہے۔ بے حساب برکتوں والا ہے۔ وہ کائنات کا ربّ، وہی زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کو تم پکارو، اپنے دین کے لئے خالص کر کے۔ ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ (آیت نمبر 61 تا 65)

سوال 16: کیا قرآن میں سب انبیاء کا ذکر ہے؟

جواب: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے حالات ہم

نے تم کو بتائے ہیں اور بعض کے نہیں بتائے۔ کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود کوئی نشانی لے آتا۔ پھر جب اللہ کا حکم آ گیا تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت غلط کار لوگ خسارے میں پڑ گئے۔ (آیت نمبر 78)

سوال 17: جانوروں کی خدمت گزاری میں اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کے لیے کیا نشانیاں رکھی ہیں؟

جواب: اللہ ہی نے تمہارے لئے یہ مویشی جانور بنائے ہیں تا کہ ان میں سے کسی پر تم سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ، ان کے اندر تمہارے لئے اور بھی بہت سے منافع ہیں۔ وہ اس کام بھی آتے ہیں کہ تمہارے دلوں میں جہاں جانے کی حاجت ہو وہاں تم ان پر پہنچ سکو، ان پر بھی اور کشتیوں پر بھی تم سوار کئے جاتے ہو۔ اللہ اپنی یہ نشانیاں تمہیں دکھا رہا ہے، آخر تم اس کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔

(آیت نمبر 79 تا 81)

❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ

(۴۱)

سوال 1: سورہ حٰم سجدہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ حٰم سجدہ مکی ہے اس میں چون (54) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حٰم سجدہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، آنحضور ﷺ کی رسالت، زمین کی پیدائش، قوم عاد کا قصہ، قیامت میں ہمارے اعضاء بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ کفار مکہ کی شرارت، مومن کی موت، برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو، سورج چاند وغیرہ بھی اس کے پیدا کردہ ہیں۔ قرآن کے قریب بھی باطل کا گزر نہیں۔ قرآن کی حقیقت کا ثبوت، انسان کی حالت اور خدا کے وجود کی دلیل بیان کی گئی ہے۔

سوال 3: ربّ العالمین نے جب زمین و آسمان کو وجود میں آنے کا حکم دیا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اُس وقت محض دھواں تھا۔ اُس نے آسمان اور زمین سے کہا ''وجود میں آ جاؤ، خواہ تم چاہو یا نہ چاہو''۔ دونوں نے کہا ''ہم آ گئے فرمانبرداروں کی طرح۔'' تب اُس نے دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیئے، اور ہر آسمان میں اُس کا قانون وحی کر دیا، اور آسمانِ دُنیا کو ہم نے چراغوں سے آراستہ کیا اور اسے خوب محفوظ کر دیا، یہ سب کچھ زبردست علیم ہستی کا منصوبہ ہے۔

(آیت نمبر 11 تا 12)

نوٹ: آیت نمبر 13 سے آیت نمبر 18 تک قومِ عاد اور قوم ثمود کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ہم پہلے کئی بار لکھ چکے ہیں۔

سوال 4: منکرینِ قرآن کو کیا سزا دی جائے گی؟

جواب: یہ منکرینِ حق کہتے ہیں ''اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور جب یہ سنایا جائے تو اس میں خلل ڈالو، شاید کہ اس طرح تم غالب آ جاؤ۔'' ان کافروں کو ہم سخت عذاب کا مزا چکھا کر رہیں گے۔ اور جو بدترین حرکات یہ کرتے رہے ہیں۔ ان کا پورا پورا بدلہ انہیں دیں گے وہ دوزخ ہے۔ جو اللہ کے دشمنوں کو بدلے میں ملے گی۔ اُسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا گھر ہوگا۔ یہ ہے سزا اس جرم کی کہ وہ ہماری آیات کا انکار

کرتے رہے۔ وہاں یہ کافر کہیں گے کہ "اے ہمارے رب، ذرا ہمیں دکھادے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔"

(آیت نمبر 26 تا 29)

سوال 5: استقامت اختیار کرنے والوں کو فرشتے کیا بشارت دیں گے؟

جواب: جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے۔ وہ تمہاری ہوگی، یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔" (آیت نمبر 30 تا 32)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اور اُس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اور اے نبی ﷺ، نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اُس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر اُن لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں' اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر اُن لوگوں کو جو بڑے نصیب والے ہیں، اور اگر تم کو شیطان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (آیت نمبر 33 تا 36)

سوال 7: سورج چاند کی پوجا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دن اور سورج اور چاند۔ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اُس خدا کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر فی الواقع تم اُسی کی عبادت کرنے والے ہو، لیکن اگر یہ لوگ غرور میں آکر اپنی ہی بات پر اڑے رہیں تو پروا نہیں' جو فرشتے تیرے رب کو مقرب ہیں وہ شب و روز اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے۔ (آیت نمبر 37 تا 38)

سوال 8: جولوگ قرآن کی آیات کو غلط معنی پہنا کر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں اُن کو اللہ نے کیا فرمایا؟

جواب: جولوگ ہماری آیات کو الٹے معنی پہناتے ہیں وہ ہم سے کچھ چھپے ہوئے نہیں۔ خود ہی سوچ لو کہ آیا وہ شخص بہتر ہے جو آگ میں جھونکا جانے والا ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن کی حالت میں حاضر ہوگا؟ کرتے رہو جو کچھ تم چاہو، تمہاری ساری حرکتوں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے کلامِ نصیحت آیا تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے۔ نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ چیز ہے۔ اے نبی ﷺ تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں سے نہ کہی جا چکی ہو۔ بے شک تمہارا رب بڑا درگزر کرنے والا ہے، اوراس کے ساتھ بڑی دردناک سزا دینے والا بھی ہے۔ (آیت نمبر 40 تا 43)

سوال 9: مشرکین کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ یہ قرآن عربی میں کیوں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: اگر ہم اِس کو عجمی قرآن بنا کر بھیجتے تو یہ لوگ کہتے ''کیوں نہ اس کی آیات کھول کر بیان کی گئیں؟ کیا عجیب بات ہے کہ کلام عجمی ہے اور مخاطب عربی۔'' اِن سے کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے تو ہدایت اور شفاء ہے، مگر جولوگ ایمان نہیں لاتے اُن کے لیے یہ کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے، اُن کا حال تو ایسا ہے جیسے اُن کو دور سے پکارا جا رہا ہو، اس سے پہلے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی اوراس کے معاملے میں بھی یہی اختلاف ہوا تھا۔ اگر تیرے رب نے پہلے ہی ایک بات طے نہ کر دی ہوتی تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا، اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس کی طرف سے سخت اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا، اپنے ہی لیے اچھا کرے گا، جو بدی کرے گا اس کا وبال اُسی پر ہوگا اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔ (آیت نمبر 44 تا 46)

سوال 10: جولوگ قرآن کواللہ کا کلام ماننے سے انکار کرتے تھے اُن کے بارے میں کیاارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: اے نبی ﷺ ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر واقعی یہ قرآن خدا ہی کی طرف سے ہوااور تم اس کا انکار کرتے رہے تو اس شخص سے بڑھ کر بھٹکا ہوااور کون ہوگا جواس کی مخالفت میں دُور تک نکل گیا ہو؟

عنقریب ہم اِن کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے۔کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہو؟ آگاہ رہو، یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات میں شک رکھتے ہیں۔سُن رکھو، وہ ہر چیز پر محیط ہے۔ (آیت نمبر 52 تا 54)

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

(۴۲)

سوال 1: سورۃ شورٰی میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ شورٰی مکی ہے اس میں ترپن (53) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورۃ شورٰی کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا کا کوئی کو مثل نہیں۔ اسلام سے پہلے انبیاء کس دین پر تھے، لوگو نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو، اپنے اعمال کا دنیا میں بدلہ، آخرت میں اہل بیت کی محبت، اگر سب لوگ امیر ہوتے تو فساد پھیل جاتا، مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے، مشورہ کی تعریف، برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے قصور کو معاف کرنے کی مدح، رسول ﷺ نگہبان نہیں۔ انسان بڑا ناشکرا ہے۔ قرآن وحی اور نور ہے۔

سوال 3: قرآن میں کس شہر کو بستیوں کا مرکز بتایا گیا ہے؟

جواب: ہاں اسی طرح اے نبی ﷺ، یہ قرآن عربی ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے تاکہ تم بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اس کے گرد و پیش رہنے والوں کو خبردار کر دو اور جمع ہونے کے دن سے ڈرا دو جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ایک گروہ جنت میں جانا ہے اور دوسرے گروہ کو دوزخ میں۔
(آیت نمبر 7)

سوال 4: دین اسلام سے پہلے انبیاء کس دین پر تھے؟

جواب: اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا، اور جسے (اے محمد ﷺ) اب تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے، اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دے چکے ہیں، اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد ﷺ) تم انہیں دعوت دے رہے ہو، اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کر لیتا ہے، اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔ (آیت نمبر 13)

سوال 5: لوگو میں تفرقہ پروری کب اور کیونکر رونما ہوئی؟

جواب: لوگوں میں جو تفرقہ رونما ہوا وہ اس کے بعد ہوا کہ ان کے پاس علم آچکا تھا اور اس بنا پر ہوا کہ

وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے اگر تیرا رب پہلے ہی یہ نہ فرما چکا ہوتا کہ ایک وقتِ مقرر تک فیصلہ ملتوی رکھا جائے گا تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگلوں کے بعد جو لوگ کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کی طرف سے بڑے اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں، چونکہ یہ حالت پیدا ہو چکی ہے اس لئے اے محمد ﷺ اب تم اسی دین کی طرف دعوت دو، اور جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ، اور ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو اور ان سے کہہ دو کہ: "اللہ نے جو کتابیں بھی نازل کی ہیں میں ان پر ایمان لایا" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا ربّ بھی ہے اور تمہارا ربّ بھی۔

ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ایک روز ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔"

اللہ کی دعوت پر لبیک کہے جانے کے بعد جو لوگ (لبیک کہنے والوں سے) اللہ کے دین کے معاملہ میں جھگڑے کرتے ہیں' ان کی حجت بازی ان کے ربّ کے نزدیک باطل ہے اور ان پر اس کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ (آیت نمبر 14 تا 16)

سوال 6: جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: وہ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ یہ کتاب اور میزان نازل کی ہے اور تمہیں کیا خبر، شاید کہ فیصلے کی گھڑی قریب ہی آ لگی ہو، جو لوگ اس کے آنے پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کے لئے جلدی مچاتے ہیں، مگر جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یقیناً وہ آنے والی ہے، خوب سن لو جو لوگ اس گھڑی کے آنے میں شک ڈالنے والی بحثیں کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ (آیت نمبر 17 تا 18)

سوال 7: آخرت اور دنیا دونوں کے لیے سعی وعمل کرنے والوں کے بارے میں رب العالمین نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے، اور وہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں، اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں سے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کو کوئی حصہ نہیں ہے۔ (آیت نمبر 19 تا 20)

سوال 8: رب العالمین کن لوگوں کی دعائیں قبول فرماتے ہیں؟

جواب: وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے، حالانکہ تم

لوگوں کے سب افعال کا اسے علم ہے، وہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے ان کو زیادہ دیتا ہے۔ رہے انکار کرنے والے، تو ان کے لئے دردناک سزا ہے۔
(آیت نمبر 25 تا 26)

سوال 9: اگر اللہ تعالیٰ سب کو امیر بنا دیتا تو کیا ہوتا؟

جواب: اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے، مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے، یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 27)

سوال 10: قرآن میں اہل ایمان کی بہترین صفات کیا بیان کی گئیں؟

جواب: جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے، اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے پائیدار بھی۔

وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں، جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں، جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کو ملامت نہیں کی جا سکتی، ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں، اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے، تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (آیت نمبر 36 تا 43)

سوال 11: لڑکی یا لڑکے کی پیدائش کے بارے میں قرآن میں کیا ارشادِ باری نازل ہوا؟

جواب: اللہ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز پر قادر ہے۔ (آیت نمبر 49 تا 50)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

(۴۳)

سوال 1: سورۃ زخرف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ زخرف مکی ہے اس میں نواسی (89) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورۃ زخرف کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: کلام کے آغاز میں بتایا گیا ہے کہ تم لوگ اپنی شرارتوں کے بل پر یہ چاہتے ہو کہ اس کتاب کا نزول روک دیا جائے مگر اللہ نے کبھی گمراہ لوگوں کی وجہ سے انبیاء کی بعثت اور کتابوں کی تنزیل نہیں روکی بلکہ ان ظالموں کو ہلاک کر دیا ہے جو اس کی ہدایت کا راستہ روک کر کھڑے ہوئے تھے یہی کچھ وہ اب بھی کرے گا گمراہ لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر ان کی جہالتوں پر ٹوکا جائے تو تقدیر کا بہانہ کرتے ہیں۔

کفار کی جاہلانہ بات پر تنقید اور نہایت معقول جوابات دینے کے بعد آخر میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ نہ خدا کی کوئی اولاد ہے نہ آسمان و زمین کے خدا الگ الگ ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے گمراہ لوگوں کو قرآن اور انبیاء کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قسم ہے کتاب کی جو (ہر بات) کھول کر بیان کرنے والی ہے یقیناً ہم نے ہی بنایا ہے اسے قرآنِ عربی تا کہ تم سمجھو اور یہ قرآن لوحِ محفوظ میں ہمارے پاس بہت بلند مرتبہ ہے اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ اب کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یہ نعمت بھیجنا چھوڑ دیں اسی بنا پر کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو؟ پہلے گزری ہوئی قوموں میں بھی بارہا ہم نے نبی بھیجے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی نبی ان کے ہاں آیا ہو اور انہوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔ پھر جو لوگ اِن سے بدرجہا زیادہ طاقتور تھے انہیں ہم نے ہلاک کر دیا، پچھلی قوموں کی مثالیں گزر چکی ہیں۔ (آیت نمبر 2 تا 3)

سوال 4: مشرکین نے جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا تو رب العالمین نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب: کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں انتخاب کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟ اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ لوگ اس خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتے ہیں اس کی ولادت کی خوشخبری جب خود ان میں سے کسی کو دی جاتی ہے تو اس کے منہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غم

سے بھر جاتا ہے۔ کیا اللہ کے حصے میں وہ اولاد آئی جو زیوروں میں پالی جاتی ہے اور بحث وحجت میں اپنا مدّعا پوری طرح واضح بھی نہیں کر سکتی؟

انہوں نے فرشتوں کو، جو خدائے رحمان کے خاص بندے ہیں، عورتیں قرار دے لیا۔ کیا وہ ان کی تخلیق کے وقت حاضر تھے؟ ان کی گواہی لکھ دی جائے گی اور انہیں اس کی جوابدہی کرنا ہوگی۔

(آیت نمبر 16 تا 19)

سوال 5: جو لوگ اپنی گمراہی کو تقدیر کا نام دیتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ کہتے ہیں "اگر خدائے رحمٰن چاہتا (کہ ہم ان چیزوں کی عبادت نہ کریں) تو ہم کبھی ان کو نہ پوجتے۔ یہ اس معاملے کی حقیقت کو قطعی نہیں جانتے محض تیر تکے لڑاتے ہیں۔ کیا ہم نے اس سے پہلے کوئی کتاب ان کو دی تھی جس کی سند (اپنی اس ملائکہ پرستی کے لئے) یہ اپنے پاس رکھتے ہوں؟ نہیں، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اسی طرح تم سے پہلے جس بستی میں بھی ہم نے کوئی نبی بھیجا، اس کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقشِ قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہر نبی نے ان سے پوچھا کیا تم اسی ڈگر پر چلے جاؤ گے خواہ میں اس راستے سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ انہوں نے سارے رسولوں کو یہ جواب دیا کہ جس دین کی طرف بلانے کے لئے تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے انکاری ہیں۔ آخر کار ہم نے ان کی خبر لے ڈالی اور دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ "تم جن کی بندگی کرتے ہو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا تعلق صرف اس سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا، وہی میری رہنمائی کرے گا۔" اور ابراہیم علیہ السلام یہی کلمہ اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ بلکہ میں انہیں اور ان کے باپ دادا کو متاع حیات دیتا رہا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس حق، اور کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ گیا۔ مگر جب وہ حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

(آیت نمبر 20 تا 30)

سوال6: کفار مکہ کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ قرآن مکہ یا طائف کے کسی امیر آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔اس کے بارے میں لیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: کہتے ہیں، یہ قرآن دونوں شہروں کے بڑے آدمیوں میں سے کسی پر کیوں نہ نازل کیا گیا؟ کیا تیرے ربّ کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں، اور ان میں سے کچھ کو دوسرے لوگوں پر ہم نے بدرجہا فوقیت دی ہے تا کہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں، اور تیرے ربّ کی رحمت اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو (ان کے امیر لوگ) سمیٹ رہے ہیں اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں اور ان کے دروازے اور ان کے تخت جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں۔ سب چاندی اور سونے کے بنوا دیتے۔ یہ تو محض حیاتِ دنیا کی متاع ہے اور آخرت تیرے ربّ کے ہاں صرف متقین کے لئے ہے۔ (آیت نمبر 31 تا35)

سوال7: جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک فرماتے ہیں؟

جواب: جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں، اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا، ''کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو تو بدترین ساتھی نکلا۔'' اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔ (آیت نمبر 36 تا40)

سوال8: کس چیز کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم رسول پاک ﷺ اور ان کی امت کو دیا گیا؟

جواب: تم بہر حال اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو جو وحی کے ذریعہ سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔ یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے ایک بہت بڑا شرف ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے تھے ان سب سے پوچھ دیکھو، کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا کچھ دوسرے معبود بھی مقرر کئے

تھے۔کہ ان کی بندگی کی جائے۔ (آیت نمبر43تا45)

نوٹ: آیت نمبر 46 سے آیت نمبر 65 تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکرِ خیر کیا گیا ہے جو ہم پہلی کئی سورتوں میں تحریر کر چکے ہیں۔

سوال9: مشرکین نے جب رسول پاک ﷺ کے خلاف منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کیا ان لوگوں نے کوئی اقدام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ اچھا تو ہم بھی پھر ایک فیصلہ کیے لیتے ہیں۔کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں سنتے نہیں ہیں؟ ہم سب کچھ سن رہے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔ (آیت نمبر79تا80)

سوال10: اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد اور وحدانیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ان سے کہو، ''اگر واقعی رحمان کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے عبادت کرنے والا میں ہوتا''۔پاک ہے آسمانوں اور زمین کا فرماں روا عرش کا مالک، ان ساری باتوں سے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، اچھا انہیں اپنے باطل خیالات میں غرق اور اپنے کھیل میں منہمک رہنے دو، یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے۔

وہی ایک، آسمان میں بھی خدا ہے اور وہی زمین میں بھی خدا، اور وہی حکیم و علیم ہے۔بہت بالا و برتر ہے وہ جس کے قبضے میں زمین اور آسمانوں اور ہر اس چیز کی بادشاہی ہے جو زمین و آسمان کے درمیان پائی جاتی ہے۔اور وہی قیامت کی گھڑی کا علم رکھتا ہے۔اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو، اس کو چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔الّا یہ کہ کوئی علم کی بنا پر حق کی شہادت دے۔ (آیت نمبر81تا86)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

(۴۴)

سوال1: سورہ دخان میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ دخان مکی ہے اس میں انسٹھ (59) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال2: سورۃ دخان کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر، قیامت کے آثار، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ، آسمان و زمین کے رونے کی حالت، جہنم کی حالت، بہشت کی کیفیت وغیرہ، بیان فرمائی گئی ہے۔

سوال3: اللہ تعالیٰ نے اس رات کی کیا قدر و منزلت بیان فرمائی جس میں قرآن نازل ہوا؟

جواب: ح۔م۔قسم ہے اس کتاب مبین کی کہ ہم نے اسے ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے، کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات تھی جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے، ہم ایک رسول بھیجنے والے تھے، تیرے ربّ کی رحمت کے طور پر، یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

سوال4: زمانہ قحط میں مکہ والوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: (اب کہتے ہیں کہ) ''پروردگار ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں۔'' ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ ان کا حال تو یہ ہے کہ ان کے پاس رسولِ مبین آ گیا پھر بھی یہ اس کی طرف ملتفت نہ ہوئے اور کہا کہ ''یہ تو سکھایا پڑھایا باؤلا ہے۔'' ہم ذرا عذاب ہٹائے دیتے ہیں۔ تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے کر رہے تھے، جس روز ہم بڑی ضرب لگائیں گے وہ دن ہوگا جب ہم تم سے انتقام لیں گے۔'' (آیت نمبر 12 تا 16)

نوٹ: آیت نمبر 17 سے آیت نمبر 33 تک حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور فرعون کا ذکر کیا گیا ہے جو پہلے ہم تحریر کر چکے ہیں۔

سوال5: دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں عقیدۂ کفار کیا تھا؟ نیز اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں ''ہماری پہلی موت کے سوا اور کچھ نہیں، اس کے بعد ہم دوبارہ اٹھائے جانے

والے نہیں ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو اٹھا لاؤ ہمارے باپ دادا کو، یہ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم اور اس سے پہلے کے لوگ؟ ہم نے ان کو اسی بنا پر تباہ کیا کہ وُہ مجرم ہو گئے تھے۔ یہ آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنادی ہیں۔ ان کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں، ان سب کے اُٹھائے جانے کے لیے طے شدہ وقت تو فیصلے کا دن ہے۔ وہ دن جب کوئی قریبی عزیز اپنے کسی قریبی عزیز کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کہیں سے انہیں کوئی مدد پہنچے گی، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی کسی پر رحم کرے، وہ زبردست اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر 34 تا 42)

سوال 6: آخرت میں گناہ گاروں کو کیا کھانا دیا جائے گا؟

جواب: زقوم کا درخت گناہ گار کی خوراک ہوگی، تیل کی تلچھٹ جیسا، پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ "پکڑو اسے اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب، چکھ اس کا مزا، بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔ یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے۔" (آیت نمبر 43 تا 50)

سوال 7: خدا ترس لوگوں کو جنت میں کیا نعمتیں ملیں گی؟

جواب: خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں باریک ریشمی کپڑے کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی ان کی شان، اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے، وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے، بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی، اور اللہ اپنے فضل سے ان کو جہنم کے عذاب سے محفوظ کر دے گا، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (آیت نمبر 51 تا 57)

❁ ❁ ❁

سُورَۃُ الْجَاثِیَۃِ

(۴۵)

سوال 1: سورہ جاثیہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ جاثیہ مکی ہے اس میں سنتیس (37) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ جاثیہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا اور خدا کی قدرتوں کا بیان شامل ہے۔ کفار سے قطع نظر کرنے کی ہدایت، حضرت ﷺ کی رسالت، قیامت کا منظر، جہنم میں گناہ گاروں کی حالت بیان کی گئی ہے۔

سوال 3: ربّ العالمین نے ایمان والوں کو اپنی قدرت کی کن کن نشانیوں پر غور کرنے کے لئے حکم فرمایا؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں بے شمار نشانیاں ہین ایمان لانے والوں کے لئے اور تمہاری اپنی پیدائش میں، اوران حیوانات میں جن کو اللہ (زمین میں) پھیلا رہا ہے بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین لانے والے ہیں اور شب و روز کے فرق و اختلاف میں اور اس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے۔ پھر اس کے ذریعہ سے مردہ زمین کو جلا اٹھاتا ہے اور ہواؤں کی گردش میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جنہیں ہم تمہارے سامنے ٹھیک ٹھیک بیان کر رہے ہیں اب آخر اللہ اور اس کی آیات کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ (آیت نمبر 3 تا 6)

سوال 4: جو لوگ اللہ کی آیات کے منکر ہیں اور کفر پر اڑے رہتے ہیں انہیں کیسی تباہی کی خبر دی گئی ہے؟

جواب: تباہی ہے ہر اس جھوٹے بداعمال شخص کے لئے جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ ان کو سنتا ہے پھر پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو، ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے تو وہ ان کا مذاق بنالیتا ہے ایسے سب لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے جو کچھ بھی انہوں نے دنیا میں کمایا ہے اس میں سے کوئی چیز ان کے کسی کام نہ آئے گی نہ ان کے وہ سرپرست ہی ان کے لئے کچھ کر سکیں گے جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے اپنا ولی بنا رکھا ہے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور ان لوگوں کے لئے بلا کا دردناک عذاب ہے جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا۔ (آیت نمبر 7 تا 11)

سوال5: بنی اسرائیل کے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور علم الٰہی حاصل ہو جانے کے بعد بھی اختلاف کے محرکات کیا تھے؟

جواب: اس سے پہلے بنی اسرائیل کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوّت عطا کی تھی۔ان کو ہم نے عمدہ سامانِ زیست سے نوازا۔دنیا بھر کے لوگوں پر انہیں فضیلت عطا کی،اور دین کے معاملہ میں انہیں واضح ہدایات دے دیں۔پھر جو اختلاف ان کے درمیان رونما ہوا وہ (ناواقفیت کی وجہ سے نہیں بلکہ) علم آجانے کے بعد ہوا اور اس بنا پر ہوا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے اللہ قیامت کے روز ان معاملات کا فیصلہ فرمادے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔اس کے بعد اب اے نبی ﷺ ہم نے تم کو دین کے معاملہ میں ایک صاف شاہراہ (شریعت) پر قائم کیا ہے لہٰذا تم اسی پر چلو ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتے،ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔اور متقیوں کا ساتھی اللہ ہے۔یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں سب لوگوں کے لئے،اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو یقین لائیں۔

(آیت نمبر 16 تا 20)

سوال6: کیا اچھائی اور برائی کبھی یکساں ہوسکتی ہیں؟

جواب: کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کردیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہوجائے؟ بہت برے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔اللہ نے تو آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور اس لئے کیا ہے کہ ہر متنفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے،لوگوں پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔

(آیت نمبر 21 تا 22)

سوال7: خواہشِ نفس کی پیروی کا نقصان کیا ہے؟

جواب: پھر کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟ اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے؟ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے؟

(آیت نمبر 23)

سوال8: دنیاوی زندگی اور موت کو گردشِ ایّام کا نتیجہ سمجھنے والوں کے لئے کیا ہدایت نازل کی گئی؟

جواب: یہ لوگ کہتے ہیں کہ "زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے،یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہے

اور گردشِ ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔" درحقیقت اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے یہ محض گمان کی بنا پر یہ باتیں کرتے ہیں۔ اور جب ہماری واضح آیات انہیں سنائی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی حجت اس کے سوا نہیں ہوتی کہ اٹھا لاؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو۔

اے محمد ﷺ، ان سے کہو اللہ ہی تمہیں زندگی بخشتا ہے، پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہی تم کو اس قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور جس روز قیامت کی گھڑی آ کھڑی ہوگی۔ اس دن باطل پرست خسارے میں پڑ جائیں گے۔ (آیت نمبر 24 تا 27)

سوال 9: قیامت کے دن انسان کی عاجزی کا نقشہ کیا ہوگا۔ اور نیکو کاروں اور بدعمل لوگوں سے کیا کہا جائے گا؟

جواب: اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامۂ اعمال دیکھے، ان سے کہا جائے گا: "آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ یہ ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے۔" پھر جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے انہیں ان کا ربّ اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی صریح کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان سے کہا جائے گا "کیا میری آیات تم کو نہیں سنائی جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبّر کیا اور مجرم بن کر رہے اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے، ہم تو بس ایک گمان سا رکھتے ہیں، یقین ہم کو نہیں ہے۔" اس وقت ان پر ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور وہ اسی چیز کے پھیر میں آ جائیں گے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ "آج ہم بھی اسی طرح تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ تمہارا ٹھکانا اب دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے۔ یہ تمہارا انجام اس لئے ہوا کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنا لیا تھا۔ اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے کہا جائے گا کہ معافی مانگ کر اپنے ربّ کو راضی کرو۔" (آیت نمبر 28 تا 35)

❁ ❁ ❁

سُورَۃُ الاَحْقَافِ

(۴۶)

سوال 1: سورۃ احقاف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ احقاف مکی ہے اس میں پینتیس (35) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ احقاف کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں انہی گمراہوں کا ذکر ہے جن میں مشرکین مبتلا تھے۔ کفار کو خبردار کیا گیا ہے کہ تم اگر عقل و دلیل سے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنے کے بجائے تعصب اور ہٹ دھرمی سے کام لے کر قرآن کی دعوت اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کو رد کردو گے تو آپ اپنا ہی انجام خراب کرو گے۔ اس کے علاوہ قوم عاد کا قصہ اور جنوں کا ایمان لانا اور رسول پاک ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: کائنات کا نظام دائمی وابدی ہے یا کسی خاص وقت تک کیلئے قائم کیا گیا ہے؟

جواب: اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔ ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں برحق اور ایک مدت خاص کے تعین کے ساتھ پیدا کیا ہے مگر یہ کافر لوگ اس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے ان کو خبردار کیا گیا ہے۔

(آیت نمبر 2 تا 3)

سوال 4: قرآن سے پہلے کیا کہیں کتب الٰہیہ میں بتوں کو پوجنے کی اجازت دی گئی تھی؟

جواب: اے نبی ﷺ ان سے کہو، "کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کہ وہ ہستیاں ہیں کیا جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے، یا آسمانوں کی تخلیق وتدبیر میں ان کا کیا حصہ ہے۔ اس سے پہلے آئی ہوئی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ (ان عقائد کے ثبوت میں) تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ اگر تم سچے ہو۔" آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔ اور جب تمام انسان جمع کئے جائیں گے اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔ (آیت نمبر 4 تا 6)

سوال5: مشرکین جو یہ کہتے تھے حضورﷺ نے یہ کلام خود تصنیف کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان لوگوں کو جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے تو یہ کافر لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ کیا ان کا کہنا یہ ہے کہ رسول علیہﷺ نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ ان سے کہو "اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کچھ بھی نہ بچا سکو گے، جو باتیں تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لئے کافی ہے۔ اور وہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔" (آیت نمبر 7 تا 8)

سوال6: والدین کی فرمانبرداری کرنے والوں کے لئے کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس 30 مہینے لگ گئے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا "اے میرے ربّ، مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان (مسلم) بندوں میں سے ہوں۔" اس طرح کے لوگوں سے ہم ان کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کر جاتے ہیں۔ یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔

(آیت نمبر 15 تا 16)

سوال7: والدین کی نافرمانیاں کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک فرمائیں گے؟

جواب: اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا "اف، تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد پھر قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (ان میں سے تو کوئی اٹھ کر نہ آیا) ماں اور باپ اللہ کی دوہائی دے کر کہتے ہیں۔ "ارے بدنصیب، مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر وہ کہتا ہے۔ یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔" یہ وہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو ٹولے (اسی قماش کے) ہو

گزرے ہیں، انہی میں یہ بھی شامل ہوں گے۔ بے شک یہ گھاٹے میں رہ جانے والے لوگ ہیں۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے درجے ان کے اعمال کے لحاظ سے ہیں تا کہ اللہ ان کے کئے کا پورا پورا بدلہ ان کو دے۔ ان پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔ پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ''تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لطف تم نے اٹھالیا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں ان کی پاداش میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ (آیت نمبر 17 تا 20)

سوال 8: حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو اپنی نافرمانی کی اللہ نے کیا سزا دی؟

جواب: ذرا انہیں عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا قصہ سناؤ جبکہ اس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا اور ایسے خبردار کرنے والے اس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے۔ کہ ''اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔'' انہوں نے کہا ''کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دے؟ اچھا تو لے آ اپنا وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر واقعی تو سچا ہے۔'' اس نے کہا کہ ''اس کا علم تو اللہ کو ہے میں صرف وہ پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔'' پھر جب انہوں نے اس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے ''یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا۔'' ''نہیں، بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے یہ ہوا کا طوفان ہے، جس میں دردناک عذاب چلا آرہا ہے اپنے ربّ کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا۔'' آخر کار ان کا حال یہ ہوا کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے۔ ان کو ہم نے کان، آنکھ اور دل، سب کچھ دے رکھے تھے، مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے، نہ آنکھیں، نہ دل، کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور اسی چیز کے پھیر میں وہ آگئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

(آیت نمبر 21 تا 26)

سوال 9: حضور ﷺ پر ایمان لانے کے بعد جنوں نے اپنی قوم سے کیا خطاب کیا؟

جواب: (اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے) جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے

تا کہ قرآن سنیں، جب وہ اس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ انہوں نے جا کر کہا۔ ''اے ہماری قوم کے لوگو، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے۔ تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہِ راست کی طرف۔ اے ہمارے قوم کے لوگو، اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اور تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے گا۔'' اور جو کوئی اللہ کے داعی کا کہانہ مانے گا وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو تھکا نہیں سکتا، اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(آیت نمبر 29 تا 32)

سوال 10: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن الفاظ میں صبر کی تلقین فرمائی؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، صبر کرو جس طرح اولوالعزم (عالی ہمت) رسولوں نے صبر کیا ہے اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کرو، جس روز یہ لوگ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو انہیں یوں معلوم ہوگا کہ جیسے دنیا میں دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ بات پہنچا دی گئی، اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی ہلاک ہوگا؟ (آیت نمبر 35)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ

(۴۷)

سوال 1: سورۃ محمد میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ محمد مدنی ہے اس میں اڑتیس (38) آیات اور چار (۴) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ محمد کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں کافر اور مومن لوگوں کے اعمال کی جزاوسزا بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو ابتدائی جنگی ہدایات دی گئی ہیں۔ پھر کفار کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی کو مکہ سے نکال کر یہ سمجھا کہ انہیں بڑی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ حالانکہ دراصل یہ کام کر کے انہوں نے اپنی تباہی کو خود دعوت دی ہے۔

پھر منافقین کا ذکر ہے، جو جنگ کا حکم آنے سے پہلے تو بڑے مسلمان بنے پھرتے تھے، مگر یہ حکم آ جانے کے بعد ان کے ہوش اڑ گئے تھے اور بتایا گیا ہے کہ ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے۔ نیز مرتد کی حالت، دنیا کھیل تماشا ہے اور انسان کے بخل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوال 3: کیا کسی کافر کو اس کے نیک کام کا اجر ملے گا؟

جواب: جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا۔ اس سلسلہ میں مزید ارشادِ ربّانی ہے۔ آیت نمبر 7 تا 11

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس چیز کا ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔ لہٰذا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا، اور ایسے ہی نتائج ان کافروں کے لئے مقدر ہیں۔ یہ اس لئے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ ہے اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی نہیں۔

(آیت نمبر 1)

سوال4: اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کن لوگوں کی برائیوں کو دور فرماتا ہے؟

جواب: اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اس چیز کو مان لیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے، اور ہے وہ سراسر حق ان کے ربّ کی طرف سے، اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔ یہ اس لیے کہ کفر کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی پیروی کی جو ان کے ربّ کی طرف سے آیا ہے۔ اس طرح اللہ لوگوں کو ان کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتائے دیتا ہے۔ (آیت نمبر 2 تا 3)

سوال5: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کس طریقے سے جنگ کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کر دیا فدیے کا معاملہ کر لو تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہ ہے تمہارے کرنے کا کام، اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا۔ مگر (یہ طریقہ اس نے اس لئے اختیار کیا ہے) تا کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا۔ ان کا حال درست کر دے گا اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو واقف کرا چکا ہے۔ (آیت نمبر 4 تا 6)

سوال6: ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو مکہ والوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ کتنی ہی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جو تمہاری اس بستی سے بہت زیادہ زور آور تھیں جس نے تمہیں نکال دیا ہے۔ انہیں ہم نے اس طرح ہلاک کر دیا کہ کوئی ان کا بچانے والا نہ تھا۔ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک صاف وصریح ہدایت پر ہو، وہ ان لوگوں کی طرح ہو جائے جن کے لئے ان کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیرو بن گئے ہیں۔
(آیت نمبر 13 تا 14)

سوال7: پرہیزگاروں کو جو جنت ملنی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کیا منظر کشی فرمائی؟

جواب: پرہیزگاروں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق

نہ آیا ہوگا، نہریں بہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی، نہریں بہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی، اس میں ان کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے ربّ کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصہ میں یہ جنت آنے والی ہے) ان لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟

(آیت نمبر 15)

سوال 8: منکرین اہل کتاب کا ذکر سورہ محمد ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں فرمایا؟

جواب: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں اور پھر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے جنہیں علم کی نعمت بخشی گئی ہے۔ پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی انہوں نے کیا کہا تھا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ٹھپہ لگا دیا ہے اور یہ اپنی خواہشات کے پیرو بنے ہوئے ہیں۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ہے۔ اللہ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انہیں ان کے حصے کا تقویٰ عطا فرماتا ہے اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آجائے؟ اس کی علامات تو آچکی ہیں۔ جب وہ خود آجائے گی تو ان کیلئے نصیحت قبول کرنے کا کونسا موقع باقی رہ جائے گا؟" (آیت نمبر 16 تا 18)

سوال 9: جن مسلمانوں کے دل میں نفاق تھا ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی جاتی (جس میں جنگ کا حکم دیا جائے) مگر جب ایک محکم سورت نازل کردی گئی جس میں جنگ کا ذکر تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت چھا گئی ہو۔ افسوس ان کے حال پر (ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں۔ مگر جب قطعی حکم دے دیا گیا اس وقت وہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے نکلتے تو انہی کے لئے اچھا تھا۔ اب کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا۔ کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا۔ یا دلوں پر ان کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہوجانے کے بعد اس سے پھر گئے ان کے لئے شیطان نے اس روش کو سہل بنا دیا

ہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اللہ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں (یعنی دشمنانِ اسلام) سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری مانیں گے ۔اللہ ان کی یہ خفیہ باتیں خوب جانتا ہے پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے؟ یہ اسی لیے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا راستہ اختیار کرنا پسند نہ کیا۔ اسی بنا پر اس نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری (نفاق) ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا؟ ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دکھادیں اور اُن کے چہروں سے تم ان کو پہچان لو۔ مگر ان کے اندازِ کلام سے تو تم ان کو جان ہی لو گے۔ اللہ تم سب کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں۔

(آیت نمبر 20 تا 31)

سوال 10: جو لوگ راہِ خدا میں دینے سے بخل کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا ارشادِ ربّانی نازل ہوا؟

جواب: یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔ اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا۔ اگر کہیں وہ تمہارے مال تم سے مانگ لے اور سب کے سب تم سے طلب کرلے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کھوٹ ابھار لائے گا۔ دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں۔ حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے۔ اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو۔" (آیت نمبر 36 تا 38)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْفَتْح

(۴۸)

سوال 1: سورۃ فتح میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ فتح مدنی ہے اس میں انتیس (29) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورۃ فتح کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: ہجرت کے چھٹے سال رسول پاک ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوئے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت بیت اللہ کا طواف کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ خواب سن کر بہت خوش ہوئے کیونکہ چھ سال سے ان پر مسجد حرام کے دروازے بند تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی خوشی سفر کی تیاریاں کرنے لگے۔ رسول پاک ﷺ نے مدینے کے اردگرد کی آبادیوں میں بھی اعلان کرا دیا کہ لوگ اس مبارک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاری کرلیں۔ یکم ذی قعدہ ۶ ہجری کو چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رسول پاک ﷺ عمرے کی نیت سے مدینے سے مکے کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمان مسلّح ہو کر نہیں جا رہے تھے بلکہ صرف تلواریں اور وہ بھی میانوں کے اندر ساتھ لے گئے تھے قربانی کے جانور بھی ساتھ تھے اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ لوگ جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ صرف عمرہ ادا کرنے کی نیت سے نکلے تھے۔

یہ قافلہ مکہ سے کچھ فاصلے پر تھا تو معلوم ہوا کہ قریش مکہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنے دوست قبیلوں کو جمع کرلیا ہے نبی اکرم ﷺ نے نئی صورت حال کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ سفر جاری رکھا جائے۔ خالد بن ولید نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مسلمانوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ رسول پاک ﷺ عام راستہ چھوڑ کر پہاڑی گھاٹیوں اور دروں میں سے گزرتے ہوئے حدیبیہ کے مقام پر جا اترے۔ آخر کار رسول پاک ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صلح کی بات چیت کے لئے اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کو رسول پاک ﷺ کا پیغام پہنچا دیا۔ قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکے میں روک لیا۔ ادھر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید

کر دیا گیا ہے۔رسول پاک ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بیعت لی۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقعل بن لیسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ بیعت موت پر نہیں لی گئی تھی بلکہ اس کا اقرار اس پر تھا کہ ہم لڑائی سے بھاگیں گے نہیں، یہ بیعت ایک درخت کے نیچے لی اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔بیعت مکمل ہو چکی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی بخر وعافیت تشریف لے آئے۔جب قریش کو علم ہوا کہ مسلمان اس طرح کی بیعت کر رہے ہیں تو وہ گھبرا گئے اور انہوں نے فوراً سہیل بن عمرو کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے بھجوادیا۔خاصی بحث کے بعد دونوں فریقوں میں صلح نامہ طے پا گیا۔یہ صلح نامہ حدیبیہ کے مقام پر لکھا گیا تھا۔اس لئے اسے صلح حدیبیہ کا نام دیا جاتا ہے اس صلح نامہ میں جن شرائط پر اتفاق ہوا وہ یہ ہیں۔

شرائط صلح حدیبیہ

1- مسلمان اس سال بیت اللہ کی زیارت کئے بغیر واپس چلے جائیں۔اگلے سال بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئیں مگر مکے میں صرف تین دن قیام کریں۔وہ اپنے ساتھ صرف تلواریں لاسکیں گے جو نیام کے اندر رہیں گی۔

2- دس سال تک دونوں فریق جنگ بند رکھیں گے اور اس عرصے میں کوئی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔

3- عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے کسی کا بھی ساتھ دینے میں آزاد ہوں گے اور جو قبیلہ جس فریق میں شامل ہو جائے گا وہ اس فریق کا جزو سمجھا جائے اور دوسرا فریق اس کے خلاف کسی جنگی کاروائی میں حصہ نہیں لے گا۔

4- قریش مکہ کا کوئی آدمی اگر بھاگ کر مسلمانوں کے پاس چلا جائے گا تو وہ اسے واپس کر دینے کے پابند ہوں گے لیکن مسلمانوں میں سے جو آدمی قریش کے پاس چلا جائے گا قریش اسے واپس نہیں کریں گے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط بظاہر مسلمانوں کو اچھی نہ لگ رہی تھیں۔لیکن انہوں نے صبر وتحمل کے ساتھ حضور پاک ﷺ کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے اس صلح نامہ کو فتح مبین (کھلی فتح) قرار دیا۔بعد کے حالات نے یہ بات ثابت کر دی کہ صلح حدیبیہ واقعی فتح مبین

تھی۔ کیونکہ اس کے بعد مسلمانوں نے ۷ ہجری میں خیبر اور ۸ ہجری میں مکہ فتح کرلیا۔
(بحوالہ تفسیر ابن کثیر۔ کنزالایمان۔ تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ فتح کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: یہ سورہ حدیبیہ سے واپسی پر راستے میں نازل ہوئی۔ اس سورہ میں صلح حدیبیہ، فتح خیبر، فتح مکہ، کفار مکہ پر غضب، بیعت کا حکم، منافقین کی حالت، رسول پاک ﷺ کا خوابِ مبارکہ، مومنین پر خدا کے احسانات، بیعتِ رضوان کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کون سی فتح کو فتح مبین قرار دیا؟

جواب: اے نبی ﷺ ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کردی تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کردے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے اور تم کو زبردست نصرت بخشے، وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں۔ زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ علیم وحکیم ہے۔ (اس نے یہ کام اس لئے کیا ہے) تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لئے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور ان کی برائیاں ان سے دور کردے۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 5: اطراف مدینہ کے منافقین جو رسول پاک ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے نہیں گئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اور ان منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں۔ برائی کے پھیر میں وہ خود ہی آگئے۔ اللہ کا غضب ان پر ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے جہنم مہیا کردی جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (آیت نمبر 6 تا 7)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کردینے والا بنا کر بھیجا ہے، تاکہ اے لوگو۔ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو، اس کی تعظیم وتوقیر

کرواور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح اور شام۔ (آیت نمبر 8 تا 9)

سوال 7: بیعت رضوان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہوگا، اور جو اس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

(آیت نمبر 10)

سوال 8: جن بدوی عربوں نے رسول پاک ﷺ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے لئے جانے سے انکار کر دیا تھا ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے اب وہ آ کر ضرور تم سے کہیں گے کہ "ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا۔ آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔" یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں۔ ان سے کہنا۔ "اچھا یہی بات ہے تو کون تمہارے معاملہ میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے؟ تمہارے اعمال سے تو اللہ ہی باخبر ہے (مگر اصل بات وہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو) بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول ﷺ اور مومنین اپنے گھر والوں میں ہرگز پلٹ کر نہ آسکیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا لگا اور تم نے بہت برے گمان کئے اور تم سخت بد باطن لوگ ہو۔" اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جو لوگ ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک اللہ ہی ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے، اور وہ غفور و رحیم ہے۔

(آیت نمبر 11 تا 14)

سوال 9: جو منافقین حدیبیہ کی مہم پر رسول پاک ﷺ کے ساتھ نہیں گئے تھے کیا انہیں خیبر کی مہم پر ساتھ جانے اور اموال غنیمت میں حصے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی؟

جواب: جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جانے لگو گے تو یہ پیچھے چھوڑے جانے والے لوگ تم سے ضرور کہیں گے ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں۔ ان

سے صاف کہہ دینا کہ ''تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے ،اللہ پہلے ہی یہ فرما چکا ہے۔'' یہ کہیں گے کہ ''نہیں، بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو۔' (حالانکہ بات حسد کی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ صحیح بات کو کم ہی سمجھتے ہیں۔ ان پیچھے چھوڑے جانے والے بدوی عربوں سے کہنا کہ ''عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لئے بلایا جائے گا جو بڑے زور آور ہیں۔تم کو ان سے جنگ کرنی ہوگی یا وہ مطیع ہو جائیں گے۔اس وقت اگر تم نے حکمِ جہاد کی اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا۔اور اگر تم پھر اسی طرح منہ موڑ گئے جس طرح پہلے موڑ چکے ہو تو اللہ تم کو دردناک سزا دے گا۔ (آیت نمبر 15 تا 16)

سوال 10: کون سے لوگ جہاد سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے؟

جواب: اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض جہاد کے لئے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں۔جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ،اور جو منہ پھیرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔'' (آیت نمبر 17)

سوال 11: فتح خیبر کی خوش خبری اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی مسلمانوں کو کن الفاظ میں عطا فرمائی؟

جواب: اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ان کے دلوں کا حال اس کو معلوم تھا، اس لئے اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی ،ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی ،اور بہت سا مالِ غنیمت انہیں عطا کر دیا جسے وہ (عنقریب) حاصل کریں گے۔اللہ زبردست اور حکیم ہے۔اللہ تم سے بکثرت اموالِ غنیمت کا وعدہ کرتا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے۔فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمہیں عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے ایک نشانی بن جائے اور اللہ سیدھے راستے کی طرف تمہیں ہدایت بخشے۔اس کے علاوہ دوسری اور غنیمتوں کا بھی وہ تم سے وعدہ کرتا ہے جن پر تم ابھی تک قادر نہیں ہوئے اور اللہ نے ان کو گھیر رکھا ہے ،اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آیت نمبر 18 تا 21)

سوال 12: حدیبیہ کے مقام پر اللہ نے جنگ نہ ہونے دی اس میں کیا مصلحت تھی؟

جواب: یہ کافر لوگ اگر اس وقت تم سے لڑ گئے ہوتے تو یقیناً پیٹھ پھیر جاتے اور کوئی حامی و مددگار نہ پاتے۔یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے، حالانکہ وہ ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے

کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا۔ اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد وعورت موجود نہ ہوتے جنہیں تم نہیں جانتے، اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کردو گے اور اس سے تم پر حرف آئے گا (تو جنگ نہ روکی جاتی، روکی وہ اس لئے گئی) تا کہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرلے۔ وہ مومن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہل مکہ میں سے) جو کافر تھے اُن کو ہم ضرور سخت سزا دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانہ حمیت بٹھالی تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ کی بات کا پابند رکھا کہ وہی اس کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔
(آیت نمبر 22 تا 26)

سوال 13: رسول پاک ﷺ کے کون سے خواب کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے؟

جواب: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا جو ٹھیک حق کے مطابق تھا۔ انشاء اللہ تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گے۔ اپنے سر منڈواؤ گے، اور بال ترشواؤ گے، اور تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ وہ اس بات کو جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے اس لئے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے اس نے یہ قریبی فتح تم کو عطا فرمادی۔ (آیت نمبر 27)

سوال 14: سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی تعریف کن الفاظ میں بیان فرمائی۔ نیز مومن کی صفت میں توراۃ اور انجیل کی کون سی مثال بیان فرمائی؟

جواب: وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اس کو پوری جنسِ دین پر غالب کردے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے، انہیں رکوع وسجود، اور اللہ کے فضل اور اسکی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت تورات میں، اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ (آیت نمبر 28 تا 29)

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

(۴۹)

سوال 1: سورۃ حجرات میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ حجرات مدنی ہے اس میں اٹھارہ (18) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حجرات کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ کے آغاز میں دربارِ رسالت کے ادب واحترام کی تاکید کی گئی ہے، حکم دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو پست رکھو ورنہ تمہارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دوسرے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کو منع فرمایا گیا ایک دوسرے کا مذاق اڑانے، ایک دوسرے پر طعن کرنے، برے نام رکھنے، بدگمانیاں کرنے، دوسروں کے حالات کی کھوج لگانے، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنے سے۔ آخر میں لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ اصل چیز ایمان کا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کو ماننا، عملاً فرمانبردار بن کر رہنا، خلوص کے ساتھ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کھپا دینا ہی سچا ایمان ہے۔

سوال 3: دربارِ رسالت کے ادب واحترام کے بارے میں کیا حکمِ خداوندی ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ اللہ رسول ﷺ کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم، اے نبی ﷺ، جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لئے بہتر تھا۔ اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: بلا تحقیق کیا کسی فاسق کی بات پر یقین کرنا چاہیے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

(آیت نمبر 6)

سوال 5: اہل ایمان میں سے دو گروہ اگر آپس میں لڑیں تو اس صورت میں دوسرے مسلمانوں کو کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

(آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 6: دینِ اسلام میں کیا کسی کو برے القاب سے پکارنے اور تمسخر کی اجازت ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کر برے القاب سے یاد کرو، ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں۔ ظالم ہیں۔

(آیت نمبر 11)

سوال 7: کیا اسلام میں منفی تجسس دوسروں کی ٹوہ لگانا اور گمان کی ممانعت ہے۔ اور غیبت سے کیسے روکا گیا ہے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ بڑا

تو بہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر12)

سوال8: خاندان قبیلے اور اپنے رنگ و نسل پر فخر کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

(آیت نمبر13)

سوال9: جو لوگ دل سے نہیں بلکہ زبان سے ایمان لاتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ بدوی کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لائے" ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ "ہم مطیع ہو گئے" "ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرلو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، یقیناً اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔

اے نبی ﷺ، ان (مدعیان ایمان) سے کہو، کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کو جانتا ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ان سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی، اگر تم واقعی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو! اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ، چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے۔

(آیت نمبر14 تا18)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ قٓ

(۵۰)

سوال1: سورہ قٓ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قٓ مکی ہے اس میں پنتالیس (45) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال2: سورۃ قٓ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: پوری سورۃ کا موضوع آخرت ہے۔ پھر حضرت ﷺ کی رسالت، لوح محفوظ، خدا کی قدرتیں، خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ کراماً کاتبین کا ذکر، نماز پنجگانہ اور قیامت کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔

سوال3: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور زندگی بعدِ موت پر جو منکرین تعجب کرتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ق، قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا کہ ایک خبردار کرنے والا خود انہی میں سے ان کے پاس آ گیا۔ پھر منکرین کہنے لگے، "یہ عجیب بات ہے، کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔" (حالانکہ) زمین ان کے جسم میں سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے جس وقت حق ان کے پاس آیا اسی وقت اسے صاف جھٹلا دیا۔ اسی وجہ سے اب یہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال4: منکرین حق کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی کون کون سی نشانیاں بتلائیں؟

جواب: اچھا، تو کیا انہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا؟ کس طرح ہم نے اسے بنایا اور آراستہ کیا، اور اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے۔ اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس کے اندر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اُگا دیں۔ یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی سبق دینے والی ہیں۔ ہر اس بندے کے لئے جو (حق کی طرف) رجوع کرنے والا ہو۔ اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا پھر اس سے باغ اور فصل کے غلّے اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کر دیے جن پر

پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بہ تہ لگتے ہیں۔ یہ انتظام ہے بندوں کورزق دینے کا۔ اس پانی سے ہم ایک مردہ زمین کوزندگی بخش دیتے ہیں۔(مرے ہوئے انسانوں کا زمین سے) نکلنا بھی اسی طرح ہوگا۔ (آیت نمبر 6 تا 11)

سوال 5: انبیاء کی تکذیب کرنے والی قومیں کون کون سی تھیں؟

جواب: ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم اوراصحاب الرس اورثمود اور عاد، فرعون ،اورلوط کے بھائی اوراَیکہ والے اورتبع کی قوم کے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ہرایک نے رسولوں کوجھٹلایا، اورآخرکار میری وعیدان پر چسپاں ہوگئی۔ (آیت نمبر 12 تا 14)

سوال 6: کیا اللہ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے؟

جواب: ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اوراس کے دل میں اُبھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں۔ ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔(اور ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کیلئے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔ پھر دیکھو، وہ موت کی جاں کنی حق لے کرآ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ (آیت نمبر 16 تا 19)

سوال 7: روزِ محشر میں بد بخت لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ کیا جہنم کا پیٹ بھر سکے گا؟

جواب: اورصور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے اور ہر شخص اس حال میں آ گیا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کرلانے والا ہے اورایک گواہی دینے والا، اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا۔ ہم نے وہ پردہ ہٹادیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا۔ اورآج تیری نگاہ خوب تیز ہے اس کے ساتھی نے عرض کیا یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے۔ حکم دیا گیا ''پھینک دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو جو حق سے عناد رکھتا تھا۔ خیر کوروکنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا تھا۔ شک میں پڑا ہوا تھا اوراللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا۔ ڈال دو اسے سخت عذاب میں؛'' اس کے ساتھی نے عرض کیا'' خداوندا، میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا'' جواب میں ارشاد ہوا۔ ''میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجام بد سے خبردار کر چکا تھا۔ میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں۔'' وہ دن جبکہ ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا

تو بھر گئی؟اور وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟ (آیت نمبر20 تا30)

سوال8: متقین اور جنت کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟

جواب: اور جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دور نہ ہوگی۔ارشاد ہوگا'' یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر شخص کے لیے جو بہت رجوع کرنے والا اور (اپنے اعمال کی) بڑی نگہداشت کرنے والا تھا۔جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا اور جو دل گرویدہ لیے ہوئے آیا ہے۔داخل ہوجاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ۔'' وہی دن حیات ابدی کا دن ہوگا۔وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لئے ہے۔

(آیت نمبر31 تا35)

سوال9: ماضی کی سرکش قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا۔پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے؟اس تاریخ میں عبرت کا سبق ہے۔ہر اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو، جو توجہ سے بات کو سنے۔ (آیت نمبر36 تا37)

سوال10: اللہ تعالیٰ نے کن اوقات میں نماز کا حکم فرمایا؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان پر صبر کرو، اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو۔طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے، اور رات کے وقت پھر اس کی تسبیح کرو اور سجدہ ریزیوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی۔ (آیت نمبر39 تا40)

سوال11: جب حضرت اسرافیل علیہ اسلام صور پھونکیں گے تو کیا ہوگا؟

جواب: ''اور سنو، جس دن منادی کرنے والا (ہر شخص کے) قریب ہی سے پکارے گا، جس دن سب لوگ آوازۂ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے، وہ زمین سے مردوں کے نکلنے کا دن ہوگا۔ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہماری طرف ہی اس دن سب کو پلٹنا ہے۔جب زمین پھٹے گی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر تیز تیز بھاگے جا رہے ہوں گے۔یہ حشر (برپا کرنا) ہمارے لئے بہت آسان ہے۔'' (آیت نمبر41 تا44)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

(۵۱)

سوال 1: سورۃ ذریٰت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ ذریٰت مکی ہے اس میں ساٹھ (60) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ ذریٰت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں آخرت، توحید، حضرت محمد ﷺ کی رسالت، ہوا اور بارش کے انتظام، پرہیزگاروں کی مدح۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، قوم فرعون، عاد ثمود اور قوم نوح علیہ السلام کا ذکر ہے پھر جن وانس کو عبادت کا حکم اور کفار کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: جو لوگ کہتے ہیں کہ روز جزاء کب آئے گا اور کیا ہمارے اعمال کی جزا وسزا یقینی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں۔ پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں۔ پھر سبک رفتاری کے ساتھ چلنے والی ہیں۔ پھر ایک بڑے کام (بارش) کی تقسیم کرنے والی ہیں۔ حق یہ ہے کہ جس چیز کا تمہیں خوف دلایا جا رہا ہے وہ سچی ہے اور جزائے اعمال ضرور پیش آنی ہے قسم ہے متفرق شکلوں والے آسمان کی، (آخرت کے بارے میں) تمہاری بات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہے، مارے گئے قیاس وگمان سے حکم لگانے والے، جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں۔ پوچھتے ہیں آخر وہ روزِ جزاء کب آئے گا؟ وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا اپنے فتنے کا۔ یہ وہی چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔" (آیت نمبر 1 تا 14)

سوال 4: قیام اللیل کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے، جو کچھ ان کا ربّ انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکوکار تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر

وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے اوران کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کے لئے۔
(آیت نمبر 15 تا 19)

سوال 5: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان کون تھے۔اورانہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا خوشخبری سنائی؟

جواب: کیا تجھے ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو کہا آپ کو سلام ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا اور کہا یہ تو اجنبی لوگ ہیں۔ پھر چپ چاپ جلدی جلدی اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بھُنا ہوا بچھڑا لائے اور اسے مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اور کہا آپ حضرات کھاتے کیوں نہیں؟ پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے۔ اور انہوں نے (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کو ایک دانا عالم لڑکے کے ہونے کی بشارت دی۔ پس ان کی بیوی نے حیرت میں آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ، انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمادیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بہت بڑی حکمت والا اور کامل علم والا ہے۔ (آیت نمبر 24 تا 30)

سوال 6: فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو تمہارا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں تا کہ ہم ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائیں۔ جو تیرے ربّ کی طرف سے ان حد سے گزر جانے والوں کے لئے نشان زدہ ہیں۔ پس جتنے ایمان دار وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔ اور وہاں ہم نے ان کے لئے جو دردناک عذاب کا ڈر رکھتے ہیں ایک کامل علامت چھوڑ دی۔"
(آیت نمبر 31 تا 37)

سوال 7: قومِ فرعون، عاد و ثمود اور قومِ نوح کو کس طرح ہلاک کیا گیا؟

جواب: اور (تمہارے لئے نشانی ہے) موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں، جب ہم نے اسے صریح سند کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا تو وہ اپنے بل بوتے پر اکڑ گیا اور بولا یہ جادوگر ہے یا مجنون ہے۔ آخر کار ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت زدہ ہو کر رہ گیا۔

اور (تمہارے لئے نشانی ہے) عاد میں، جبکہ ہم نے ان پر ایک ایسی بے خیر ہوا بھیج دی کہ جس چیز پر بھی وہ گزر گئی اسے بوسیدہ کر کے رکھ دیا۔ اور (تمہارے لئے نشانی ہے) ثمود میں۔ جب ان سے کہا گیا تھا ایک خاص وقت تک مزے کر لو۔ مگر اس تنبیہ پر بھی انہوں نے اپنے ربّ کے حکم سے سرتابی کی، آخر کار ان کے دیکھتے دیکھتے ایک اچانک ٹوٹ پڑنے والے عذاب نے ان کو آلیا۔ پھر نہ ان میں اٹھنے کی سکت تھی اور نہ اپنا بچاؤ کر سکتے تھے اور ان سب سے پہلے ہم نے نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا کیونکہ وہ فاسق لوگ تھے۔ (آیت نمبر 38 تا 46)

سوال 8: کیا اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کے جوڑے بنائے ہیں؟

جواب: آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے اور ہم اس کی قدرت رکھتے ہیں۔ زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور ہم بڑے اچھے ہموار کرنے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنائے ہیں، شاید کہ تم اس سے سبق لو، پس دوڑو اللہ کی طرف، میں تمہارے لئے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔ اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، میں تمہارے لئے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔

تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمام مخلوق کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے جیسے زمین آسمان، دن رات، سورج چاند، جن وانس، خشکی تری، اجالا اندھیرا، ایمان کفر، موت حیات، بدی نیکی، جنت دوزخ، یہاں تک کہ حیوانات اور نباتات کے بھی جوڑے ہیں۔

(آیت نمبر 47 تا 51)

سوال 9: اللہ جل شانہ نے انسانوں اور جنوں کو کیوں پیدا کیا؟

جواب: میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں، میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رزاق ہے۔ بڑی قوت والا اور زبردست۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے حصے کا بھی ویسا ہی عذاب تیار ہے، جیسا انہی جیسے لوگوں کو ان کے حصے کا مل چکا ہے، اس کے لئے یہ لوگ جلدی نہ مچائیں، آخر کو تباہی ہے کفر کرنے والوں کے لئے اس روز جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے۔

(آیت نمبر 56 تا 60)

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

(۵۲)

سوال 1: سورہ طور میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ طور مکی ہے اس میں انچاس (49) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ طور کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں آخرت کی شہادت دینے والے چند حقائق و آثار کی قسم کھا کر پورے زور کے ساتھ یہ فرمایا گیا ہے کہ قیامت یقیناً واقع ہو کر رہے گی۔ اہل جہنم اور اہلِ بہشت کا ذکر ہے پھر نبی پاک ﷺ کے خلاف کفار کی طرف سے جو اعراضات اور الزامات کی بوچھاڑ ہورہی تھی ان کی جہالت پر تبصرہ فرمایا گیا ہے آخر میں رسول خدا ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اور اوقاتِ تسبیح بیان فرمائے گئے ہیں۔

سوال 3: آخرت کا عذاب کفار کے لئے یقینی ہے اس بات کی شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کائنات میں کس کس چیز کی قسم کھائی؟

جواب: قسم ہے طور کی، اور ایک ایسی کتاب کی جو کھلے اوراق میں لکھی ہوئی ہے اور آباد گھر کی، اور اونچی چھت کی، اور موجزن سمندر کی، کہ تیرے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے، جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ وہ اس روز واقع ہوگا جب آسمان بری طرح ڈگمگائے گا اور پہاڑ اڑے اڑے پھریں گے۔ تباہی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کے لئے جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ جس دن انہیں دھکے مار مار کرنارِ جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ "یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھ نہیں رہا ہے؟ جاؤ اب جھلسو اس کے اندر، تم خواہ صبر کرو، یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے، تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جارہا ہے جیسے تم عمل کررہے تھے۔" (آیت نمبر 1 تا 16)

سوال 4: اہل جنت پر جو انعامات اللہ تعالیٰ نے سورہ طور میں بیان فرمائے ہیں وہ کیا ہیں؟

جواب: متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ لطف لے رہے ہوں گے ان چیزوں سے

جوان کا رب انہیں دے گا اوران کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا (ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔ جولوگ ایمان لائے ہیں اوران کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اوران کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔ ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت، جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا، خوب دیئے چلے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے جامِ شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس شراب کے سرور میں نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ۔ اوران کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی کے لئے مخصوص ہوں گے۔ ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے۔ یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے۔ آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا۔ ہم پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے۔ (آیت نمبر 17 تا 28)

سوال 5: کافروں نے رسول خدا ﷺ پر جو الزامات لگائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جہالت پر کیا تبصرہ فرمایا؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، تم نصیحت کئے جاؤ۔ اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ مجنوں۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے جس کے حق میں ہم گردشِ ایام کا انتظار کر رہے ہیں؟ ان سے کہو اچھا انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں انہیں ایسی ہی باتیں کرنے کے لئے کہتی ہیں؟ یا درحقیقت یہ عناد میں حد سے گزرے ہوئے لوگ ہیں؟ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ قرآن خود گھڑ لیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ اگر یہ اپنے اس قول میں سچے ہیں تو اسی شان کا ایک کلام بنا لائیں۔ کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا زمین اور آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا تیرے رب کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟ یا ان پر انہی کا حکم چلتا ہے؟ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ عالم بالا کی سن گن لیتے ہیں؟ ان میں سے جس نے سن گن لی ہو وہ لائے کوئی کھلی دلیل۔ کیا اللہ کے لئے تو ہیں

بیٹیاں اور تم لوگوں کے لئے ہیں بیٹے؟ کیا تم ان سے کوئی اجر مانگتے ہو کہ زبردستی پڑی ہوئی چٹی کے بوجھ تلے دبے جاتے ہیں؟ کیا ان کے پاس غیب کے حقائق کا علم ہے کہ اسکی بنا پر یہ لکھ رہے ہوں؟ کیا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ (اگر یہ بات ہے) تو کفر کرنے والوں پر ان کی چال الٹی ہی پڑے گی کیا اللہ کے سوا یہ کوئی اور معبود رکھتے ہیں؟ اللہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

(آیت نمبر 29 تا 43)

سوال 6: کفار کی ہٹ دھرمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ لوگ آسمان کے ٹکڑے بھی گرتے ہوئے دیکھ لیں تو کہیں گے یہ بادل ہیں جو اڈے چلے آرہے ہیں۔ پس اے نبی ﷺ، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، یہاں تک یہ کہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس میں یہ مار گرائے جائیں گے جس دن نہ ان کی اپنی کوئی چال ان کے کسی کام آئے گی نہ کوئی ان کی مدد کو آئے گا اور اس وقت کے آنے سے پہلے بھی ظالموں کے لئے ایک عذاب ہے، مگر ان میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔ (آیت نمبر 44 تا 47)

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کن کن اوقات میں خاص طور پر تسبیح کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، اپنے ربّ کا فیصلہ آنے تک صبر کرو، تم ہماری نگاہ میں ہو، تم جب اٹھو تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، رات کو بھی اس کی تسبیح کیا کرو اور ستارے جب پلٹتے ہیں اس وقت بھی۔

(آیت نمبر 48 تا 49)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

(۵۳)

سوال 1: سورۃ نجم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ نجم مکی ہے اس میں باسٹھ (62) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نجم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں کفار مکہ کو اس رویے کی غلطی پر متنبہ کیا گیا ہے جو وہ قرآن اور رسول پاک ﷺ کے مقابلے میں اختیار کئے ہوئے تھے نیز رسول پاک ﷺ کی قدر و منزلت، آپ ﷺ کے علم، معراج کا ذکر ہے پھر بتوں کی مذمت، صغیرہ گناہوں کی بخشش، انسان کی سعی اور پچھلی قوموں کی تباہی کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔

سوال 3: منکرین شب معراج و وحی کو اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا، تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔ اسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے جو بڑا صاحب حکمت ہے۔ وہ سامنے آ کھڑا ہوا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا۔ پھر قریب آیا اور اوپر معلق ہو گیا، یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔ تب اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اسے پہنچانی تھی۔ نظر نے جو کچھ دیکھا دل نے اس میں جھوٹ نہ ملایا۔ اب کیا تم اس چیز پر اس سے جھگڑتے ہو جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے؟ (آیت نمبر 1 تا 13)

سوال 4: حضور پاک ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دوسری مرتبہ ان کی اصلی صورت میں کس مقام پر دیکھا؟

جواب: اور ایک مرتبہ پھر اس نے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے پاس اس کو دیکھا جہاں پاس ہی جنت الماویٰ ہے اس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا۔ نگاہ نہ چوندھیائی نہ حد سے متجاوز ہوئی اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (آیت نمبر 14 تا 18)

سوال 5: لات و عزیٰ اور منات کی اللہ تعالیٰ نے کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب: ''اب ذرا بتاؤ تم نے کبھی اس لات اور اس عزیٰ اور تیسری ایک اور دیوی منات کی حقیقت پر

کچھ غور بھی کیا؟ کیا بیٹے تمہارے لئے ہیں اور بیٹیاں خدا کے لئے؟ یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی! دراصل یہ کچھ بھی نہیں ہیں مگر بس چندنام جوتم نے اورتمہارے باپ دادانے نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم وگمان کی پیروی کرر ہے ہیں اورخواہشاتِ نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کے ربّ کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔ کیاانسان جو کچھ چاہےاس کے لئے وہی حق ہے؟ دنیااورآخرت کا مالک تواللہ ہی ہے۔
(آیت نمبر 19 تا 25)

سوال 6: فرشتوں کی شفاعت کے بارے میں کیاارشادِ ربانی ہے؟

جواب: آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں۔ان کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آسکتی۔ جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اس کی اجازت نہ دے جس کے لئے وہ کوئی عرضداشت سننا چاہے اوراس کو پسند کرے۔ مگر جولوگ آخرت کونہیں مانتے وہ فرشتوں کودیویوں کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ اس معاملہ کا کوئی علم انہیں حاصل نہیں ہے، وہ محض گمان کی پیروی کرر ہے ہیں، اور گمان حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دے سکتا۔" (آیت نمبر 26 تا 28)

سوال 7: انسان کے صغیرہ کبیرہ گناہوں اوران کی مغفرت کے بارے میں کیاارشادِ ربانی ہے؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، جوشخص ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے، اوردنیا کی زندگی کے سواجسے کچھ مطلوب نہیں ہے، اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ ان لوگوں کا مَبۡلَغِ عِلۡم بس یہ کچھ ہے یہ بات تیرا ربّ ہی زیادہ جانتا ہے کہ اس کے راستے سے کون بھٹک گیا ہے اورکون سیدھے راستے پر ہے، اورزمین اورآسمانوں کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے۔ تاکہ اللہ گناہ اور برائی کرنے والوں کوان کے عمل کا بدلہ دے اوران لوگوں کواچھی جزا سے نوازے جنہوں نے نیک رویہ اختیار کیا ہے، جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں اِلّا یہ کہ کچھ قصوران سے سرزد ہوجائے، بلاشبہ تیرے رب کا دامنِ مغفرت بہت وسیع ہے۔ وہ تمہیں اس وقت سے خوب جانتا ہے جب اس نے زمین سے تمہیں پیدا کیااور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی جینن (بچے کی ابتدائی حالت) کی صورت میں بچے ہی تھے پس اپنےنفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو، وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔"
(آیت نمبر 29 تا 32)

سوال8: انسان کی سعی وعمل، غم وخوشی، موت وزندگی، مال ودولت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ''یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہ جس کی اس نے سعی کی ہے۔

اور یہ کہ اس کی سعی عنقریب دیکھی جائے گی اور اس کی پوری جزا اسے دی جائے گی

اور یہ کہ آخر کار پہنچنا تیرے رب ہی کے پاس ہے۔

اور یہ کہ اسی نے ہنسایا اور اسی نے رلایا۔

اور یہ کہ اسی نے موت دی اور اسی نے زندگی بخشی۔

اور یہ کہ اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ایک بوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے۔

اور یہ کہ دوسری زندگی بخشا بھی اسی کے ذمہ ہے۔

اور یہ کہ اسی نے غنی کیا اور جائیداد بخشی۔

اور یہ کہ وہی شِعْرٰی کا رب ہے۔ (آیت نمبر 38 تا 49)

سوال9: شِعْرٰی کے کیا مراد ہے؟

جواب: شِعْرٰی آسمان کا روشن ترین تارا ہے انگریزی میں اس کو Dog Star اور Sirius اور Canis Majoris کہتے ہیں۔ یہ عرب کے معبودوں میں شامل تھا خاص طور پر قریش کا ہمسایہ قبیلہ خزاعہ اس کی پرستش کے لئے مشہور تھا۔ (تفسیر ابن کثیر۔ کنز الایمان۔ تفہیم القرآن)

سوال10: اللہ نے کفار کو پچھلی قوموں کی تباہی بتا کر کس چیز کی آگاہی دی؟

جواب: ''اور یہ کہ اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا، اور ثمود کو ایسا مٹایا کہ ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا، اور ان سے پہلے قومِ نوح علیہ السلام کو تباہ کیا کیونکہ وہ تھے ہی سخت ظالم وسرکش لوگ اور اوندھی گرنے والی بستیوں کو اٹھا پھینکا، پھر چھا گیا ان پر وہ کچھ جو (تم جانتے ہی ہو کہ کیا) چھا گیا۔

پس اے مخاطب، اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا؟'' یہ ایک تنبیہ ہے۔ پہلے آئی ہوئی تنبیہات میں سے، آنے والی گھڑی قریب آ لگی ہے، اللہ کے سوا کوئی اُس کو ہٹانے والا نہیں۔ اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو؟ ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ اور گا بجا کر انہیں ٹالتے ہو؟ جھک جاؤ اللہ کے آگے اور بندگی بجالاؤ۔ (آیت نمبر 50 تا 62)

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

(۵۴)

سوال 1: سورہ قمر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قمر مکی ہے اس میں پچپن (55) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ قمر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں آنحضرت ﷺ کی رسالت، معجزہ شق القمر۔ قیامت کے حالات، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرے کئے گئے ہیں۔

پھر ایک ایک قوم کا قصہ بیان کرنے کے بعد بار بار یہ بات دہرائی گئی ہے کہ قرآن نصیحت کا آسان ذریعہ ہے جس سے اگر کوئی قوم سبق لے کر راہ راست پر آ جائے تو ان عذابوں کی نوبت نہیں آ سکتی جو ان قوموں پر نازل ہوئے ہیں۔

سوال 3: شق القمر کا کیا واقعہ تھا؟

جواب: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ زوردار چلتا ہوا جادو ہے انہوں نے جھٹلایا اور خواہشوں کی پیروی کی۔ ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔ یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آ چکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ کی نصیحت ہے اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراؤنی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

تفسیر ابن کثیر۔ کنز الایمان۔ تفہیم القرآن:

ان تفاسیر میں واقعۂ شق القمر کو یوں بیان کیا گیا ہے:

یہ ہجرت سے تقریباً ۵ سال پہلے کا واقعہ ہے قمری مہینے کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا۔ یکایک وہ پھٹا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت بس ایک ہی لمحہ رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ نبی ﷺ اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا، دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد ﷺ نے ہم پر جادو

کردیا تھا۔اس لئے ہماری آنکھوں نے دھوکا کھایا۔دوسرے لوگ بولے کہ محمد ﷺ ہم پر جادو کر سکتے تھے۔تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے۔باہر کے لوگوں کو آنے دو ان سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا ہے یا نہیں۔باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔

سوال 4: میدانِ حشر کی طرف لوگ کس طرح جائیں گے؟

جواب: ''پس اے نبی ﷺ، ان سے رخ پھیر لو۔جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔پکارنے والے کی طرف دوڑے جارہے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔

(آیت نمبر 6 تا 8)

سوال 5: حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب ان کی تکذیب کی تو اللہ نے اس قوم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم جھٹلا چکی ہے۔انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا قرار دیا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور وہ بری طرح جھڑکا گیا۔آخرکار اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ ''میں مغلوب ہو چکا۔اب تو ان سے انتقام لے۔'' تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا اور یہ سارا پانی اس کام کو پورا کرنے کے لئے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا اور نوح علیہ السلام کو ہم نے ایک تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی۔یہ تھا بدلہ اس شخص کی خاطر جس کی ناقدری کی گئی تھی۔اس کشتی کو ہم نے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا، پھر کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا؟ دیکھ لو، کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات، ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

(آیت نمبر 9 تا 17)

سوال 6: قوم عاد کے عذاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات۔ہم نے ایک پیہم نحوست کے دن سخت طوفانی ہوا ان پر بھیج دی جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔پس دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات

۔ہم نے اس قرآن کونصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنادیا ہے۔پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟
(آیت نمبر18 تا22)

سوال7: ثمود نے جب حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی تو اللہ نے انہیں کس فتنے میں مبتلا کیا اور پھران کا کیا انجام ہوا؟

جواب: ثمود نے تنبیہات کو جھٹلایا اور کہنے لگے" ایک اکیلا آدمی جو ہم ہی میں سے ہے کیا اب ہم اس کے پیچھے چلیں؟ اس کا اتباع ہم قبول کرلیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم بہک گئے ہیں اور ہماری عقل ماری گئی ہے۔کیا ہمارے درمیان بس یہی ایک شخص تھا جس پر خدا کا ذکر نازل کیا گیا؟ نہیں، بلکہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا اور شیخی خورہ ہے۔" (ہم نے اپنے پیغمبر سے کہا)" کل ہی انہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون پرلے درجے کا جھوٹا اور شیخی خورہ ہے۔ہم اونٹنی کو ان کے لئے فتنہ بنا کر بھیج رہے ہیں۔اب ذرا صبر کے ساتھ دیکھ کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ان کو جتادے کہ پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم ہوگا اور ہر ایک اپنی باری کے دن پانی پر آئے گا۔" آخر کار ان لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اس نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں پھر دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات۔ہم نے ان پر بس ایک ہی دھماکا چھوڑا اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہوکر رہ گئے۔ہم نے اس قرآن کونصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنادیا ہے اب ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟
(آیت نمبر23 تا32)

سوال8: حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری پر کیا انعام دیا اور قوم لوط کی نافرمانی پر ان کی کیا پکڑ ہوئی؟

جواب: لوط علیہ السلام کی قوم نے تنبیہات کو جھٹلایا اور ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا اس پر بھیج دی، صرف لوط کے گھر والے اس سے محفوظ رہے، ان کو ہم نے اپنے فضل سے رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔یہ جزا دیتے ہیں ہم ہر اس شخص کو جو شکر گزار ہوتا ہے، لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو ہماری پکڑ سے خبردار کیا مگر وہ ساری تنبیہات کو مشکوک سمجھ کر باتوں میں اڑاتے رہے، پھر انہوں نے اسے اپنے مہمانوں کی حفاظت سے باز رکھنے کی کوشش کی۔آخر کار ہم نے ان کی آنکھیں موند دیں کہ چکھو اب

میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزا۔صبح سویرے ہی ایک اٹل عذاب نے ان کو آلیا۔چکھو مزا اب میرے عذاب کا اور میری تنبیہات کا،ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنادیا ہے پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

(آیت نمبر33تا40)

سوال9: سورہ قمر میں بہت سی قوموں کے عذاب کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قریش سے کیا خطاب فرمایا؟

جواب: کیا تمہارے کفار کچھ ان لوگوں سے بہتر ہیں؟ یا آسمانی کتابوں میں تمہارے لئے کوئی معافی لکھی ہوئی ہے؟ یا ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جتھا ہیں، اپنا بچاؤ کرلیں گے؟ عنقریب یہ جتھا شکست کھا جائے گا۔ اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے۔ بلکہ ان سے نمٹنے کے لئے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور وہ بڑی آفت اور زیادہ تلخ ساعت ہے۔یہ مجرم لوگ درحقیقت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے۔جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اس روز ان سے کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کی لپٹ کا مزا،ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہے، اور ہمارا حکم بس ایک حکم ہوتا ہے، پلک جھپکاتے وہ عمل میں آجاتا ہے۔تم جیسے بہت سوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ سب دفتروں میں درج ہے اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ (آیت نمبر43تا53)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ

(۵۵)

سوال 1: سورہ رحمٰن میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ رحمٰن مدنی ہے اس میں اٹھتر (78) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ رحمٰن کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں شروع سے آخر تک اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کے مظاہر و ثمرات کا ذکر فرمایا گیا ہے قرآن مجید کی یہ ایک ہی سورہ ہے جس میں انسان کے ساتھ زمین کی دوسری بااختیار مخلوق، جنّوں کو بھی براہ راست خطاب کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں انکی عاجزی و بے بسی اور اس کے حضور ان کی جوابدہی کا احساس دلا کر اس کی نافرمانی کے انجام بد سے ڈرایا گیا ہے اور فرمانبرداری بہترین نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔

سوال 3: قرآن کا معلم کون ہے؟

جواب: رحمٰن نے قرآن سکھایا، اسی نے انسان کو پیدا کیا اور بولنا سکھایا۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جن و انسان پر کیئے گئے بے شمار احسانات گنوانے کے بعد انسانوں اور جنوں کے کیا سوال کیا؟

جواب: سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو، انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلّے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (آیت نمبر 5 تا 13)

سوال 5: انسانوں اور جنوں کی پیدائش کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: انسان کو اس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا اور جن کو آگ کی لپٹ

سے پیدا کیا۔ پس اے جن وانس، تم اپنے پروردگار کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے؟
دونوں مشرق اور دونوں مغرب، سب کا مالک و پروردگا وہی ہے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (آیت نمبر 14 تا 18)

سوال 6: کیا سمندر میں میٹھا اور کھاری پانی ساتھ ساتھ چلتے ہیں؟

جواب: دونوں سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں، پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے ۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟ ان سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ پس اے جن وانس، تم اپنے پروردگار کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ اور یہ جہاز اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟
(آیت نمبر 19 تا 25)

سوال 7: کیا ایک روز دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی؟

جواب: ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے ۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجتیں اسی سے مانگ رہے ہیں۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے پروردگار کی کن کن صفات حمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟ (آیت نمبر 26 تا 30)

سوال 8: کیا کوئی جن وانس اپنی تقدیر سے بچ کر بھاگ سکتا ہے؟

جواب: اے زمین کو بوجھو (اے جنّو اور انسانو) عنقریب ہم سب سے فارغ ہو کر تمہاری طرف باز پرس کے لیے متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر تم اپنے رب کے کس کس احسان کو جھٹلاتے ہو؟ اے گروہِ جنات و انسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو۔ بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے۔ پھر اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کا انکار کرتے ہو؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ پھر اپنے پرودگار کی قدرتوں میں سے کس کس قدرت کا انکار کرو گے۔ (آیت نمبر 31 تا 36)

سوال 9: روز قیامت آسمان پھٹ کر کیسا ہو جائے گا؟

جواب: پھر (کیا بنے گی اس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی، پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو۔ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں سے پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ اس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے۔ اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے۔ پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟

(آیت نمبر 37 تا 45)

سوال 10: جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں انہیں آخرت میں کن نعمتوں سے نوازا جائے گا؟

جواب: اور ہر شخص کے لئے جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے رواں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے فرشتوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے اُستر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

(آیت نمبر 46 تا 55)

سوال 11: اہل جنت کی بیویاں کیسی ہونگی؟

جواب: ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھُوا نہ ہوگا۔ اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔ اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اے جن وانس، اپنے پروردگار کے کن کن اوصاف حمیدہ کا تم انکار کرو گے؟

اور اُن دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کو تم

جھٹلاؤ گے؟ گھنے سرسبز وشاداب باغ۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابلتے ہوئے۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟

ان میں بکثرت پھل اور کھجوریں اورانار۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اورخوبصورت بیویاں۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے ان کو نہ چھوا ہوگا۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ وہ جنتی سبز قالینوں اور نفیس ونادر فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے۔اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کوتم جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے ربِّ جلیل وکریم کا نام۔

(آیت نمبر56 تا78)

۞ ۞ ۞

سُورَۃُ الْوَاقِعَۃِ

(٥٦)

سوال 1: سورہ واقعہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ واقعہ مکی ہے اس میں چھیانوے (96) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ واقعہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس کا موضوع آخرت، توحید اور قرآن کے متعلق کفار مکہ کے شبہات کی تردید ہے۔ اس سورۃ میں قیامت کا حال، لوگوں کی تین قسمیں سابقین اور ان کے درجے، اصحاب یمین (جن کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا) ان کے مدارج، اصحاب شمال (وہ لوگ جن کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا) اور ان کی حالت انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت، قرآن کو پاک ہی لوگ چھوئیں۔ موت پر کسی کا اختیار نہیں۔

سوال 3: کیا قیامت برحق ہے اور روز قیامت کیا ہوگا؟

جواب: جب قیامت قائم ہوجائے۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہوگی۔ جب کہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے۔ پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہوجائیں گے۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

سوال 4: روزِ قیامت لوگ کتنے گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے؟

جواب: تم لوگ اس وقت تین گروہوں میں تقسیم ہوجاؤ گے۔ دائیں بازو والے، سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا۔ اور بائیں بازو والے، تو بائیں بازو والوں (کی بدنصیبی) کا کیا ٹھکانا۔ اور آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں۔ وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ (آیت نمبر 7 تا 14)

سوال 5: جن لوگوں کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا ان کی کس طرح مہمان نوازی کی جائے گی؟

جواب: یہ لوگ یعنی مقربین سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ آمدورفت کریں گے۔

آبخورے اور آفتابے لے کر اور ایسے جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہوں۔ جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے، اور ایسے میوے لئے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں، اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں، اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو اَچھوتے موتیوں کی طرح ہیں۔ یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا۔ وہ وہاں کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی، اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں، اور تہ درتہ چڑھے ہوئے کیلوں، اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم رواں پانی، اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں، اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔ ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے۔ اور انہیں باکرہ بنا دیں گے۔ اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن۔ یہ کچھ دائیں بازوں والوں کے لئے ہے۔ وہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے بھی بہت۔ (آیت نمبر 15 تا 40)

سوال 6: روزِ جزا میں جن لوگوں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا ان کی کس طرح ضیافت کی جائے گی؟

جواب: اور بائیں بازو والے، بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا۔ وہ لو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ آرام دہ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے۔ کہتے تھے "کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں گے تو پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے جو پہلے گزر چکے ہیں؟ اے نبی ﷺ، ان لوگوں سے کہو، یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن ضرور جمع کئے جانے والے ہیں جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے۔ پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو، تم شجرِ زقوم کی غذا کھانے والے ہو۔ اسی سے تم پیٹ بھرو گے اور پھر پیو گے کھولتا ہوا پانی۔ سو پیو گے جیسے پیتے ہیں پیاس کے مارے ہوئے اونٹ۔ یہ ہے بائیں بازو والوں کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں۔ (آیت نمبر 41 تا 56)

سوال 7: سورہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وحکمت کے کن کن کرشموں کی طرف اشارہ کیا؟

جواب: ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر کیوں تصدیق نہیں کرتے؟ کبھی تم نے غور کیا، یہ نطفہ جو تم ڈالتے

ہو،اس سے بچہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو تقسیم کیا ہے، اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری شکلیں بدل دیں اور کسی ایسی شکل میں تمہیں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے۔ پہلی پیدائش کو تو تم جانتے ہو، پھر کیوں سبق نہیں لیتے؟ کبھی تم نے سوچا، یہ بیج جو تم بوتے ہو، ان سے کھیتیاں تم اُگاتے ہو یا ان کے اُگانے والے ہم ہیں؟ ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو بھس بنا کر رکھ دیں اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی، بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں۔

کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، یہ پانی جو تم پیتے ہو، اسے تم نے بادل سے برسایا ہے یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟ ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری بنا کر رکھ دیں، پھر کیوں تم شکر گزار نہیں ہوتے؟

کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو، اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے اسے یاددہانی کا ذریعہ بنایا اور حاجت مندوں کے لئے سامان زیست بنایا ہے۔ پس اے نبی ﷺ تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی۔

(آیت نمبر 56 تا 74)

سوال 8: اللہ رب العالمین نے قرآن کی عظیم شان کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: پس میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی، اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت ہی بڑی قسم ہے کہ بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے، جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے، جسے صرف پاک نفوس ہی چھو سکتے ہیں، یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے، پس کیا تم ایسی بات کو سرسری اور معمولی سمجھ رہے ہو؟ اور اپنے حصے میں یہی لیتے ہو کہ جھٹلاتے پھرو۔ (آیت نمبر 75 تا 82)

نوٹ: اہل ایمان کو چاہیے کہ اسے ناپاکی کی حالت میں چھونے سے اجتناب کریں۔ تمام فقہا اس امر پر متفق ہیں۔ نیز ایک مسلم کو ہمیشہ اسے باوضو ہاتھ لگانا چاہیے اور بچوں کو بھی اس بات کی تلقین کرنی چاہئے۔

جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پڑھنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (بحوالہ تفہیم القرآن)

سوال9: عالمِ نزع کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: "اب اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو اور اپنے اس خیال میں سچے ہو، تو جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے، اس وقت اس کی نکلتی ہوئی جان کو واپس کیوں نہیں لے آتے؟ اس وقت تمہاری بہ نسبت ہم اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم کو نظر نہیں آتے۔" (آیت نمبر 83 تا 85)

سوال10: سعادت مند اور گمراہ کی موت کے وقت کیا حالت ہوتی ہے؟

جواب: پس جو کوئی بارگاہ الٰہی سے قریب ہوگا، اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے، اور جو شخص داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو بھی سلامتی ہے تیرے لئے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے، لیکن اگر کوئی جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے تو کھولتے گرم پانی کی مہمانی ہے، اور دوزخ میں جانا، یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے، پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر۔
(آیت نمبر 88 تا 96)

۞ ۞ ۞

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ

(۵۷)

سوال 1: سورہ حدید میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ حدید مدنی ہے اس میں انتیس (29) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حدید کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس کا موضوع انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) کی تلقین ہے۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ راہ حق میں جو مال بھی صرف کیا جائے وہ اللہ کے ذمے قرض ہے۔ اور اللہ اسے نہ صرف یہ کہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس دے گا بلکہ مزید اجر بھی عنایت فرمائے گا پھر صدیقین اور شہداء کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ دنیا صرف کھیل تماشا ہے۔ دنیا میں راحت اور مصیبت جو بھی آتی ہے اللہ کے پہلے سے لکھے ہوئے فیصلے کے مطابق آتی ہے۔ پھر حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم میں رہبانیت کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ اپنے علم اور احاطہ قدرت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو زمین اور آسمانوں میں ہے، اور وہی زبردست دانا ہے۔ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے، زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی، اور ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اس کے علم میں ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس پر چڑھتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔ جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔ وہی زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات فیصلے کے لئے اسی کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

(آیت نمبر 1 تا 6)

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین فرمائی؟

جواب: ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول ﷺ تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔ وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندے پر صاف صاف آیتیں نازل کر رہا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے۔ ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 7 تا 10)

سوال 5: کیا ہم اللہ رب العالمین کو قرض حسنہ دے سکتے ہیں؟

جواب: کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ قرضِ حسنہ یعنی اچھا قرض، تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے، اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔

مزید آیت نمبر 18 تا 19 میں قرض حسنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں میں جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے، ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے، اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔ (آیت نمبر 11)

سوال 6: روزِ حشر نور کن لوگوں کے پاس ہوگا؟

جواب: اس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے تو ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، (ان سے کہا جائے گا کہ) ''آج بشارت ہے تمہارے لئے''، جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔

اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں، مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ (آیت نمبر 12 تا 13)

سوال 7: جب مومنین جنت میں داخل ہو جائیں گے تو منافقین ان سے کیا سوال کریں گے؟

جواب: وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا، اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکہ دیتا رہا، لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے اور یہ بدترین انجام ہے۔
(آیت نمبر 14 تا 15)

سوال 8: اسلام لانے کے بعد بھی جن مسلمانوں کا دل ایمان کی گہرائی اور لذت سے خالی تھا ان سے اللہ تعالیٰ نے کیا خطاب فرمایا؟

جواب: کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں، شاید کہ تم عقل سے کام لو۔ (آیت نمبر 16 تا 17)

سوال 9: دنیا عارضی اور فانی ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہر ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو کر پھر بھس بن کر رہ

جاتی ہے۔اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے اسباب کے سوا کچھ نہیں۔دوڑ و اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے۔ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (آیت نمبر 20 تا 21)

سوال 10: اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتے؟

جواب: جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔اب کوئی روگردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور لائق حمد وثنا ہے۔"
(آیت نمبر 23 تا 24)

سوال 11: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو کون سی تین چیزیں عطا فرمائیں۔نیز لوہے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور اور میزان نازل کی تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں، اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لئے منافع ہیں۔یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔
(آیت نمبر 25)

سوال 12: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پر اللہ رب العالمین نے کیا احسان کیا اور ان میں کیا خرابی پیدا ہوئی نیز رہبانیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔پھر ان کی اولاد میں سے کسی نے ہدایت اختیار کی اور بہت فاسق ہو گئے۔ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کر لی، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا، مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں

انہوں نے آپ ہی بدعت نکالی اور پھراس کی پابندی کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کیا۔ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہوئے تھے ان کا اجر ہم نے ان کو عطا کیا،مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

(آیت نمبر 26 تا 27)

سوال 13: کیا اگر اہل کتاب رسول پاک ﷺ پر ایمان لائیں تو ان کو دوہرا اجر ملے گا نیز ان کے پچھلے گناہ بھی کیا معاف کردیئے جائیں گے؟

جواب: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو،اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ،اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے قصور معاف کردے گا،اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔(تم کو یہ روش اختیار کرنی چاہئے) تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہوجائے کہ اللہ کے فضل پر ان کا کوئی اجارہ نہیں ہے،اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے،جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے،اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

(آیت نمبر 28 تا 29)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُجَادِلَۃِ

(۵۸)

سوال 1: سورہ مجادلہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ مجادلہ مدنی ہے اس میں بائیس (22) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مجادلہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورہ کے آغاز میں خولہ بنت ثعلبہ کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے شوہر اوس بن صامت انصاری کے ظہار کا قضیہ رسول پاک ﷺ کے سامنے پیش کر کے بار بار اصرار کیا تھا کہ آپ کوئی ایسی صورت بنائیں جس سے ان کی اور ان کے بچوں کی زندگی تباہ ہونے سے بچ جائے۔ تب اللہ رب العالمین نے ظہار کے پورے شرعی قانون اس سورۃ میں نازل فرمائے۔ نیز اسلام میں کانا پھوسی کی مذمت، منافقین کی گرفت، یہودیوں کا رسول پاک ﷺ کو سلام کرنے کا طریقہ جس سے دعا کے بجائے بددعا کا پہلو نکلتا تھا۔ مسلمانوں کو آدابِ مجلس سکھائے۔ رسول خدا ﷺ سے تخلیہ میں کلام کرنے کا طریقہ بیان فرمایا گیا نیز بتایا گیا کہ دین میں آدمی کے مخلص ہونے کا معیار کیا ہے۔

سوال 3: حضرت خولہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے تکرار کر رہی ہے اور اللہ سے فریاد کئے جاتی ہے اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(آیت نمبر 1)

سوال 4: ظِہَار سے کیا مراد ہے؟

جواب: ابن تفسیر۔ کنز الایمان۔ تفہیم القرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

یہ عرب کی ایک خاص اصطلاح تھی کہ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ بیوی سے مڑتے ہوئے کبھی یہ کہہ بیٹھتے تھے کہ "تیری پیٹھ میرے لئے میری ماں کی پیٹھ جیسی ہے۔" اور یہ بات جب کسی کے منہ سے نکل جاتی تھی تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے کیونکہ وہ اسے ماں سے تشبیہ دے چکا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیوی کو ماں کہنے یا ماں کے ساتھ تشبیہ دے دینے سے وہ

ماں نہیں بن جاتی، ماں تو وہی ہے جس نے آدمی کو جنا ہے۔ محض زبان سے ماں کہہ دینا حقیقت کو نہیں بدل دیتا کہ جو بیوی تھی وہ تمہارے کہنے سے ماں بن جائے۔ اصطلاحاً اسے ظِہار کرنا کہتے ہیں۔

سوال5: ظہار کے متعلق شریعت کا قانون کیا ہے؟

جواب: تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور کافروں کے لئے دردناک سزا ہے۔ (آیت نمبر 2 تا 4)

سوال6: اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کو کیا سزا دی جائے گی؟

جواب: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل وخوار کئے جا چکے ہیں۔ ہم نے صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں اور کافروں کے لے ذلت کا عذاب ہے اس دن (یہ ذلت کا عذاب ہونا ہے) جب اللہ ان سب کو پھر سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں۔ وہ بھول گئے ہیں مگر اللہ نے ان کا سب کیا دھرا گن گن کر محفوظ کر رکھا ہے اور اللہ ایک ایک چیز پر شاہد ہے۔

(آیت نمبر 5 تا 6)

سوال7: سرگوشی اور غلط سلام کرنے والوں کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: کیا تم کو خبر نہیں کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ اللہ ہر چیز کا علم

رکھتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کر دیا گیا تھا پھر بھی وہ وہی حرکت کیے جاتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا؟ یہ لوگ چھپ چھپ کر آپس میں گناہ اور زیادتی اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری ان باتوں پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے اسی کا وہ ایندھن بنیں گے۔

بڑا ہی برا انجام ہے ان کا، اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول پاک ﷺ کی نافرمانی کی باتیں نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس کے حضور تمہیں حشر میں پیش ہونا ہے۔ کانا پھوسی تو ایک شیطان کا کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔ حالانکہ بے اذنِ خدا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (آیت نمبر 7 تا 10)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ سے تخلیہ میں بات کرنے کا کیا طریقہ بیان فرمایا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم رسول سے تخلیہ میں بات کرو تو بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دو، یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔ البتہ اگر تم صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ کیا تم ڈر گئے اس بات سے کہ تخلیہ میں گفتگو کرنے سے پہلے تمہیں صدقات دینے ہونگے؟ اچھا اگر تم ایسا نہ کرو، اور اللہ نے تم کو اس سے معاف کر دیا۔ تو نماز قائم کرتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔

(آیت نمبر 12 تا 13)

تفسیر ابن کثیر۔ کنز الایمان۔ تفہیم القرآن میں یوں لکھا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس حکم کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان رسول پاک ﷺ سے بہت زیادہ باتیں علیحدگی میں کرنے کی درخواست کرتے تھے حتیٰ کہ انہوں نے حضور ﷺ کو تنگ کر دیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اپنے نبی ﷺ پر سے یہ بوجھ ہلکا کر دے (ابن جریر)

ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کی یہ ایک ایسی آیت ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا اس حکم کے آتے ہی میں نے صدقہ پیش کیا اور مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھ لیا۔

(ابن جریر۔ حاکم، عبد بن حمید، تفسیر ابن کثیر)

دوسرا حکم اوپر کے حکم کے تھوڑی مدت بعد ہی نازل ہوگیا اور اس نے صدقہ کے وجوب کومنسوخ کردیا"

سوال 9: اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے دوست بنایا ہے ایک ایسے گروہ کو جو اللہ کا مغضوب ہے؟ وہ نہ تمہارے ہیں نہ ان کے، اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، بڑے ہی بُرے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ سے بچانے کے لئے ان کے مال کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد۔ وہ دوزخ کے یار ہیں اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا خوب جان لو، وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر مسلط ہو چکا ہے، اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو۔ شیطان کی پارٹی والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ﷺ غالب ہو کر رہیں گے یقیناً اللہ زبردست اور زور آور ہے؟

(آیت نمبر 14 تا 21)

سوال 10: کیا مومن سب سے زیادہ اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں؟

جواب: تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو، اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔

(آیت نمبر 22)

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

(۵۹)

سوال 1: سورہ حشر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ حشر مدنی ہے اس میں چوبیس (24) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حشر کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: شانِ نزول یہ ہے کہ یہ غزوہ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی۔ بنی نضیر یہودی تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور ﷺ سے واضح شرائط پر معاہدہ کیا کہ کوئی کسی کے حقوق پر دست درازی نہ کرے اور بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں یہ سب متحدہ دفاع کریں گے۔ جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم ﷺ اور حضور کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا۔ وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم ﷺ کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور ﷺ اس حال پر مطلع تھے، اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم ﷺ پر ایک پتھر گرایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خبردار کر دیا اور بفضل اللہ تعالیٰ حضور ﷺ محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور ﷺ کے خلاف عہد کیا تو سید عالم ﷺ نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور ﷺ مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین سے یہود نے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا۔ یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار حضور ﷺ کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام واریحا وخیبر کی طرف چلے گئے۔ (بحوالہ تفسیر ابن+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ حشر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: سورہ حشر کا موضوع جنگ بنی نضیر پر تبصرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی طاقت سے

ٹکرانے کی جرأت کریں ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ پھر قانون جنگ کا یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ جنگی ضروریات کے لئے دشمن کے علاقے میں جو تخریبی کارروائی کی جائے وہ فساد فی الارض کی تعریف میں نہیں آتی۔ نیز اموال غنیمت اور فے (وہ مال غنیمت جو جنگ یا لڑائی کئے بغیر ہاتھ لگ جائے) کے فرق کو نمایاں کیا گیا ہے۔

سوال 4: قبیلہ بنو نضیر کا اللہ تعالیٰ نے کیا حشر کیا؟

جواب: اللہ ہی کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں او زمین میں ہے، اور وہی غالب اور حکیم ہے۔ وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حملے میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ تمہیں ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے، اور وہ بھی یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ان کی گڑھیاں انہیں اللہ سے بچا لیں گی۔ مگر اللہ ایسے رخ سے ان پر آیا جدھر ان کا خیال بھی نہ گیا تھا۔ اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے ہی اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی برباد کروا رہے تھے۔ پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

اگر اللہ نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو دنیا ہی میں وہ انہیں عذاب دے ڈالتا۔ اور آخرت میں تو ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے ہی۔ سب کچھ اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا، اور جو بھی اللہ کا مقابلہ کرے اللہ اس کو سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

(آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 5: بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت رسول پاک ﷺ نے اطراف کے جو درخت کاٹے تھے ان پر منافقین نے شور مچایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب: تم لوگوں نے کھجوروں کے درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا، اور (اللہ نے یہ اذن اس لئے دیا) تا کہ فاسقوں کو ذلیل و خوار کرے۔

(آیت نمبر 5)

سوال 6: بنی نضیر کے اموال کی تقسیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور جو مال اللہ نے ان کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول کی طرف پلٹا دیئے، وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے

تسلط عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کیلئے ہے تا کہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے (نیز وہ مال) ان غریب مہاجرین کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور جائدادوں سے نکال باہر کئے گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ یہی راست باز لوگ ہیں۔ (اور وہ ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان (مہاجرین) کو دے دیا جائے اس کی کوئی حاجت تک یہ (انصار) اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (اور وہ ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان اگلوں کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں کہ "اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کیلئے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔" (آیت نمبر 6 تا 10)

سوال 7: شریعت میں اموالِ غنیمت اور فَے میں کیا فرق ہے؟

جواب: شریعت میں غنیمت اور فَے کا حکم الگ الگ کر دیا گیا ہے غنیمت کا حکم سورۃ انفال آیت نمبر 41 میں ارشاد ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کے پانچ حصے کئے جائیں چار حصے لڑنے والی فوج میں تقسیم کر دیئے جائیں اور ایک حصہ بیت المال میں داخل کر کے ان مصارف میں صرف کیا جائے جو اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

اور فَے کا حکم یہ ہے کہ اسے فوج میں تقسیم نہ کیا جائے بلکہ وہ پوری ان مصارف کے لئے مخصوص کر دی جائے جو سورۃ حشر کی آیت نمبر 6 سے آیت نمبر 10 تک بیان کی گئی ہیں جنگی کارروائی سے جو مال براہِ راست ہاتھ آئے ہوں وہ غنیمت ہیں اور جن اموال کے حصول کا اصل سبب یہ کارروائی نہ ہو وہ سب فَے ہیں یعنی جیسے مسلمانوں کو بنی نضیر سے حاصل ہوئے۔

سوال 8: عبداللہ بن ابی اور مدینہ کے دوسرے منافق لیڈروں نے بنی نضیر کے ساتھ مل کر جو چالبازیاں کیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ربانی نازل ہوا؟

جواب: تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی روش اختیار کی ہے؟ یہ اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں ''اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے، اور تمہارے معاملے میں ہم کسی کی بات ہرگز نہ مانیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے'' مگر اللہ گواہ ہے کہ یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے، اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی ہرگز مدد نہ کریں گے، اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے اور پھر کہیں سے کوئی مدد نہ پائیں گے۔ ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے، اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے، یہ کبھی اکٹھے ہوکر (کھلے میدان میں) تمہارا مقابلہ نہ کریں گے، لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر۔

یہ آپس کی مخالفت میں بڑے سخت ہیں۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ حال اس لئے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔ یہ انہی لوگوں کے مانند ہیں جو ان سے تھوڑی ہی مدت پہلے اپنے کئے کا مزا چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان کی مثال شیطان کی سی ہے۔ کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں مجھے تو اللہ ربّ العالمین سے ڈر لگتا ہے پھر دونوں کا انجام یہ ہونا ہے کہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں، اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ (آیت نمبر 11 تا 17)

سوال 9: کیا ہر انسان کو اپنا تجزیہ کرنا چاہیے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں خود اپنا نفس بھلا دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔ دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہوسکتے، جنت میں جانے والے ہی اصل کامیاب ہیں۔ (آیت نمبر 18 تا 20)

سوال 10: سورہ حشر میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان فرمائی گئی ہیں؟

جواب: وہ ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا، بخشنے اور رحم کرنے والا، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف (سراسر سلامتی)، امن دینے والا، نگہبان، غالب، خودمختار، بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں، وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا، بنانے والا، صورت کھینچنے والا، اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے نام، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب ہے حکمت والا۔ (آیت نمبر 22 تا 24)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ

(٦٠)

سوال1: سورۃ ممتحنہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ ممتحنہ مدنی ہے اس میں تیرہ (13) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ ممتحنہ کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: اس میں دو ایسے معاملات پر کلام فرمایا گیا ہے جن کا زمانہ تاریخی طور پر معلوم ہے۔ پہلا معاملہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے جنہوں نے فتح مکہ سے کچھ مدت پہلے ایک خفیہ خط کے ذریعے سے قریش کے سرداروں کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارادے کی اطلاع بھیجی تھی کہ آپ ﷺ ان پر حملہ کرنے والے ہیں اور دوسرا معاملہ ان مسلمان عورتوں کا ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے لگی تھیں اور ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو گیا تھا کہ شرائط صلح کی رو سے مسلمان مردوں کی طرح کیا ان عورتوں کو بھی کفار کے حوالہ کر دیا جائے۔ ان کے علاوہ ایک تیسرا معاملہ بھی ہے جس کا ذکر سورۃ کے آخر میں آیا ہے اور وہ یہ کہ جب عورتیں ایمان لا کر بیعت کے لئے رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ ان سے کن باتوں کا عہد لیں۔

سوال3: سورہ ممتحنہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اس فعل پر سخت گرفت کی گئی ہے کہ انہوں نے محض اپنے اہل وعیال کو بچانے کی خاطر رسول پاک ﷺ کے ایک نہایت اہم جنگی راز سے دشمنوں کو خبردار کرنے کی کوشش کی تھی جسے اگر بروقت ناکام نہ کر دیا گا ہوتا تو فتح مکہ کے موقع پر بڑا کشت وخون ہوتا۔ قریش کے بہت سے وہ لوگ مارے جاتے جو بعد میں اسلام کی عظیم خدمات انجام دینے والے تھے۔

مومنوں کو حکم دیا گیا کہ کافروں کے ساتھ دوستی کا تعلق نہ رکھیں، البتہ جو کافر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عملاً دشمنی اور ایذارسانی کا برتاؤ نہ کر رہے ہوں ان کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اس میں ایک اہم معاشرتی مسئلے کا فیصلہ کیا گیا کہ مسلمان عورت کے لئے کافر شوہر حلال نہیں اور مسلمان مرد کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مشرک بیوی کو اپنے

نکاح میں رکھے اور عورتوں کی بیعت کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 4: اللہ نے مسلمان کو کن لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرمایا؟

جواب: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، میرے اور خود اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ سمجھو۔ تم تو محبت کی بنیاد ڈالنے کے لیے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ کے جہاد میں اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ بھیجتے ہو۔ مجھے خوب معلوم ہے۔ جو تم نے چھپایا، اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔ اگر انہیں تم پر کوئی دست رس کا موقع مل جائے تو وہ تمہارے کھلے دشمن بن جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی کرنے لگیں اور دل سے چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔

(آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 5: جن لوگوں نے مسلمان ہونے کے بعد اپنے کافر رشتے داروں کے ساتھ تعلق رکھا ہوا تھا انہیں اللہ نے کیا تلقین فرمائی؟

جواب: قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کسی کام آئیں گی نہ تمہاری اولاد۔ اس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا، اور وہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے۔ تم لوگوں کے لئے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا۔

''ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں، ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔'' مگر ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ سے یہ کہنا (اس سے مستثنیٰ ہے) کہ ''میں آپ کے لئے مغفرت کی درخواست ضرور کروں گا، اور اللہ سے آپ کے لئے کچھ حاصل کر لینا میرے بس میں نہیں ہے۔'' (اور ابراہیم علیہ السلام و اصحابِ ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ تھی کہ) ''اے ہمارے رب، تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کر لیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے۔ اے ہمارے رب، ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا دے اور اے ہمارے رب، ہمارے

قصوروں سے درگزر فرما، بے شک تو ہی زبردست اور دانا ہے۔"

انہی لوگوں کے طرزِ عمل میں تمہارے لئے اور ہر اس شخص کے لئے اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور روزِ آخر کا امیدوار ہو، اس سے کوئی منحرف ہو تو اللہ بے نیاز اور ذات میں آپ محمود ہے۔ بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت ڈال دے جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے۔ اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے۔

اللہ تمہیں اس بات نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمہیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے دوستی کرو جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ ان سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔"

(آیت نمبر 3 تا 9)

سوال 6: مہاجر عورتوں کے امتحان کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن ہونے کی) جانچ پڑتال کر لو اور ان کے ایمان کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ (آیت نمبر 10، حصہ اول)

اس حکم کا پس منظر یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد اوّل اوّل نومسلم مرد مکہ سے بھاگ بھاگ کر مدینہ آتے رہے اور انہیں معاہدے کی شرائط کے مطابق واپس کیا جاتا رہا۔ پھر مسلمان عورتوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور سب سے پہلے اُم کلثوم عقبہ بن ابی معیط ہجرت کر کے مدینے پہنچیں۔ کفار نے معاہدے کا حوالہ دے کر ان کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا اور ام کلثوم کے دو بھائی ولید بن عقبہ اور عمارہ بن عقبہ انہیں واپس لے جانے کے لئے مدینے پہنچ گئے۔ اس وقت یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا حدیبیہ کے معاہدے کا اطلاق عورتوں پر بھی ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسی سوال کا یہاں جواب دیا ہے کہ اگر وہ مسلمان ہوں اور یہ اطمینان کر لیا جائے کہ واقعی وہ ایمان ہی کی خاطر ہجرت کر کے آئی ہیں کوئی اور چیز انہیں نہیں لائی تو انہیں واپس نہ کیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ الایمان۔ تفہیم القرآن)

سوال 7: جوعورت یا مرد مسلمان ہو جائے کیا وہ اپنے کافر شوہر یا بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہیں؟

جواب: نہ وہ کفار کے لیے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لئے حلال۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر ان کو دیئے تھے وہ انہیں پھیر دو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ تم ان کے مہر ان کو ادا کر دو۔ اور تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو۔ جو مہر تم نے اپنی کافر بیویوں کو دیئے تھے وہ تم واپس مانگ لو۔ اور جو مہر کافروں نے اپنی مسلمان بیویوں کو دیئے تھے انہیں وہ واپس مانگ لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے" اور اگر تمہاری کافر بیویوں کے مہروں میں سے کچھ تمہیں کفار سے واپس نہ ملے اور پھر تمہیں موقع ہاتھ آ جائے ،تو جن لوگوں کی بیویاں ادھر رہ گئی ہیں ان کو اتنی رقم ادا کر دو جو ان کے دیئے ہوئے مہروں کے برابر ہو اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ (آیت نمبر 10 تا 11 ،حصہ دوم)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کا کیا طریقہ بیان فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی ،چوری نہ کریں گی ،زنا نہ کریں گی ،اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی ،اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی ،اور کسی امرِ معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ،تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کرو۔ یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (آیت نمبر 12)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الصَّفِّ

(٦١)

سوال 1: سورہ صف میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ صف مدنی ہے اس میں چودہ (14) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ صف کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں مسلمانوں کو ایمان میں اخلاص اختیار کرنے اور اللہ کی راہ میں جان لڑانے پر ابھارنا، اللہ کے نور کا تذکرہ نیز مخلص اور منافقین، قول و عمل میں مطابقت، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: ایک مسلمان کا قول و عمل کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں۔ (آیت نمبر 2 تا 3)

سوال 4: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟

جواب: اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اسکی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی دیوار ہیں۔ (آیت نمبر 4)

سوال 5: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب ان کی قوم نے ستایا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: اور یاد کرو موسیٰ علیہ السلام کی وہ بات جو اس نے اپنی قوم سے کہی تھی کہ "اے میری قوم کے لوگو، تم کیوں مجھے اذیت دیتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں؟" پھر جب انہوں نے ٹیڑھ اختیار کی تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (آیت نمبر 5)

سوال 6: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو رسول پاک ﷺ کی آمد کی بشارت دی تھی؟

جواب: اور یاد کرو عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس توراۃ کی جو مجھ سے

پہلے آئی ہوئی موجود ہے۔اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا مگر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو صریح دھوکا ہے۔
(آیت نمبر 6)

سوال 7: اللہ کا دین روشن ہے اور روشن رہے گا اس کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: اب بھلا اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹے بہتان باندھے حالانکہ اسے اسلام (اللہ کے آگے سرِ اطاعت جھکا دینے) کی دعوت دی جا رہی ہو؟ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا، خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ (آیت نمبر 7 تا 9)

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی کون سی تجارت بتائی جس کے کرنے سے اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں نفع ہوگا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔یہ ہے بڑی کامیابی۔اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا، اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح۔اے نبی ﷺ، اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔

(آیت نمبر 10 تا 13)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ

(٦٢)

سوال1: سورۃ جمعہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ جمعہ مدنی ہے اس میں گیارہ (11) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ جمعہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے آغاز میں بیان فرمایا گیا ہے کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے، رسول پاک ﷺ کی رسالت، اللہ کے فضل، یہود کے گھمنڈ، یہود کی مذمت، انجیل میں حضرت رسول پاک ﷺ کی نبوت کی پیش گوئی اور نماز جمعہ کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

سوال3: سورہ جمعہ میں رسول پاک ﷺ کی رسالت اور اپنے فضل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے، بادشاہ ہے، قدوس ہے، زبردست اور حکیم ہے۔ وہی ہے جس نے اُمیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور (اس رسول کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں اللہ زبردست اور حکیم ہے۔ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

سوال4: یہود کو کیا گھمنڈ تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہود کی مذمت کن الفاظ میں فرمائی؟

جواب: جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اس سے بھی زیادہ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے۔ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔ اِن سے کہو "اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہیں گھمنڈ ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے چہیتے ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو۔"

لیکن یہ ہرگز اس کی تمنا نہ کریں گے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے جو یہ کر چکے ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ان سے کہو "جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں آ کر رہے گی۔ پھر تم اس کے سامنے پیش کئے جاؤ گے جو پوشیدہ ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔"
(آیت نمبر 5 تا 8)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے لئے کیا احکام نازل فرمائے؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 6: مدینہ میں جمعہ والے دن تجارتی مال کے آجانے کی وجہ سے جو حضرات رسول پاک ﷺ کا خطبہ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی؟

جواب: "اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (آیت نمبر 11)

سُورَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ

(۶۳)

سوال 1: سورۃ منافقون میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ منافقون مدنی ہے اس میں گیارہ (11) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ منافقون کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سَلُول وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز منافقین کی حالت، منافقین کی دروغ گوئی کا اظہار، ابن اُبی کی حماقت، خدا کی یاد نہ بھولو، خدا کی راہ میں خرچ کرو، موت ٹلتی نہیں اور بوقتِ موت مہلت نہیں ملتی، کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے منافقین کی کیا پہچان بتائی؟

جواب: اے نبی ﷺ، جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ﷺ ہیں" ہاں اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اس کے رسول ہو۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، اور اسی طرح اللہ کے راستے سے خود رکتے اور دنیا کو روکتے ہیں۔ کیسی بری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں، یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لاکر پھر کفر کیا۔ اس لئے ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی، اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔ انہیں دیکھو تو ان کے جسم تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں۔ بولیں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ۔ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیئے گئے ہوں۔ ہر روز کی آواز کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ پکے دشمن ہیں۔ ان سے بچ کر رہو، اللہ کی مار ان پر، یہ کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہیں۔

(آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: منافقین کو جب استغفار کے لئے کہا جاتا تو ان کا ردِ عمل کیا ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے تو سر جھٹکتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ آنے سے رُکتے ہیں۔

اے نبی ﷺ تم چاہے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو، ان کے لئے یکساں ہے اللہ ہرگز انہیں معاف نہ کرے گا، اللہ فاسق لوگوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ کرنا بند کردو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں۔ حالانکہ زمین اور آسمانوں کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے مگر یہ منافق سمجھتے نہیں ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لئے ہے۔ مگر منافق جانتے نہیں ہیں۔ (آیت نمبر 5 تا 8)

سوال 5: مال اور اولاد کی محبت میں پڑ کر اللہ کے ذکر سے غافل ہونے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ کہے کہ ”اے میرے ربّ کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔“ حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (آیت نمبر 9 تا 11)

❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

(٦٤)

سوال 1: سورۃ تغابن میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ تغابن بعض کے نزدیک مکی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے اس میں اٹھارہ (18) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ تغابن کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ کے آغاز میں بیان فرمایا گیا ہے کہ یہ کائنات جس میں تم رہتے ہو بے خدا نہیں ہے دوسرے، یہ کائنات بے مقصد اور بے حکمت نہیں ہے۔ انسان کو خدا نے بہترین صورت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور انسان کو اپنے تمام اعمال کا آخرت میں جواب دینا ہے۔

پھر رسول پاک ﷺ کی تکذیب کرنے والوں، مشرکین و منکرین اور قیامت کا ذکر ہے۔ نیز اللہ پر توکل رکھنے اور خود کو دنیا کی آزمائشوں سے بچائے رکھنے کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: سورہ التغابن کی پہلی چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن حقیقتوں سے آگاہ کیا؟

جواب: اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔ اس نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے، اور تمہاری صورت بنائی اور بڑی عمدہ بنائی ہے۔ اور اسی کی طرف آخرکار تمہیں پلٹنا ہے۔ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اسے علم ہے، جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو سب اُس کو معلوم ہے اور وہ دلوں کا حال تک جانتا ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: رسول پاک ﷺ کی تکذیب اور مخالفت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کیا تمہیں ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنی شامت اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور آگے ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے۔ اس انجام کے مستحق وہ اس لئے

ہوئے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی دلیلیں اور نشانیاں لے کر آتے رہے، مگر انہوں نے کہا'' کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے''؟ اس طرح انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا، تب اللہ بھی ان سے بے پروا ہو گیا اور اللہ تو ہے ہی بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود۔''

(آیت نمبر 5 تا 6)

سوال 5: منکرین قیامت کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ ان سے کہو''نہیں، میرے ربّ کی قسم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر ضرور تمہیں بتایا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) کیا کچھ کیا ہے اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے'' پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر، اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (اس کا پتہ تمہیں اس روز چل جائے گا) جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا۔ جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخ کے باشندے ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔

(آیت نمبر 7 تا 10)

سوال 6: کیا انسان کو ہر حال میں اللہ پر توکل رکھنا چاہئے؟

جواب: کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگر اللہ کے اِذن ہی سے آتی ہے۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، لہٰذا ایمان لانے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

(آیت نمبر 11 تا 13)

سوال 7: دنیا کی آزمائشوں سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے کیا طریقہ بیان فرمایا؟

جواب: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں

ان سے ہوشیار رہو، اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور معاف کردو تو اللہ غفور ورحیم ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور اپنے مال خرچ کرو، یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضِ حَسن دو تو وہ تمہیں کئی گناہ بڑھا کردے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے، حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے، زبردست اور دانا ہے۔ (آیت نمبر 14 تا 18)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ

(٦٥)

سوال 1: سورۃ طلاق میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ طلاق مدنی ہے اس میں بارہ (12) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ طلاق کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں طلاق کے احکام، عدت کے مسائل، ایام عدت میں بیوی سے کیسا سلوک کرنا چاہیے، خدا قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگلوں کا تذکرہ، احکام الٰہی نہ ماننے والے اور ماننے والوں اور آسمان وزمین کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: طلاق اور اس کی عدت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لئے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا ربّ ہے (زمانہ عدت میں) نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا تم نہیں جانتے، شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کردے، پھر جب وہ اپنی (عدت کی) مدت کے خاتمہ پر پہنچیں تو یا انہیں بھلے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روک رکھو، یا بھلے طریقے پر ان سے جدا ہو جاؤ، اور دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنالو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں۔ اور (اے گواہ بننے والو) گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے لئے ادا کرو، یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے، ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو، جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لئے وہ کافی ہے، اللہ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے، اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔ (آیت نمبر ۱ تا 3)

سوال4: حاملہ اور ناامید عورت کی عدت کے بارے میں کیا احکام نازل ہوئے؟

جواب: اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو (تمہیں معلوم ہو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی برائیوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔
(آیت نمبر 4 تا 5)

سوال5: ایام عدت میں بیوی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: ان کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی بھی جگہ تمہیں میسر ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے لئے ان کو نہ ستاؤ، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ تمہارے لئے (بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو۔ اور بھلے طریقے سے (اجرت کا معاملہ) باہمی گفت وشنید سے طے کرلو، لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلالے گی۔ خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے، اور جس کا رزق کم دیا گیا ہو وہ اسی مال میں خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلّف نہیں کرتا بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرمادے۔ (آیت نمبر 6 تا 7)

سوال6: احکام الٰہی نہ ماننے والوں اور ماننے والوں کے بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہوا؟

جواب: کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے ربّ اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی، تو ہم نے ان سے سخت محاسبہ کیا اور ان کو بری طرح سزا دی۔ انہوں نے اپنے کئے کا مزا چکھ لیا اور ان کا انجام کار گھاٹا ہی گھاٹا ہے، اللہ نے (آخرت میں) ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اے صاحب عقل لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نازل کر دی ہے ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو اللہ کی صاف صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا ہے۔ تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، جو کوئی اللہ پر ایمان لائے

اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لئے بہترین رزق رکھا ہے۔ (آیت نمبر 8 تا 11)

سوال 7: اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنی عظیم الشان سلطنت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 12)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

(٦٦)

سوال1: سورۃ تحریم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ تحریم مدنی ہے اس میں بارہ (12) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ تحریم کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور دوسری متعدد کتب حدیث میں خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح نقل ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالعموم ہر روز عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات کے ہاں چکر لگاتے تھے ایک موقع پر ایسا ہوا کہ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے ہاں جا کر زیادہ دیر تک بیٹھنے لگے کیونکہ ان کے ہاں کہیں سے شہید آیا ہوا تھا اور حضور ﷺ کو شیرینی بہت پسند تھی اس لئے آپ ﷺ ان کے ہاں شہد کا شربت نوش فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ کو اس پر رشک لاحق ہوا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مل کر یہ طے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ آئیں وہ آپ ﷺ سے یہ کہے کہ آپ کے منہ سے مفافیر کی بو آتی ہے۔ مفافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس میں کچھ بساند ہوتی ہے اور اگر شہد کی مکھی اس سے شہید حاصل کرے تو اس کے اندر بھی اس بساند کا اثر آجاتا ہے یہ بات سب کو معلوم تھی کہ حضور ﷺ نہایت نفاست پسند ہیں اور آپ ﷺ کو اس سے سخت نفرت ہے کہ آپ کے اندر کسی قسم کی بد بو پائی جائے اس لئے آپ ﷺ کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرنے سے روکنے کی خاطر یہ تدبیر کی گئی اور یہ کارگر ہوئی۔ جب متعدد بیویوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ کے منہ سے مفافیر کی بو آتی ہے تو آپ ﷺ نے عہد کرلیا کہ اب یہ شہد استعمال نہیں فرمائیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال3: سورہ تحریم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں حلال چیز کو خود پر حرام کرنے کے بارے میں منع فرمایا گیا ہے۔ نیز قسم کا کفارہ جہنم سے بچنے اور گھر والوں کو بچانے، خالص توبہ کرنے والوں کا انعام، حضرت نوح علیہ السلام اور لوط

علیہ السلام کی بیویوں کا ذکر اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہ وحضرت مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

سوال 4: رسول پاک ﷺ نے جب شہد نہ کھانے کی قسم کھالی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے (کیا اس لئے کہ) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لئے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کردیا ہے۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے، اور وہی علیم وحکیم ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی بیویوں کو کس طرح تنبیہ کی؟

جواب: (اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ) نبی ﷺ نے ایک بات بیوی سے راز میں کہی تھی۔ پھر جب اس بیوی نے (کسی اور پر) وہ راز ظاہر کردیا، اور اللہ نے نبی ﷺ کو اس (فشائے راز) کی اطلاع دے دی، تو نبی ﷺ نے اس پر کسی حد تک (اس بیوی کو) خبردار کیا اور کسی حد تک اس سے درگزر کیا۔ پھر جب نبی ﷺ نے اسے (فشائے راز) کی یہ بات بتائی تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی خبر کس نے دی؟ نبی ﷺ نے کہا ''مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے۔''

اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں، اور اگر نبی ﷺ کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبریلؑ اور تمام صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔ بعید نہیں کہ اگر نبی ﷺ تم سب بیویوں کو طلاق دے دے تو اللہ اسے ایسی بیویاں تمہارے بدلے میں عطا فرمادے جو تم سے بہتر ہوں، سچی مسلمان، باایمان، اطاعت گزار، توبہ گزار، عبادت گزار اور روزہ دار، بیوہ اور کنواریاں۔ (آیت نمبر 3 تا 5)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے خاندان کے سربراہ کو اپنے اہل وعیال کی کیسی تربیت کرنے کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب: ''اے ایمان والو، تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں (اس وقت کہا جائے گا کہ) اے

کافرو، آج معذرتیں پیش نہ کرو، تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے۔"

(آیت نمبر 6 تا 7)

سوال 7: خالص توبہ کرنے والوں کو کیا انعام دیا جائے گا؟

جواب: اے ایمان والو! اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 8)

سوال 8: نبی کی بیوی اگر نافرمان ہو تو کیا اس کو سزا ملے گی؟

جواب: اللہ کافروں کے معاملہ میں نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں، مگر انہوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی اور وہ اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی نہ کام آسکے۔ دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔

(آیت نمبر 10)

سوال 9: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا و حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے کیا فضائل بیان فرمائے؟

جواب: اور اہل ایمان کے معاملہ میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ جبکہ اس نے دعا کی "اے میر رب میرے لئے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے۔" اور عمران کی بیٹی مریم کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔

(آیت نمبر 11 تا 12)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ

(٦٧)

سوال 1: سورہ ملك میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ ملك مکی ہے اس میں تیس (30) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ ملک کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ، جہنم کی حالت، خدا کو ہر چیز کا علم ہے۔ انسان کی زندگی آزمائش ہے۔ آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والوں کا انجام بد، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے اللہ سے غائبانہ ڈرنے والوں کی فضیلت، اللہ کے عذابوں کا ذکر، پانی اللہ کی نعمت ہے، کا بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: کیا انسان دنیا میں امتحان دینے آیا ہے؟

جواب: سنو انسان کے اعمال ہی اس کا امتحان ہے۔ نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تا کہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے، اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی۔ سنو انسان کے اعمال ہی اس کا امتحان ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 2)

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مشاہدہ کائنات کی کیا دعوت دی؟

جواب: جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے، تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے، پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ، تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی، ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے ان شیطانوں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ ہم نے مہیا کر رکھی ہے۔

(آیت نمبر 3 تا 5)

سوال 5: آیات الٰہی کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام بد ہوگا؟

جواب: جن لوگوں نے اپنے ربّ سے کفر کیا ہے ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دہاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش

کھار ہی ہوگی، شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی، ہر بار جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا، اس کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے "کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟" وہ جواب دیں گے۔ "ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو" کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں نہ شامل ہوتے"۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کرلیں گے، لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔ (آیت نمبر 6 تا 11)

سوال 6: اللہ تعالیٰ سے غائبانہ ڈرانے والوں کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب: جو لوگ بے دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں، یقیناً ان کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر، تم خواہ، چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے (اللہ کے لئے یکساں ہے)، وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے، کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ باریک بیں اور باخبر ہے، وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو تابع کر رکھا ہے، چلو اس کے رستوں پر اور کھاؤ خدا کا رزق، اسی کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔ (آیت نمبر 12 تا 15)

سوال 7: کیا اللہ تعالیٰ کے غضب سے ہر وقت انسان کو ڈرنا چاہیے؟

جواب: کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تمہیں زمین میں دھنسا دے اور یکا یک یہ زمین ہچکولے کھانے لگے؟ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہ کیسی ہوتی ہے ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں پھر دیکھ لو کہ میری گرفت کیسی سخت تھی، کیا یہ لوگ اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو پر پھیلائے اور سکیڑتے نہیں دیکھتے؟ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو۔ وہی ہر چیز کا نگہبان ہے بتاؤ، آخر وہ کونسا لشکر تمہارے پاس ہے جو رحمان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکرین دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، یا پھر بتاؤ کون ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے اگر رحمان اپنا رزق روک لے؟ دراصل یہ لوگ سرکشی اور حق سے گریز پر اڑے ہوئے ہیں۔ بھلا سوچو، جو شخص منہ اوندھائے چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اٹھائے سیدھا ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو؟ ان سے کہو اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تم کو سننے اور دیکھنے کی

طاقتیں دی اور سوچنے سمجھنے والے دل دیئے، مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔ (آیت نمبر 16 تا 23)

سوال 8: مشرکین کا سوال کہ قیامت کب آئے گی کا اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان سے کہو، اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا ہے اور اس کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہیں "اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟" کہو "اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے، میں تو بس صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں"۔ پھر جب یہ اس چیز کو قریب دیکھ لیں گے تو ان سب لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے انکار کیا ہے، اور اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ چیز جس کے لئے تم تقاضے کر رہے تھے۔ (آیت نمبر 24 تا 27)

سوال 9: کفار نے جب رسول پاک ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اللہ خواہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے، کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچا لے گا؟ ان سے کہو، وہ بڑا رحیم ہے، اسی پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسا ہے، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں پڑا ہوا کون ہے۔
(آیت نمبر 28 تا 29)

سوال 10: ربّ العالمین نے پانی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنوؤں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لا دے گا؟ (آیت نمبر 30)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

(٦٨)

سوال 1: سورہ قلم میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قلم مکی ہے اس میں باون (52) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ قلم کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں تین مضامین بیان ہوئے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب، ان کو تنبیہ اور نصیحت اور رسول پاک ﷺ کو صبر واستقامت کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: کفار نے جب اللہ کے حبیب کو دیوانہ کہا تو رب العالمین نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: ''ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں، تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو، اور یقیناً تمہارے لئے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو، عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے، تمہارا رب ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہی ان کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں، لہٰذا تم ان جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آؤ، یہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ تم نرمی کرو تو یہ بھی نرم پڑ جائیں۔ (آیت تا9)

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن لوگوں پر اعتماد کرنے سے منع فرمایا؟

جواب: ہرگز نہ کہا ماننا کسی ایسے شخص کا جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقار، کمینہ، عیب گو، چغل خور، بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھ جانے والا، گنہگار، گردن کش، پھر ساتھ ہی مشہور وبدنام ہو، اس کی سرکشی صرف اس لئے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔ ہم بھی اس کی ناک پر داغ دیں گے۔ (آیت نمبر 10 تا 16)

سوال 5: اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنی محنت کا پھل کہنے والوں اور مسکینوں کا حصہ نہ دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا سزا دی؟

جواب: ہم نے ان (اہل مکہ) کو اسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ایک باغ کے مالکوں کو

آزمائش میں ڈالا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ضرور اپنے باغ کے پھل توڑیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا، رات کو وہ سوئے پڑے تھے کہ تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بلا اس باغ پر پھر گئی اور اس کا ایسا حال ہوگیا جیسے کٹی ہوئی فصل ہو۔ صبح ان لوگوں نے ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف نکل چلو، چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں نہ آنے پائے، وہ کچھ نہ دینے کا فیصلہ کئے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی اس طرح وہاں گئے جیسے کہ وہ (پھل توڑنے پر) قادر ہیں۔ مگر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے "ہم راستہ بھول گئے ہیں، نہیں، بلکہ ہم محروم رہ گئے ہیں" ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اس نے کہا "میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے"؟ وہ پکار اٹھے پاک ہے ہمارا ربّ، واقعی ہم گنہگار تھے، پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا، آخر کو انہوں نے کہا "افسوس ہمارے حال پر، بے شک ہم سرکش ہوگئے تھے بعید نہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں بدلے میں اس سے بہتر باغ عطا فرمائے، ہم اپنے ربّ کی طرف رجوع کرتے ہیں" ایسا ہوتا ہے عذاب اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے۔ کاش یہ لوگ اس کو جانتے"۔ (آیت نمبر 17 تا 33)

سوال 6: سردارِ مکہ مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں دنیا میں بھی نعمتیں دی ہیں اور اگر کوئی آخرت ہوئی تو وہاں پر بھی ہم پر ایسی ہی نعمتیں ہوں گی اور تم دنیا میں بدحال ہو کر آخرت میں بھی بدحال ہوگئے اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب: یقیناً خدا ترس لوگوں کے لئے ان کے ربّ کے ہاں نعمت بھری جنتیں ہیں، کیا ہم فرمانبرداروں کا حال مجرموں کا سا کردیں؟ تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے، تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے ضرور وہاں وہی کچھ ہے جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو؟ یا پھر کیا تمہارے لئے روزِ قیامت تک ہم پر کچھ عہد و پیمان ثابت ہیں کہ تمہیں وہی کچھ ملے گا جس کا تم حکم لگاؤ؟ ان سے پوچھو تم میں سے کون اس کا ضامن ہے؟ یا پھر ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک ہیں (جنہوں نے اس کا ذمہ لیا ہو)؟ یہ بات ہے تو لائیں اپنے شریکوں کو یہ سچے ہیں۔

(آیت نمبر 34 تا 41)

سوال 7: جولوگ دنیا میں اللہ کو سجدہ نہیں کرتے کیا روزِ قیامت کر پائیں گے؟

جواب: جس روز سخت وقت آپڑے گا اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے، ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہ جب صحیح وسالم تھے اس وقت انہیں سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا (اور یہ انکار کرتے تھے)۔ (آیت نمبر 42 تا 43)

سوال 8: سورہ قلم میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کن الفاظ میں صبر کی تلقین فرمائی؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، تم اس کلام کو جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو، ہم ایسے طریقہ سے ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی، میں ان کی رسی دراز کررہا ہوں، میری چال بڑی زبردست ہے، کیا تم ان سے کوئی اجر طلب کررہے ہو کہ یہ اس چٹی کے بوجھ تلے دبے جارہے ہوں؟ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھ رہے ہوں؟ پس اپنے ربّ کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کرو اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہوجاؤ، جب اس نے پکارا تھا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا، اگر اس کے ربّ کی مہربانی اس کے شامل حال نہ ہوجاتی تو وہ مذموم ہوکر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا، آخرکار اس کے ربّ نے اسے برگزیدہ فرمالیا اور اسے صالح بندوں میں شامل کردیا۔

جب یہ کافر لوگ کلامِ نصیحت (قرآن) سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے، اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے، حالانکہ یہ تو سارے جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ (آیت نمبر 44 تا 52)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْحَآ قَّۃِ

(٦٩)

سوال 1: سورۃ حاقۃ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ حاقۃ مکی ہے اس میں باون (52) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ حاقہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں قیامت کا ذکر، عاد وثمود اور فرعونیوں کی بربادی، صور کے پھونکنے کے وقت دنیا کی کیفیات، نامۂ اعمال کا دائیں اور بائیں ہاتھ میں دیا جانا اور یہ کہ قرآن کلام الٰہی ہے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: کفار نے جب روز قیامت کی تکذیب کی تو اللہ نے انہیں عاد وثمود کا کیا قصہ سنایا؟

جواب: سچ مچ آنے والی، کیا ہے حقیقتاً قائم ہونے والی ؟اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟اس کھڑ کا دینے والے کو ثمودیوں اور عادیوں نے جھٹلایا تھا، جس کے نتیجے میں ثمودی تو بے حد خوفناک اور اونچی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عادی بے حد تیز وتند ہوا سے غارت کر دیئے گئے جوان پر برابر لگا تار سات رات اور آٹھ دن تک اللہ کے حکم سے چلتی رہی۔ پس تو دیکھے گا کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آرہا ہے؟

فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں انہوں نے بھی خطائیں کیں اور اپنے ربّ کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی زبردست گرفت میں لے لیا، جب پانی میں طغیانی آگئی تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھالیا، تاکہ اسے تمہارے لئے نصیحت اور یادگار بنادیں اور تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ (آیت نمبر 1 تا 12)

سوال 4: جب صور پھونکا جائیگا اس وقت نظامِ عالم کے درہم برہم ہونے کی کیا کیفیات ہوں گی؟

جواب: پھر جب ایک دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیا جائے گا، اس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا اس دن آسمان پھٹے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑجائے گی، فرشتے اس کے اطراف وجوانب میں ہوں گے اور آٹھ فرشتے اس روز تیرے ربّ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے، وہ دن ہوگا جب تم لوگ پیش کئے جاؤ گے، تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔ (آیت نمبر 13 تا 18)

سوال5: آخرت میں جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا وہ لوگ کیا کہیں گے؟

جواب: اس وقت جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا "لو دیکھو، پڑھو میرا نامۂ اعمال، میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے،" پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا، عالی مقام جنت میں، جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے، (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے ہیں۔

(آیت نمبر 19 تا 24)

سوال6: آخرت میں جن کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا حکم فرمائیں گے؟

جواب: اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا "کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا، میرا سارا اقتدار ختم ہوگیا" (حکم ہوگا) پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں پھینک دو، پھر اس کو ستر گز لمبی زنجیر میں جکڑ دو، یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہاں اس کا کوئی یارِ غم خوار ہے اور نہ زخموں کے ڈھوؤن کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا، جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔ (آیت نمبر 25 تا 37)

سوال7: قرآن صرف کلامِ الٰہی ہے اور رسول پاک ﷺ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو کیا فرمایا؟

جواب: پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے، کہ بے شک یہ قرآن بزرگ رسول ﷺ کا قول ہے، یہ کسی شاعر کا قول نہیں، (افسوس) تمہیں کم یقین ہے اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، افسوس بہت کم نصیحت لے رہے ہو، (یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنالیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر، پھر اس کی رگ دل کاٹ دیتے، پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے، ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔ بے شک یہ جھٹلانا کافروں پر حسرت ہے اور بے شک وشبہ یہ یقینی حق ہے، پس تم (اے نبی ﷺ) اپنے بزرگ پروردگار کی پاکی بیان کرو۔ (آیت نمبر 38 تا 52)

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ

(۷۰)

سوال 1: سورہ معارج میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ معارج مکی ہے اس میں چوالیس (44) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ معارج کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس میں ان کفار کو تنبیہ اور نصیحت کی گئی ہے جو قیامت اور آخرت اور دوزخ اور جنت کی خبروں کا مذاق اڑاتے تھے اور رسول پاک ﷺ کو چیلنج دیتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اور تمہیں جھٹلا کر ہم عذاب جہنم کے مستحق ہو چکے ہیں تو لے آؤ وہ قیامت جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو اس سورہ کی ساری تقریر اسی چیلنج کے جواب میں ہے۔

سوال 3: کافر رسول پاک ﷺ سے کہتے تھے کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں لاتے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک طلب کرنے والے نے اس عذاب کی خواہش کی، جو ہونے والا ہے۔ کافروں پر، جسے کوئی ہٹانے والا نہیں، اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عروج کے زینوں کے مالک ہے، جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے پس تو اچھی طرح صبر کر، بے شک یہ اس عذاب کو دور سمجھ رہے ہیں اور اہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔
(آیت نمبر 1 تا 7)

سوال 4: قیامت کی ہولناکیوں میں کیا مجرموں کے قرابت داران کے کچھ کام آئیں گے؟

جواب: جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے او کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا حالانکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے، گنہگار آج کے دن عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو، اور اپنی بیویوں کو اور اپنے بھائی کو، اور اپنے کنبے کو جو اسے جگہ دیتا تھا، اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تا کہ اسے نجات مل جائے، مگر ہرگز یہ نہ ہوگا، یقیناً وہ شعلہ والی آگ ہے۔ جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔ وہ ہر اس شخص کو پکارے گی

جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔ (آیت نمبر 8 تا 18)

سوال 5: جو لوگ بخل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کی کیا نشانیاں بیان فرمائی ہیں؟

جواب: بے شک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑ بڑا اٹھتا ہے، اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی، اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں، اور جو اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بے شک ان کے ربّ کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔ اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔ اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ان ہی لوگوں کی جنتوں میں عزت وتکریم کی جائے گی۔
(آیت نمبر 19 تا 35)

سوال 6: وقت تبلیغ رسول خدا ﷺ کا مذاق اڑانے کے لئے کفار مکہ چاروں طرف سے دوڑے چلے آتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: پس اے نبی ﷺ، کیا بات ہے کہ یہ منکرین دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ تمہاری طرف دوڑے چلے آرہے ہیں؟ کیا ان میں سے ہر ایک یہ لالچ رکھتا ہے کہ وہ نعمت بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں ہم نے جس چیز سے انہیں پیدا کیا ہے اسے یہ خود جانتے ہیں پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی، ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں اور کوئی ہم سے بازی لے جانے والا نہیں ہے لہٰذا انہیں اپنی بیہودہ باتوں اور اپنے کھیل میں پڑا رہنے دو یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جارہے ہوں گے جیسے یہ مقابلے کے لئے متعین کردہ نشان کی طرف دوڑ رہے ہوں، ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔" (آیت نمبر 36 تا 44)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ نُوْحٍ

(۷۱)

سوال 1: سورۃ نوح میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ نوح مکی ہے اس میں اٹھائیس (28) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نوح کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ محض قصہ گوئی کی خاطر بیان نہیں کیا گیا بلکہ اس سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا ہے کہ تم رسول پاک ﷺ کے ساتھ وہی رویہ اختیار کر رہے ہو جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم نے اختیار کیا تھا اور اس رویے سے اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی وہی انجام دیکھنا پڑے گا جو ان لوگوں نے دیکھا، یہ بات پوری سورۃ میں کہیں صاف الفاظ میں نہیں کہی گئی ہے لیکن جس موقع پر اور جن حالات میں یہ قصہ اہل مکہ کو سنایا گیا ہے اس کے پس منظر میں یہ بات خود بخود سمجھ آجاتی ہے۔

اس سورۃ میں از اوّل تا آخر نوح علیہ السلام کا ہی قصہ بیان فرمایا گیا ہے حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت، ان کا تبلیغ کرنا، اپنی قوم کی اللہ سے شکایت کرنا اور حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے قوم کے برے لوگوں کیلئے بددعا کرنا اور نیک لوگوں کیلئے دعا کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی رسالت کا آغاز کرتے ہوئے اپنی قوم کے سامنے کیا خطاب کیا؟

جواب: یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو اور خبردار کردو اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔

نوح علیہ السلام نے کہا ”اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اسی سے ڈرو، میرا کہنا مانو، تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں وقتِ مقررہ تک چھوڑ دے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو موقوف نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔“

(آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: نوسو سال تبلیغ کرنے کے بعد جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم راہ راست پر نہ آئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا شکایت کی؟

جواب: نوح علیہ السلام نے کہا۔"اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا مگر میرے بلانے سے یہ بھاگنے میں اور بڑھتے ہی گئے، میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لئے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور اپنی روش پر اَڑ اور سخت سرکشی کی۔ پھر میں نے انہیں با آواز بلند بلایا اور بے شک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی، اور میں نے کہا کہ اپنے ربّ سے اپنے گناہ بخشواؤ اور معافی مانگو، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا ۔اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا عقیدہ نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تمہیں مختلف طور پر پیدا کیا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے۔ اور تم کو زمین سے ایک خاص طریقہ سے اُگایا ہے اور پیدا کیا ہے۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور ایک خاص طریقہ سے پھر نکالے گا اور تمہارے لئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے۔ تا کہ تم اسکی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔" (آیت نمبر 5 تا 20)

سوال 5: قوم کی نافرمانی پر حضرت نوح علیہ السلام نے مزید اللہ تعالیٰ سے کیا فرمایا؟

جواب: نوح علیہ السلام نے کہا "اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے ان کو یقیناً نقصان میں ہی پہنچایا ہے اور ان لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا اور کہا۔ انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، اے اللہ تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔

(آیت نمبر 21 تا 24)

ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وہ بت تھے جن کی قوم نوح علیہ السلام اور عرب والے پوجا کیا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ کنز الایمان۔ تفہیم القرآن)

سوال 6: قوم نوح علیہ السلام کو کیا عذاب دیا گیا؟

جواب: یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے

سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔ (آیت نمبر 25)

سوال 7: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے بُرے لوگوں کے لیے کیا بددُعا کی؟

جواب: اور (حضرت) نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پالنے والے تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یقیناً یہ تیرے اور بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور ان کے ہاں جو بال بچے ہوں گے وہ بھی بدکار ناشکرے ہوں گے۔ (آیت نمبر 27 تا 26)

سوال 8: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے صالح لوگوں کے لئے کیا دعا کی؟

جواب: اے میرے پروردگار، تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے ہلاکت کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔ (آیت نمبر 28)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْجِنِّ

(۷۲)

سوال1: سورہ جن میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ جن مکی ہے اس میں اٹھائیس (28) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال2: سورہ جن کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں جنوں کے قرآن سن کر جانے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نیز شرک سے باز آنے، راہِ راست پر ثابت قدمی کے ساتھ چلنے، قیامت کا آنا یقینی ہے اور علم الغیب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوال3: جنات نے جب رسول پاک ﷺ سے قرآن سنا تو اپنی قوم سے جا کر کیا کہا؟

جواب: (اے محمد ﷺ) تم کہہ دو کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست سمجھاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے، اب ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔ بے شک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد، یقیناً ہم میں سے بے وقوفوں نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگا دی ہیں اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے، اور انسانوں نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔
(آیت نمبر 1 تا 7)

سوال4: کیا حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جایا کرتے تھے؟

جواب: ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پُر پایا اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان

کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے۔ (آیت نمبر 8 تا 10)

سوال 5: کیا جنات میں بھی کچھ نیکوکار اور کچھ بدکار ہوتے ہیں؟

جواب: اور یہ کہ بے شک بعض تو ہم میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں ہم مختلف فریق ہیں۔ ہمیں یقین کامل ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ ہم تو ہدایت سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے، اور جو بھی اپنے ربّ پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم و ستم کا۔ ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں، پس جو مسلمان ہو گئے انہوں نے تو راہِ راست کا قصد کیا، اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔
(آیت نمبر 11 تا 15)

سوال 6: جو لوگ اپنے پروردگار سے منہ موڑتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: (اے نبی کریم ﷺ یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہِ راست پر ثابت قدم رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت کچھ وافر پانی پلاتے۔ تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں، اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (آیت نمبر 16 تا 17)

سوال 7: اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر ٹوٹ پڑیں۔ تو کہہ دے کہ میں تو صرف اپنے ربّ ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہہ دے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان یا نفع کا اختیار نہیں۔ کہہ دے کہ مجھے ہرگز ہرگز کوئی اس سے بچا نہیں سکتا، اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات پہنچا دیتا ہوں اور اس کا پیغام سنا دیتا ہوں۔ اب جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے۔

(آیت نمبر 18 تا 24)

سوال8: مشرکین نے جب بار بار قیامت آنے کے وقت رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: کہہ دے کہ مجھے نہیں معلوم کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دُور کی مدت مقرر فرماتا ہے۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرے، تو بے شک اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے تا کہ (اللہ کو) ان کے اپنے ربّ کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے آس پاس کی تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 25 تا 28)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

(۷۳)

سوال 1: سورۃ مزمل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مزمل مکی ہے۔اس میں بیس (20) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مزمل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں رسول پاک ﷺ کو نمازِ تہجد پڑھنے اور مخالفین کی زیادتیوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز کفارِ مکہ کو عذاب کی دھمکی، قیامِ لیل میں رعایت، نماز، زکوٰۃ اور قرض حسنہ دینے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو نمازِ تہجد کس طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے، رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم، آدھی رات، یا اس سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دو، اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ درحقیقت رات کا اُٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت مصروفیات ہیں۔ اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، لہٰذا اُسی کو اپنا کارساز بنالو۔ (آیت نمبر 1 تا 9)

سوال 4: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو کفار کی طعن آمیز باتوں پر صبر کرنے اور منکروں کے لیے کس عذاب کی خبر دی؟

جواب: اور جو باتیں لوگ بنا رہے ہیں ان پر صبر کرو اور شرافت کے ساتھ اُن سے الگ ہو جاؤ۔ ان جھٹلانے والے خوش حال لوگوں سے نمٹنے کا کام تم مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں ذرا کچھ دیر اسی حالت پر رہنے دو۔ ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب۔ یہ اُس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑوں کا حال ایسا ہو جائے گا جیسے ریت کے ڈھیر ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں۔ (آیت نمبر 10 تا 14)

سوال5: کفارِ مکہ نے جب اللہ کے رسول ﷺ کو جھٹلایا تو اللہ نے انھیں کیا فرمایا؟

جواب: تم لوگوں کے پاس ہم نے اُسی طرح ایک رسول ﷺ تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ (پھر دیکھ لو کہ جب) فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی تو ہم نے اس کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اگر تم ماننے سے انکار کرو گے تو اس دن کیسے بچ پاؤ گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور جس کی سختی سے آسمان پھٹا جا رہا ہوگا؟ اللہ کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنا ہے۔ یہ ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔

(آیت نمبر 15 تا 19)

سوال6: نمازِ تہجد میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کیا رعایت عطا کی۔ نیز قرضِ حسنہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اے نبیؐ، تمہارا رب جانتا ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو، اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ یہ عمل کرتا ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کے اوقات کا حساب رکھتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکتے، لہٰذا اس نے تم پر مہربانی فرمائی، اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔ اُسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہوں گے، کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں، اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پس جتنا قرآن با آسانی پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ (آیت نمبر 20)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر

(۷۴)

سوال 1: سورۃ مدثر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مدثر مکی ہے۔اس میں چھپن (56) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مدثر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: رسول پاک ﷺ پر پہلی وحی بھیجی گئی تھی وہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔اس کے بعد کچھ مدت تک رسول پاک ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔اس وقفہ کے بعد جب دوبارہ نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کا آغاز سورۂ مدثر کی ابتدائی سات آیات سے ہوا۔اور ان میں پہلی مرتبہ آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اٹھیں اور خلقِ خدا کو اُس روش کے انجام سے ڈرائیں جس پر وہ چل رہی ہے۔اس سورۂ میں منکرین حق کا برا انجام۔ولید بن مغیرہ کا ذکر، دوزخ کی ہولنا کیوں کا تذکرہ اور کفار کے ایمان نہ لانے کی اصل وجہ بتائی گئی ہے۔

سوال 3: رسول پاک ﷺ پر جو قرآن کی دوسری وحی نازل ہوئی وہ کیا تھی؟

جواب: اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے، اٹھو اور خبردار کرو، اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو، اور گندگی سے دُور رہو اور احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کے لیے اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو۔ (آیت نمبر 1 تا 8)

سوال 4: کون سا دن کافروں پر آسان نہ ہوگا؟

جواب: اچھا، جب صُور میں پھونک ماری جائے گی، وہ دن بڑا ہی سخت دن ہوگا، کافروں کے لیے ہلکا نہ ہوگا۔ (آیت نمبر 9 تا 10)

سوال 5: کافر ولید بن مغیرہ جس نے رسول پاک ﷺ کو جادوگر مشہور کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں کیا فرمایا؟ (ابن کثیر + کنزالایمان + تفہیم القرآن)

جواب: چھوڑ دو مجھے اور اُس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا، بہت سا مال اُس کو دیا، اس کے ساتھ حاضر رہنے والے بیٹے دیئے، اور اس کے لیے ریاست کی راہ ہموار کی، پھر وہ طمع رکھا ہے کہ میں اسے

اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں، وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے، میں تو اسے عنقریب ایک کٹھن چڑھائی چڑھواؤں گا۔ اس نے سوچا اور کچھ بات بنانے کی کوشش کی، تو خدا کی مار اس پر، کیسی بات بنانے کی کوشش کی۔ پھر (لوگوں کی طرف) دیکھا، پھر پیشانی سکیڑی اور منہ بنایا۔ پھر پلٹا اور تکبر میں پڑ گیا۔ آخر کار بولا کہ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے، یہ تو ایک انسانی کلام ہے، عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا، اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دوزخ؟ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ کھال جھلس دینے والی۔ (آیت نمبر 11 تا 29)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعداد کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اُنیس (19) کارکن اُس پر مقرر ہیں ہم نے دوزخ کے کارکن فرشتے بنائے ہیں' اور ان کی تعداد کو کافروں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے، تا کہ اہلِ کتاب کو یقین آ جائے اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے، اور اہلِ کتاب اور مومنین کسی شک میں نہ رہیں' اور دل کے بیمار اور کفار یہ کہیں کہ بھلا اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس دوزخ کا ذکر اس کے سوا کسی غرض کے لیے نہیں کیا گیا ہے کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔ ہرگز نہیں' قسم ہے چاند کی، اور رات کی جب کہ وہ پلٹتی ہے اور صبح کی جب کہ وہ روشن ہوتی ہے، یہ دوزخ بھی بڑی بُری چیزوں میں سے ایک ہے، انسانوں کے لیے ڈراوا۔ تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے ڈراوا جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہیے۔ (آیت نمبر 30 تا 37)

سوال 7: بہشت والے گنہگاروں سے کیا سوال کریں گے؟

جواب: ہر شخص اپنے کمائے ہوئے اعمال کے بدلے رہن ہے، سوائے دائیں بازو والوں کے، جو جنتوں میں ہوں گے۔ وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟" وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا۔" اُس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ (آیت نمبر 38 تا 48)

سوال8: کفار کے ایمان نہ لانے کی اللہ تعالیٰ نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب: آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں گویا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں۔ بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اُس کے نام کھلے خط بھیجے جائیں۔ ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ ہرگز نہیں، یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اس سے سبق حاصل کر لے، اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے الاّ یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ وہ (اللہ ہی) اس کا حق دار ہے کہ اُس سے تقویٰ کیا جائے اور وہی اس کا اہل ہے کہ (تقویٰ کرنے والوں کو) بخش دے۔ (آیت نمبر 49 تا 56)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ

(۷۵)

سوال 1: سورہ قیامہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قیامہ مکی ہے۔اس میں چالیس (40) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ قیامہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں خدا نے اپنی قدرت، قیامت کی کیفیت، میدانِ حشر میں ایمانداروں کی تازگی، بے ایمانوں کی اُداسی، انسان کی اخیر حالت، انسانی فطرت وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال 3: روزِ قیامت کیا انسان کی پور پور اُسی طرح بنادی جائے گی جیسے زندگی میں تھی؟

جواب: میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی، اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہے۔کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں؟ ہاں کریں گے، ہم تو قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک درست کر دیں۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: نفس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں نفسِ انسانی کی تین قسموں کا ذکر کیا گیا ہے

(1) نفسِ اَمّارہ (2) نفسِ لَوّامہ (3) نفس مُطْمَئِنّہ

1- نفسِ اَمّارہ : یہ وہ نفس ہے جو انسان کو برائیوں پر اُکساتا ہے۔

2- نفسِ لَوّامہ : دوسرا وہ نفس ہے جو غلط کام کرنے یا غلط سوچنے یا بُری نیت رکھنے پر نادم ہوتا ہے اور انسان کو اس پر ملامت کرتا ہے۔اس کا نام نفس لوامہ ہے اور اسی کو ہم آج کل ضمیر کہتے ہیں۔

3- نفسِ مُطْمَئِنّہ: وہ نفس جو صحیح راہ پر چلنے اور غلط راہ چھوڑ دینے میں اطمینان محسوس کرتا ہے اس کا نام نفسِ مُطْمَئِنّہ ہے۔

سوال 5: جو انسان گناہوں میں جلدی اور توبہ میں تاخیر کرتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بداعمالیاں کرتا رہے۔پوچھتا ہے ''آخر کب آنا ہے وہ

قیامت کا دن؟'' پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے۔ اس وقت یہی انسان کہے گا۔ ''کہاں بھاگ کر جاؤں؟'' ہرگز نہیں، وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی، اُس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا۔ اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔ (آیت نمبر 5 تا 15)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو فرشتے سے وحی لینے کا کیا طریقہ بیان فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہم اِسے پڑھ رہے ہوں اُس وقت تم اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہو، پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔'' (آیت نمبر 16 تا 19)

سوال 7: حُبِ دُنیا اور ترکِ آخرت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو، اُس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے، اور کچھ چہرے اداس ہوں گے اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔ ہرگز نہیں، جب جان حلق تک پہنچ جائے گی، اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا، اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دُنیا سے جدائی کا وقت ہے، اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی، وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا۔ (آیت نمبر 20 تا 30)

سوال 8: حیات بعدِ موت کے منکرین کو تخلیقِ انسان کی کیا مثال دی گئی؟

جواب: مگر اس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی، بلکہ جھٹلایا اور پلٹ گیا، پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ یہ روش تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ ہاں یہ روش تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ ایک حقیر پانی کا نطفہ نہ تھا جو (رحمِ مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے؟ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اس کا جسم بنایا اور اس کے اعضاء درست کیے، پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ مرنے والوں کو پھر سے زندہ کر دے؟ (آیت نمبر 31 تا 40)

❀ ❀ ❀

سُورَۃُ الدَّھرِ

(۷٦)

سوال 1: سورہ دھر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ دھر مدنی ہے، اس میں اکتیس (31) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ دھر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کس مقصد کے تحت دُنیا میں لایا گیا ہے۔ دُنیا جائے امتحان ہے۔ کفر کی سزا، نیکوں کی جزا، جنتیوں کے انعامات، منکرینِ حق سوال کیا کرتے تھے کہ رسول پاک ﷺ یہ قرآن خود سوچ سوچ کر بنا رہے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان آتا تو اکٹھا نازل ہوتا۔ ان کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔

سوال 3: دُنیا میں انسان کی حقیقی حیثیت کیا ہے اور وہ کیوں لایا گیا۔ اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: کیا انسان پر لامتناہی زمانے کا ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا؟ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔
(آیت نمبر 1 تا 3)

سوال 4: کفر کی کیا سزا ہوگی؟

جواب: کفر کرنے والوں کے لیے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔
(آیت نمبر 4)

سوال 5: جو نیکوکار اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مستحق لوگوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے ہیں اُن کو کیا اجر ملے گا؟

جواب: نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہو گی، یہ ایک بہتا چشمہ ہوگا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دُنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور

اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی، اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور اُن سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ، ہمیں تو اپنے ربّ سے اُس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اُس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔ (آیت نمبر 5 تا 11)

سوال 6: جنتیوں پر انعامات کی کیا بارش ہوگی؟

جواب: اور اُن کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا۔ وہاں وہ اُونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھنڈک۔ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کررہی ہوگی، اور اُس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں)۔ اُن کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے، شیشے بھی وہ جو چاندی کے قسم کے ہوں گے، اور ان کو (منتظمین جنت نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔ ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سَلْسَبِیْل کہا جاتا ہے۔ ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے، ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا ربّ ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری کارگزاری قابلِ قدر ٹھہری ہے۔ (آیت نمبر 12 تا 22)

سوال 7: پورا قرآن ایک ہی بار نازل کیوں نہیں ہوا کیا۔ رسول پاک ﷺ خود سوچ سوچ کر اس کو بناتے ہیں۔ منکرین حق کے اس اعتراض پر اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اے نبی ﷺ، ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے، لہٰذا تم اپنے ربّ کے حکم پر صبر کرو، اور ان میں سے کسی بدعمل یا منکرِ حق کی بات نہ مانو، اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور رات کے طویل اوقات میں اُس کی تسبیح کرتے رہو۔ یہ لوگ تو

جلدی حاصل ہونے والی چیز (دُنیا) سے محبت رکھتے ہیں اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے۔اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں' اور ہم جب چاہیں ان کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں۔یہ ایک نصیحت ہے،اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ نہ چاہے۔یقیناً اللہ بڑا علیم وحکیم ہے،اپنی رحمت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے،اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (آیت نمبر 24 تا 31)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ

(۷۷)

سوال 1: سورۃ مرسلٰت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مرسلٰت مکی ہے اس میں پچاس (50) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ مرسلت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ کا موضوع قیامت اور آخرت کا اثبات۔ اور اُن نتائج سے لوگوں کو خبردار کرنا ہے جو ان حقائق کے انکار اور اقرار سے آخرکار برآمد ہوں گے۔

سوال 3: منکرینِ روزِ حشر کو اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسم کھا کر بتایا کہ اُس کا آنا یقینی ہے؟

جواب: قسم ہے اُن (ہواؤں کی) جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں، پھر طوفانی رفتار سے چلتی ہیں اور (بادلوں کو) اٹھا کر پھیلاتی ہیں، پھر (اُن کو) پھاڑ کر جدا کرتی ہیں، پھر (دلوں میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں، عذر کے طور پر یا ڈراوے کے طور پر، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے، اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا اور پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے، اور رسولوں کی حاضری کا وقت آ پہنچے گا (اس روز وہ چیز واقع ہو جائے گی) کس روز کے لیے یہ کام اٹھا رکھا گیا ہے؟ فیصلے کے روز کے لیے۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ (آیت نمبر 1 تا 15)

سوال 4: آخرت فی الواقع ایک حقیقت ہے۔ اُس کے جھٹلانے والوں کو اللہ نے کیا فرمایا؟

جواب: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر انہی کے پیچھے ہم بعد والوں کو چلتا کریں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم یہی کچھ کیا کرتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ پھر ایک مقررہ مدت تک اُسے ایک محفوظ جگہ ٹھہرائے رکھا؟ تو دیکھو، ہم اس پر قادر تھے، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا۔ زندوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی، اور اس میں بلند و بالا پہاڑ جمائے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا؟ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔

(آیت نمبر 16 تا 28)

سوال 5: جو کفار قیامت کے دن کو اور جزا اور سزا کو جھٹلاتے تھے ان سے قیامت کے دن کیا کہا جائے گا؟

جواب: چلو اب اُسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اُس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے، نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپیٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی (جو اچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔

یہ وہ دن ہے جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے اور نہ انہیں موقع دیا جائے گا کہ کوئی عذر پیش کریں۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو جمع کر دیا ہے۔ اب اگر کوئی چال تم چل سکتے ہو تو میرے مقابلہ میں چل دیکھو۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
(آیت نمبر 29 تا 40)

سوال 6: متقی لوگوں کے لیے روزِ حشر کیا ہوگا؟

جواب: متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں اور جو پھل وہ چاہیں) (اُن کے لیے حاضر ہیں) کھاؤ اور پیو مزے سے، اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ (آیت نمبر 41 تا 45)

سوال 7: کفار کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کھا لو اور مزے کر لو تھوڑے دِن۔ حقیقت میں تم لوگ مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے اب اِس (قرآن) کے بعد اور کون سا کلام ایسا ہو سکتا ہے۔ جس پر یہ ایمان لائیں؟

❁ ❁ ❁

سُوۡرَۃُ النَّبَا

(۷۸)

سوال 1: سورہ نبا میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ نبا مکی ہے اس میں چالیس (40) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نبا کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: مکہ معظمہ میں جب اوّل اوّل رسول پاک ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز کیا تو اس کی بنیاد تین چیزیں تھیں۔ ایک یہ بات کہ اللہ کے ساتھ کسی کو خدائی میں شریک نہ مانا جائے۔ دوسری آپ ﷺ کو اللہ نے اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ تیسری یہ کہ اس دُنیا کا ایک روز خاتمہ ہو جائے گا اور اس کے بعد ایک دوسرا عالم برپا ہوگا۔ جس میں تمام اولین و آخرین دوبارہ زندہ کر کے اُسی جسم کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر اُن کے عقائد اور اعمال کا حساب ہوگا۔ مومنوں کے لیے جنت اور کافر و فاسق کے لیے دوزخ ہوگی۔ اِس سورت میں سب سے پہلے ان چرچوں اور چہ میگوئیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو قیامت کی خبر سن کر مکہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر محفل میں ہو رہی تھیں۔ نیز پھر انسان کو نعمتوں پر متنبہ کرنا۔ قیامت کی علاماعت، جہنم کا ذکر، بہشت کے درجات، قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی بھی اجازت نہ ہوگی اور کفار کی حسرت بیان کی گئی ہے۔

سوال 3: قیامت کی خبر سن کر مکہ کے ہر کوچہ و بازر اور ہر محفل میں ہونے والی چہ میگوئیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟ کیا اُس بڑی خبر کے بارے میں جس کے متعلق یہ مختلف چہ میگوئیاں کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟ ہرگز نہیں، عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا، ہاں، ہرگز نہیں، عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: سورۃ نبا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی کن عظیم الشان نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا، اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا، اور تمہیں (مردوں اور عورتوں کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا، اور تمہاری نیند کو باعثِ سکون بنایا اور رات کو پردہ پوش اور دن کو معاش کا وقت بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کیے، اور ایک

نہایت روشن اور گرم چراغ پیدا کیا، اور بادلوں سے لگاتار بارش برسائی تاکہ اس کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گھنے باغ اگائیں؟ (آیت نمبر 6 تا 16)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے روزِ حشر کا کیا منظر بیان فرمایا؟

جواب: بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے جس روز صور میں پھونک ماردی جائے گی، تم فوج در فوج نکل آؤ گے، اور آسمان کھول دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا اور پہاڑ چلائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب ہو جائیں گے۔ (آیت نمبر 17 تا 20)

سوال 6: روزِ آخرت سرکشوں کا کیا ٹھکانا ہوگا؟

جواب: درحقیقت جہنم ایک گھات ہے، سرکشوں کا ٹھکانا، جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے، کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور زخموں کا دھوون، (اُن کے کرتوتوں) کا بھرپور بدلہ۔ وہ کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے اور ہماری آیات کو انہوں نے بالکل جھٹلا دیا تھا، اور حال یہ تھا کہ ہم نے ہر چیز گن گن کر لکھ رکھی تھی۔ اب چکھو مزہ، ہم تمہارے لیے عذاب کے سوا کسی چیز میں ہرگز اضافہ نہ کریں گے۔ (آیت نمبر 21 تا 30)

سوال 7: متقیوں کے لیے کیا کامرانیاں ہیں؟

جواب: یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے، باغ اور انگور، اور نوخیز ہم سن لڑکیاں، اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔ جزاء اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے، اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے جس کے سامنے کسی کو بولنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ (آیت نمبر 21 تا 37)

سوال 8: روزِ قیامت کیا رحمٰن کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی شفاعت کر سکے گا؟

جواب: جس روز رُوح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی نہ بولے گا سوائے اُس کے جسے رحمٰن اجازت دے اور جو ٹھیک بات زبان سے نکالے۔ وہ دن برحق ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کرلے۔ ہم نے تم لوگوں کو اُس عذاب سے ڈرا دیا ہے۔ جو قریب آ لگا ہے۔ جس روز آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے، اور کافر پکار اٹھے گا کہ کاش میں خاک ہوتا۔ (آیت نمبر 38 تا 40)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

(۷۹)

سوال 1: سورہ نزعت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ نزعت مکی ہے اس میں چھالیس (46) آیات اور دو (2) رکوع ہیں۔

سوال 2: سورہ نزعت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں فرشتوں کی قسم کھا کر بتایا گیا ہے کہ قیامت کی آمد یقینی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ، منکرین کے لیے حیات بعدِ موت پر اپنی قدرت کے دلائل۔ سرکش اور ڈرنے والوں کا ٹھکانہ اور قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، کا ذکر بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: فرشتوں کی قسم کھاتے ہوئے کفار کو اللہ تعالیٰ نے حیات بعدِ موت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو ڈوب کر کھینچتے ہیں، اور آہستگی سے نکال لے جاتے ہیں اور (اُن فرشتوں کی جو کائنات میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں، پھر (حکم بجالانے میں) سبقت کرتے ہیں، پھر (احکامِ الٰہی کے مطابق) معاملات کا انتظام چلاتے ہیں۔ جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا۔ کچھ دل ہوں گے جو اُس روز خوف سے کانپ رہے ہوں گے، نگاہیں ان کی سہمی ہوئی ہوں گی۔

یہ لوگ کہتے ہیں "کیا واقعی ہم پلٹا کر پھر واپس لائے جائیں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟" کہنے لگے "یہ واپسی تو پھر بڑے گھاٹے کی ہوگی!" حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی اور یکا یک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔ (آیت نمبر 1 تا 14)

سوال 4: فرعون کا عبرت ناک انجام بتا کر کفار کو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کیا تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے قصے کی خبر پہنچی ہے؟ جب اس کے ربّ نے اُسے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا تھا کہ "فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہوگیا ہے اور اس سے کہہ کیا تو اس کے لیے تیار ہے کہ پاکیزگی اختیار کرے اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں تو (اُس کا) خوف تیرے اندر پیدا ہو؟" پھر موسیٰ علیہ السلام نے (فرعون کے پاس جا کر) اس کو بڑی نشانی دکھائی، مگر اُس

نے جھٹلا دیا اور نہ مانا، پھر چالبازیاں کرنے کے لیے پلٹا اور لوگوں کو جمع کر کے اس نے پکار کر کہا ''میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔'' آخر کار اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔ درحقیقت اس میں بڑی عبرت ہے ہر اُس شخص کے لیے جو ڈرے۔ (آیت نمبر 15 تا 26)

سوال 5: منکرین حیات بعدِ موت کو اللہ تعالیٰ نے کیا دلائل دیئے؟

جواب: کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی؟ اللہ نے اس کو بنایا، اس کی چھت خوب اونچی اٹھائی پھر اس کا توازن قائم کیا، اور اس کی رات ڈھانکی اور اس کا دن نکالا۔ اس کے بعد زمین کو اس نے بچھایا، اس کے اندر سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑ اس میں گاڑ دیئے۔ سامانِ زیست کے طور پر تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے۔ (آیت نمبر 27 تا 33)

سوال 6: محاسبہ کے دن سرکش اور ڈرنے والوں کا کیا ٹھکانا ہوگا؟

جواب: پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا، جس روز انسان اپنا سب کچھ کیا دھرا یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی، تو جس نے سرکشی کی تھی اور دُنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی، دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی اور جس نے اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا تھا، جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ (آیت نمبر 34 تا 41)

سوال 7: قیامت کی آمد کا وقت کیا کسی کو معلوم ہے۔ اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ ''آخر وہ گھڑی کب آ کر ٹھہرے گی؟'' تمہارا کیا کام کہ اس کا وقت بتاؤ۔ اس کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔ تم صرف خبردار کرنے والے ہو، ہر اس شخص کو جو اُس کا خوف کرے۔ جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو انہیں یوں محسوس ہوگا کہ (یہ دنیا میں یا حالتِ موت میں) بس ایک دن کے پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھہرے ہیں۔ (آیت نمبر 42 تا 46)

❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ عَبَسَ

(۸۰)

سوال 1: سورۃ عبس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ عبس مکی ہے اس میں بیالیس (42) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ عبس کا پس منظر کیا ہیں؟

جواب: بہت سے مفسرین سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ ایک مرتبہ قریش کے سرداروں کو اسلامی تعلیم سمجھا رہے تھے۔ جن میں عتبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، عباس بن المطلب شامل تھے۔ رسول پاک ﷺ کے دل میں خیال تھا کہ کیا عجب اللہ تعالیٰ انہیں اسلام نصیب کر دے۔ ناگہاں حضرت عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے۔ یہ پرانے مسلمان تھے اور عموماً حضور پاک ﷺ کی خدمت میں دینِ اسلام کی تعلیم سیکھتے رہتے تھے آج بھی حسبِ عادت آتے ہی سوالات شروع کیے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور پاک ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ آپ ﷺ چونکہ اس وقت ایک اہم اَمرِ دینی میں پوری طرح مشغول تھے ان کی طرف توجہ نہ فرمائی بلکہ یہ بات ذرا گراں گزری اور آثارِ ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ آپ ﷺ کی بلند شان اور اعلیٰ اخلاق کے لائق یہ بات نہ تھی کہ اس نابینا سے جو ہمارے خوف سے ڈرتا بھاگتا آپ ﷺ کی خدمت میں علمِ دین سیکھنے کے لیے آئے اور آپ اس سے منہ پھیر لیں اور ان کی طرف متوجہ رہیں جو سرکش ہیں اور مغرور اور متکبر ہیں۔ آپ ﷺ سب کو یکساں نصیحت کیا کریں، ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

اس کے بعد رسول پاک ﷺ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی بڑی تکریم اور آؤ بھگت کیا کرتے تھے۔

(بحوالہ: ابن کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ عبس کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں عبداللہ بن مکتوم کی مدح، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، انسانی فطرت، خدا کے احسانات، قیامت کے حالات، نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوال 4: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کے

سلسلے میں رسولِ پاک ﷺ کو کیا تلقین فرمائی؟

جواب: اُس نے ترش رو ہو کر منہ موڑ لیا صرف اس لیے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔ یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔ جو بے پروائی کرتا ہے اس کی طرف تو تم پوری توجہ کرتے ہو۔ حالانکہ اس کے نہ سُدھرنے سے تیری کوئی ذمہ داری نہیں بنتی اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔ اور وہ ڈر بھی رہا ہے۔ تو اس سے تو بے رخی برتتا ہے یہ ہرگز نہیں۔ قرآن تو نصیحت کی چیز ہے۔ جو چاہے اسے یاد کر لے۔ یہ تو پُرعظمت صحیفوں میں ہے۔ جو بلند و بالا اور پاک صاف ہیں۔ جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ اور پاک باز ہیں۔

(آیت نمبر 1 تا 16)

سوال 5: جو لوگ پروردگار کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''لعنت ہو انسان پر، کیسا سخت منکرِ حق ہے یہ۔ کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا؟ نطفہ ایک کی بوند سے۔ اللہ نے اِسے پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لیے زندگی کی راہ آسان کی، پھر اِسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔ پھر جب چاہے وہ اسے دوبارہ اٹھ کھڑا کرے، ہرگز نہیں اُس نے وہ فرض ادا نہیں کیا جس کا اللہ نے اسے حکم دیا تھا۔ پھر ذرا انسان اپنی خوراک کو دیکھے، ہم نے خوب پانی برسایا، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا، پھر اُس کے اندر اگائے غلے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغ اور طرح طرح کے پھل اور چارے تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامانِ زیست کے طور پر۔ (آیت نمبر 17 تا 32)

سوال 6: جن لوگوں کے لیے انسان دُنیا میں بھلے بُرے کام کرتے ہیں کیا وہ آخرت میں اُن کے کچھ کام آئیں گے؟

جواب: پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی قیامت کی آواز بلند ہو گی، اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسا مشغلہ ہوگا، جو اسے مشغول رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔ اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے، جو ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے جن پر سیاہی چڑھی ہوگی۔ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔ (آیت نمبر 33 تا 42)

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

(۸۱)

سوال 1: سورۃ تکویر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ تکویر مکی ہے اس میں انتیس (29) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ تکویر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات، حضرت جبریل علیہ السلام کی مدح، فرشتوں کا وجود، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، حضرت رسولِ پاک ﷺ کی رسالت، خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: قیامت کا پہلا مرحلہ کیا ہوگا؟

جواب: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، اور جب تارے بکھر جائیں گے، اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے، اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی، اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے، اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

سوال 4: قیامت کا دوسرا مرحلہ کیا ہوگا؟

جواب: اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی، اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے، اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا، اور جب جہنم دہکائی جائے گی۔، اور جب جنت قریب لائی جائے گی، اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔ (آیت نمبر 7 تا 14)

سوال 5: رسول پاک ﷺ کی شانِ مبارکہ اور اُن کا آسمان پر جبریل علیہ السلام کو دیکھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو کیا فرمایا؟

جواب: پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے اور چھپ جانے والے تاروں کی، اور رات کی جب کہ وہ رخصت ہونے لگے، اور صبح کی جب کہ وہ سانس لیتی ہے، یہ فی الواقع ایک بزرگ پیغام بر کا قول ہے جو بڑی توانائی رکھتا ہے۔ عرش والے کے ہاں بلند مرتبہ ہے، وہاں اُس کا حکم مانا جاتا ہے، وہ بااعتماد ہے

اور (اے اہلِ مکہ) تمہارا رفیق مجنون نہیں ہے، اس نے اُس پیغام برکو روشن اُفق پر دیکھا ہے۔
اور وہ غیب (کے اس علم کو لوگوں تک پہنچانے) کے معاملہ میں بخیل نہیں ہے۔
(آیت نمبر 15 تا 24)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے کفار کو قرآن کی کیا شان بیان فرمائی؟
جواب: اور یہ کسی شیطان مردُود کا قول نہیں ہے۔ پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو؟ یہ تو سارے جہاں والوں کے لیے ایک نصیحت ہے، تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے جو راہِ راست پر چلنا چاہتا ہو اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ ربّ العالمین نہ چاہے۔ (آیت نمبر 25 تا 29)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

(۸۲)

سوال 1: سورۃ انفطار میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ انفطار مکی ہے اس میں انیس (19) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ انفطار کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں قیامت کے واقعات، قیامت میں ہر عمل کی باز پرس، کراماً کاتبین کا ذکر، نیکوں اور بدوں میں تفرقہ، حکومت خاص خدا کے واسطے ہوگی، کا ذکر بیان فرمایا ہے۔

سوال 3: سورۃ الانفطار میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟

جواب: جب آسمان پھٹ جائے گا، اور جب تارے بکھر جائیں گے، اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے، اور جب قبریں کھول دی جائیں گی، اُس وقت ہر شخص کو اُس کا اگلا پچھلا سب کیا دھرا معلوم ہو جائے گا۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: کیا انسان یہ سوچتا ہے کہ دارالعمل کے پیچھے کوئی دارالجزا نہیں ہے؟

جواب: اے انسان، کس چیز نے تجھے اپنے اُس ربّ کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر تجھے متناسب بنایا، اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا؟ ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگراں مقرر ہیں، ایسے معزز کاتب جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔ (آیت نمبر 6 تا 12)

سوال 5: روزِ جزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: یقیناً نیک لوگ مزے میں ہوں گے اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔ جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے اور اس سے ہرگز غائب نہ ہو سکیں گے اور تم کیا جانتے ہو کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟ ہاں تمہیں کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟ یہ وہ دن ہے جب کسی شخص کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا، فیصلہ اُس دن اللہ کے اختیار میں ہوگا۔ (آیت نمبر 13 تا 19)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ

(۸۳)

سوال 1: سورۃ مطففین میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ مطففین مکی ہے اس میں چھتیس (36) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ مطففین کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت، نیکوں اور بدوں کے اعمال نامے کیسے ہوں گے اور منافقین کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لیے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں، اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟ اُس دن جب کہ سب لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

سوال 4: بدکار لوگوں کا نامۂ اعمال کس دفتر میں ہوگا؟

جواب: ہرگز نہیں، یقیناً بدکاروں کا نامۂ اعمال قید خانے کے دفتر میں ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ قید خانے کا دفتر کیا ہے؟ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے جو روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اُسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا بدعمل ہے۔ اُسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ دراصل اِن لوگوں کے دلوں پر ان کے بُرے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں، بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم رکھے جائیں گے۔ پھر یہ جہنم میں جا پڑیں گے، پھر اِن سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (آیت نمبر 7 تا 17)

سوال 5: نیک لوگوں کا نامۂ اعمال کس دفتر میں ہوگا؟

جواب: ہرگز نہیں، بے شک نیک آدمیوں کا نامۂ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے، اور تمہیں کیا

خبر کہ کیا ہے وہ بلند پایہ لوگوں کا دفتر؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی نگہداشت مقرب فرشتے کرتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے چہروں پر تم خوش حالی کی رونق محسوس کرو گے۔ ان کو نفیس ترین سر بند شراب پلائی جائے گی جس پر مُشک کی مہر لگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اُس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے۔ (آیت نمبر 18 تا 28)

سوال 6: اہلِ ایمان پر ہنسنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: مجرم لوگ دُنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے، جب اُن کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر اُن کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھروں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے، اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں، مل گیا نا کافروں کو ان حرکتوں کا بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے۔ (آیت نمبر 29 تا 32)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

(۸۴)

سوال 1: سورۃ انشقاق میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ انشقاق مکی ہے اس میں پچیس (25) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ انشقاق کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے واقعات، نیکوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے، اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ تلاوتِ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم، خدا کا سب چیزوں کو جاننا، نیکوں کے لیے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: قیامت کے روز کیا آسمان پھٹ جائے گا اور زمین اپنے اندر کی ہر چیز اُگل دے گی؟

جواب: اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اپنے ربّ کا حکم مانے)۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی اور اپنے ربّ کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اس کی تعمیل کرے)۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: دُنیا کی زندگی میں کھو جانے والے کیا یہ بھول گئے ہیں کہ انہیں اپنے ربّ سے بھی ملنا ہے۔ اس بارے میں کیا ارشاد ربانی نازل ہوا؟

جواب: اے انسان، تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اِس سے ملاقات کرنے والا ہے۔ تو اُس وقت جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا اور وہ اپنے لوگوں کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔ ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا تو وہ موت کو بلانے لگے گا اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں جا پڑے ہوگا۔ اور وہ اپنے متعلقین میں (دُنیا میں) خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔ (آیت نمبر 6 تا 15)

سوال5: کائنات میں کہیں ٹھہراؤ نہیں ہے اور نہ ہی انسان کی زندگی میں۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: مجھے شفق کی قسم اور قسم رات کی اور اس کی جمع کردہ چیزوں کی قسم، اور چاند کی قسم جب کہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے، یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے۔ انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے؟ بلکہ یہ کفار تو جھوٹا سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا دو۔ ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہے۔ (آیت نمبر 16 تا25)

❋ ❋ ❋

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

(۸۵)

سوال 1: سورۂ بروج میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۂ بروج مکی ہے اس میں بائیس (22) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ بروج کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کا موضوع کفار کو اُس ظلم وستم کے بُرے انجام سے خبردار کرنا ہے۔ جو وہ ایمان لانے والوں پر توڑ رہے تھے اور اہلِ ایمان کو یہ تسلی دینا ہے کہ اگر وہ ان مظالم کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے تو ان کو اس کا بہترین اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے بدلہ لے گا۔

سوال 3: جن دنوں میں کفار مکہ مسلمانوں کو سخت سے سخت عذاب دے کر ایمان سے پھیر دینے کی کوشش کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خندق والا کیا واقعہ سنایا؟

جواب: برجوں والے آسمان کی قسم، وعدے کیے ہوئے دن کی قسم، حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم، کہ خندقوں والے ہلاک کیے گئے وہ ایک آگ تھی ایندھن والی، یہ لوگ اِس کے آس پاس بیٹھے مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے۔ یہ لوگ ان مسلمانوں کے کسی اور گناہ کا بدلہ نہیں لے رہے تھے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ غالب، لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔ جس کا آسمان وزمین ملک ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر خوب واقف ہے۔

(آیت نمبر 1 تا 9)

سوال 4: گناہ کرنے کے بعد تائب نہ ہونے والوں کے بارے میں کیا ارشاد ربانی ہے؟

جواب: جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم وستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلائے جانے کی سزا ہے۔ (آیت نمبر 10)

سوال 5: آخرت میں کسی انسان کے لیے سب سے بڑی کامیابی کیا ہے؟

جواب: جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، یقیناً اُن کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں ہوں گی، یہ ہے بڑی کامیابی۔ (آیت نمبر 11)

سوال 6: اللہ تعالیٰ نے سورۂ بروج میں اپنی مختلف صفات کو بیان کرتے ہوئے قرآن کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: درحقیقت تمہارے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ بخشنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، بزرگ و برتر ہے، اور جو کچھ چاہے کرڈالنے والا ہے، کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی؟

مگر جنہوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (اُن کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا) بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

(۸۶)

سوال 1: سورہ طارق میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ طارق مکی ہے اس میں سترہ (17) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ طارق کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں خدا کی طرف سے ہر شخص کے واسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا۔ انسانی پیدائش کا مادہ کہاں سے آتا ہے۔ قرآن ایک قولِ فیصل ہے جسے کفار کی کوئی چال اور تدبیر زک نہیں دے سکتی اور کفار کو مہلت دینے کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے انسان کی ابتدا اور انتہاء کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی اور تم کیا جانو کہ وہ رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے؟ چمکتا ہوا تارا۔ کوئی جان ایسی نہیں جس کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو۔ پھر ذرا انسان یہی دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یقیناً وہ (خالق) اُسے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی۔ اُس وقت انسان کے پاس نہ خود اپنا کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا۔ (آیت نمبر 1 تا 10)

سوال 4: قرآنی فیصلوں کے برحق ہونے پر کیا ارشادِ ربانی ہے؟

جواب: بارش والے آسمان کی قسم، اور پھٹنے والی زمین کی قسم، بے شک یہ قرآن البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔ یہ ہنسی کی اور بے فائدہ بات نہیں۔ البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں اور میں بھی داؤ کر رہا ہوں۔ تو (اے نبی ﷺ) کافروں کو مہلت دے، انہیں تھوڑے دنوں چھوڑ دے۔ (آیت نمبر 11 تا 17)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

(۸۷)

سوال 1: سورہ اعلیٰ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ اعلیٰ مکی ہے اس میں انیس (19) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ اعلیٰ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے تین موضوع ہیں۔ توحید، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایات اور آخرت۔

سوال 3: نماز میں حالتِ رکوع اور سجدہ میں قرآن کی کون سی آیات پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: احادیث میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کا حکم اسی آیت کی بناء پر دیا تھا، اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کا جو طریقہ حضور ﷺ نے مقرر فرمایا تھا وہ سورۂ واقعہ کی آخری آیات فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْم پر مبنی تھا۔ (ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 4: خالق نے اپنی قدرتیں بیان فرماتے ہوئے انسان کو کس کام کے کرنے کا حکم فرمایا؟

جواب: (اے نبی ﷺ)، اپنے رب برتر کے نام کی تسبیح کرو جس نے پیدا کیا اور تناسب قائم کیا، جس نے تقدیر بنائی، پھر راہ دکھائی، جس نے نباتات اگائیں پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

(آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 5: رسولِ پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے متعلق کیا ہدایات فرمائیں؟

جواب: ہم تمہیں پڑھوا دیں گے، پھر تم نہیں بھولو گے سوائے اُس کے جو اللہ چاہے وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے اس کو بھی۔ اور ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں، لہٰذا تم نصیحت کرو۔ اگر نصیحت نافع ہو، جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرے گا، ہاں بد بخت لوگ اس سے دور رہ جائیں گے، جو بُری آگ میں جائیں گے، جہاں پھر نہ وہ مریں گے نہ جئیں گے (بلکہ حالتِ نزع میں پڑے رہیں گے)۔ (آیت نمبر 6 تا 13)

سوال6: دُنیا فانی ہے اور آخرت باقی، کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں کی بھی یہی تعلیم تھی؟

جواب: فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی، ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں۔

(آیت نمبر 14 تا 19)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

(٨٨)

سوال 1: سورۃ غاشیہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ غاشیہ مکی ہے اس میں چھبیس (26) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ غاشیہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے واقعات، دوزخ و بہشت میں مخلوقات کی حالت اور منکرینِ آخرت سے کچھ سوال کر کے پوچھا ہے کہ یہ کائنات کیا کسی قادرِ مطلق کے بغیر ہی وجود میں آ گئی ہے؟

سوال 3: دُنیا میں ہم جو سعی و عمل کرتے ہیں آخرت میں اُن کے نتائج کن صورتوں میں ظاہر ہوں گے؟

جواب: کیا تمہیں اس چھا جانے والی آفت (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ کچھ چہرے اُس روز خوفزدہ ہوں گے، سخت مشقت کر رہے ہوں گے، تھکے جاتے ہوں گے، شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے، کھولتے ہوئے چشموں کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا، خاردار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا اُن کے لیے نہ ہوگا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے۔

کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے، اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے، عالی مقام جنت میں ہوں گے، کوئی بے ہودہ بات وہاں نہ سنیں گے، اس میں چشمے رواں ہوں گے، اس کے اندر اونچی مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوں گے، گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

(آیت نمبر 1 تا 16)

سوال 4: منکرینِ آخرت سے قادرِ مطلق نے کیا سوال کیے اور رسول پاک ﷺ کو کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: (یہ لوگ نہیں مانتے) تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟

آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا؟

پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے؟

اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی؟

اچھا تو (اے نبی ﷺ) نصیحت کیے جاؤ، تم بس نصیحت ہی کرنے والے ہو، کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو، البتہ جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا۔ تو اللہ اس کو بھاری سزا دے گا۔ ان لوگوں کو پلٹنا ہماری طرف ہی ہے، پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ (آیت نمبر 17 تا 27)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

(۸۹)

سوال 1: سورۂ فجر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۂ فجر مکی ہے اس میں تیس (30) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ فجر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۂ میں اللہ نے کفار پر عذاب کی پیش گوئی کرتے ہوئے قومِ عاد، قومِ ثمود و فرعون کی تباہی کے قصے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ نیز بندوں پر خدا کی نگرانی، امتحان کے وقت انسان کی حالت، قیامت کا تذکرہ اور نفسِ مطمئن کے انعام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: جزا اور سزا ایک یقینی حقیقت ہے اس بات کے لیے ربّ قدیر نے تاریخ کی کن بے نظیر قوموں کے واقعات بیان فرمائے؟

جواب: قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی، اور رات کی جب کہ وہ رخصت ہو رہی ہو۔ کیا اس میں کسی صاحبِ عقل کے لیے کوئی قسم ہے؟ تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے ربّ نے کیا برتاؤ کیا اونچے ستونوں والے عادِ ارم کے ساتھ، جن کے مانند کوئی قوم دُنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی تھی؟ اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں؟ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ؟ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دُنیا کے ملکوں میں بڑی سرکشی کی تھی اور ان میں بہت فساد پھیلایا تھا۔ آخر کار تمہارے ربّ نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔

(آیت نمبر 1 تا 14)

سوال 4: انسان کے ناشکرے پن کو اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب: مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا ربّ جب اُس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اُسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا، اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے ذلیل کر دیا۔

(آیت نمبر 15 تا 16)

سوال5: زمانہ جاہلیت میں یتیموں کی میراث کی کیا حالت بیان فرمائی گئی؟

جواب: ہرگز نہیں' بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔

(آیت نمبر 17 تا 20)

سوال6: سورۃ فجر میں قیامت کی کیا ہولناکیاں بیان فرمائی گئی ہیں؟

جواب: یقیناً جس وقت زمین بالکل برابر پست کر کے بچھا دی جائے گی اور تیرا رب خود آ جائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر آ جائیں گے، اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی، اس دن انسان عبرت حاصل کر لے گا لیکن آج عبرت کا فائدہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ نیک اعمال پہلے ہی کر رکھے ہوتے۔ پس آج اللہ کے عذابوں جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔ (آیت نمبر 21 تا 26)

سوال7: نفسِ مطمئن کو اللہ تعالیٰ آخرت میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟

جواب: اے نفسِ مطمئن، چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔ شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ (آیت نمبر 27 تا 30)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ

(۹۰)

سوال 1: سورۃ بلد میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ بلد مکی ہے۔اس میں بیس (20) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ بلد کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان کے اعضاء اُس کے لیے نعمتِ خداوندی ہیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔انسان کو نیکی اور بدی کی دونوں راہیں بتائی گئی ہیں۔اب اس کی مرضی ہے جو چاہے راہ اختیار کرے،غلام آزاد کرنے ،بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت،صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ کا ذکر ہے۔

سوال 3: اپنی محبوب ترین چیزوں کی قسم کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی سے کیا سوال کیا؟

جواب: مجھے اس شہر کی قسم ہے کہ (اے نبی ﷺ) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو، اور قسم ہے انسانی باپ اور اولاد کی ،یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے۔کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں ہی نہیں؟ کہتا پھرتا ہے کہ میں نے تو بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا۔کیا یوں سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا ہی نہیں؟ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے) اور دونوں راہیں نہیں دکھادیں؟ (آیت نمبر 1 تا 10)

سوال 4: پروردگارِ عالم نے مسلمانوں کو کون سے اعمالِ صالح بتائے جن کے فضائل بہت زیادہ ہیں؟

جواب: مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا،یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلقِ خدا پر) رحم کی تلقین کی۔یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے،اور جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا وہ بائیں بازو والے ہیں'ان پر آگ چھائی ہوئی ہوگی۔ (آیت نمبر 11 تا 20)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

(۹۱)

سوال 1: سورة شمس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورة شمس مکی ہے اس میں پندرہ (15) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ شمس کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورۃ کا موضوع نیکی اور بدی کا فرق سمجھانا اور اُن لوگوں کو بُرے انجام سے ڈرانا ہے جو اس فرق کو سمجھنے سے انکار اور بدی کی راہ پر چلنے پر اصرار کرتے ہیں۔ نیز قومِ قریش کو قومِ ثمود کا قصہ سنا کر بتایا گیا ہے کہ اگر تم ثمود کی طرح اپنے نبی محمد ﷺ کو جھٹلاؤ گے تو وہی انجام دیکھو گے جو ثمود نے دیکھا ہے۔

سوال 3: کیا ہر انسان کے لاشعور میں اللہ تعالیٰ نے یہ تصورات ودیعت کر دیئے ہیں کہ اچھے اور برے اعمال یکساں نہیں ہوتے؟

جواب: سورج اور اُس کی دھوپ کی قسم، اور چاند کی قسم، جب کہ وہ اُس کے پیچھے آتا ہے اور دن کی قسم جب کہ وہ (سورج کو) نمایاں کر دیتا ہے، اور رات کی قسم جب کہ (سورج کو) ڈھانک لیتی ہے، اور آسمان کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے قائم کیا، اور زمین کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے بچھایا، اور نفسِ انسانی کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے ہموار کیا، پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اس پر الہام کر دی، یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔
(آیت نمبر 1 تا 10)

سوال 4: مکہ میں رسول پاک ﷺ کی مخالفت جب خوب زور پکڑ گئی تو اللہ تعالیٰ نے کفار کو قومِ ثمود کا قصہ سنا کر کیا تنبیہ کی؟

جواب: ثمود نے اپنی سرکشی کی بناء پر جھٹلایا، جب اُس قوم کا سب سے زیادہ شقی آدمی بپھر کر اٹھا تو اللہ کے رسول نے اُن لوگوں سے کہا کہ خبردار، اللہ کی اونٹنی کو (ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے (میں مانع نہ ہونا)۔ مگر انہوں نے اس کی بات کو جھوٹا قرار دیا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ آخر کار ان کے گناہ کی پاداش میں ان کے ربّ نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ ایک ساتھ سب کو پیوند خاک کر دیا اور اسے (اپنے اس فعل کے) کسی بُرے نتیجے کا کوئی خوف نہیں ہے۔ (آیت نمبر 11 تا 15)

سُوْرَۃُ الَّیْلِ

(۹۲)

سوال 1: سورہ لیل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ لیل مکی ہے اس میں اکیس (21) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ لیل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں زندگی کے دو مختلف راستوں کا فرق اور ان کا انجام اور نتائج کا اختلاف بیان کیا گیا ہے۔ یعنی سخاوت کی مدح، بخل کی مذمت، مرنے پر مال کچھ کام نہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو نیکی اور بدی کا راستہ بتانا اپنے ذمہ لیا ہے، کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال 3: اگر کوئی انسان شریعت الٰہیہ پر چلنا چاہے تو کیا اللہ تعالیٰ اِس راستے میں اُس کی مدد فرماتے ہیں؟

جواب: قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے، اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو، اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا، درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ تو جس نے (راہِ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا، اور بھلائی کو سچ مانا، اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔
(آیت نمبر 1 تا 7)

سوال 4: بخل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے کیا سوال کیا؟

جواب: اور جس نے بخل کیا اور (اپنے خدا سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا، اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے اور اس کا مال آخر اُس کے کس کام آئے گا جب کہ وہ ہلاک ہو جائے؟
(آیت نمبر 8 تا 11)

سوال 5: کیا انسان کو نیکی اور بدی کا راستہ بتانا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اس بارے میں کیا ارشادِ ربانی نازل ہوا؟

جواب: بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے، اور درحقیقت آخرت اور دنیا، دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے۔ اُس میں نہیں جھلسے گا۔ مگر وہ انتہائی بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور اُسے اِس سے دُور رکھا جائے گا۔ وہ نہایت پرہیزگار جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔ اُس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اُسے دینا ہو، وہ تو صرف اپنے ربِ برتر کی رضا جوئی کے لیے یہ کام کرتا ہے، اور ضرور وہ (اُس سے) خوش ہوگا۔ (آیت نمبر 12 تا 21)

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

(۹۳)

سوال 1: سورہ ضحیٰ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ ضحٰی مکی ہے اس میں گیارہ (11) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ ضحیٰ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کا موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے اور مقصد اُس پریشانی کو دور کرنا ہے جو نزولِ وحی کا سلسلہ رُک جانے سے آپ ﷺ کو لاحق ہوگئی تھی۔ سب سے پہلے روزِ روشن اور سکون شب کی قسم کھا کر آپ کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ آپ کے ربّ نے آپ کو ہرگز نہیں چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ کو خوشخبری دی گئی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دور میں جن شدید مشکلات سے آپ کو سابقہ پیش آ رہا ہے یہ تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ آپ کے لیے ہر بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہوتا چلا جائے گا اور کچھ زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی عطاو بخشش کی ایسی بارش کرے گا جس سے آپ خوش ہو جائیں گے۔ یہ قرآن کی اُن صریح پیشن گوئیوں میں سے ایک ہے جو بعد میں حرف بحرف پوری ہوئیں۔

سوال 3: جب وحی کا نزول کچھ مدت کے لیے بند ہو گیا تو رسول پاک ﷺ بہت غمگین ہوئے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض تو نہیں ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے انہیں کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: قسم ہے روزِ روشن کی اور رات کی جب کہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے (اے نبی ﷺ) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا مہربانیاں فرمائیں؟

جواب: کیا اُس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی اور تمہیں نادار پایا اور پھر مالدار کر دیا۔ (آیت نمبر 6 تا 8)

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو خلقِ خدا کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: لہٰذا یتیم پر سختی نہ کرو، اور سائل کو نہ جھڑکو، اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔

(آیت نمبر 9 تا 11)

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

(۹۴)

سوال 1: سورۃ الم نشرح میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ الم نشرح مکی ہے اس میں آٹھ (8) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ الم نشرح کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں سب سے پہلے ان نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو رسول پاک ﷺ کو رب کائنات نے عطا کیں۔ پھر جب رسول پاک ﷺ نے دعوتِ اسلامی کا آغاز کیا تو انہیں بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اطمینان دلایا کہ مشکلات کا یہ دور کوئی بہت لمبا دور نہیں ہے بلکہ اس تنگی کے ساتھ ہی ساتھ فراخی کا دور بھی آئے گا۔ بس تم اپنے رب کی عبادت کی مشقت و ریاضت میں لگے رہو۔

سوال 3: ربّ کائنات نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سی تین بڑی نعمتیں عطا کیں؟

جواب: (اے نبیؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا؟ اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جو تمہاری کمر توڑے ڈالے رہا تھا اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

سوال 4: اسلام کے ابتدائی دور کی سختیوں کو برداشت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ لہٰذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ اور اپنے ربّ ہی کی طرف راغب ہو۔

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ التِّیْنِ

(۹۵)

سوال 1: سورۃ تین میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ تین مکی ہے اس میں آٹھ (8) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ تین کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر انبیاء کے مقاماتِ ظہور کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ جزا و سزا کا عمل یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انجیر و زیتون کی قسم کھائی یعنی شام و فلسطین کا وہ علاقہ جہاں کے یہ پھل ہیں۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بکثرت انبیاء مبعوث ہوئے۔ کوہِ طور وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا کی گئی۔

مکہ معظّمہ کی بنیاد ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں سے پڑی۔ پھر رسول پاک ﷺ کا بھی یہاں ظہور ہوا۔

پس اِس کلام میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے نوعِ انسانی کو ایسی بہترین ساخت پر بنایا، کہ اِس میں نبوت جیسے عظیم مرتبے کے حامل انسان پیدا ہوئے۔ اسی طرح جو لوگ اعمالِ صالح کرتے ہیں ان کے لیے جزا اور جو برائی کی طرف مائل ہوتے ہیں ان کے لیے سزا کا ملنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایسا نہیں کہ خدا کی خدائی میں انصاف نہ ہو۔ (ابنِ کثیر+تفہیم القرآن)

سوال 3: سورہ التین میں اللہ تعالیٰ نے جلیل القدر انبیاء کے مقاماتِ ظہور کی قسم کھا کر انسان کی ساخت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طورِ سینا اور اس پُرامن شہر (مکہ) کی، ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا، لیکن جو لوگ ایمان لائے اور پھر نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ پس پھر کون جھٹلا سکتا ہے تم کو (اے نبی ﷺ) اس کے بعد جزا و سزا کے معاملے میں۔ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ (آیت نمبر 1 تا 8)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

(۹۶)

سوال1: سورۃ علق میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ علق مکی ہے اس میں انیس (19) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورۂ علق کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: رسولِ پاک ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی وہ سورۃ علق کی ابتدائی 5 آیات ہیں پھر کچھ عرصہ وحی کا نزول نہیں ہوا اس کے بعد سورۃ مدثر کی آیات نازل ہوئیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا خالقِ کل اشیاء ہونا۔ انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور امیری کے وقت سرکشی کرنا۔ ابوجہل کی شرارت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال3: قرآن مجید کی سب سے پہلی آیات جو رسولِ پاک ﷺ پر نازل ہوئیں، وہ کیا ہیں؟

جواب: پڑھ (اے نبی ﷺ) اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو، اور تمہارا ربّ بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

سوال4: ابوجہل نے جب رسولِ پاک ﷺ کو اسلامی طریقہ سے نماز پڑھنے سے روکنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو کن الفاظ میں تنبیہہ کی؟

جواب: ہرگز نہیں، انسان سرکشی کرتا ہے اس بناء پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے (حالانکہ) پلٹنا یقیناً تیرے رب ہی کی طرف ہے۔ تم نے دیکھا اُس شخص کو جو ایک بندے کو منع کرتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہو؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر (وہ بندہ) راہِ راست پر ہو یا پرہیزگاری کی تلقین کرتا ہو؟ تمہارا کیا خیال ہے اگر (یہ منع کرنے والا شخص حق کو) جھٹلاتا اور منہ موڑتا ہو؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ہرگز نہیں، اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر اُسے کھینچیں گے، اس پیشانی کو جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔ وہ بلالے اپنے حامیوں کی ٹولی کو، ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلالیں گے، ہرگز نہیں، اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (اپنے ربّ کا) قرب حاصل کرو۔ (آیت نمبر 6 تا 19)

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ

(۹۷)

سوال 1: سورہ قدر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قدر مکی ہے اس میں پانچ (5) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ قدر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ کا موضوع لوگوں کو قرآن کی قدر و قیمت اور اہمیت سے آگاہ کرنا ہے۔ سب سے پہلے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اِسے نازل کیا ہے یعنی محمد ﷺ کی اپنی تصنیف نہیں ہے بلکہ اِس کے نازل کرنے والے ہم ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اس کا نزول ہماری طرف سے شبِ قدر میں ہوا ہے یہ وہ رات ہے جس میں تقدیروں کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ بڑی قدر و منزلت اور عظمت و شرف رکھنے والی رات ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

''پورا قرآن پاک لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل پر بیعت العزت میں اس رات اترا پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق بتدریج تیئس (23) سال میں رسولِ پاک ﷺ پر نازل ہوا۔'' (ابن کثیر)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق رات ہے۔ (مسند احمد، تفہیم القرآن)

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب: ہم نے اِس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اُس میں اپنے ربّ کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةُ

(۹۸)

سوال 1: سورۂ بینہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۂ بینہ مدنی ہے اس میں آٹھ (8) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ بینہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر پیغمبر آخرالزماں نہ آتے اور ان مشرکین واہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔

نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء بھی آئے تھے اور جو کتابیں بھی بھیجی گئی انہوں نے اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا تھا کہ سب طریقوں کو چھوڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی کا طریقہ اختیار کیا جائے۔

آخر میں کہا گیا ہے کہ جو اہلِ کتاب اور مشرکین رسولِ پاک ﷺ کو ماننے سے انکار کریں گے وہ بدترین خلائق ہیں اور جہنم میں جائیں گے اور جو لوگ ایمان لا کر عملِ صالح کریں گے وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

سوال 3: رسولِ پاک ﷺ اور قرآن کو بھیجنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے (وہ اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے۔ جب تک کہ ان کے پاس دلیل روشن نہ آ جائے (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں بالکل راست اور درست تحریریں لکھی ہوئی ہوں۔ (آیت نمبر 1 تا 3)

سوال 4: جس دین کو رسولِ پاک ﷺ نے پیش کیا، کیا دوسرے انبیاء نے بھی یہی تعلیمات دی تھیں؟

جواب: پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں تفرقہ برپا نہیں ہوا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس (راہِ راست کا) بیان واضح آ چکا تھا۔ اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں۔ اپنے دین کو اُس کے لیے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہی نہایت صحیح اور درست دین ہے۔ (آیت نمبر 4 تا 5)

سوال 5: جن لوگوں نے رسولِ پاک ﷺ کی تکذیب کی خواہ وہ مشرکین ہوں یا اہلِ کتاب، کیا سب کا انجام یکساں ہوگا؟ نیز ایمان لانے والوں کو کیا جزا ملے گی؟

جواب: اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ لوگ بدترینِ خلائق ہیں۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، وہ یقیناً بہترینِ خلائق ہیں۔ ان کی جزا ان کے ربّ کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے ربّ کا خوف کیا ہو۔ (آیت نمبر 6 تا 8)

سُوْرَةُ الزِلْزَالِ

(۹۹)

سوال 1: سورۃ زلزال میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ زلزال مدنی ہے اس میں آٹھ (8) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ زلزال کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ جس میں قیامت کے دوسرے مرحلے کا ذکر ہے جب زمین پر ایسا زلزلہ آئے گا کہ پوری زمین ہلا ڈالی جائے گی یعنی جب تمام اگلے پچھلے انسان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے اور انسان کی ذرہ برابر نیکی یا بدی بھی ایسی نہ رہ جائے گی جو سامنے نہ آ جائے۔

سوال 3: کیا روزِ حشر زمین ہر انسان کے بارے میں اس عمل کی گواہی دے گی جو اس کی پیٹھ پر اس نے کیا ہو گا؟

جواب: جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی، اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی، اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے، اس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی، کیونکہ تیرے ربّ نے اُسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہو گا۔

(آیت نمبر 1 تا 5)

سوال 4: کیا آخرت میں ہمارے ہر عمل کا بدلہ ملے گا؟

جواب: اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرے برابر بُرائی کی ہو گی وہ اُسے دیکھ لے گا۔ (آیت نمبر 6 تا 8)

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ

(۱۰۰)

سوال1: سورہ عدیت میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ عدیت مکی ہے اس میں گیارہ (11) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ عدیت کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ انسان آخرت کا منکر یا اُس سے غافل ہو کر کیسی اخلاقی پستی میں گر جاتا ہے اور ساتھ ساتھ لوگوں کو اس بات سے خبردار بھی کرنا ہے کہ آخرت میں صرف اُن کے ظاہری افعال ہی کی نہیں بلکہ اُن کے دلوں میں چھپے ہوئے اسرار تک کی جانچ پڑتال ہوگی۔

سوال3: مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر انسان کی ناشکری اور مال سے محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم، پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی، پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی، پس اس وقت غبار اڑاتے ہیں، پھر فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں۔ یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، اور یقیناً وہ خود بھی اس سے باخبر ہے، یہ مال کی محبت میں بھی بڑا سخت ہے۔ کیا اِسے وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں کے مردے اٹھا کھڑے کر دیئے جائیں گے اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کر دی جائیں گی؟ بے شک ان کا ربّ اس دن ان کے حال سے پورا باخبر ہوگا۔ (آیت نمبر 1 تا 11)

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ

(۱۰۱)

سوال1: سورہ قارعہ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قارعہ مکی ہے اس میں گیارہ (11) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ قارعہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں قیامت کے پہلے مرحلے سے لے کر عذاب وثواب کے آخری مرحلے تک پورے عالم آخرت کا یکجا ذکر کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے کھڑکھڑا دینے والی قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ اُس روز لوگ گھبراہٹ کے عالم میں اِس طرح ہر طرف بھاگے بھاگے پھریں گے جیسے روشنی پر آنے والے پروانے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوکر رہ جائیں گے پھر بتایا گیا ہے کہ آخرت میں جب لوگوں کا حساب کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی تو اس میں فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس شخص کے نیک اعمال بُرے اعمال سے زیادہ وزنی ہیں۔

سوال3: اللہ تعالیٰ نے کھڑکھڑانے والی قیامت کی کیا ہولناکیوں بیان فرمائیں؟

جواب: کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟ وہ کھڑکھڑانے والی تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ جس دن انسان پراگندہ پروانوں کی طرح ہوجائیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر جس کا پلہ بھاری ہوگا وہ تو خاطر خواہ آرام کی زندگی میں ہوگا، اور جس کی تول ہلکی ہوگی اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ تجھے کون بتائے کہ وہ کیا ہے؟ وہ تیز وتند آگ ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 11)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

(۱۰۲)

سوال1: سورۃ تکاثر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ تکاثر مکی ہے اس میں آٹھ(8) آیات اور ایک(1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ تکاثر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں لوگوں کو اس دنیا پرستی کے بُرے انجام سے خبردار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ مرتے دم تک زیادہ سے زیادہ مال و دولت اور دنیوی فائدے اور لذتیں اور جاہ واقتدار حاصل کرنے اور اُس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے، اور انہی چیزوں کے حصول پر فخر کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس ایک فکر نے اُن کو اس قدر منہمک کر رکھا ہے کہ انہیں اس سے بالاتر کسی چیز کی طرف توجہ کرنے کا ہوش ہی نہیں ہے۔ اس کے بُرے انجام پر متنبہ کرنے کے بعد لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نعمتیں جن کو تم یہاں بے فکری کے ساتھ سمیٹ رہے ہو۔ یہ محض نعمتیں ہی نہیں ہیں بلکہ تمہاری آزمائش کا سامان بھی ہیں۔ ان میں سے ہر نعمت کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی۔

سوال3: دُنیا کی محبت میں کھو کر آخرت سے غفلت برتنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا تنبیہ کی؟

جواب: زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے، نہیں نہیں تم معلوم کر لو گے اور ابھی ابھی تمہیں علم ہو جائے گا۔ یوں نہیں، اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔ بے شک تم جہنم دیکھ لو گے اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔
(آیت نمبر 1 تا 8)

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

(۱۰۳)

سوال 1: سورہ عصر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ عصر مکی ہے اس میں تین (3) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ عصر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کا گھاٹے میں ہونا اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے۔اس سورہ میں بالکل دوٹوک طریقہ سے بتادیا گیا ہے کہ انسان کی فلاح کا راستہ کون سا ہے اور اس کی تباہی و بربادی کا راستہ کون سا ہے؟

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے وہ کون سی چار صفات بیان فرمائیں جن کے اپنانے سے انسان آخرت کے نقصان سے مستثنیٰ ہوسکتا ہے؟

جواب: زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے، سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔
(آیت نمبر 1 تا 3)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ

(۱۰۴)

سوال 1: سورہ ھمزۃ میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ ہمزہ مکی ہے اس میں نو(9) آیات اور ایک(1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ ہمزہ کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس میں چند ایسی اخلاقی برائیوں کی مذمت کی گئی ہے جو جاہلیت کے معاشرے میں زر پرست مالداروں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ نیز چغل خوری اور طعنہ زنی کرنے والوں کے اس گھناؤنے کردار کو پیش کرنے کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ آخرت میں اُن لوگوں کا کیا انجام ہوگا جن کا یہ کردار ہے۔

سوال 3: چغل خوری، طعنہ زنی اور مال جمع کرنے والوں کے ساتھ آخرت میں کیا سلوک ہوگا اس بارے میں کیا ارشاد ربانی نازل ہوا؟

جواب: تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ اُن پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔ اس حالت میں کہ وہ (آگ کے) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)۔ (آیت نمبر 1 تا 9)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

(۱۰۵)

سوال 1: سورۃ فیل میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ فیل مکی ہے اس میں پانچ (5) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ فیل کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ بادشاہِ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کا رجوع دیکھ کر رشک کے مارے اسے ڈھانپ کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا۔ خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجے میں لے کر اڑتے تھے اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں مر جاتا۔ یوں اس کا لشکر تباہ و برباد ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا۔

سوال 3: ابرہہ بادشاہ نے جب خانہ کعبہ کو گرانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: کیا تو نے دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا؟ اور ان پرندوں کے جھرمٹ بھیج دیئے جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے، پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْقُرَیْشٍ

(١٠٦)

سوال 1: سورہ قریش میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ قریش مکی ہے اس میں چار (4) آیات ہیں اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ قریش کا پس منظر اور مضامین کیا ہیں؟

جواب: مکہ معظّمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اللہ کے فضل سے دنیاوی ضرورت کی کوئی چیز ایسی نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو۔ حضرت رسول پاک ﷺ جس خاندان میں پیدا ہوئے اسے قریش کہتے ہیں۔ قریش کا قبیلہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ اعلیٰ قصی بن کلاب کے زمانے تک حجاز میں منتشر تھا۔ سب سے پہلے قصی نے اس کو مکے میں جمع کیا اور بیت اللہ کی مجاورت اس قبیلے کے ہاتھ میں آ گئی۔ قصی کے بعد اس کے بیٹوں عبد مناف اور عبد الدار کے درمیان مکہ کی ریاست کے مناصب تقسیم ہو گئے مگر دونوں میں سے عبد مناف کو اپنے باپ ہی کے زمانے میں زیادہ ناموری حاصل ہو چکی تھی اور عرب میں اس کا شرف تسلیم کیا جانے لگا تھا۔ عبد مناف کے چار بیٹے تھے۔ ہاشم، عبد شمس، مطلب اور نوفل۔ ان میں سے ہاشم عبد المطلب کے والد اور رسول پاک ﷺ کے پردادا کو سب سے پہلے یہ خیال پیدا ہوا کہ اس بین الاقوامی تجارت میں حصہ لیا جائے جو عرب کے راستے بلادِ مشرق اور شام و مصر کے درمیان ہوتی تھی۔ اسی بناء پر ان چاروں بھائیوں نے تجارت شروع کی اور قریش اسی طرح ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے تھے کہ مکہ پر یمن کے بادشاہ ابرہہ نے چڑھائی کر دی۔

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ کرشمہ دکھایا کہ پرندوں کے لشکروں نے سنگریزے مار مار کر ابرہہ کی لائی ہوئی 60 ہزار فوج کو تباہ کر دیا اس واقعہ کے ساتھ قریش کی دھاک بھی ملک بھر میں پہلے سے زیادہ قائم ہو گئی اب عربوں کو یقین ہو گیا کہ ان لوگوں پر اللہ کا فضل خاص ہے وہ بے کھٹکے عرب کے ہر حصے میں جاتے اور اپنے تجارتی قافلے لے کر ہر علاقے سے گزرتے۔ کسی کی یہ جرات نہ تھی کہ ان کو چھیڑتا۔ جب کہ بقیہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار معمولی بات تھی۔ مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے۔ گرمی کے زمانے میں قریش کے تجارتی سفر شام و فلسطین کی طرف ہوتے تھے کیونکہ وہ

ٹھنڈے علاقے ہیں اور جاڑے کے زمانے میں وہ جنوب عرب کی طرف ہوتے تھے کیونکہ وہ گرم علاقے ہیں۔

سورۃ قریش میں اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا ذکر فرمایا ہے کہ جب تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں اس گھر کے طفیل یہ امن عطا کیا، تمہاری تجارتوں کو یہ فروغ بخشا اور تمہیں فاقہ زدگی سے بچا کر یہ خوش حالی نصیب فرمائی۔ تو تمہیں اسی رب کی عبادت کرنی چاہیے جس نے یہ سب کچھ عطا فرمایا ہے۔

سوال 3: قریش پر ربّ کریم نے کیا خاص انعامات عطا فرمائے؟

جواب: اس لیے کہ قریش میں الفت پیدا کر دی (اللہ نے) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس کر کے، لہٰذا اُن کو چاہیے کہ اس گھر کے ربّ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

(۱۰۷)

سوال1: سورۃ ماعون میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ ماعون مکی ہے اس میں سات (7) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ ماعون کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں قیامت کے جھٹلانے، یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے، نماز میں غفلت کرنے اور عبادت میں ریا کرنے کی مذمت فرمائی گئی ہے۔

سوال3: انکارِ آخرت لوگوں میں کس قسم کی اخلاقی برائیاں پیدا کرتا ہے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کا کھانا دینے پر نہیں اکساتا۔ (آیت نمبر 1 تا 3)

سوال4: نماز سے غفلت برتنے والے اور ریاکاری کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: پھر تباہی ہے اُن نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔ (آیت نمبر 4 تا 7)

❁ ❁ ❁

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

(۱۰۸)

سوال 1: سورہ کوثر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ کوثر مکی ہے اس میں تین (3) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ کوثر کا پس منظر اور مضامین کیا ہیں؟

جواب: کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو عطا فرمائی۔ حضرت عطار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ کے دوسرے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ کا اپنا چچا ابولہب دوڑا ہوا مشرکین کے پاس گیا اور اُن کو یہ خبر دی کہ آج رات محمد ﷺ کی نسل ختم ہوگئی یا ان کی جڑ کٹ گئی۔

اس غم کے موقع پر عزیزوں، رشتہ داروں، قبیلے کے لوگوں کی طرف سے ہمدردی و تعزیت کے بجائے وہ خوشیاں منائی جا رہی تھیں اور وہ باتیں بنائی جا رہی تھیں جو ایک ایسے شریف انسان کے لیے دل توڑ دینے والی تھیں جس نے اپنے تو اپنے ہمیشہ غیروں کے ساتھ بھی نیک سلوک کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مختصر ترین سورۃ کے ایک فقرے میں وہ خوشخبری دی جس سے بڑی خوشخبری دُنیا کے کسی انسان کو کبھی نہیں دی گئی اور ساتھ ساتھ یہ فیصلہ بھی سنا دیا کہ آپ کی مخالفت کرنے والوں ہی کی جڑ کٹ جائے گی۔

رسول پاک ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا۔ حسن ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، نہر کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا فرمائیں۔ آپ کا ذکر ہمیشہ منبروں پر بلند ہوگا۔ قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے۔ (ابنِ کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو نہر کوثر عطا کرتے ہوئے کس بات کی تلقین کی اور کیا خوشخبری سنائی؟

جواب: (اے نبی ﷺ) ہم نے تجھے حوض کوثر اور بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو، بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی بے نام و نشان ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 3)

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

(۱۰۹)

سوال 1: سورہ کافرون میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ کافرون مکی ہے اس میں چھ (6) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ کافرون کا پسِ منظر اور مضامین کیا ہیں؟

جواب: جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور ان کی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ آؤ ہم تم مل کر باری سے پرستش کریں۔ ایک سال تمہارے معبود کی اور ایک سال ہمارے معبود کی۔ اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ دین کفر اور دینِ اسلام ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ ان کے باہم مل جانے کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (ابن کثیر + کنز الایمان + تفہیم القرآن)

سوال 3: جب کفار نے دینِ حق اور دینِ باطل کو یک جا کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: کہہ دو کہ اے کافرو، میں اُن کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو، اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، اور نہ میں اُن کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے، اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ النَّصرِ

(۱۱۰)

سوال 1: سورۃ نصر میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ نصر مدنی ہے اس میں تین (3) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ نصر کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا مجھے میری وفات کی خبر دے دی گئی ہے اور میرا وقت آن پورا ہوا ہے (مسند احمد)۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو یہ بتا دیا تھا کہ جب عرب میں اسلام کی فتح مکمل ہو جائے اور لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کام پورا ہو گیا جس کے لیے آپ ﷺ دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اللہ کی حمد اور اس کی تسبیح کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ اُس کے فضل سے آپ ﷺ اتنا بڑا کام انجام دینے میں کامیاب ہوئے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد رسول پاک ﷺ آخرت کے لیے محنت و ریاضت کرنے میں اس قدر شدت کے ساتھ مشغول ہو گئے تھے جتنے اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ (نسائی، طبرانی، ابنِ ابی حاتم، ابن مردوسہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ بہت کثرت کے ساتھ یہ پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ابنِ کثیر+ کنزالایمان+تفہیم القرآن)

سوال 3: جب دینِ اسلام غالب آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ پاک ﷺ کو کس کام میں مشغول ہونے کی تلقین فرمائی؟

جواب: جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح نصیب ہو جائے اور (اے نبی ﷺ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 3)

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

(111)

سوال 1: سورہ لھب میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ لھب مکی ہے اس میں پانچ (5) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ لھب کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: یہ سورۃ ابولہب اور اس کی بیوی اُمِ جمیل کی مذمت میں نازل ہوئی۔ جو اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ مکہ میں ابولہب حضور ﷺ کا قریب ترین ہمسایہ تھا۔ دونوں کے گھر ایک دیوار بیچ واقع تھے۔ اس کے علاوہ حکم بن عاص (مروان کا باپ)، عقبہ بن ابی معیط، عدی بن حمراء اور ابن الاصداء الہذلی بھی آپ کے ہمسائے تھے۔ یہ لوگ گھر میں بھی حضور ﷺ کو چین نہیں لینے دیتے تھے آپ ﷺ کبھی نماز پڑھ رہے ہوتے تو یہ اوپر سے بکری کا اوجھ آپ پر پھینک دیتے۔ کبھی صحن میں کھانا پک رہا ہوتا تو یہ ہنڈیا پر غلاظت پھینک دیتے۔ حضور ﷺ باہر نکل کر ان لوگوں سے فرماتے ''اے بنی عبد مناف، یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟ ابولہب کی بیوی اُمِ جمیل (ابوسفیان کی بہن) نے تو یہ مستقل وطیرہ ہی اختیار کر رکھا تھا کہ راتوں کو آپ کے گھر کے دروازے پر خار دار جھاڑیاں لا کر ڈال دیتی، تا کہ صبح سویرے جب آپ یا آپ کے بچے باہر نکلیں تو کوئی کانٹا پاؤں میں چبھ جائے۔

(بیہقی، ابن ابی حاتم، ابنِ جریر، ابنِ عساکر، ابنِ ہشام)

رسولِ پاک ﷺ جہاں جہاں بھی اسلام کی دعوت دینے کے لیے تشریف لے جاتے، ابولہب آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی بات سننے سے روکتا۔ ربیعہ بن عباد الدیکی بیان کرتے ہیں کہ میں نوعمر تھا جب اپنے باپ کے ساتھ ذوالمجاز کے بازار میں گیا۔ وہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ ''لوگو! کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، فلاح پاؤ گے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ایک شخص کہتا جا رہا تھا کہ ''یہ جھوٹا ہے، دینِ آبائی سے پھر گیا ہے۔'' میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔ (مسند احمد، بیہقی)

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے ابولہب اور اس کی بیوی کی کس طرح مذمت بیان کی ہے؟

جواب: ٹوٹ گئے ابولہب کے ہاتھ اور نامراد ہو گیا وہ۔ اُس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا وہ اس کے کسی کام نہ آیا۔ ضرور وہ شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا اور (اُس کے ساتھ) اس کی جورو بھی، لگائی بجھائی کرنے والی، اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہوگی۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

❀ ❀ ❀

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

(۱۱۲)

سوال 1: سورۃ اخلاص میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ اخلاص مکی ہے اس میں چار (4) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ اخلاص کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا ذکر فرمایا ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع اندازِ بیان ہیں۔

ابوالعالیہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اپنے رب کا نسب ہمیں بتایئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔ (مسند احمد، ابن ابی حامت، ابن جریر، ترمذی، بخاری، فی التاریخ، ابن المسند رحاکم، بیہقی)

(ابن کثیر+ کنز الایمان+ تفہیم القرآن)

سوال 3: قرآن میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

جواب: کہو، وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ (آیت نمبر 1 تا 4)

❋ ❋ ❋

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

(۱۱۳)

سوال 1: سورہ فلق میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورہ فلق مکی ہے،اس میں پانچ (5) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال 2: سورہ فلق کے مضامین کیا ہیں؟

جواب: اس سورہ میں مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کے بعد بعض خاص مخلوقات سے خصوصیت کے ساتھ پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔جن میں ایک جادوگر اور دوسرے حسد کرنے والے لوگ شامل ہیں۔

سوال 3: قرآن کی کون سی دو سورتوں کو معوذتین کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

سوال 4: انسان کو تمام مخلوقات کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کس طرح مانگنی چاہیے؟

جواب: کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے، اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے، اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔ (آیت نمبر 1 تا 5)

❁ ❁ ❁

سُوْرَةُ النَّاسِ

(۱۱۴)

سوال1: سورۃ ناس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ ناس مکی ہے اس میں چھ (6) آیات اور ایک (1) رکوع ہے۔

سوال2: سورہ ناس کے مضامین بیان کریں؟

جواب: اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں وسوسہ پیدا کرنے والے شیاطین، جن وانس کا ذکر فرمانے کے بعد اُن کے شر سے پناہ مانگنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔

اس سلسلے میں ایک بات اور بھی نگاہ میں رہنی چاہیے وہ یہ کہ انسان کے دل میں وسوسہ اندازی صرف باہر سے شیاطین جن وانس ہی نہیں کرتے بلکہ اندر سے خود انسان کا اپنا نفس بھی کرتا ہے۔ اُس کے اپنے غلط نظریات اس کی عقل کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اپنی ناجائز اغراض وخواہشات، اس کی قوتِ تمیز اور قوتِ ارادی اور قوتِ فیصلہ کو بدراہ کرتی ہیں اور باہر کے شیطان ہی نہیں، انسان کے اندر اس کے اپنے نفس کا شیطان بھی اس کو بہکاتا ہے۔

سوال3: شیاطین جن اور شیاطین انس سے اللہ کی پناہ کس طرح مانگنی چاہیے؟

جواب: کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے ربّ، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے حقیقی معبود کی، اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (آیت نمبر 1 تا 6)

❀ ❀ ❀

فہرست مطبوعات

ادبستان۔ 43 ریٹی گن روڈ، عقب سنٹرل ماڈل سکول، لوئر مال، لاہور۔

042-6121856- 37212348   Cell:0300-4140207

کلید القرآن: قرآنی آیات تلاش کرنے کا آسان طریقہ۔ قرآن حکیم کے مضامین کی ایک ابجدی
جمیل خان   فہرست۔ یہ کتاب اسلامیات کے طالبعلموں کے لیے بھی بہت کارآمد ثابت
ہوگی۔ کلید القرآن کے ذریعے نہ صرف مسلمان بلکہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی قرآن حکیم سے استفادہ کرسکتے ہیں۔
قیمت 600 روپے

مدینۃ النبی ﷺ: مدینۃ النبی ﷺ ایک عظیم الشان تصنیف ہے۔ اس میں مدینہ پاک کو قدیم
ڈاکٹر رانا محمد اسحاق   وجدید ادوار میں تالیف وتصاویر کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ اس قدر علمی اور تحقیقی کتاب
برصغیر میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں سیرت پاک اور مدینہ شہر کی مکمل اور جامع تاریخ ہے۔
آفسٹ کاغذ اور طباعت، آرٹ پیپر پر رنگین اور نایاب تصاویر سے مزین۔

قیمت 1500 روپے

اسلام اور ذات پات: قرآن وسنت کی روشنی میں ذات پات، رنگ ونسل مدار عزت نہیں ہیں۔ علمی
ڈاکٹر مظہر معین   اسلوب سے مرتب شدہ یہ معلوماتی کتاب قاری کے لیے علمی تشفی کا باعث ہوگی۔ برصغیر کی
کسی تصنیف میں کیفیت وکمیت ہر دو لحاظ سے ایسا بیش قیمت علمی وادبی مواد اس سے پہلے اس انداز میں جمع
نہیں ہو پایا۔   قیمت 300 روپے

اتباع محمد ﷺ: اس کتاب میں متعدد فقہی مسائل کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے کہ سپریم لاء
ڈاکٹر رانا محمد اسحاق   صرف کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ ہی ہوسکتا ہے اور اس کتاب میں سابق امیر
جماعت اسلامی میاں طفیل محمد صاحب کے مراسلے بھی شامل ہیں۔   قیمت 110 روپے

نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت: اس جامع کتاب میں دعا سے متعلق جملہ معلومات جمع کی
ڈاکٹر رانا محمد اسحاق   گئی ہیں۔ نیز عہد رسالت مآب میں خود نبی رحمت ﷺ کا طریقہ دعا طلب کرنے سے
متعلق متعدد واقعات اسوہ حسنہ سے امت کے عمل کے لیے پیش کردیے گئے ہیں۔   قیمت 130 روپے

شرفِ مسلم: یہ کتاب شرف المسلم (عربی) کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔اس کتاب میں سنن فطرۃ
ڈاکٹر رانا محمد اسحاق مثلاً داڑھی، مونچھوں کے بالوں کو سنوارنے، سفید بالوں کو رنگنے اور ان کے متعلق مفید طبی معلومات جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے جو کہ احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں ٹھوس دلائل کا مجموعہ ہے۔

قیمت 120 روپے

علوم العربیہ: پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر عربی زبان وادب کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ
پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر اسلامی تصوف میں بھی خصوصی تعارف رکھتے ہیں۔

"علوم العربیہ" ان کے لیکچرز کا پہلا مجموعہ ہے اس جامع کتاب میں خصوصی طور پر اللغۃ، النحو اور النقد پر تفصیل سے اظہار خیال کیا گیا ہے۔اس کتاب کے ذریعے نہ صرف طلباء طالبات کی مشکلات کو حل کیا ہے بلکہ عام قاری کی علمی ضروریات کو بھی پورا کیا گیا ہے۔

کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔تمام کتاب عام فہم اور دلنشین اسلوب کی حامل ہے۔

قیمت 250 روپے

نماز باتصویر مترجم: مسلمان بچوں اور بچیوں کو نماز کی تعلیم دینے اور نماز کا شوق بڑھانے کے لیے یہ بہت کارآمد کتاب ثابت ہوگی۔اس کے ابتدا میں کلمہ شہادت اور چند کلمے اس غرض سے لکھے ہیں کہ بچے انھیں زبانی یاد کرلیں۔پھر وضو کی ترکیب، وضو کی دعائیں، اذان اور طریقہ نماز بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے اور جدت یہ ہے کہ مسح کرنا، اذان دینا، نماز باجماعت ادا کرنا، قیام، رکوع، سجود، تشہد و دعا کے عملی طریقے شامل ہیں۔بچوں کے ذہن نشین کرنے کے لیے تصویریں دی گئی ہیں۔

کتاب "نماز باتصویر" مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے ایک عمدہ استاد کا کام دیتی ہے۔ہر مسلمان گھرانے میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

ھدیہ 30 روپے

عورت۔قرآن وسنت اور تاریخ کے آئینے میں: اسلام میں عورت کے رتبے، مقام اور بنیادی
پروفیسر ڈاکٹر عابدہ علی کردار کے متعلق آج اور کل کے اہلِ علم نے بہت کچھ بیان کیا اور لکھا ہے لیکن بہت سے مسائل ابھی تک تشنہ اور نامکمل چلے آئے ہیں۔ڈاکٹر صاحبہ نے اس کتاب کے ذریعے اس کے بعض پہلوؤں کو واضح کرنے کی عمدہ کوشش کی ہے۔مؤلفہ نے نہ صرف عائلی اور منزلی نظام کو موضوع بحث بنایا ہے بلکہ نکاح، مہر، رضاعت، طلاق، خلع، وراثت، قصاص و دیت اور شہادت ایسے حساس موضوعات پر سیر حاصل گفتگو اور حوالوں کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

مؤلفہ نے دورِ حاضر کے متمدن ممالک امریکہ، انگلستان اور دوسرے یورپی ممالک میں مختلف سروے، رپورٹس اور جائزوں کے حوالہ جات لے کر کھلی آزادی کے عبرت ناک انجام کا بھی ذکر کیا ہے۔

صنفِ نازک پر یہ عالمگیر اور ضخیم کتاب خواتین کے لئے بے مثال تحفہ ہے۔ یہ کتاب موجودہ دور میں ہر گھر کی زینت ہونی چاہیے۔

یہ کتاب گیارہ سو آٹھ صفحات اور بڑے سائز پر مشتمل ہے۔ قیمت 1000 روپے

مکالمات: یہ کتاب سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحبؒ کی سوانح حیات اور ملفوظات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب علم کی گہرائیوں کا مرقع ہے۔ قیمت 100 روپے

علامہ ارشد

مکتوبات: سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحبؒ کے عقیدت مندوں کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور ان کے جوابات۔ قیمت 100 روپے

مرتبہ: صاحبزادہ ڈاکٹر علی محمد

تعبیرات: سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ بہ معروف ''نوروالے'' کے ارادت مندوں کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور ان کے جوابات۔ یہ خطوط خواب اور اس کی تعبیر پر مشتمل ہیں۔ سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے خواب اور تعبیر کی تعریف کے بارے میں ایک مفصل بیان لکھوایا تھا۔ وہ بھی کتاب کے آغاز میں درج ہے۔ باباجی نوروالے فرماتے ہیں۔

مرتبین: ڈاکٹر علی محمد
متین رفیق ملک

خواب کی تعبیر کے تین مقام ہیں۔۔۔۔۔۔ عام، خاص اور خاص الخاص

۱۔ عام کتاب اور شنید سے خواب کی تعبیر بتاتے ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

۲۔ خاص جو لوحِ قلم پر لکھا ہو وہ دیکھ کر بتاتے ہیں۔

۳۔ خاص الخاص کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا کیا ہوا ہے کہ وہ عنوان بدل دیتے ہیں۔ نقصان کا جو پہلو ہے اس کو بدل کر فوائد کا پہلو رکھ دیتے ہیں۔

تصرف جب ہوتا ہے عنوان پر ہوتا ہے۔ قیمت 200 روپے

تشریحات آں باھو رحمۃ اللہ علیہ: ۱۲۔ ابیات باھو رحمۃ اللہ علیہ کی عارفانہ شرح

شمس العارفین حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ کو عام، خاص اور خاص الخاص سبھی لوگ جانتے ہیں۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ کے وصال کے بعد سے لے کر آج تک ''پنجابی ابیات'' کا کسی برگزیدہ انسان نے آسان اور مقامی عارفانہ بیان نہیں دیا۔ شمس العارفین حضرت فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۔ ابیات کی تشریح بیان فرمائی ہے۔ قیمت 60 روپے